

شادی شوہر کو خانگی امور کی لہنائی
فراتم کرنے والی تابع سرہر کی نشرت



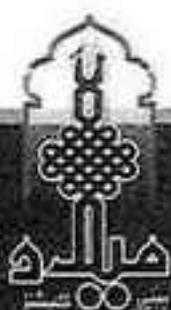
مع کامیاب شادی کے لئے

تیپ جدید

ابو حمیض مدد رضا عطاری

دانادور کریٹ بج بخش روڈ، لاہور
042-7220939
Mobile: 0333-4503530

پیسکیشن تریلارڈ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿ جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں ﴾

تحقیقہ دو لہا کا میا شادی کے راز

ابو محمد میلاد رضا عطاری

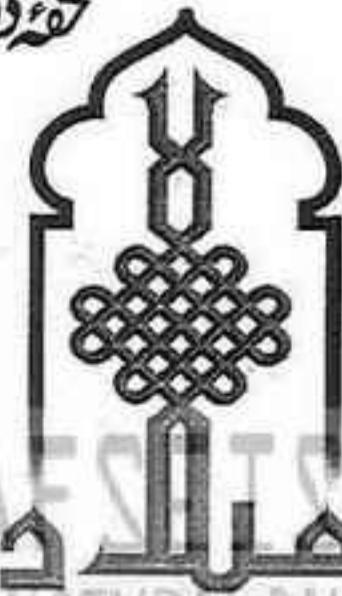
جنوری 2009

1100

496

260 روپے

300 روپے



نام کتاب

ترتیب جدید

سن اشاعت

تعداد

صفحات

قیمت عالمی پریشان

قیمت ایڈیشن ورنگہ

پبلیکیشنز

پبلیکیشنز

ملنے کے پتے

مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ غوثیہ ہول سیل، کراچی

ضایاء القرآن پبلیکیشنز لاہور، کراچی

احمد بک کارپوریشن، کمیٹی چوک راولپنڈی

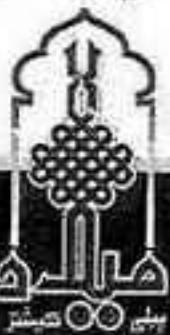
شبیر برادرز اردو بازار لاہور

اسلامک بک کارپوریشن، راولپنڈی

مکتبہ فیضان سنت ملتان

زادیہ پبلیکیشنز دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ اہل سنت فضل آباد



دانادار مارکیٹ گنبدخیش دو۔ لامبہ

042-7220939

Mob:0333-4503530

میلاد پبلیکیشنز

پبلیکیشنز

فہرست

22 انتساب ☆
23 نذر عقیدت ☆
24 پیش لفظ ☆

باب اول دور قدیم کا انسان

27 جذبہ شہوانیہ ☆
28 آغازِ شباب ☆
29 نکاح ایامِ جاہلیت میں ☆
36 نکاح قدیم روما میں ☆
37 نکاح قدیم مصر میں ☆
48 نکاح قدیم ایران میں ☆
43 اپرولٹا میں شادی کی رسماں ☆
45 نکاح و حشی اقوام میں ☆
46 نکاح ہندو دھرم شاستر میں ☆

دورِ جدید کا انسان

60 دورِ جدید کا وصف امتیاز ☆
61 طلاق کے دو بڑے اسباب ☆
65 گروپ میں اجتماعی شادیاں ☆
65 شادی کی مخالفت ☆

اسلام میں عفت و عصمت اور تعداد از واج

69	☆..... عدل و مساوات
69	☆..... عدل میں اندریشہ کے وقت صرف ایک کا حکم
71	☆..... اہل یورپ کا اعتراف حق
72	☆..... قانون اسلام سے روگردانی کا نتیجہ
73	☆..... ہندوؤں کا اعتراف حق
74	☆..... سارے قوانین کا حصل عفت و عصمت ہے
75	☆..... بیک وقت چار عورتوں سے زیادہ نکاح کی اجازت نہیں

اسلام میں شادی کا طریقہ اور اس کی ترغیب

77	☆..... اسلام کا طریقہ نکاح
78	☆..... انسان کے متعلق مختلف اقوام کا نظریہ حیات
79	☆..... انسان کے متعلق اسلامی نظریہ حیات

مذہب اسلام میں شادی کی اہمیت

85	☆..... اسلام اور فطری تقاضے
86	☆..... اسلام میں شادی کی تائید کی حکمت
90	☆..... اسلام میں شادی کا بنیادی مقصد

باب: دوم شادی نہ کرنے کے جسمانی نقصانات

106	☆..... نوجوانوں کو چند ضروری ہدایات
108	☆..... مرض ایڈز کیا ہے؟
109	☆..... مرض آتشک کیا ہے؟

110.....☆	مرض سوzaک کیا ہے؟
111.....☆	مرض عقム کیا ہے؟
112.....☆	مرض مرعut ازناں کیا ہے؟
113.....☆	مرض عدم ازناں کیا ہے؟
113.....☆	غیر فطری راستوں سے تجھیل شہوت اسلام کی نظر میں
115.....☆	مقاصد نکاح
115.....☆	مادہ تولید اور اس کا اخراج
117.....☆	ہم بستری کے فائدے
118.....☆	ہم بستری میں اعتدال
119.....☆	جوانی کی حفاظت

تکفیر عفت و عصمت کے قوانین اور لوازمات

120.....☆	شرم و حیا
120.....☆	اسلام میں شرم و حیا کی اہمیت
121.....☆	بیباک نگاہ اور اس کے متعلق ہدایات
123.....☆	عورتوں کو پدایت
125.....☆	نگاہ کے فتنے
127.....☆	مخلوط سوسائٹی مضر ہے
128.....☆	کوئی مرد کسی عورت سے تہائی میں نہ ملے
128.....☆	غیر عورت کی حالت مرد سے بیان نہ کی جائے
129.....☆	بیجانی کیفیت پیدا کرنے والی باتوں سے اجتناب
130.....☆	ایک ساتھ دو مرد یا دو عورتیں نہ لیں
131.....☆	سترا اور اس کی پرده پوشی
132.....☆	عبد صحابہ کا ایک واقعہ

133	☆ امرد سے پہیز.....
134	☆ امرد کا شہرہ دیکھنا.....
135	☆ بد نگاہی کی سزا میں.....
139	☆ بد نگاہی کا علاج.....

اسلام میں عفت و عصمت کی اہمیت

143	☆ عفیف کے لئے جنت کی خصائص.....
145	☆ عفت کی نیت سے بیوی کے پاس جانا صدقہ ہے.....
145	☆ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا جذبہ عفت.....
147	☆ زنا کا عذاب.....
150	☆ لواط کا عذاب.....
154	☆ اجتماعی حیثیت سے نکاح کی افادہ.....
156	☆ شادی کرنے کے فوائد.....
157	☆ نکاح اور پاک دامنی.....

شادی عزت و عظمت کا ذریعہ

159	☆ غیر شادی شدہ رسول اللہ ﷺ کی نظر میں.....
159	☆ رہبانیت اسلام کی نظر میں.....
160	☆ پادری کی بچوں کے ساتھ بد فعلی.....
160	☆ راہبہ کی بچوں کے ساتھ زیادتی.....
161	☆ رہبانیت کی ابتداء.....
163	☆ رہبانیت رسول اللہ ﷺ کی نظر میں.....
164	☆ پاکیزہ نفس عورت، رسول اللہ ﷺ کی نظر میں.....
165	☆ ترغیب نکاح کی ساتھ مالداری.....
167	☆ فقر و فاقہ کے شبہات کا حل.....

169	☆.... شادی ذمہ داری چاہتی ہے.....
1169	☆.... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تاثر.....
171	☆.... حالت فقر میں اجازت نکاح.....
172	☆.... نکاح سے بالکل مجبوری کی حالت میں عفت کی تاکید.....
	نکاح میں تحفظ عصمت و عفت
174	☆.... شادی عفت و عصمت کی حفاظت کا ذریعہ ہے.....
174	☆.... اسلام میں عفت و عصمت کی اہمیت.....
176	☆.... محبت و رحمت.....
178	☆.... یارانہ شادی.....

شاوی روش خیال مفکرین کی نظر میں

179	☆.... بھارتی مفکر کا جیان.....
179	☆.... ایک انگریز عورت کی رائے.....
179	☆.... مغربی مفکر کا مشورہ.....
180	☆.... شادی کی ضرورت پر جدید تحقیقات.....
183	☆.... بیوی کی محبت اور شوہر کی صحت.....

باب سونہم بلوغ کے بعد شادی کا حکم اور دیگر ہدایات

186	☆.... اولاد کی شادی کی ذمہ داری والدین پر ہے.....
188	☆.... جدید تحقیق.....
188	☆.... رشتہ ازدواج پر استواری.....

عورتوں کے انتخاب میں مردوں کی اختیارات

191	☆.... کیسی عورت سے شادی کی جائے؟.....
193	☆.... عورت خوبصورت، حیاردار اور پرده دار ہو.....

194.....☆.... خوبصورتی کا معیار.....	
194.....☆.... عورت نہس مکھ، خوش اخلاق اور سلیقہ شعار ہو.....	
195.....☆.... عورت نیک سیرت، وفادار اور دیندار ہو.....	
195.....☆.... عورت کم مہروالی سمجھدار اور کفایت شعار ہو.....	
196.....☆.... گنواری، نوجوان اور ہوشیار ہو.....	
198.....☆.... عورت عالی نسب، تعلیم یافتہ اور دیانت دار ہو.....	
199.....☆.... عورت قریبی رشتہ داروں میں سے نہ ہو.....	
200.....☆.... عورت با نجھنہ ہو.....	
201.....☆.... ایک غلط فہمی.....	
201.....☆.... امریکن ڈاکٹروں میں تحقیق.....	
201.....☆.... سینفس سے بجا و کا علاج بچے پیدا کریں.....	
202.....☆.... کامیاب شادی کے لیے چھ تم کی خواتین سے پرہیز.....	
203.....☆.... عورت کی خوبصورتی کے اوصاف.....	
203.....☆.... عام عورت کا حسن.....	
204.....☆.... بیوی کا حسن.....	
انتخاب میں ہدایت نبوی ﷺ	
206.....☆.... عورت کی مالداری.....	
207.....☆.... عورت کا حسب و نسب.....	
208.....☆.... عورت کی محض خوبصورتی.....	
208.....☆.... عورت کی دینداری اور ذائقی صلاحیت.....	
209.....☆.... بیوی اگر دیندار نہ ہوگی تو؟.....	
209.....☆.... بیوی اگر دیندار ہوگی تو؟.....	

رشتہ طے کرنے میں کچھ خرافات

- ☆.... ہمارے معاشرے میں رشتے کا معیار..... 212
 ☆.... اپنی ذات غلط بتانا..... 213
 ☆.... لڑکے لڑکی کا ہم عمر نہ ہونا..... 214

منگنی سے پہلے منگیتر کو دیکھنا

- ☆.... دیکھنے کا شریعی طریقہ..... 217
 ☆.... منگیتر کی تصویر..... 219
 ☆.... شادی سے پہلے دیکھنے میں حکمت و مصلحت..... 219
 ☆.... لمحہ فکریہ..... 220
 ☆.... قیینگ اور پیئنگ..... 220
 ☆.... شادی کرنے والے نوجوانوں سے ضروری گزارش..... 221
 ☆.... منگنی کی حکمت
 ☆.... منگنی کی غلط رسومات..... 223
 ☆.... سونے کی انگوٹھی..... 225
 ☆.... چاندی کی انگوٹھی..... 225
 ☆.... پیغام پر پیغام..... 225
 ☆.... شادی سے پہلے منگیتر سے ملاقات حرام ہے..... 226
 ☆.... منگنی کو توڑنا..... 227

طریقہ نکاح

- ☆.... ایک غلط فہمی کا ازالہ..... 228
 ☆.... گواہان نکاح..... 228
 ☆.... اسلام میں تقریب نکاح اختیال آسان ہے..... 229

229	☆.... ہم نے نکاح کو مشکل بنادیا.....
231	☆.... نکاح کا اعلان.....
231	☆.... نکاح کی شہرت بذریعہ دعوت ولیمہ.....
232	☆.... دعوت ولیمہ کا قبول کرنا.....
233	☆.... خفیہ نکاح کرنے کے مقاصد.....

باب چھارم آداب مبادرت اور جنسی معلومات

235	☆.... علم مبادرت اور غلط فہمیوں کا ازالہ.....
238	☆.... جنسی معلومات حاصل کرنے کی دو صورتیں.....
239	☆.... شادی کے بعد جائز لطف اندوزی کی آزادی.....

بعض حالتوں میں مبادرت کی ممانعت

240	☆.... روزہ کی حالت میں مبادرت حرام ہے.....
240	☆.... روزہ کی حالت میں یوں لیتا.....
	حیض و نفاس و استحاضہ کا بیان

243	☆.... حیض کی حالت میں یوں سے مبادرت حرام ہے.....
245	☆.... حیض کی حالت میں یوں کے ساتھ لیٹنے کی اجازت.....
247	☆.... یوں کے ساتھ لوااطت کرنا حرام ہے.....
249	☆.... جائے مقعد میں دخول نہ کرنے کی وجوہات.....
251	☆.... دولہا دہن شادی والا دن کیسے گزاریں.....
252	☆.... دولہا دہن کے سونے کا کمرہ کیا ہو.....

شادی کی پہلی رات کے اصول و آداب

253	☆.... دہن کے ساتھ جملہ عروی میں بُنی مذاق.....
255	☆.... دولہا کو شادی کی پہلی رات کیا کرنا چاہئے.....

261	☆.... دولہا کا دہن کے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا کرنا.....
262	☆.... دولہا دہن کا اکٹھے نماز پڑھنا.....
263	☆.... مبادرت کرنے سے پہلے دعا پڑھنا.....
264	☆.... مبادرت سے پہلے نیت کرنا.....
264	☆.... شادی کی پہلی رات کا پہلا مlap.....
267	☆.... مبادرت کرنے کا طریقہ.....

مبادرت کرنے کے آداب

271	☆.... مبادرت کرنے میں نیت نیک ہو.....
272	☆.... مبادرت سے پہلے بُنی مذاق.....
275	☆.... یوں اگر مبادرت کرنے پر آمادہ نہ ہو تو.....
276	☆.... عورت اور مرد کے حاس اعضاء.....
277	☆.... یوں کے پستان چونا.....
278	☆.... مبادرت میں جب تک یوں کوفر انگٹ نہ ہو.....
279	☆.... مبادرت کے بعد بُنی مذاق اور جنسی کھیل.....
280	☆.... مبادرت کے وقت پرده کے اہتمام کی تاکید.....
282	☆.... مبادرت کے وقت احترام قبلہ.....
282	☆.... مبادرت کے وقت بولنا.....
282	☆.... غیر عورت کا خیال.....
282	☆.... شوہر اگر دوبارہ مبادرت کرنا چاہے تو.....
283	☆.... جنسی مlap میں کتنا وقفہ ہو.....
284	☆.... جنسی مlap میں اتنا وقفہ ہو.....
287	☆.... جنسی مlap میں کثرت کے نقصانات.....

مباشرت کس وقت کرنی چاہئے

290	☆.... شرعی اعتبار سے.....
290	☆.... طبی اعتبار سے.....
291	☆.... تاریخ کے اعتبار سے.....
291	☆.... ہفتہ اور دنوں کے اعتبار سے.....
291	☆.... اوقات کے اعتبار سے.....
293	☆.... شوہر اگر بے خبری میں آئے تو.....
293	☆.... حمل کی حالت میں مباشرت.....

عزل جائز ہے

297	☆.... عزل نہ کرنا بہتر ہے.....
299	☆.... ایسی عورت میں جن سے مباشرت نہیں کرنی چاہئے.....

بکب اور عزل جنابت کے احکام

302	☆.... عزل جنابت کا طریقہ اور احتیاطیں.....
305	☆.... پوشیدہ اعضاء کی صفائی.....
306	☆.... زیناف و بغل کے بال صاف کرنا.....

باب پنجم عورت کی عظمت

308	☆.... عورت کیا ہے؟.....
311	☆.... عورت بہترین رفیق اور اہلیہ.....
312	☆.... عورت، اللہ کی نعمت ہے.....

شوہر کے حقوق و وفرائض

318	☆.... بیوی کے ساتھ حسن سلوک.....
-----------	----------------------------------

321	☆.... جب بیوی محبت سے پیش آئے تو؟.....
322	☆.... بیوی کے سامنے صبر کرنے کے فائدے.....
325	☆.... عورت کے عضلات.....
326	☆.... عورت میں خوبیاں.....
328	☆.... عورتوں پر ظلم کی ممانعت.....
329	☆.... بیوی سے اچھا برتاؤ کرنا.....
330	☆.... سرور کائنات ملکہ نبی کی محبت بیویوں سے.....
330	☆.... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بیویوں سے محبت.....
332	☆.... بیوی کے حقوق کی اہمیت.....
333	☆.... بیوی کے لئے نظافت کا انتظام.....
334	☆.... شوہر بیوی کی محبت میں اظہار و فاداری کرے.....
335	☆.... بیوی پر اعتدال.....
335	☆.... بیوی کی رازداری.....
336	☆.... بیوی کا نفقہ.....
337	☆.... بیوی کو والدین سے ملنے کی اجازت.....
کامیاب شادی کے راز	
338	☆.... میاں بیوی اپنے نظریات یا خیالات میں لپک پیدا کریں.....
339	☆.... میاں بیوی ایک دوسرے پر حاوی ہونے کی کوشش نہ کریں.....
340	☆.... میاں بیوی غصے میں ایک دوسرے کی بھی عزت و احترام کو قائم رکھیں.....
341	☆.... میاں بیوی اپنے نکتہ نظر کو واضح طور پر بیان کریں.....
342	☆.... میاں بیوی ایک دوسرے کے کام میں تعاون کریں.....
343	☆.... میاں بیوی اپنے اندر نظم و ضبط پیدا کریں.....
344	☆.... میاں بیوی گھر کا بجٹ سوچ سمجھ کر بنا کیں.....

- ☆.... میاں بیوی نمودونماش سے پہنچ کریں 345
- ☆.... اپنی آدمی میں اضافے کی کوشش کریں 346
- ☆.... میاں بیوی بچت کرنا یکھیں 346
- ☆.... عزیز واقارب کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں 347
- ☆.... کیر سیر بنانے میں آزادی کا حق دیں 348
- ☆.... میاں بیوی اعتماد اور خلوص کو تھیس نہ پہنچائیں 348
- ☆.... میاں بیوی حقائق کا بہادری سے سامنا کریں 349
- ☆.... میاں بیوی ایک دوسرے کی غلطیوں سے درگزر کرنا یکھیں 350
- ☆.... میاں بیوی غلطی کا اعتراف اور معتدرت کرنا یکھیں 351
- ☆.... میاں بیوی ایک دوسرے کے پسندیدہ مشاہل میں بے جا حل اندازی مت کریں .. 351
- ☆.... میاں بیوی ایک دوسرے کو محبت کا لیقین دلاتے رہیں 352
- ☆.... میاں بیوی ازدواجی تعلقات میں اعتدال کریں 352
- شوہرا پتی بیوی کا دل کیسے جیتے؟
- ☆.... شوہر کو بیوی سے محبت و شفقت کرنی چاہئے 353
- ☆.... شوہرا پنے گھر میو معاملات اپنی بیوی کو سمجھا دے 354
- ☆.... شوہرا پنا مزاج اپنی بیوی کے سامنے کھول کر بیان کر دے 356
- ☆.... شوہرا پتی بیوی کی تعریف اور خوشنامد کرے 356
- ☆.... شوہرا پتی بیوی کو خادمنہ سمجھے 357
- ☆.... شوہرا پتی بیوی کو اُس کے گھر والوں سے ملنے دے 358
- ☆.... شوہرا پتی بیوی کے خاندان والوں کا احترام کرے 358
- ☆.... شوہرا پتی بیوی کو سیر و تفریح کا موقع دے 358
- ☆.... شوہرا پتی بیوی کو راحت بھی دے 359
- ☆.... شوہرا پتی بیوی کو وقت بھی دے 360

☆.... شوہر اپنی بیوی کی دل جوئی کرے.....	361
☆.... شوہر اپنی بیوی کی قدر کرے.....	361
☆.... بیوی اگر غلطی کرے تو ہر شوہر اسے معاف کر دے.....	362
☆.... شوہر اپنی بیوی پر ہاتھ نہ اٹھائے.....	365
☆.... اگر بیوی پر نصہ آجائے تو شوہر کیا کرے؟.....	367
☆.... بیوی کے بارے میں سنی ہوئی بالتوں پر عمل نہ کرے.....	368
☆.... شوہر اپنا قصور بیوی پر نہ ڈالے.....	369
☆.... شوہر بیوی کو طمع نہ دے.....	370
☆.... بیوی اگر ساس کی خدمت نہ کرے تو شوہر کیا کرے؟.....	371
☆.... بیوی شکوہ مزاج ہو تو شوہر کیا کرے؟.....	372
☆.... بیوی خوبصورت یا معیاری نہ ہو تو شوہر کیا کرے؟.....	374

باب ششم

"THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT"

اسلام کا قانون طلاق اور عفت و عصمت کی حفاظت

طلاق کا بیان

☆.... جاہلیت کا قانون طلاق.....	383
☆.... اسلام کا قانون طلاق.....	383
☆.... طلاق قرآن کی روشنی میں.....	385
☆.... طلاق احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں.....	385
☆.... طلاق کی تعریف.....	385
☆.... طلاق کی شرائط.....	386
☆.... طلاق کا طریقہ اور اقسام.....	386
☆.... طلاق فقہائے کرام کی نظر میں.....	390

390.....☆	طلاق کی باگ ڈور مرد کے ہاتھ میں ہے.....☆
391	طلاق کے چند اہم ضروری مسائل.....☆
393	طلاق پر دکرنے کے مسائل.....☆
394	طلاق مریض کے مسائل.....☆

رجعت کا بیان

394	رجعت کے معنی.....☆
394	رجعت کا مسنون طریقہ.....☆
395	رجعت کے الفاظ.....☆
395	رجعت کے چند اہم مسائل.....☆

حالة کا بیان

396	حالة کے چند اہم مسائل.....☆
-----------	-----------------------------

خلع کا بیان

397	خلع کے معنی و مفہوم.....☆
397	آیت خلع.....☆

باب هفتم فضائل آفات و بیماری اور صبر

399	آزمائشوں کی صورتیں.....☆
400	صبر کے فوائد و برکات.....☆
408	اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرنا کفر ہے.....☆
408	اللہ تعالیٰ کی طرف ظلم کی نسبت کرنا، اسے ظالم کہنا کفر ہے.....☆
	جعلی پیر، عامل اور نجومی

416	غلط رہنمائی.....☆
416	شہوت کی تسلیم.....☆

417	☆..... تجرباتی نفیات
418	☆..... غلط مقاصد
418	☆..... عمل کی آزمیں
419	☆..... مضر صحت اشیاء
419	☆..... جو واقعی عالم ہوتے ہیں
419	☆..... تیرانی بھلا ہے
420	☆..... کالا علم
	نحو میوں کی کارستانیاں
432	☆..... اس شعبہ میں

435	☆..... برکات توحید ایت عطاء ری اور دن طائف "THE MATE OF THE MUSLIM"
444	☆..... ولی کامل کے تبرک کی برکت
446	☆..... ہمارے لیے کیا بہتر ہے؟
446	☆..... کاش آپریشن ہو جاتا!
446	☆..... کاش آپریشن نہ ہوتا!
447	☆..... شیطانی و سوسہ اور اس کی کاث
448	☆..... اہم بات

دعا اور اوراد و وظائف

452	☆..... شادی کے لیے اور ادوا و وظائف
452	☆..... لڑکوں کی شادی کے لئے
452	☆..... شادی جلد کروانے کے لئے
453	☆..... شادی بیاہ کی خیر و خوبی کے لئے

☆....اگر کسی لڑکی کا رشتہ نہ ہوتا ہو تو؟	453.....
☆....رشتہ ہو کر رہے	454
☆....پسند کی شادی کے لئے	454
☆....مخالف فریق کو شادی پر آمادہ کرنے کا عمل	455
☆....حصول رشتہ کا وظیفہ و نوافل	456
☆....نیک عورت سے شادی کے لئے	457
☆....رکی شادی ہونے کا مجبوب ورد	457
خانگی امور کے متعلق و طائف	

☆....میاں بیوی میں سلوک و اتفاق کرانے کے لئے	458.....
☆....میاں بیوی اور گھر میلوں افراد میں سلوک و اتفاق کے لئے	458.....
☆....ساس اور بھوپیں سلوک و اتفاق کے لئے	458.....
☆....ناراض بھین بھائیوں میں صلح کرانے کے لئے	459.....
☆....خاوند کی بری عادات کی اصلاح کے لئے "OF AHLESUNNAT JAMAAT"	459
☆....ازدواجی زندگی کو پر لطف بنانے کے لئے	460.....
☆....خوشحال اور مطمئن ازدواجی زندگی کے لئے	460
☆....خاوند کی اخلاقی اصلاح کے لئے	461
☆....بیوی کی اخلاقی اصلاح کے لئے	461
☆....بیوی بچوں میں تابعداری اور محبت پیدا کرنے کے لئے	461
☆....ناراض ماں باپ کو راضی کرنے کے لئے	462
☆....عورت کو شوہر کا فرمانبردار بنانے کے لئے	462
☆....عورت میں اخلاق حنس پیدا کرنے اور بدنگاہی ختم کرنے کے لیے	463
☆....ہر ایک کو فرمانبردار کرنے کا عمل	463
☆....عمل برائے موافقہ زوجین	464

464	☆..... عمل الحمد شریف موافق روجین
464	☆..... محبت پیدا کرنے کا عمل
حامله عورت اور بچوں کے متعلق وظائف	
465	☆.... بچے کی ولادت میں آسانی کے لئے
465	☆.... قرار حمل کا وظیفہ
466	☆.... بچہ خوبصورت پیدا ہونے کا عمل
466	☆.... بچے کے صحیح سلامت پیدا ہونے کا وظیفہ
467	☆.... اولاد نزینہ کا حصول
468	☆.... نافرمان اولاد کو مطیع کرنا
469	☆.... بچوں میں اچھی عادات پیدا کرنا

مردانہ امراض

469	☆.... علاج نامردی
470	☆.... عمل دافع احتلام
470	☆.... احتلام روکنے کا ورد

زنانہ و بچگانہ امراض

470	☆.... حیض کی بے قاعدگی کا علاج
470	☆.... عورت کی تمام یہماریوں کا علاج
471	☆.... حمل پھرنا کا عمل
472	☆.... اسقاط حمل کی حفاظت
472	☆.... حمل خام کی روک تھام
473	☆.... حمل گرنے سے حفاظت کا عمل
473	☆.... بچے نہ ہونے کے اسباب و علاج

475	☆.... امتحان قسمت کہ اولاد ہوگی یا نہیں؟.....
476	☆.... ان شاء اللہ اڑ کا ہی ہوگا.....
477	☆.... دودھ بڑھانے کا بہترین عمل.....
477	☆.... عورت کی چھاتی میں درد ہوتا؟.....
478	☆.... حمل قرار پانے کا عمل.....
478	☆.... بانجھ عورت کا علاج.....
478	☆.... حمل ساقط ہونے سے بچاؤ.....
479	☆.... حفاظت حمل کا اورد.....
479	☆.... بچے کو ہر بلائے بچانے کا عمل.....
480	☆.... بچے کے سوکے پن کا علاج.....
481	☆.... امراض بچگان کا علاج.....
481	☆.... بچے کا ڈر دوڑ کرنے کا عمل.....
482	☆.... انہرا کا اسم بجی سے علاج.....
482	☆.... درد زہ سے بچاؤ کا علاج.....
483	☆.... بانجھ پن کا استغفار سے علاج.....
	☆.... خانگی امور کے متعلق اسماء الحسنی سے علاج اور مشکلات کا حل
484	☆.... رشتہ کے لئے.....
484	☆.... شوہر کو ید اخلاقی سے روکنے کے لئے.....
484	☆.... بے اولاد اور بانجھ عورت کے لئے.....
484	☆.... فرزند صاحب پیدا ہوگا.....
484	☆.... رکی ہوئی شادی کے لئے.....
485	☆.... اگر کوئی شادی کا خواہش مند ہو.....
485	☆.... کنواری لڑکی کی شادی کے لئے.....

485	جو بچہ بد اخلاق ہو.....☆
485	بیوی کو تابع کرنے کے لئے.....☆
485	ضدی بچے کے لیے.....☆
486	شب عربی کے لیے.....☆
486	حافظت حمل کے لیے.....☆
486	ان شاء اللہ بچہ ضائع نہ ہوگا.....☆
486	میاں بیوی میں بے پناہ محبت کے لئے.....☆
486	گم شدہ بچے کو واپس لانے کے لیے.....☆
486	ولاد نیک کردار اور پرہیز گار ہو.....☆
487	اگر عورت کا دودھ گم ہوتا ہو.....☆
487	اگر بیوی یا اولاد دیدکاری کی طرف مائل ہو.....☆
487	حمل محفوظ ہوگا.....☆
487	جس کی شادی نہ ہوتی ہو.....☆
488	جس شخص کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو.....☆
488	گرم مزاج خاوند کو نرم کرنے کے لیے.....☆
488	جب کوئی دہن رخصت ہوتا ہو.....☆
488	بیوی سے محبت اور اولاد صالحہ کے لیے.....☆
489	ساس بہو کا جھگڑا اور اس کا علاج.....☆



انتساب

اپنے والدین کریمین شریفین عزیزین

اور

مر بیان اولی، بردارانِ اعلیٰ

محمد افضل قادری عطاری

"THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLE SUNNAT WAL JAMAAT"

محمد اجمل قادری عطاری سَلَّمُہم الباری

کے نام

جن کی کمال تربیت و بے حد محبتوں اور شفقتوں نے

مجھ حقیر کو اس قابل بنایا۔

ابو محمد مسیلا دعطاری

نذرِ عقیدت

امیر اہلسنت، امیر دعوتِ اسلامی، آفتابِ ملت، سراج

رشد وہدایت حضرت علامہ مولانا

محمد الیاس عطاء قادری رضوی
 دامت برکاتہم العالیہ کے حضور کریم حنفی نگاہ فیض و
 لطف و کرم سے آج میں قلم اٹھانے کی سعادت حاصل
 کر سکا ہوں۔

خاکپائے مرشد عطاء

ابو محمد میلان عطاء

بسم الله الرحمن الرحيم

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

پیش لفظ

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس نے انسان کو ذلت سے عزت، نشیب سے فراز، ظلمت سے نور اور حیوانیت سے انسانیت کے بلند و بالا مقام پر قائم کیا، عظمت و وقار جسی عظیم نعمتوں سے سرفراز کیا لیکن مغربیت نے آزادی کے نام پر انسان کو انسانیت سے دور کر کے پھر حیوایت کی طرف دھکیل دیا۔

شرم و حیاء، ہی سے تو انسان اور حیوانوں میں فرق سمجھا جاتا ہے جب شرم و حیا کا نام و نشان باقی نہ رہے تو انسان اور حیوان میں امتیاز کا ختم ہونا قدر تی بات ہے۔ اسلام نے عورت کی قدر و منزلت کو بڑھانے کے لیے اس کی تربیت کا خصوصی اہتمام و انتظام کیا۔

تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ اسلام سے پہلے ہر طرف لا قانونیت اور بے انصافی کا دور دورہ تھا۔ انسان ہی انسان (یعنی مرد عورت) کے ساتھ حیوانوں جیسا سلوک کرتا تھا۔ ایسے میں دین اسلام کی روشنی چمکی جس نے انسان سے ظلم و ستم کی تاریکیاں دور کر کے اس کے حقوق بحال کیے اور اس کو ذلت و پستی کی تاریکیوں سے نکال کر عزت و مرتبت کے اعلیٰ و ارفیع مقام پر لا کھڑا کیا۔

محترم اسلام بھائیو! اگر کارگاہ حیات پر زگاہ دوڑائی جائے تو یہ مانتا پڑے گا کہ عالم کی رعنائی، کائنات کی آرائش اور دنیا کے ہنگامے کا ایک اہم حصہ انسانی خواہشات پر منحصر ہے، جن کی تکمیل کے لیے وہ بھری یورج و جہد کرتا ہے اور ان کے حصول کے لیے اپنی تمام جسمانی و دماغی صلاحیتیں صرف کرڈا تا ہے۔

وہ جب بھوکا ہوتا ہے تو پیٹ بھرنے کے لیے کوئی موقع باقی نہیں چھوڑتا۔

سردی، گرمی جب محسوس کرتا ہے تو اس کو دور کرنے کے لیے کوٹ، رضائی شال، انگیٹھی، ہیر، برقی اور غیر برقی پکھے، رفریجریٹر اور ایر کنڈیشنر بناؤں۔

جب پیاسا ہوتا ہے تو پانی کی طرف دیوانہ وار دوڑتا ہے۔ انہیں تمام فطری خواہشات میں سے ایک خواہش جنسی کی تشكیل کے لیے سامانِ تسلیم فراہم کرنا بھی ہے۔ جس پر معاشرے کی پاکیزگی و طہارت، پلیدی و نجاست اور تعمیر و تحریب کے ایک اہم حصے کا اختصار ہے۔ جس کو دوسرے الفاظ میں تعلق جنسی یا جذبہ شہوانیہ سے تعبیر کیا جاتا ہے جس کے لیے تگ و دو کرنا اس کی فطری عادت ہے۔

جس طرح غذا کی فراہمی کے سلسلے میں انسان جو کی روٹی سے لے کر مرغعن، بریانی اور چائیز پلاو پر بھی بس نہیں کرتا۔

جسم دھانکنے کے لیے کھدڑا و مارکین سے گزر کر کائن، ٹپری کاٹ، کنگ پلس، دھوپ چھاؤں، ہائی صوفی، حریر و دیباچ، اطلس و کم خواب تک پہنچ جاتا ہے۔ تشكیل رفع کرنے کے لیے سادے پانی سے گزر کر فریج ریٹریٹر، روچ افزا، حدیہ کہ حدیث شرع سے تجاوز کرتا ہوا جام و سبوتک پہنچ جاتا ہے۔

ٹھیک وہ اسی طرح جنسی خواہشات کی تکمیل کے لیے ایک جائز شرعی اور قانونی حد سے گزر کر ان غیر شرعی، غیر قانونی اور گھناونی حرکتوں تک پہنچ جاتا ہے جو بڑی حد تک غیر فطری، غیر تمدنی اور غیر انسانی ہیں۔

مذہب اسلام ایک دین فطرت ہونے کے ساتھ ہی ساتھ ایک ایسا مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جس کے پاس انسانی زندگی کے تمام شعبوں کے لیے رہنمایانہ اصول ہیں۔ اخلاقیات سے لے کر جنسیات تک کوئی ایسا شعبہ نہیں جس کے لیے اس نے کوئی لاچھے عمل مرتب نہ کیا ہو۔

چونکہ اس وقت میرا موضوعِ محض صرف جنسی پہلو ہی ہے۔ اس لیے صرف اسی موضوع پر گفتگو کروں گا۔

اسلام نے جنسی تشكیل اور جذبہ شہوانیہ کی تسلیم کے لیے جو ضابطہ اور قانون

بنایا ہے۔ وہ بڑا سیدھا، بڑا سادہ، بڑا فطری اور انتہائی پالیزہ و طیب ہے۔ جس کا تصور بھی دیگر اقوام و مذاہب میں نہیں ملتا۔

زیرِ نظر کتاب میں یہ سب کچھ واضح کرنے کے علاوہ، اسلام نے انسان کو جو معاشی اور حفاظتی حقوق عطا کیے ہیں ان کی ذمہ داریوں سے روشناس کرایا گیا ہے۔ بالخصوص اس کتاب میں مسلمانوں کو ان کی ازدواجی زندگی کے ہر پہلو سے متعلق اسلام نے ان کے لیے جو اصول و قوائیں نافذ کیے ہیں ان سے متعلق رہنمائی اور معلومات بھی پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے۔

فقیر کو اپنی کم علمی اور کم ہمتی کا پورا پورا ادراک ہے۔ قارئین سے انتباہ کہ میری کوتا ہیوں، کتابت کی غلطیوں اور بے ربط جملوں سے چشم پوشی کرتے ہوئے دعائے خیر سے نوازیں۔ ہو سکے تو اپنی آراء و تجویز سے نوازیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کی جاسکے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے امید ہے کہ یہ کتاب ان کی تربیت اور اصلاح کا ممکنہ ذریعہ ثابت ہوگی۔ (ان شاء اللہ عزوجل)

نوٹ: یہ کتاب مرتب کرنے میں جن کتابوں سے مدد لی گئی ہے۔ ان کتابوں میں سے اکثر کتابیں اکابر کی ہیں۔ ان کے علاوہ موجودہ کتابوں کے مصنفوں کو اگر کوئی اعتراض ہو تو برائے مہربانی ہمیں آگاہ کریں تاکہ ادارہ اس کتاب کے الگ الٹپشن میں اس کی اصلاح کر سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزاً خیر عطا فرمائے۔ آمين

خاکپائے مرشد عطار

ابو محمد میلاد عطاری

باب اول

دُورِ قدِیم کا انسان

مورخین عصر قدیم کا کہنا ہے کہ عہد قدیم میں انسان بالکل جنگلی جانوروں کی طرح زندگی گزارتا تھا۔ قلمروں میں سرگردان اور غذا کی تلاش میں پریشان رہا کرتا تھا۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں جبکہ حلال و حرام کی کوئی تمیز نہیں تھی۔ نیکی و بدی کی شناخت کا کوئی ذریعہ ہی نہیں تھا۔ مام، بہن، بیٹی، بھتیجی، بھائیجی کا کوئی امتیاز ہی نہیں تھا ایسے عالم میں سوسائٹی اور معاشرے کا کوئی ایسا اصول و ضابطہ، قانون و قاعدہ مرتب ہی نہیں ہو سکتا تھا جسے نکاح، شادی، بیاہ سے موسم کیا جاسکے۔ ایسی حالت میں انسان جنسی تنفسی، جذبہ شہوانیہ اور بیجان نفس کی تسلیم جانوروں کی طرح پوری کرتا تھا، غالباً یہ وہ وقت تھا جب دنیا میں پہلی بار اشتراک فی النواں کی بنیاد پڑی اور ہر عورت اس مرد کی ملکیت سمجھی جانے لگی جس کا اس پر قبضہ تھا۔

جذبہ شہوانیہ

جذبہ شہوانیہ یعنی جنسی بھوک ایک ایسا فطری جذبہ ہے جسے با آسانی کسی طرح دبایا یا کچلانہیں جاسکتا۔ فرش کیتی پر خالق کائنات نے ان گنت اور بیشمار موالید ثلاثة پیدا کئے ہیں اور ان میں بڑھا ہوا درجہ حیوانات کا ہے۔

حیوانات کی اقسام پر اگر غور کیا جائے تو یہ حقیقت نمایاں طور پر واضح ہو جائے گی کہ چیونٹی، پسو، مچھر سے لیکر شیر، ہاتھی، گینڈے تک چرندے سے لیکر پرندے تک شاید ہی کوئی جانور ایسا ہو جس کیلئے خدا نے اپنی قدرت کا مدد سے کوئی جوزانہ بنایا ہو۔ الغرض اللہ تعالیٰ نے ہر ز کیلئے ایک مادہ اور ہر مادہ کے لیے ایک نر پیدا فرما۔ امران میں ایک فطری جذبہ یعنی قوت شہوانیہ و دلیعت فرمائی اور اسی قوت شہوانیہ پر ان کی آئندہ نسل کی بنیاد رکھی۔

انسان بھی انبیٰ جملہ مخلوقات میں سے نہ صرف ایک مخلوق بلکہ اشرف مخلوقات

ہے۔ قانون فطرت کے مطابق قدرت نے اس کے لئے بھی ایک جوڑا بنایا یعنی مرد اور عورت کو پیدا فرمایا۔

☆..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”ہم نے جوڑے اسی لئے بنائے کہ تم ان سے تسلیم حاصل کرو،۔۔۔

(سورہ روم: 21)

آغازِ شباب

آغازِ شباب کے وقت یہ جوڑے جنسی اختلاط کیلئے اتنے ہی بیقرار رہتے ہیں جیسے ایک پیاساپانی کے لئے۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ ”جوانی دیواًگی کی ایک قسم ہے۔“

اسی دیواًگی کو کنٹرول کر کے فرزانگی کی سخنڈی چھاؤں میں لانے کیلئے انسانی جوڑے کی تخلیق ہوئی، کیونکہ ایک مرد کے شباب اور اس کی جنون خیزی کا سامانِ تسلیم صرف عورت بن سکتی ہے اور ایک پیکر رعنائی کے لب درخسار، ابر و مژگاں، زلف و کل اور جسم جوانی کے انمول جواہرات کا تدرداں، ایک پیکر دو شیزگی کے حیا آلو دانداز اور ما جوں کی سرگوشیوں کی زبان، اسکے نازک نازک جذبات و احساسات کا رازداں و ناز بردار صرف اور صرف مرد ہی ہو سکتا ہے۔ شباب کی پر خطر وادی جذبات کی خطرناک آندھی میں مرد اور عورت ایک دوسرے کی ضرورت بن کر ہی منزل خود آگئی تک پہنچ سکتے ہیں۔

انسان کے سواد مگر حیوانات تو شروع ہی سے ہر قسم کی پابندی سے آزاد ہیں کیونکہ وہ مکلف نہیں یعنی وہ احکام و قانون جوانانوں کیلئے ہیں ان سے وہ بری الذمہ ہیں۔

ایک جانور جنسی اختلاط کے وقت تہائی، پردے یا کسی دیگر معاشرتی ضابطے کی ضرورت نہیں محسوس کرتا۔ جب، جہاں اور جیسے چاہے اپنی جنسی تشکیل مٹانے کیلئے وہ آزاد ہے۔ دین و دنیا کا کوئی قانون اس کی خواہشات کی تشکیل میں رکاوٹ نہیں لیکن ایک انسان ایسا کرتے وقت کچھ اصولوں اور، ضابطوں کا پابند ہے۔ اسی اصول، ضابطے کو دوسرے

لقطوں میں نکاح، شادی یا بیاہ سے موسم کیا جاتا ہے۔

تجھیق انسانی کی ابتداء سے لیکر آج تک دنیا میں بہت سی مہذب وغیر مہذب قومیں آباد ہوئیں ان قوموں نے اپنی جنسی ضرورتوں کی تکمیل کیلئے ایک اصول، ایک ضابطہ اور ایک قانون بنایا اور اسی ضابطے اور قانون کو شادی، نکاح بیاہ سے تعبر کیا۔

اب ہم ذیل میں مختلف اقوام و مذاہب کے اس طریقے کا جائزہ لیں گے اور آخر میں مذہب اسلام کے اس مقدس ترین طریقے کا جائزہ لیں گے اور اسکے مذہبی، معاشرتی، جنسی اور تدینی پہلو پر بھر پور روشنی ڈالیں گے، جس سے یہ حقیقت واضح تر ہو جائے گی کہ اس سلسلے میں اسلام تمام مذاہب و اقوام عالم کیلئے قابل تقلید ہے اور اسکا ہر اصول رہنمای حیثیت رکھتا ہے، معاشرے اور سماستیز کیلئے تطبیرو پاکیزگی کیلئے اقوام و مذاہب عالم کیلئے جس کی اتباع ضروری ہے۔

نکاح ایامِ حاہلیت میں

پیغمبر اسلام ﷺ کے ظہور سے قبل جبکہ شریعت موسوی کی صورت منخ ہو چکی تھی۔ شریعت عیسیٰ کے خدو خال مجہول ہو چکے تھے قدیم یونان کا فلسفہ اخلاق فنا کے گھاث اتر کر عیش و طرب کے نئے جہاں تلاش کر چکا تھا، خود ساختہ کیساںی نظام کا اتار چڑھا، فطرت انسانی کا مذاق اڑا رہا تھا، اقوام عالم کا معاشرتی نظام تہ و بالا ہو چکا تھا، انسان کے جذبہ شہوانیہ کا رخ متین کرنے کیلئے کائنات کی تو اتنای عجیب و غریب صورت حال سے دوچار تھی، تہذیب و معاشرت اور علوم و آگہی کا تاریخی ورثہ رکھنے والی قومیں انسان کے جذبہ شہوانیہ کو صحیح سمت عطا کرنے میں ناکام ہو چکی تھیں، پوری دنیا جنسی استھان کا اکھاڑہ بن چکی تھی، بالخصوص ملک عرب تو اس طرح کی برا یوں کی آماجگاہ بن گیا تھا کہ اسکے باشدے ہر طرح کی تہذیب تہذیب معاشرت علم و آگہی سے عاری اور وحشیت و بربریت جہالت و حفاقت میں مکتائے روزگار تھے۔ اس وقت ان کے یہاں نکاح کی متعدد صورتیں تھیں جن میں زیادہ تر انتہائی فتح و شرمناک تھیں۔

ایک معقول صورت

ایک صورت تو یہ تھی جو اپنی معقولیت کی وجہ سے آج بھی لوگوں میں راجح ہے۔ وہ اس طرح کہ اگر کوئی شخص کسی لڑکی یا عورت سے شادی کرنا چاہتا تو اسکے والدین یا اولیاء کے پاس خود ہی جاتا تاکہ کسی کے ذریعے پیغام بھیجا کہ اپنی بہن یا بیٹی کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے اگر پیغام پہنچانے والے کارشنہ پسند آ جاتا تو دونوں کی باہمی رضامندی سے تعین مہر کے بعد لڑکی کا نکاح کر کے اسے رخصت کر دیا جاتا۔

محترم اسلامی بھائیو! چونکہ یہ صورت دائرہ انسانیت کے اندر تھی اس لئے آج تک چلی آ رہی ہے۔

دوسری صورت

عربوں میں رشتے کی ایک صورت یہ تھی کہ رشتہ مانگنے والا لڑکی کے اولیا اور اسکے سرپرستوں کے پاس جا کر افسوس و اصباباً یعنی صبح بخیر کہتا۔ اسکے بعد عرض مدعاع کے طور پر کہتا کہ ہم آپ کے حسب و نسب اور کفوں میں ہم رتبہ ہیں، ہم آپ سے رشتے کی خواہش لیکر آئے ہیں اگر آپ نے ہماری گزارش قبول فرمائی تو ہمیں بڑی سرت ہوگی، ہم آپ کے قرابت دار بن جائیں گے اور اگر کسی معقول وجہ سے ہماری عرضداشت پر عمل نہ فرمائیں تو ہم معدود سمجھ کرو اپس چلے جائیں گے دپھر اگر طرفین کی رضامندی سے رشتہ طے ہو جاتا اور رشتہ لینے والا اپنا عزیز، صاحب حسب و نسب ہم قبیلہ و ہم خاندان ہوتا تو نکاح کے بعد لڑکی کے اولیا و سرپرست لڑکی کی رخصتی کے وقت اس طرح کے دعائیے کلمات سے وداع کرتے:

خدا کرے کہ تجھے بچے کی پیدائش میں آسانی ہو، تو نرینہ اولاد جتنے، مادہ (لڑکی) نہ جتنے، خدا تیری وجہ سے خاندان میں اضافہ کرے اپنے اخلاق اچھے رکھنا، اپنے خاندان کی عزت کرنا اور پانی سے کستوری کا کام لینا۔ اور اگر لڑکی اجنبیوں میں بیا ہی جاتی تو وداع کے وقت یوں کہا جاتا:

خدا کرے تجھے بچ کی پیدائش میں آسانی نہ ہو اور نہ ہی تو زینت اولاد بننے کیونکہ تو اس طرح دور کے لوگوں کو قریب کر دیگی یا توجہ بچے بننے کی وہ ہمارے دشمن ہوں گے، اپنے اخلاق اچھے رکھنا اور شوہر کے بھائیوں سے محبت سے پیش آنا، ان کی نگاہیں تمہاری طرف لگی ہوں گی اور ان کے کان تمہاری باتوں کو غور سے سنیں گے دعا ہے کہ پانی تجھے کستوری کا کام دے۔

دعوتِ مباشرت دینا

اہل عرب میں نکاح کا ایک یہ شرمناک طریقہ راجح تھا کہ ایک شخص اپنی بیوی سے کہتا جب تو اس بار حیض سے پاک ہو جائے تو فلاں شخص کو دعوتِ مباشرت دینا اور ہر طرح کی کوشش کرنا کہ وہ تیری بات ضرور مان لے اور جب عورت اپنے تمامتِ جمال و رعنائی، ناز و انداز، غمزہ و غرور اور یا نکپن سے اس مطلوب شخص کو اپنے مقصد خاص کے لئے راضی کر لیتی تو اس کا شوہر اپنی بیوی سے الگ تھلک رہتا اور اس سے اس وقت تک اجتناب برتا رہتا جب تک اس مطلوب شخص کی توجہ خاص کی بدولت آئا جمل ظاہرنہ ہو جاتے، اور جب اسے یقین ہو جاتا کہ میری بیوی اس غیر مرد سے حاملہ ہو چکی ہے تو پھر وہ اپنی بیوی کے پاس آنا جانا شروع کرتا۔

محترم اسلامی بھائیو! شوہر یہ حرکت اس لئے کرتا تاکہ اس کا ہونے والا بچہ پسندیدہ اوصاف کا مالک ہو۔ دوسرے لفظوں میں اصل نر کا پانی حاصل ہو جائے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ عرب اپنے اکابر اور ان فمایاں لوگوں سے جو شجاعت، شہامت، سخاوت، وجاہت اور مردانہ اوصاف میں سردار مانے جاتے۔ ان نے اس طرح کی درخواست کرتے تاکہ انہی صفات کا حامل بچہ پیدا ہو۔

حیض کے فوز ابعاد اس طرح کا مطالبہ اس لئے کیا جاتا تاکہ عورت جلد سے جلد حاملہ ہو جائے۔ کیونکہ حیض شروع ہونے سے قبل اور حیض ختم ہونے کے بعد کئی دنوں تک عورت کا رحم کھلا رہتا ہے اور عورتوں کو عام دنوں کے مقابلے میں ان ایام میں خواہشِ جماع قدراً زیادہ ہوتی ہے جس میں استقرارِ جمل کا احتمال غالب ہوتا ہے۔ اس نکاح کو نکاح الاستبعاد کہا جاتا۔

عارضی شادی

یہ عارضی اور وقتی نکاح ہوتا، اس میں دن متعین ہوتا کہ مرد ایک اجنبی عورت سے ایک خاص مدت تک کے لئے شادی کرتا، مقررہ وقت گزر جانے کے بعد دونوں میں جدائی ہو جاتی یہ عارضی اور تمپریری شادیاں ہوتیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص اپنے وطن اور بیوی سے دور کسی دوسرے شہر میں کچھ دن، مہینے قیام کے لئے عارضی طور پر جاتا اور محسوس کرتا کہ عورت کے بغیر نہیں رہ سکے گا تو اپنی مدت قیام تک کے لئے کسی اجتماعی عورت سے نکاح کر لیتا جسے متعہ کہا جاتا، یا اپنے شہر و محلہ ہی میں رہ کر ایک مدت معینہ کے لئے نکاح کرنا، متعہ کہلاتا ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! دور جاہلیت کے عربوں میں یہ طریقہ بھی رائج تھا جسے اسلام نے آ کر ختم کر دیا مگر مسلمان کہلانے والے ایک خاص فرقہ شیعہ نے اسلام ہی کے نام پر اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لئے اس صورت حال یعنی حجع کوڑے فضائل و مناقب اور درجات و مراتب کی ترغیب کے ساتھ باقی رکھا۔ حالانکہ متعہ کی حرمت قرآن سے ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”اور وہ جو اپنی شرمنگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر انہیں یہ بیویوں یا شرعی باندیوں پر جوان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں۔ تو جوان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔“ (المونون: آیت ۲۵۷)

بیویوں کا تبادلہ

ایام جاہلیت میں عربوں کا ایک طریقہ نکاح یہ تھا کہ ایک شخص دوسرے شخص سے کہتا تو میرے حق میں اپنی بیوی سے دست بردار ہو جائیں تیرے حق میں اپنی بیوی سے دست بردار ہو جاتا ہوں۔

محترم اسلامی بھائیو! یعنی خواہشات نفسانی کی مزید تسلیم اور ذائقہ بدلنے کے لئے بیویوں کے باہم تبادلے کا طریقہ اپنایا جاتا اس طرح کے شرمناک طریقہ کو نکاح البدل کہا جاتا۔

بیٹیوں کا تبادلہ

ایام جاہلیت میں یہ بھی عربوں کا طریقہ نکاح یہ تھا کہ ایک شخص اپنی بیٹی یا بختیجی یا بہن کی شادی کسی دوسرے کے ساتھ اس شرط پر کرتا کہ وہ بھی اپنی بیٹی یا بختیجی یا بہن کی شادی اس کے ساتھ کر دے اور ان کا آپس میں کوئی مہر نہیں ہوتا، اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ ایک شخص دوسرے سے کہتا کہ میری بیوی امید سے ہے اگر بیٹی پیدا ہوئی تو اسے تمہارے نکاح میں اس شرط پر دیتا ہوں کہ جب تمہاری بیوی بیٹی جنے تو اس کی شادی مجھ سے کر دینا۔

چھپ کر جنسی تعلقات قائم کرنا

عربوں میں ایک برائی یہ بھی تھی کہ بغیر نکاح پڑھائے بڑی خاموشی کے ساتھ کسی غیر عورت سے جنسی تعلقات پیدا کر لیتے، جب تک بات چھپی رہتی یہ سلسلہ عیش و طرب جاری رہتا اور جب بات کھل جاتی تو وہ اس عورت سے کنارہ کش ہو جاتے۔ محترم اسلامی بھائیو! ان کا خیال تھا کہ چھپ کر جنسی تعلقات قائم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ہاں اگر یہ بات ظاہر ہو جائے تو البتہ قابل مذمت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”انہیں عقد میں لا کر (اپنے پاس رکھو) نہ زنا کاری کی نیت سے نہ یارانے کی غرض سے۔“ (التساء آیت ۲۵)

مال، بیوی کی حیثیت سے

عربوں کے یہاں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی شخص بیوی چھوڑ کر مرجاتا یا اس سے طلاق دے دیتا تو اگر اس کا بڑا بیٹا اس سے خود بیوی کی حیثیت سے رکھنا چاہتا تو اپنا کپڑا اس کے اوپر پھینک دیتا اور اگر بڑے بھائی کو اس کی حاجت نہ ہوتی تو دوسرا کوئی اور بھائی نئے مہر کے ساتھ اسے اپنے نکاح میں لے آتا۔

محترم اسلامی بھائیو! ایام جاہلیت میں اسے نکاح مقت کہا جاتا تھا اور اس سے

جو بچہ پیدا ہوتا وہ مقیت کھلاتا یعنی حقارت کی نظر سے دیکھا جانے والا بچہ۔ قرآن کریم نے اس طرح کی شادیوں کو باطل قرار دیا:

☆.....اللہ عزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

”اور باب دادا کی مٹکوہ سے نکاح نہ کرو، مگر جو ہو گز راوہ بے شک بے حیائی،
اور غصب کا کام ہے اور بہت بری را۔“ (سورہ النساء: ٢٢)

اسلام کی آمد کے وقت ایسے بہت سے لوگ تھے جو اپنے والدوں کی بیویوں کے شوہر تھے۔ لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد ان میں تفریق کرادی گئی، جس کی ابتداء حضرت محض بن تیک سے ہوئی، جنہوں نے اپنے باب کے مرنے کے بعد ان کی بیوی کعیشہ بنت الحسن کو اپنی زوجیت میں لے لیا تھا مگر اس کی خبر گیری نہ کرتے، نہ ازدواجی تعلقات قائم کرتے اور نہ خرچ دیتے اور اسلام لانے کے بعد اس عمل کو ناپسند کرتے تھے جو ایام جاہیت میں انہوں نے کر لیا تھا اس صورت حال سے پریشان ہو کر ان کی بیوی کعیشہ نے سرور کائنات حضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں شکایت کر دی۔

”حضرت ﷺ نے انہیں اطمینان دلا کر واپس کر دیا، اس کے بعد یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

☆.....اللہ عزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

”حرام ہوئیں تم پر تمہاری ماں میں اور بیٹیاں اور بہنیں اور بھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں“

حضرت سید عالم ﷺ نے ان دونوں میں علیحدگی کرادی۔ اس کے بعد ہی ہر اس عورت اور مرد میں تفریق کرائے ان کے وہ معاملات صاف کرادیے گئے جو کعیشہ بنت الحسن اور محض بن قیس جیسے تھے۔ (کتاب المحرر صفحہ نمبر ۲۳۲۷، جوال بلوغ الادب جلد دوم)

نوآدمیوں سے مباشرت

عربوں میں نکاح کی ایک صورت یہ بھی تھی کہ ایک عورت کے پاس نو آدمی

آتے اور ان میں سے ہر ایک اس عورت کے ساتھ باری باری مباشرت کرتا، کچھ عرصہ بعد جب اس عورت کو حمل قرار پاتا اور آثار حمل ظاہر ہونے لگتے تو وہ ان سب کو بلا تی اور ان کے سامنے تقریر کرتی ہوئی کہتی، دیکھو! میں نے اپنی مرضی اور تمہارے آپس کے مشورے اور مفاہمت سے ایک ایک سے مباشرت کی ہے جس کے نتیجے میں حاملہ ہو چکی ہوں۔ اس لئے تم میں سے کسی نہ کسی کو اس بچے کا باپ بننا ہے پھر وہ ان نو ۹۰ آدمیوں میں سے کسی کا انتخاب کر کے بعد ولادت بچے کو اس کے نام سے منسوب کر دیتی اور اسے مجال انکار نہ ہوتی۔

محترم اسلامی بھائیو! یہی ان دونوں کی شادی ہوتی اور یہ شرمناک صورت حال اس وقت بڑے لوگوں میں بھی رائج تھی،

ایک دوسرے پر چادر میں ڈال کر شادی

نکاح کا ایک طریقہ یہ تھا کہ مرد اور عورت آپس میں عہد و فاکر تے وقت اپنی اپنی چادریں ایک دوسرے پر ڈال کر چھاڑ ڈالتے، اس بے بعد ان دونوں کا رشتہ زوجیت قائم مانا جاتا۔ یہی ان کا نکاح تھا اور جو ایسا نہ کرتے ان کے متعلق یہ سمجھ لیا جاتا کہ ان کی محبت ناپائیدار ہو گی۔ لہذا ان میں رشتہ زوجیت مانا ہی نہ جاتا۔

بچے کی قیافہ شناسی

ایام جاہلیت میں عربوں کا ایک طریقہ نکاح یہ بھی تھا کہ بہت سے لوگ اکٹھا ہو کر کسی عورت کے پاس جاتے، وہ کسی کو بھی اپنے پاس آنے سے نہ روکتی۔ اس کے نتیجے میں حاملہ ہو کر جب وہ بچہ جنتی تو وہ سب لوگ اکٹھا ہوتے جو جنسی طور پر اس سے ملوث ہوئے ہوتے، ساتھ ہی قیافہ شناس بھی بلائے جاتے پھر جس کے ساتھ ان قیافہ شناسوں کی رائے متفق ہو جاتی وہی اس بچے کا باپ قرار پاتا اور اس بچے کو اسی کے نام سے منسوب کر کے قانونی بیٹا قرار دے دیا جاتا، جس سے اسے انکار کرنا ممکن نہ ہوتا، اور یہی ان دونوں کا نکاح مان لیا جاتا۔

محترم اسلامی بھائیو! یہ عربوں کی طوائفیں تھیں جو نشانی کے طور پر اپنے گھروں

میں جھنڈے نصب کئے رہتیں جو چاہتا ان کی بارگاہ حسن میں خراج دینے کے لئے پہنچ جاتا۔ وہ عورتیں جو زمانہ جاہلیت میں جھنڈے والیوں کے نام سے مشہور تھیں۔ کتاب المشاب میں ہشام ابن الکفی نے ان کا ذکر قدرے تفصیل سے کیا ہے اور دس سے زائد مشہور عورتوں کے نام ثنا کرائے ہیں جن میں ایک عورت کا نام ام مبڑول تھا۔ یہ محمد جاہلیت میں مشہور پیشہ و رعورت تھی۔ ایک صحابی نے اس سے شادی کرنا چاہی تو قرآن عظیم نے انہیں یہ کہہ کر روک دیا کہ:

”بد کار عورت سے نکاح نہ کرے مگر بد کار مرد یا مشرک“۔

عناق: یہ دور جاہلیت کے مانے ہوئے شہزادے اس کا یارانہ تھا۔ مرشد کے اسلام لانے کے بعد عناق جب ان سے حسپ عادت میں تو ایک بار پھر داعیش کی دعوت دی مگر انہیوں نے یہ کہہ کر اس کی دعوت مسترد کر دی کہ زنا کو اللہ نے حرام قرار فرمایا اب پرانی باتوں کو بجول جاؤ۔

محترم اسلامی بھائیو! ایمان کا یہی تقاضا ہے کہ اللہ علیکم اور رسول اللہ علیہ السلام جس کام کا حکم دیں وہ کیا جائے اور جس کام سے منع فرمادیں اس سے روکنا فرض ہے لیکن آج ہماری حالت بہت بُری ہو چکی ہے ہمیں اپنی آخرت کے بارے میں فکر کرنی چاہیے اور مسلمان ہونے کا حق ادا کرنا چاہیے ایمان کی دولت ہی سب کچھ ہے۔

نکاح قدیم روما میں

قدیم روما میں دو طرح کی شادیاں ہوتی تھیں، عارضی اور مستقل شادی عارضی شادی کی مدت صرف ایک سال ہوتی، اس میں مرد اور عورت بغیر کسی تقریب و اہتمام کے باہمی تعلقات پیدا کر کے میاں بیوی کی طرح رہنے لگتے، یہ تعلقات سال بھر برقرار رہتے۔ تعلقات کی یہ مدت اگر خوشنگوار ثابت ہوتی تو مدت پوری ہونے کے بعد مستقل شادی کر لیتے ورنہ مدت پوری ہونے کے بعد وہ دونوں الگ ہو جاتے۔

نکاح قدیم مصر میں

قدیم مصر میں شادی بیاہ کا رشتہ بہت لچکدار ہوتا تھا اور سترے مذہب، پاکیزہ
محاشرہ اور مہذب سوسائیٹیز کے لئے ایک عجوبہ بھی۔

وہ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ عورت بانجھ ہے یا مرد ہی اولاً پیدا کرنے کی صلاحیت
سے محروم ہے۔ باضابطہ شادی سے پیشتر علی الاعلان جنسی تعلقات قائم کر لیتے تھے، اگر اس
اختلاط جنسی سے عورت حاملہ ہو جاتی تو وہ دونوں ہمیشہ کے لئے ایک ہو کر باقاعدہ رشتہ ازدواج
میں نسلک ہو جاتے۔ بصورت دیگر کچھ مدتِ انتظار کے بعد دونوں الگ الگ ہو جاتے۔

بہنوں اور بیٹیوں سے شادی

مصریوں میں سب سے بڑی اخلاقی قباحت یہ تھی کہ وہ محربات سے شادی کر لینا
جاائز بحثتے تھے کیونکہ ان کے کئی دیوتاؤں نے اپنی بہنوں اور بیٹیوں سے شادی کی ہوئی تھی۔
جیسے ادیرس نے اپنی بہن آس س سے۔ خصوصاً فراعنة میں یہ رواج عام تھا۔

☆..... پیر کرم شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ:

”عہد قدیم میں مصری بادشاہ اپنی بہن کے ساتھ شادی کر لیا کرتا اور بسا اوقات

اپنی بیٹی کو اپنی بیوی بنالیا کرتا تھا اور اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی تھی کہ شاہی
خاندان کے خون کو بیرونی عناصر کی آلودگی سے ہم پاک رکھنا چاہتے ہیں۔

بادشاہوں کی یہ عادت ان کے شاہی محلات تک محدود نہ تھی بلکہ ان کی رعایا میں

بھی اس فتح فعل کو قبول عام حاصل ہو گیا تھا۔ یہاں تک کہ دوسری صدی عیسوی

میں ارسنیوی کے دو تھائی باشندے اس طریقہ کا ر عمل پیرا تھے۔“

(فیام الہی جلد اول صفحہ ۱۶۱)

محترم اسلامی بھائیو! بیوی کو مصر کے لوگ سنت کرتے تھے کہ جس کے معنی "اس کی بہن" ہیں۔ بیوی کے لیے اس لقب سنت کی موجودگی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مصر میں بہنوں سے شادی کا دستور عام تھا اور شاہی خاندان میں تو بہن سے شادی ایک اصول بن چکا تھا کیونکہ باپ کے بعد تخت نشین ہونے والے بیٹے کا حق شاہی اس وقت اور بھی زیادہ مسکن سمجھا جاتا تھا جو اپنی کسی ایسی شہزادی بہن سے شادی کر لے جس کی ماں بھی شاہی نسل سے رہی ہو۔

سنت کا لقب بیاہتہ عورت کے لیے شادی کے غالباً ایک سال بعد تک رہتا تھا اور اس پہلے برس کے دوران عورت کے کردار اور بار آوری یعنی بچے پیدا کرنے کی صلاحیت کا امتحان لیا جاتا۔ شادی کی اس ایک سالہ آزمائشی مدت کے بعد جو فریق گھر چھوڑ کر علیحدگی اختیار کرنا چاہتا وہ معاهدے کے مطابق فریق ثانی کو معاوضہ یا رقم ادا کر کے تعلق ختم کر سکتا تھا۔

☆..... مصر میں بہنوں سے نکاح کے متعلق سید علی عباس نے لکھا ہے کہ:

"مصری فرائیں اور رومی سامعوں طور پر اپنی بہنوں سے نکاح کرتے تھے تاکہ وہ ان کے درستے میں حصہ دار بن سکیں جو انہیں اپنی ماوں کی جانب سے ملتا تھا۔ وہ یہ برداشت نہیں کرتے تھے کہ یہ جا سیداد کسی اور کے قبضہ میں چلی جائے یعنی فرائین اپنی بیٹی سے نکاح کر لیتے تھے جیسے عمسیں ثانی نے یکے بعد دیگرے اپنی کئی بیٹیوں سے نکاح کیا تھا۔"

نکاح قدیم ایران میں

ایران کے بڑے بڑے صاحب حشمت گھرانوں میں یہ دستور تھا کہ جب ان کی لڑکیاں جوان ہو جاتیں تو ہم نسب و ذی عزت لوگوں کو مدعو کیا جاتا اور لڑکیوں کو یہ اختیار دیا جاتا کہ وہ جن کو چاہیں خالص اپنی مرضی سے اپنا شریک حیات منتخب کریں۔

محترم اسلامی بھائیو! اصطلاح میں اسے جشن شوہرگاراں کہتے تھے۔ فرائین مصر کی طرح شاہان ایران میں بھی محترمات سے نکاح جائز سمجھا جاتا تھا۔

☆..... پروفیسر آر تھر کا بیان ہے کہ:

”قدیم ایران میں بہن، بیٹی کے ساتھ شادی کو مذہبی طور پر جائز سمجھا جاتا تھا اور اس قسم کی ”جو یہودگس“ کہلاتی تھی مختینوں کی تاریخ میں ہمیں اس قسم کی کئی مثالیں ملتی ہیں۔ ان کی مذہبی کتابوں میں اس قسم کی شادی کی بڑی عظمت بیان کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ ایسی مزاجت (شادی) پر خدا کی رحمت کا سایہ پڑتا ہے اور شیطان اس سے دور رہتا ہے۔

عہد ساسانی میں اس کی تصدیق نہ صرف معاصر مورخین مثلاً اگا تمیاس وغیرہ کے بیان سے ہوتی ہے بلکہ اس عہد کی تاریخ میں ایسی شادیوں کی کئی امثال موجود ہیں مثلاً۔

”بہرام چون میں اور مہران گشپ نے اس قسم کی شادیاں کیں“

(ایران بعہد ساسانیاں)

☆.....مورخ سرپرس نے بھی اس قسم کی شادیوں کی تصدیق کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: ”بہمن نے اپنی بہن ہماں سے شادی کی اور اس کے بطن سے اس کے مرنے کے بعد دادا پیدا ہوا۔“ (ہمہ آف پرشا)

☆.....بلبری نے مورخ سرپرس کے بیان کی تائید ان الفاظ میں کی: ”ہماں بہمن کی بیٹی تھی جب بہمن مرنے لگا تو اس کی بیٹی جو اس کی زوجہ بھی تھی نے کہا کہ میرے شکم میں جو بچہ ہے تم اس کی تاج پوشی کرو اور اس کو اپناوارث تخت بناؤ۔“ (بلبری، جز دوم)

یزدگرد دوم نے اپنی بیٹی سے شادی کی اور کافی عرصہ سے اپنی بیوی بنائے رکھا پھر اس کو قتل کر دیا۔

محترم اسلامی بحائیو! رفتہ رفتہ محرمات سے شادی کا رواج اتنا عام ہو گیا کہ وہ ایرانی جوز رشتنی مذہب کے علاوہ کسی اور مذہب سے غلک تھے انہوں نے بھی اس رواج کو اپنالیا۔ حالانکہ انکے مذہب کی رو سے یہ قطعاً منوع اور حرام تھا۔ اسی طرح ایران کے عیسائیوں نے رشتہ داروں کی دیکھادیکھی محرمات کے ساتھ شادی کرنے کی رسم اختیار کی تھی۔ حالانکہ یہ امران کی شریعت کے بالکل منافی تھا۔

بیویاں عاریت کا روایتی کارروائج

ایرانیوں کے ہاں ازدواجی زندگی کے بارے میں بعض بڑے شرمناک معمولات تھے۔ جنہیں کوئی با غیرت اور با حمیت انسان سننے کے لئے بھی شاید تیار نہ ہو۔ لیکن وہ ان معمولات پر کوئی خجالت و شرم محسوس کیے بغیر کھلمن کھل اعلیٰ کرتے تھے۔ وہ اس طرح کہ ایک شوہر مجاز تھا کہ اپنی بیوی کسی دوسرے شخص کو جوانانقلاب روزگار سے محتاج ہو گیا، اس غرض کے لیے دے دے کر وہ اس سے کسب معاش کے کام میں مدد لے۔ اس میں عورت کی رضا مندی کا حاصل ہونا ضروری نہیں تھا۔ اس عارضی ازدواج میں جحاوا لا د ہوتی تھی وہ پہلے شوہر کی بھجی جاتی تھی۔ یہ مفہوم ایک باضابطہ اخلاق قانونی اقرار نامے کے ذریعے سے ہوتی تھی۔ اس قسم کا معاملہ انسانی ہمدردی کے ذیل میں شامل کیا جاتا تھا یعنی یہ کہ ایک شخص نے اپنے ایک محتاج ہم زہب کی مدد کی۔ (ایران بعد ساسانیاں)

متعہ

ایران میں عرصہ دراز سے عارضی شادی متعہ کی ایک رسم چلی آرہی ہے۔ متعہ کا مطلب وقت گزاری کے لیے شادی کرنا ہے۔ یہ طریقہ اسلام سے بھی پہلے کا چلا آرہا ہے۔

متعہ کی تعریف

متعہ ایک ایسا عقد ہے جس میں ایک مرد اور ایک غیر شادی شدہ عورت غیر معینہ مدت کے لیے شادی کا معاملہ کرتے ہیں۔ اس میں یہ بھی طے کیا جاتا ہے کہ عارضی بیوی کو کتنی رقم فراہم کی جائے گی۔

ایران میں متعہ کا روایتی بستور قائم ہے۔ تاہم حکومت کی پالیسیوں کے ساتھ متعہ کی پسند اور ناپسند کا گراف گھٹا بڑھتا رہتا ہے۔ مثلاً پہلوی سلطنت نے اس بارے میں اپنارویہ غیر جانبداری کا رکھا۔ وجہ یہ تھی کہ اس دور میں ویسے ہی جنسی آزادی عام تھی۔ لیکن اسلامی انقلاب کے بعد حکومت نے متعہ کی کھلے عام حمایت کی اور اسے انسان کے جنسی عمل

کے لیے ضروری قرار دیا۔ حکومت اپنی مہم میں خاصی حد تک کامیاب رہی ہے اور متعہ کی شادیاں تیزی کے ساتھ رواج پار رہی ہیں۔

سب سے زیادہ متعہ کی شادیاں مشہد اور رقم جیسے مقدس مقامات پر ہوتی ہیں۔ ان مشہور مقدس مقامات کے علاوہ ایران کے دوسرے شہروں میں بھی متعہ کی شادیاں ہوتی ہیں۔ البتہ ان کی تعداد کے بارے میں دلوقت سے کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ تہران کے بعض علاقے اس معاملہ میں زیادہ مشہور ہیں۔

متعہ کی رو سے کوئی بھی شیعہ مرد بیک وقت جتنی چاہے عارضی شادیاں کر سکتا ہے۔ یہ شادیاں ان چار بیویوں کے علاوہ ہوں گی جن کی اسلام اجازت دیتا ہے۔

ہالینڈ میں شادی

ہالینڈ کی مشہور بندگاہ ایکسپریڈم سے پچاس کلومیٹر کی دوری پر اسٹیغورٹ نامی ایک شہر ہے، ان لوگوں میں شادی کے تعلق سے صدیوں پرانے رسم و رواج آج بھی جاری ہیں۔

وہاں ایک طرف تو یہ حال ہے کہ لڑکیاں اجنبی مردوں سے ملنا جتنا حتیٰ کہ ڈاکٹروں سے بھی بات چیت نہیں کر سکتیں۔ رنگ، راگ، تھیز، سینما، رقص و سرور، چہرے پر میک اپ، غازہ، فشن ایبل اور ماڈرن لباس وغیرہ سب منع ہیں، لیکن دوسری طرف اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ شادی کرنے سے پہلے یہ بھی ثابت کر دے کہ وہ بچہ جننے کی صلاحیت اپنے اندر رکھتی ہے یا نہیں۔

لڑکی شادی سے پہلے یہ ثابت کرے کہ وہ ماں بن سکتی ہے یا نہیں

اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ جس گھر میں شادی کے قابل کوئی جوان لڑکی ہوتی ہے ماں باپ اس لڑکی کے حاملہ بننے میں پوری مدد کرتے ہیں اور اس کے لئے آسانیاں فراہم کرتے ہیں، اپنے گھر کے دروازے پر دل کی شکل میں پیٹل کی ایک پلیٹ لگاتے ہیں، اگر

پیش کی پلیٹ میں چمک باقی رہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ گھر میں کوئی جوان دو شیزہ شادی کے قابل موجود ہے، اسی چمک کو دیکھ کر ضرورت مند نوجوان اس لڑکی کے والدین کے پاس آتا ہے، وہ رات گئے تک لڑکی کے والدین کے پاس رہتا ہے وہیں کھاتا پیتا بھی ہے۔ کافی رات گزر جانے کے بعد ماں باپ تھک جانے کا بہانہ کر کے سونے کے لئے چلتے جاتے ہیں، لڑکا بھی رخصت ہو کر مکان سے باہر آ جاتا ہے لڑکی کا کمرہ گھر کی چھلی منزل پر ہوتا ہے جس کا دروازہ باہر کی طرف کھلتا ہے، جسے وہاں کی اصطلاح میں پیار کی کھڑکی کہا جاتا ہے، نوجوان اسی پیار کی کھڑکی سے گزر کر لڑکی کے پاس پہنچ جاتا ہے اور وہیں رات گزارتا ہے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ وہ لڑکی ماں بن سکتی ہے یا نہیں۔

اگر کوئی نوجوان خواہش نفس پوری ہونے کے بعد شادی نہ کرنا چاہے اور اس رسم و رواج کی آڑ میں جنسی تعلذذ و تنویر کے لئے کسی دوسری پیار کی کھڑکی کو اپنائنا رکھ بانا چاہے تو اس کے لئے یہ آسان نہ ہو گا، بلکہ کڑی سزاویں اور بڑی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اسے کوڑے کر کت اور کچھ رے کی گاڑی میں بٹھا کر پورے شہر میں گھما یا جائے گا اسے ہر طرح ذلیل و رسوا کرنے کے بعد شہر کے چورا ہے پر مختنڈے پانی سے نہلا یا جائے گا۔ یاد رہے کہ وہاں بڑے غصب کی سردی پڑتی ہے اور یہی سزا اس لڑکی کو بھی دی جائے گی جو شادی کے بعد کسی دوسرے غیر مرد سے قابل اعتراض تعلقات پیدا کرے۔

(بیسویں صدی تاریخ مارچ 1986)

آزمائشی شادیاں

آج کا جدید و ترقی یافتہ یورپ جو تہذیب و شاستگی، شرافت اور انسانیت کا بقلم خود دعویدار ہے، جو اپنے احساس برتری کے فریب میں بری طرح بتلا ہے۔ جس کے نزدیک ”مشرق“ کی فطری شرم و حیا ایک فرسودہ و پسمندہ روایت ہے جس میں ”مشرق“ جکڑا ہوا ہے۔

ایسے نام نہاد و ترقی یافتہ و مہذب لوگوں میں عام طور پر یہ روانہ یقین کے طور پر

داخل ہو چکا ہے کہ وہ باقاعدہ شادی سے پہلے اعلانیہ طور پر باہم میاں یوں کی طرح تعلقات قائم کر لیتے ہیں یہ دیکھنے کے لئے کہ مستقبل میں ازدواجی زندگی خوشگوار ہو گی یا نہیں۔

اس قسم کی شادیوں کو آزمائشی شادیاں کہا جاتا ہے جو "کورٹ شپ"، کاموںی نتیجہ ہوا کرتی ہیں۔ پہلے صرف باہمی تعارف ہوتا ہے وہی تعارف آشنا کا پیش خیمه بن جاتا ہے۔ جو بڑی تیزی کے ساتھ کیجاں کی صورت اختیار کر لیتی ہے، پھر یہی دفتریب کیجاں زیادہ تر ہر جائی ہونے کا باعث بنتی ہے۔

یہ آزمائشی شادیاں کم ہی کامیاب ہوتی ہیں۔ زیادہ تر ناکام ہی ہوتی ہیں۔ یورپ کا معاشرہ ہی بگڑا ہوا ہے، قدم قدم پر بکھرا ہوا بے حجاب حسن شرمناک آلودگیوں کے ساتھ لباسِ فطرت میں آنے کے لئے بے چین نظر آتا ہے۔

ان آزمائشی شادیوں میں اخلاص کم، باہم جنسی احتصال زیادہ کا فرمایا ہوتا ہے۔ جذبات کی شدت اور احساس کی گرمی کم ہو کر تشنہ، جذبات سفلی کو جب آسودگی کا ساحل مل جاتا ہے، نئے جہانوں کی سیر کے لئے دلوں ایک دوسرے کو خدا حافظ کہہ کر آگے بڑھ جاتے ہیں۔

اپرولٹا میں شادی کی رسمیں

تاریک براعظم کا تاریک ترین علاقہ "اپرولٹا" جو شامی افریقہ کے ملک "گھانا" کے جنوب میں واقع ہوا ہے، افریقہ کا ایسا اپسماںدہ ملک ہے جہاں خوبصورتی کا سب سے بڑا معیار موٹا پا ہے اور اگر وہ موٹا پا دراز قدر ہو تو شاہ کار حسن مجسم ہے، خوبصورتی کے ملکی مقابلے میں وہی جہاں حیرت عورت "ملکہ حسن" قرار دی جاتی ہے۔

شادی کے لیے جانوروں کا تحفہ

اپرولٹا کی روایت کے مطابق شادی کرنے والا مرد گایوں، بکریوں اور دیگر جانوروں کا تحفہ لے کر لڑکی کے باپ کے پاس جائے گا، اگر خوش قسمتی سے لڑکی کے باپ نے قبول کر لیا تو شادی ہو جائے گی ورنہ نہیں۔

وہاں لڑکی کی باہمی رضامندی کوئی حیثیت نہیں رکھتی بلکہ والدین کو ان کی باہمی محبت کی خبر ہو جائے تو یہ شادی کسی قیمت پر نہیں ہو سکتی۔

وہاں عشق و محبت سماجی جرم ہے جس کی کم سے کم سزا کوڑے کی ماریا قبیلہ بدر کرتا ہے۔ یہاں شادیاں والدین اور خاندان کی مرضی سے ہوتی ہیں اور زیادہ تر شادیاں کم سنی ہی میں کروی جاتی ہیں۔ اپرولٹا میں منگنی کی سرے سے کوئی رسم ہی نہیں ہوتی۔ بلکہ رشتہ منظور کرنے کے بعد فوراً اس کی شادی کروی جاتی ہے، لمبی مدت نہیں رکھتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ لڑکی ہونے والے شوہر کے متعلق دولت، کردار، اس کی کتنی بیویاں وغیرہ ہیں تفصیلات معلوم کر لے اور اگر اس کی مرضی کے خلاف ہوا تو شادی کرنے سے پہلے بھاگ نہ جائے۔ اگر کبھی لڑکی والا شادی کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوتا تو بڑی خاموشی کے ساتھ رشتہ منظور کر کے واپس کرو دیتا اور جب ادھر اندر اندر تیاری کر لیتا تو چکے سے اطلاع بھجوادیتا پھر چٹ پٹ شادی ہو جاتی اور ہونے والے شوہر کے متعلق لڑکی کو کوئی خبر ہی نہیں ہو پاتی۔

بیویوں کا دستہ

اپرولٹا میں کئی کئی شادیوں کا رواج بھی ہے۔ آدمی جتنا بڑا ہوتا ہے اتنی ہی زیادہ شادیاں کرتا ہے، یہاں بیویوں اور موسیشوں کی کثرت تعداد ہی ان کی بڑائی کا معیار ہے۔ قبلے کا سردار تو بے شمار بیویوں کا مالک ہوتا ہے۔ اس کے پاس تو بیویوں کا دستہ ہوتا ہے۔ وہاں پر ایک سے زائد شادیاں ضرورت بھی ہوتی ہیں وہ بیوں کہ شادی کے بعد بیوی کی حیثیت زیادہ تر خادمہ کی ہو جاتی ہے، شوہر کی خدمت، بچوں کی دلکشی بھال، شوہر کے ساتھ کھیتی باڑی میں جتی رہنا وغیرہ۔

جب گھر گرہتی کا کام اس کی طاقت سے زیادہ ہو جاتا ہے تو بیوی اپنے شوہر کی دوسری شادی کرنے کے لئے خود ہی کوشش شروع کر دیتی ہے، وہ اپنے شوہر کی طرف سے گایوں، بکریوں کا تحفہ لے کر خود ہی شادی پکی کر دیتی ہے اور بڑی خوشی خوشی اپنے اوپر سو تن لے کر آتی ہے، سرال میں آ کر دونوں سو تنیں بہنوں کی طرح ہو جاتی ہیں اور ان کا آپس میں جھگڑا نہیں ہوتا بلکہ باہم بہت محبت سے رہتی ہیں۔

اپرولٹا میں طلاق

اپرولٹا میں طلاق کا طریقہ بھی بڑا عجیب ہے کہ طلاق کے لئے انہیں نہ تو کسی کو رٹ میں جانا پڑتا ہے اور نہ ہی ہاتھ منہ سے کچھ لکھنا کہنا ہوتا ہے، بلکہ وہاں اگر میاں بیوی میں دونوں ایک دوسرے کو ناپسند کرنے لگیں یا باہم ناراض رہنے لگیں تو یہی ان کی طلاق ہوتی ہے۔

مثلاً عورت شوہر کا کھانا نہ پکائے یا اس کا کوئی کام نہ کرے تو یہ علامت ہوتی ہے کہ اب وہ عورت اپنے موجودہ شوہر کے پاس رہنا نہیں چاہتی یا شوہر اس کا پکا ہوا کھانا نہ کھائے یا لایا ہوا دودھ نہ پیے تو یہی ان کی طلاق ہوتی ہے مگر اس کی تخلیل اس وقت ہوتی ہے جب بیوی اپنے ماں کے جا کر اسکے تھانے واپس کر دیتی ہے یا بھاگ کر کسی دوسرے مرد کے ساتھ چلی جاتی ہے تو اب وہ اس دوسرے کی بیوی ہو جاتی ہے۔

نکاح و حشی اقوام میں

و حشی قوموں میں ایک شادی کاررواج بھی نہیں پایا گیا، ان کے یہاں اشتراکیت کی کئی صورتیں تھیں۔ جس طرح ایک مرد کئی عورتوں کا شوہر بن سکتا تھا اسی طرح ایک عورت بھی بیک وقت کئی مردوں کی بیوی ہو سکتی تھی اور یہ ان کے معاشرے میں کوئی بری بات نہیں تھی۔

سب بھائیوں کی ایک عورت سے شادی

شمالی ہند کے بعض کوہستانی علاقوں میں اب بھی یہ دستور پایا جاتا ہے کہ اگر ایک گھر میں متعدد بھائی ہوتے ہیں تو شادی صرف بڑے بھائی کی ہوتی ہے لیکن عملانکے بعد دیگرے سب بھائی اس سے فیضیاب ہوتے ہیں۔

پہلی اولاد کی نسبت پہلے بھائی کی طرف کی جاتی ہے اور دوسری اولاد کی نسبت دوسرے بھائی کی طرف، اولاد اور بھائی کے تناوب سے ان میں ہر ایک اولاد کی نسبت ہر ایک بھائی کی طرف ہوتی رہتی ہے وہ سب آپس میں بہت خوش رہتے ہیں، نہ تو آپس میں کوئی جھگڑا ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی باہمی رقبہ۔

ایک عورت کئی مردوں کی بیوی

بھوٹان اور تبت کے بعض علاقوں میں بھی یہی دستور ہے کہ ایک عورت ایک ہی وقت میں کئی مردوں کی بیوی ہوتی ہے وہ ہمہ وقت ان مردوں کی خدمت میں لگی رہتی ہے، سب کی فرماں برداری کرتی ہے سب کی ضرورتوں کی تکمیل، سب کی خواہشات کا احترام اور سب کی دل بسگی کا وہ سامان کرتی ہے۔ مرد جو کچھ کما کر لاتے ہیں بلا شرکت غیرے وہ تنہا ان سب کی مالک ہوتی ہے۔

نکاح ہندو دھرم شاستر میں

خوف طوالت سے اقوام عالم پر اپنی گفتگو ختم کرتے ہوئے اب ہم دنیا کے اس عظیم و قدیم ملک بر صیرفہ غیر منقسم ہے ہند کی طرف آرہے ہیں جو سنتکڑوں زبانوں، معاشرتی نظاموں، سوسائیٹیز، پچرز اور ان گنت مذاہب کا گھوارہ رہا، جو صدیوں سے رسماں، رسمیتوں، رواجوں اور خود ساختہ غیر انسانی اصولوں کی زنجیر میں جکڑا ہوا ہے۔ جہاں پر عورت کل بھی اپنے پتی ورتا ہونے کے باوجود بہت مجبور تھی اور نبی ترقی کے اس دور میں بھی اس پرستم کے سارے نئے پرانے انداز آزمائے جا رہے ہیں۔

محترم اسلامی بھائیو! اسلام کے ابر رحمت کی ٹھنڈی چھاؤں جنہیں مل گئی انہیں منزل امان مل گئی اور جنہوں نے بھری دوپہر میں اسلام کی شفقتوں کی ٹھنڈی دھوپ سے اپنا دامن بچایا وہ ناریاں کل بھی بے امان تھیں اور آج بھی اپنوں کے ہاتھوں غیر محفوظ، مذہب کے نام پر وحشت و بربیت، بھیت و درندگی کا یہ شرمناک مظاہرہ کہ بھرے پڑے شباب اور حسن و جمال کے شاہکار کو زبردستی جلا کر خاک کر دیا جائے اور پھر اس مشت خاک کو نہ ہی اقلاء کیا جائے، پتی دیوں کی زندگی میں وہ جہیز کے سبب جلالی جائیں اور ان کے مرنے کے بعد پتی ورتا کے نام پر ان کی زندگی ان سے چھین کر انہیں دیوی سماں بنادیا جائے۔

ست کی رسم کو یہاں سب سے پہلے اسلامی تعلیمات کی بدولت حلنا مسلم بادشاہوں نے بند کر دیا، اور جب تک ہندی سیاست و اقتدار میں کسی بھی حد تک اسلام کار فرماتھا ہندو بورڈی اور جواں سال یہاں میں محفوظ تھیں اور جب یہاں سے مسلمانوں کی سیاسی بالادستی اور دنیوی اقتدار ختم ہوا، ہزاروں لاکھوں سیم تن، نازک بدن، غنچہ دہن، سروقد، ص جیں، دل نشیں، گل بدن، گل پیر، ہن، گل بد اماں ناریاں بے امان ہو گئیں۔

وہ جمال وزیبائی، شباب و رعنائی جو پھر وہ کو موم کر دیں، جسموں میں خون کی گردش تیز کر دیں، دلوں کی دھڑکنوں کو بے ترتیب کر دیں، اپنی تمام ترنخیری قوت کے باوجود ہندو معاشرہ، ہندو سماج اور اس کی مذہبی قیادت کی بے حسی، بے ضمیری اور سگدی سے شکست کھا چکے ہیں، حالانکہ حسن کی قوت ترنخیر اس اثر پذیری اور اثر ریزی کی ایک زندہ حقیقت ہے۔

ملک کو اکیسویں صدی میں لے جانے والے سو اکیسویں صدی کی روایت دہرا رہے ہیں، جنیز کے نام پر ہندو کنیا ڈل کی سند رتا تو مسلسل شعلوں کی نذر رہوئی ہی رہی، اور اب ہندو احیا پرستی نے پتی ورتا کے نام پر عورت کو زندہ جلانے والی قابل صد ہزار نمدت رسم کو پھر سے زندہ کرنا شروع کر دیا۔

بیوی کوشہر کی چتا پر زندہ جلا دینا

..... ۳ نومبر ۱۹۸۴ء کو راجستان میں مکر علاقے کے ”دیورالا“ گاؤں میں روپ کنور نام کی اٹھارہ سالہ خوبصورت بیوہ کو جس نے صرف میں دن ازدواجی مسرتوں کی بہار دیکھی تھی، زبردستی شوہر کی چتا پر زندہ جلا دیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ جلتے وقت وہ بد تصیب بیوہ تین بار چتا سے بھاگی، چار ہزار کے مجھ سے بار بار اپنی کمسن جوانی کی بھیک مانگی، اپنی سند رتا کا تحفظ چاہا، مگر بیز دلوں، کارروں کی اس بھیڑ میں کوئی بھی مرد ثابت نہ ہو سکا کہ اپنی آغوش مردانگی کو کشاوہ کر کے اس کو زندگی کی بھیک دیدیتا۔

..... اس سے صرف چند ماہ پیشتر پالی ضلع میں ہنور نامی ایک عورت کوشہر کی چتا سے

بیس ہزار آدمیوں کو منتشر کر کے پولیس نے بچایا۔

☆ اس سے ڈھائی سال قبل دیوری گاؤں میں جسونت کورنامی عورت کی پچھیس ہزار کے
مجمع سے پولیس نے طاقت کے بل پر شوہر کی جلتی ہوئی چتا سے جان بخشی کرائی۔

☆ ۲۷ جنوری ۱۹۸۳ء کو ضلع جپور کے پور کے ایک گاؤں سے بارہ ہزار دیہاتیوں کے
زندگی سے گوکل نامی ایک عورت کو شوہر کی جلتی ہوئی چتا سے پولیس نے بچایا۔
☆ ۱۳ ستمبر ۱۹۸۰ء کو اوم کورنام کی ایک سولہ سالہ لڑکی ستی پر تھا کے نام پر انسانی
درندگی کی بحینث چڑھ گئی جہاں پر اس کی یادگار میں ایک مندرجہ تعمیر ہوا، ہر سال
بڑی دھوم دھام سے وہاں میلہ لگتا ہے۔

☆ ۲۶ ستمبر ۱۹۸۲ء کو ضلع جپور کے ایک گاؤں میں ایک میس سالہ بیوہ و بھینٹی کو اس
کے شوہر کے ساتھ زندہ جلا دیا گیا۔

☆ ۱۹۸۱ء میں اتر پردیش کے ایک علاقے میں ایک پنیس سالہ بیوہ کو چتا سے کھینچ
کر زندہ جلنے سے بچا گیا۔

(بحوالہ نفت روزہ اخبار عالم بھی صفحہ نمبر ۹، اجلاس شمارہ ۲۹، تاریخ اشتافت ۱۳۱۲۷ اکتوبر ۱۹۸۰ء)

اگرچہ ستی پر تھا پر قانون پابندی ہے مگر اب تک ہندو دھرم کے ٹھیکیداروں نے
قانون کی اس بالادستی کو پورے طور پر قبول نہیں کیا یہ لوگ آج تک اس طرح کی انسانیت
سوzi کی نہ صرف اجازت بلکہ اس کو نہ ہی ضرورت بتا کر اپنے ماننے والوں کو اس کی ترغیب
و تلقین کرتے رہے۔ ہندو بیواؤں کو آج تک کما حقہ، تحفظ نہیں مل سکا۔

کاش یہ اسلام کے دائرہ امن و امان میں داخل ہو جاتیں تو اسلام کا ابر رحمت ان
کا سب سے بڑا سبب ہوتا۔ اسلام کے قانونِ نکاح و طلاق پر انگلی اٹھانے والوں مسلم مطلقہ
عورتوں پر مگرچھ کے آنسو بہانے سے پہلے اپنے دامن و گریبان پر نظر کر لیتے۔ اپنے دھرم کی ان
سندھاتا ناریوں اور مکن کو بیاکل کر دینے والی حسن و ادا کی مورتیوں کی حضرت بھری جوانیوں کو بھی
ایک نظر دیکھ لیتے:

محترم اسلامی بھائیو! ذکر ہونے جا رہا تھا ہندوستانی شادی بیوہ کے طریقوں کا کہ

یہ وجہ زیادہ کار فرما ہوتی کہ یہ خوبصورت ترین والدین کی اولاد ہوتے۔
 نارقوم میں مردوں کو بھی ٹھیک اسی طرح سے آزادی حاصل ہوتی جس طرح سے
 عورتوں کو، یعنی جس طرح عورتیں کئی شوہروں کو فیض یاب کرتیں، ایسے ہی مرد بھی کثیر الازواج
 ہوتے البتہ مفلس و غریب لوگ آپس میں مل کر ایک عورت سے کام چلا لیتے اور وہ عورت بیک
 وقت ان کی مشترکہ بیوی ہوتی اور یہ رسم تو ہندوستان کے دور قدیم میں بھی تھی۔
 مہابھارت کی لڑائی میں جن پانڈوؤں کا ذکر ملتا ہے کہ پانچ بھائی
 تھے۔ جنہوں نے بہت خوبصورت جھیل میں کھلے ہوئے کنول جیسی آنکھوں والی ”درودی“ سے
 ایک ہی ساتھ شادی کی اور وہ خوبصورت آنکھوں والی بیک وقت ان پانچوں کی بیوی تھی۔

ٹوڈے اور ان میں شادی کی رسم

نیلگری کے پہاڑی دامن میں کئی قسموں کی وجہی اقوام آباد ہیں، ان کے رسوم و
 عادات بہت دل چھپ تھے۔ تاریخ ہند میں ان کا ذکر ٹوڈا، ہڈ کا، کونا، کورمیا اور ایرولہ کے
 ناموں سے ملتا ہے، ان میں ٹوڈے اعلیٰ درجے کی حیثیت رکھتے تھے، ٹوڈا کے معنی ”چڑاہے“
 کے ہوتے ہیں۔ ان کا شغل مویشیوں کی دیکھ بھال اور یہی ان کا ذریعہ معاش تھا۔ نیلگری کے
 علاقے میں بڑی عمدہ گھاس ہوتی ہے اسی لئے وہاں بڑی عمدہ مویشیاں پائی جاتی ہیں، جن
 کا دودھ اس خطے کے باشندوں کی غذا کی حیثیت سے استعمال ہوتا ہے، گائے ان کے یہاں
 متبرک مانی جاتی ہے، یہ ارواح پرستی کے ساتھ ساتھ درختوں کے بھی پچاری ہیں۔

حمل کے ساتوں مہینے میں شادی مکمل ہوتی ہے

ٹوڈوں میں شادی قدرے سادہ ہوتی ہے کہ مرد اور عورت جنگل میں چلے جاتے
 ہیں اور کسی درخت کے نیچے بیٹھ کر اپنے ہونے والے بچے کو اسی کے سپرد کر دیتے ہیں۔ اور جب
 تک اس عورت کو حمل کا ساتواں مہینہ نہ لگ جائے ان کی شادی مکمل نہیں ہوتی۔ جب پہلا بچہ
 پیدا ہو جاتا ہے تو والدین اسی درخت سے (جس کو پیدا ہونے سے پہلے اپنا بچہ سپرد کر دیا

تحا) پتے توڑ کر لاتے ہیں۔ اس کا دو تباکراں میں پانی ڈالتے ہیں۔ ماں باپ اور بچہ اس پانی سے اپنا ہونٹ ترکرتے ہیں۔ اس مذہبی رسم سے گزر کر ہی ان کے خاندان کی بنیاد پڑتی ہے۔

شادی کی رسماں

شادی سے پہلے کچھ نہ ہبی رسماں ادا کی جاتی ہیں مثلاً اگر قبیلے کے کسی نوجوان نے اپنی برا دری کی کوئی لڑکی پسند کی تو وہ لڑکی کے باپ کے پاس جا کر ایک مناسب تختہ دیتا ہے۔ باپ ہونے والے داماد کا پیر اپنے سر پر رکھتا ہے۔ اس کے بعد لڑکی بنائی سنواری جاتی ہے بڑے تام جھام، باجے گاجے اور شہنائی کے ساتھ دہن بن کر پیاس کے گھر میں چلی جاتی ہے۔ وہاں پہنچتے ہی دلہا کے قدموں پر گر پڑتی ہے۔ دلہا اپنے پاؤں اس کے سر پر رکھتا ہے۔ ماں باپ بھی سر پر پیر رکھتے ہیں۔ اس کے بعد دہن سے پانی کا گھڑا اٹھوایا جاتا ہے۔ وہ لڑکی اسی دن سے گویا اس گھر کی باندی ہو جاتی ہے۔

ان تمام رسماں کے بعد بھی یہ شادی اس وقت تک نامکمل ہوتی ہے جب تک عورت کو پہلے محل کا ساتواں مہینہ نہ لگ جائے، اور جب ساتواں مہینہ لگ جاتا ہے، بڑی دھوم دھام ہوتی ہے، خوب کھلاو پلاو، راگ رنگ، ناق کود ہوتا ہے۔ حاملہ ہونے والی دہن ناچتی ہوئی اپنی بدلتی کیفیت بتاتی ہے، اس کے بعد مزدبرڈھ کر اس کے گلے میں ایک ہارڈ ال دیتا ہے، جو اس بات کی علامت ہے کہ دونوں کی شادی آج نامکمل ہو گئی۔

ایک آدمی اپنی بیوی کی سب بہنوں سے شادی کرتا ہے

ٹوڈوں میں کثرت الازواج کا بھی رواج ہوتا ہے وہ اس طرح کہ ایک خاندان کے سب بھائی دوسرے خاندان کی سب بہنوں سے شادی کر لیتے ہیں اور ہر مرد کی کئی کئی عورتیں ہوتی ہیں جو آپس میں سب بینیں ہوتی ہیں، ان میں جب کوئی نوجوان شادی کرتا ہے تو صرف ایک ہی لڑکی سے نہیں بلکہ ہونے والی حقیقی بیوی کی کل بہنوں سے، چاہے وہ چھوٹی بچیاں ہی کیوں نہ ہوں، وہ جوں جوں بلوغ کو پہنچتی جاتی ہیں اس کی ملک میں آتی

☆..... شادی کے موقع پر دلہا صافہ باندھتا ہے، جسے ”پچکی“ کہا جاتا ہے۔

☆..... اس صافے پر ایک تاج نما سہرا ہوتا ہے جسے ”باشناگا“ کہتے ہیں۔

☆..... دہن کو پھولوں سے سجا کر ایک خاص قسم کا سہرا پہناتے ہیں جسے وہ اپنی زبان میں ”ڈنڈی“ کہتے ہیں۔

☆..... شادی سے پہلے لگن پوجا ہوتی ہے، دلہا دہن کی آرتی اتاری جاتی ہے، پوجا کے لئے ناریل، ٹھنڈی اور کیلے رکھے جاتے ہیں شادی کے بعد دہن دلہا کے پاؤں دھوتی ہے اس رسم کو ”نیر“ کہا جاتا ہے۔

ناروں میں شادی کا طریقہ

مولہوں صدی عیسوی میں مالا بار پر ایک بہادر جنگ جو قوم کی حکومت تھی جسے ناز کہا جاتا تھا، ناز کے معنی مالک کے ہوتے ہیں ساحل مالا بار کے یہ مالک اور فرمائی روایتے ان کی وہاں پر ایک مضبوط حکومت تھی ان کی اپنی فونج جو صرف ناروں ہی پر مشتمل تھی۔

ڈیرڑھ لاکھ سپاہیوں کی تھی۔ ایک مختصر عرصے کے لئے برہمیوں نے ان پر غلبہ حاصل کر لیا تھا اگر بہت جلد انہیوں نے برہمیوں کو ان کی اوقات یاددا کرناں سے نجات حاصل کر لی۔

جسمانی لحاظ سے بھی یہ بہت مضبوط اور خوبصورت ہوتے ہیں۔ بلند قامت، سڈوں اور تناسب الاعضاء، جسم صاف اور کھلا ہوا رنگ ان کی خصوصیات میں سے ہیں، خصوصاً ان کی عورتیں تو حسن و جمال میں رعنائی حیات کا ایک لطیف ہوتی ہیں۔

گلے میں ہارڈ النا شادی اور اتار دینا طلاق

ان میں بھی شادی کا طریقہ بڑا عجیب و غریب ہوتا ہے شوہرا پنی ہونے والی بیوی کے گلے میں ایک ہارڈ آتا ہے، یہی ان کی شادی ہوتی ہے، عورت جب تک اس ہارکو پہنے رہتی ہے شادی قائم رہتی ہے اور جب ہارا تار دیتی ہے شادی ختم ہو جاتی ہے گویا عورت کا گلے سے شوہر کے دیے ہوئے ہار کو اتار دینا ایک طرح کی طلاق ہوئی۔

ایک عورت بارہ آدمیوں سے شادی کرتی

شروع شروع میں تو ایک نا ر عورت کا ایک ہی شوہر ہوتا ہے مگر شادی کی مدت محدود ہوتی ہے، تھوڑے ہی دنوں بعد مقررہ مدت پوری ہونے کے بعد شوہر کو کچھ دے والا کر رخصت کر دیا جاتا پھر دوسرے مرد کو قسمت آزمائی کا موقع دیا جاتا، جس کا انتخاب عورت خود ہی کرتی، اس طرح یکے بعد دیگرے وہ شوہر بدلتی رہتی، ان شوہروں کی تعداد بارہ سے زیادہ نہیں ہوتی۔

نا ر عورت شادی کے بعد بھی اپنے بھائیوں کے ساتھ رہتی، شادی کے بعد ہی سے وہ اپنے پہلے شوہر سے لے کر آخری شوہر تک سب کو اپنے گھر میں رکھتی اور جو شوہر برسراقتدار ہوتا وہ اپنا چھرائی عورت کے دروازے میں بطور علامت گاڑے رہتا تاکہ دوسرے امیدواروں کو یہ معلوم ہوتا رہے کہ یہوی بنانے کے لئے یہ عورت ابھی خالی نہیں ہے اور جب اس کے منصب شوہری کو زوال آ جاتا تو اس کا چھرائی بھی وہاں سے ہٹا دیا جاتا۔

ایسے عارضی شوہروں سے جوا ولاد پیدا ہوتی وہ عورت کے نام سے منسوب ہوتی کہ ان کے بیانوں کا صحیح پتہ تو ہوتا نہیں، نا ر عورتوں میں خاندان کی سربراہ عورت ہوتی اور سارا انتظام عورت کے ہاتھ میں ہوتا۔ وہ گھر میں اپنے بچوں اور بھائیوں کے ساتھ رہتی، ماں میں بھانجوں میں وہی رشتہ محبت ہوتا جیسے اور تو مولیں میں باپ اور بیٹوں میں۔ اس خاندان میں اول درجہ عورت کا پھر بھائیوں اور آخر میں درجہ ہوتا ہے بیچارے شوہر کا۔ کیوں کہ اس کی شوہریت بڑی عارضی، چند روزہ اور تا پاسیدار ہوتی ہے۔

عام طور پر نا ر عورت اسی مرد کو زیادہ پسند کرتی جو بانکا، بھیلا، طرحدار، تناسب الاعضاء، تو انہا اور مضبوط ہو۔ عورت کو پورے طور پر یہ اختیار دیا جاتا کہ جسے چاہے اپنا شوہر بنائے لیکن وہ پچھی ذات کا نہ ہو۔ یہ ہنگامی اور عارضی شوہر زیادہ تر برہمن ہوتے، کیونکہ ہندو دھرم میں یہ اعلیٰ نسب ہیں۔ ہندوؤں کی مذہبی قیادت میں ان کے مستقل قبضہ میں ان کی اعلیٰ نسبی کو برداشت ہے۔ یہ اعلیٰ نسل کے برہمن گھر گھر پھرتے رہتے اور اپنے جو ہر حیات کو نا ر عورتوں میں منتقل کر کے ان کا درجہ بڑھاتے رہتے۔ ان کی خوبصورتی اور بالکل میں غالباً

اور نامی گرامی راجاوں کو مطلع کر دیتے تھے، جب تمام راجہ مہاراجہ جمع ہو جاتے ایک جلسہ کیا جاتا اور اس جلسے میں ایک کڑی شرط رکھی جاتی، جو عالی نسب و با حوصلہ راجہ اس شرط کو پورا کر دیتا، راجکماری اپنی پسند کا ہار اس کے گلے میں ڈال کر ہمیشہ کے لئے اپنی زندگی ہار جاتی۔ جسکی وجہ سے وہ خوش نصیب راجہ ہمیشہ کیلئے اس کا پتی دیوتا ہو جاتا۔ اس تقریب کو سویبر یعنی جلسہ، انتخاب شوہر کہا جاتا تھا،

بھیلوں میں شادی

یہ ہندوستان کے نیم وحشی قدیم باشندے ہیں جن کی غالب اکثریت راجپوتانہ میں رہتی ہے، یہ بڑی بہادر اور جفا کش قوم ہوتی ہے، ان کی زندگی بڑی سادہ ہوتی ہے یہ درختوں کو پوچھتے ہیں، اس کے نیچے پتھر کا قند بچھے بناتے ہیں، جس پر خون یا رنگ بہانا زندگی کی علامت سمجھتے ہیں۔ شری رام ہنوان ان کا آئینہ دل ہے جس سے یہ عقیدت رکھتے ہیں، یہ خود جتنے سادہ ہوتے ہیں ان کی شادیاں بھی ویسی سادہ ہوتی ہیں۔

وہ مرد ہجورت جو ایک دوسرے سے منسوب ہوتے ہیں، جب عملی طور پر انہیں میاں بیوی بننا ہوتا ہے۔ بڑی خاموشی کے ساتھ جنگل میں غائب ہو جاتے ہیں، واپسی پر لوگوں کو خبر کر دیتے ہیں، پھر رسم ادا کر دی جاتی ہے، یہی ان کی شادی ہے۔

لنگائیت و ہرم اور ان میں شادی کی رسم

۱۹۳۰ء میں بھاگیوار ضلع بیجاپور میں ایک سخت مذہبی برہمن خاندان میں ایک بچہ پیدا ہوا جو کرنائک کی تاریخ میں شری بشویشور کے نام سے مشہور ہوا، اور ایک عظیم محرک کی حیثیت سے ابھرا، اس برہمن زادے نے برہمنیت کے خلاف بڑی موثر تحریک چلائی۔ برہمنیت کی روایتی عصیت، تگ نظری، اجارہ داری کے مقابلے میں وہ بڑا روشن خیال، صاحبِ عزم و حوصلہ اور عالی ہمت ثابت ہوا، ذات پات، اونچ نجح، بھید بھاؤ کی سخت مخالفت کر کے ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھی۔

صدیوں سے ہی، کچلی، پچھڑی مخالف سطح کی ذات برادری نے اس کی آواز پر لبیک کہا اور پورے جوش خروش اور تیزی کے ساتھ اس کے دھرم کو قبول کیا، دیکھتے ہی دیکھتے ان لوگوں نے ایک طاقت کی حیثیت اختیار کر لی۔ انہیں کے پیروکار لگایت کہلاتے ہیں۔ جو کہ کرناٹک میں کثیر تعداد میں آباد ہیں، لگایت فرقے کی زبان کنٹر ہے۔

تاریخ ہند میں بشویشور مہاراج کا ذکر ایک محرک کی حیثیت سے ملتا ہے، اس نے ذات پات کے خلاف صرف زبانی تحریک نہیں چلائی بلکہ اپنے عمل سے اسے ثابت کر کے بتایا، ذات اور برادری کے حصار کو توڑ کر مخلوط شادیوں کی اجازت دی، ملک کی سب سے بڑی مظلوم مخلوق (یعنی یہودیوں کی دوسری شادی کی اجازت دی، ان کے چینے، سلگتے اور جلتے جذبات کے لئے سامان تسلیم فراہم کر کے ان کا نسوان پوچھے۔

کرناٹک کی میرابیائی اکا مہادیوی، کنور کی رانی پختما (جو جہانی کی رانی کشمی بائی کی ہم عصر اور انگریزوں سے لڑنے میں اسی کی طرح پیارہ تھی) لگایت دھرم کی ماننے والیاں تھیں۔ لگایتوں کی اکثریت دیہاتوں میں رہتی ہے۔ ان کی عورتیں بڑی جفاکش، مشقت پسند اور حسن رعنائی، دل کشی و دل آؤزی کا بہترین نمونہ ہوتی ہیں۔

شادی کی رسماں

عام روانج کے مطابق لگایتوں میں بھی پہلے لڑکے والے لڑکی والوں کے یہاں لڑکی کو دیکھنے جاتے ہیں، اگر لڑکی پسند آ جاتی ہے تو پھر لڑکے والوں کو بھی پارٹی دی جاتی ہے اور اس خوشی میں لڑکی والے اپنے رشتے داروں، احباب اور اہل محلہ کے درمیان شکریا مٹھائی تقسیم کرتے ہیں، اس رسم کو ”شکری کرما“ کہتے ہیں۔

.....☆..... اس کے بعد منگنی کی رسماں کی جاتی ہے جسے ”نشیہ کرن“ کہا جاتا ہے۔

.....☆..... عام طور پر شادی لڑکے کے گھر ہوتی ہے، جہاں لگایت پنڈت اور سوامی کی موجودگی ضروری ہوتی ہے، ان کے پنڈت اور سوامی ”آنوار“ کہلاتے ہیں۔

.....☆..... لگایتوں کی سماجی زندگی میں علم نجوم کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

ضمانتی ذکر نکل پڑا، چونکہ ان باتوں کا تعلق بھی شادی سے ہی ہے۔ اس لیے یہ گفتگو موضوع سے ہٹ کرنیں ہے۔ البتہ بات تھوڑی پھیل گئی آئیں ہم پھر وہیں سے شروع کریں۔

ہندوستان ایک بہت بڑا ملک ہے جس میں مختلف مذاہب کے ماننے والے اور بحاثت بحاثت کی قومیں آباد ہیں جن میں تقریباً ہر ایک کی مذہبی طرز معاشرت دوسرے سے جدا ہے اور ان کے شادی بیوہ کے طریقے بھی الگ الگ۔

ہندوؤں میں دھرم شاستر کی رو سے بیوہ کی آٹھ فتمیں

- | | | | | | |
|-----|-----------|-----|-----------|-----|--------------|
| (۱) | برہم بواہ | (۲) | دیوبواہ | (۳) | پرجاپتی بواہ |
| (۴) | آرشابواہ | (۵) | اسربواہ | (۶) | گندھرب بواہ |
| (۷) | راکش بواہ | (۸) | پشاچ بواہ | | |

..... منوسرتی کے مطابق:

”نکاح کے یہ آٹھوں طریقے جائز ہیں لیکن اول چار فتمیں برہمنوں کے لئے ہیں۔ اور چار فتمیں چھتریوں کے لئے، راجہ اگر چاہے تو راکش بواہ بھی کر سکتا ہے۔ اسربواہ صرف نچلے طبقوں اور شودروں کے لئے درست ہے۔ ان آٹھوں فتموں میں تقریباً ہر طرح کی شادیاں آجاتی ہیں“

ذیل میں ان کی مختصر کیفیت درج ہے:

برہم بواہ: شادی کا وہ طریقہ جو ہندوؤں میں عام طور پر رائج ہے یعنی لڑکی والے اپنی لڑکی کے لئے مناسب بر (لڑکا) اور گھر تلاشتے ہیں رشتہ طے ہو جانے کے بعد دھوم دھام سے شادی کر دیتے ہیں۔

دیوبواہ: اس میں لڑکی کی شادی کسی دیوتا سے کر دی جاتی ہے، وہ لڑکی اسی دیوتا کے نام سے منسوب ہو کر اپنی جوانی کے پر زور جذبات سے لڑتی ہوئی امنگوں، آرزوں، حرثتوں، آشاؤں سے منہ موز کر اپنی پوری زندگی مندر میں گزار دیتی ہے۔ ایسی لڑکیوں کو دیو دیساں کہا جاتا ہے، مذہبی طور پر انہیں قابل احترام سمجھا جاتا ہے۔

دیودا سیوں میں ہندو مذہب کے اوپر خاندانوں کی لڑکیاں بھی شامل ہوتی ہیں جنہیں دنیا کی آلاتشوں سے مبرأ سمجھا جاتا ہے۔

آرشا بواہ: لذاتِ دنیا سے الگ رہنے والے وہ لوگ جن کے پاس کچھ نہیں ہوتا بلکہ جو معاشی طور پر بالکل کنگال ہوتے ہیں ہندو لوگ انہیں مقدس اور خدار سیدہ سمجھ کر اپنی بیٹیاں دیتے ہیں اس اطمینان پر کہ ان کے اس ایثار پر بھگوان خوش ہو جائیں گے۔ اس کو اصطلاح میں کنیاداں کہتے ہیں۔

پرجا پتی بواہ: اس میں مرد اور عورت نہایت اہتمام کے ساتھ شادی رچاتے ہیں، اس میں ذات پات کا کافی لحاظ رکھا جاتا ہے، لڑکی والے برادری اور بارات کو کھانا کھلاتے ہیں اور لڑکی کو مناسب جہیز دے کر رخصت کرتے ہیں۔

اسر بواہ: یہ ادنیٰ درجے کا بیاہ ہوتا ہے کیونکہ اس میں کسی حد تک خرید و فروخت کا کام ہوتا ہے یہ طریقہ ناپسندیدہ سمجھا جاتا ہے۔
گندھرب بواہ: مرد اور عورت خوشی خوشی ایک دوسرے کو قبول کر لیں اور پتی پتی کی طرح رہنے لگیں، ویہا توں میں عام طور پر غریب، پسمندہ اور جاہل طبقے کے لوگ اس طریقے پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

راکشش بواہ: کسی لڑکی کو جبرا بھگا کر لے جانا پھر اس سے نکاح کر لیتا۔

پشاچ بواہ: کسی لڑکی کو شراب اور داروں کے نشے میں مددھوش کر کے اس کی آبروریزی کرنا یا نیند اور بیہوشی کی حالت میں اس کی عصمت دری کرنا۔ یہ بھی منوسرتی کی رو سے شادی کی ایک قسم ہے۔

ہندوستان کے قدیم راجاؤں میں شادی

ہندوستان کے قدیم راجاؤں میں یہ دستور تھا کہ جب ان کی کماری کنیا میں جوانی کی دہلیز پار کر جاتیں تو وہ کسی خاص برکی تلاش نہیں کرتے، بلکہ پنڈتوں سے مہورت لے کر شادی کا ایک خاص دن مقرر کر لیتے تھے اور تاریخ مقررہ سے پہلے ملک کے منتخب

تک پہنچ چکی ہے کہ جوان لڑکوں کے ذہن میں شادی اور باعصمت زندگی کا خیال آتا ہی نہیں۔ آزادانہ خوش وقتی ہے پہلے بھی آوارہ قسم کے مرد ڈھونڈتے پھرتے تھے، آج برطانیہ میں ہر لڑکی اس کی جستجو کرتی پھرتی ہے۔ دو شیزگی اور بکارت کو ایک دیانتوں کی چیز سمجھا جاتا ہے اور نوجوان لڑکی اس کو ایک مصیبت خیال کرتی ہے۔ اس کے نزدیک زندگی کا لطف یہ ہے کہ عہد شباب میں لذات نفس کا جام خوب جی بھر کے پیا جائے۔ (پردہ)

فرانس میں

فرانس میں انیسویں صدی کے وسط بلکہ اخیر تک عام فرانسیسیوں کے خیال میں عورت کی عصمت ایک قیمتی چیز سمجھتی جاتی تھی لیکن بیسویں صدی تک پہنچتے پہنچتے یہ صور تحال بدل گئی۔ تحریک آزادی نساں نے عورت اور مرد کی اخلاقی مساوات کا جو صور پھونکا تھا اس کا اثر یہ ہوا کہ لوگ عام طور پر عورت کی بدکاری کو بھی معمولی برائی سمجھنے لگے اور نکاح کے بغیر کسی مرد سے تعلق رکھنا عورت کے لیے کوئی ایسا فعل نہ رہا جس سے اس کی شرافت و عزت پر دھبہ لگتا ہو۔

☆.....پول بیورو کے بقول:

”نہ صرف بڑے شہروں میں بلکہ فرانس کے قصبات اور دیہات میں اب نوجوان مرد اس اصول کو تسلیم کرتے ہیں کہ جب ہم عفیف نہیں ہیں تو ہمیں اپنی منگیت سے بھی عفت کا مطالبہ کرنے اور یہ چاہئے کا کہ وہ ہمیں کنواری ملے کوئی حق نہیں ہے۔ برگذری، بیون اور دوسرے علاقوں میں اب یہ عام بات ہے کہ ایک لڑکی شادی سے پہلے بہت سی دوستیاں کر چکی ہوتی ہے اور شادی کے وقت اسے اپنے منگیت سے اپنی گزشتہ زندگی کے حالات چھپانے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ لڑکی کے قریب ترین رشتہ داروں میں بھی اس کی بد چلنی پر کسی قسم کی ناپسندیدگی نہیں پائی جاتی۔ وہ اس کی دوستیوں کا ذکر آپس میں اس طرح بے تکلف کرتے ہیں کہ گویا کسی کھیل یا روزگار کا ذکر ہے۔“ (پردہ)

فرانس میں شادی شدہ اشخاص کا زنا کار ہونا قطعاً کوئی معیوب یا قابل ملامت

فضل نہیں۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے علاوہ کوئی مستقل داشتہ رکھتا ہو تو اسے چھپانے کی ضرورت نہیں سمجھتا اور سو سائی اس فعل کو ایک معمولی اور متوقع بات سمجھتی ہے۔

☆..... فرانس میں جنسی آوارگی کا یہ عالم ہے کہ 1955ء میں فرانس کے میڈیکل بورڈ نے اپنی ایک رپورٹ میں انکشاف کیا کہ:

”اس ملک میں ایک عورت بھی باعصمت نہیں ہے اور اہل فرانس کو اس بات پر فخر ہے۔“
(عورت اسلامی معاشرہ میں)

اسکینڈے نیون ممالک میں

اسکینڈے نیون ممالک میں سویڈن، ڈنمارک اور تاروے تین ممالک آتے ہیں جن میں جنسی آزادی اور فناشی پوری دنیا سے زیادہ ہے۔ ان ممالک میں شادی کا تصور خاصی حد تک ختم ہو چکا ہے۔

شادی کے بغیر اکٹھے زندگی بسر کرتا

” حکومت کی طرف سے آپس میں بغیر شادی کے اکٹھے زندگی بسر کرنے والے لڑکے اور لڑکی کو اولاد پیدا کرنے کا حق حاصل ہے۔“

بغیر شادی کے پیدا ہونے والے بچے قانونی بچے کہلاتے ہیں اور ان کی دیکھ بھال حکومت کی ذمہ داری ہے۔

بغیر شادی کے جوڑے اس بات میں آزاد ہوتے ہیں کہ جب چاہیں ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں۔ ان ممالک میں اگرچہ باقاعدہ شادیوں کا رواج ابھی تک قائم ہے تاہم کوئی شادی ایسی نہیں ہوتی جس میں دولہا اور لہن ایک دوسرے کے لیے اجنبی ہوں۔ وہ دونوں شادی سے کئی ماہ یا کئی سال پہلے بطور میاں بیوی ایک دوسرے کے ساتھ رہ کر ایک دوسرے کو ہر لحاظ سے آزمائچے ہوتے ہیں۔

تجربہ ہے۔

..... اس کے علاوہ ”پلے بولے فاؤنڈیشن“ کی رپورٹ اس پر اضافہ کرتی ہے جس کے مطابق:

”90 فیصد مرد اور 80 فیصد عورتیں جن سے انٹرویو یلے گئے وہ تھے جنہوں نے شادی سے قبل مباشرت کا تجربہ کیا تھا۔
(اسلام کا نظریہ جنس)

شادی شدہ خواتین کے لئے ملاقات خانے

امریکہ میں عصمت فروش عورتوں کی تعداد کم از کم 5 لاکھ کے درمیان ہے۔ یہ تعداد زیادہ اس لیے نہیں ہے کیونکہ امریکہ میں جتنے رقص خانے، نائٹ کلب، یوٹی پارک، مساج گھر اور ہوٹلز ہیں سب کے سب تجہی خانوں کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ تجہی خانوں کے علاوہ بکثرت ملاقات خانے ہیں۔ جو اس غرض کے لیے آزادت رکھے جاتے ہیں کہ شریف خواتین و حضرات جب باہم ملاقات فرمانا جائیں تو وہاں ان کی ملاقات کا انتظام کر دیا جائے۔ ان مکانوں میں صرف کنواری لڑکیاں ہی نہیں جاتیں بلکہ بہت سی شادی شدہ خواتین کا بھی وہاں گزر رہوتا ہے۔
(پردہ)

طلاق کے دو بڑے اسباب

مغربی ممالک میں طلاق کی بڑھتی ہوئی شرح پر جب تحقیق ہوئی تو طلاق کے دو بڑے اسباب سامنے آئے۔

..... پہلا یہ کہ عورت کا شادی سے قبل کنوارانہ ہونا اور شادی کے بعد اس کے شوہر کو یہ معلوم ہو جاتا کہ اس کے قلاں قلاں مردوں سے تعلقات رہے ہیں۔

..... دوسرا یہ کہ شادی کے بعد عورت کا اسی کنوار بننے کی روٹ پر قائم رہنا یعنی شوہر کے ہوتے ہوئے غیر مردوں کو دادیعیش دینا اور نگے ہاتھوں شوہر کا پکڑ لینا۔

ایک دوسرے کی بیوی سے ہم بستر ہونا

☆.....سان فرانسکو کے ایک اخبار کر انیکل نے 1963ء کے آغاز میں لکھا تھا کہ: ”ملک میں ایسے شوہروں کی تعداد بڑھ رہی ہے جو ایک دوسرے کی اجازت لے کر ایک دوسرے کی بیویوں سے ہم بستر ہوتے ہیں۔“ (اسلام اور افکار نو)

☆.....ایک مشہور امریکی ریفارمر کا بیان ہے کہ: ”نیویارک کی شادی شدہ آبادی کا پورا تہائی حصہ ایسا ہے جو اخلاقی اور جسمانی حیثیت سے اپنی ازدواجی ذمہ داریوں میں وقادار نہیں ہے۔“

(اسلام کا نظام عفت و عصمت)

کنواری مائیں

ان کے علاوہ کنواری لڑکیوں کا عالم یہ ہے کہ امریکہ میں روزانہ 4352 کنواری ماں میں اسقاط حمل کرتی ہیں اگر سر کار انہیں ایسا کرنے سے روکتی ہے تو اس پر احتجاج اور جلسے جلوس اس قدر عام ہوتے ہیں کہ سر کار خاموش ہو جاتی ہے۔

امریکہ میں 1950ء میں اسقاط حمل کی تعداد 11 لاکھ 12 ہزار تھی جو 1985ء میں بڑھ کر 15 لاکھ 88 ہزار 5 سو 50 ہو گی جبکہ گزشتہ 5 سال میں تعداد 16 لاکھ سے تجاوز کر کے 20 لاکھ تک ہو گئی ہے۔ (جاتیر امریکا دیکھ لیا)

برطانیہ میں

انگلستان میں ایسی لڑکیوں اور عورتوں کی تعداد روز بروز بڑھی جا رہی ہے جو شادی سے پہلے جنسی تعلقات بلا تکلف قائم کر لیتی ہیں اور وہ لڑکیاں اب نہایت قلیل ہیں جو کلیسا کی قربان گاہ کے سامنے نکاح کا عہد و فاہد ہتے وقت صحیح معنوں میں دو شیزہ ہوتی ہوں۔ دراصل برطانیہ میں مرد اور عورت کے آزادانہ میں جوں کے نظام نے ”دونوں صنفوں“ کے شہوانی تعلق کو تمام اخلاقی بندشوں سے آزاد کر کے رکھ دیا ہے اور اب حالت یہاں

شادی کی رسماں

ہندوستان کے بعض علاقوں میں نئے جوڑوں کا براہمنہ رقص باقاعدہ رسم شادی کے طور پر مروج تھا۔

☆.....ولڈیورانٹ کے مطابق

”اٹھارویں صدی کے آخریک جنوبی ہند میں عورتوں کیلئے چھاتی براہمنہ کر کے چلنے کا رواج تھا۔ آج بھی ہندوستان میں جب بھی خشک سالی یا بارش کی کمی ہوتی ہے تو پنڈت نئے جوڑوں کو براہمنہ رقص کی تلقین کرتے ہیں۔ خشک سالی دور کرنے اور زیادہ بارش کے لیے نئے شادی شدہ جوڑے ضلع انت پور کے دیہات کے مندوں کے سامنے بنائے گئے پلیٹ فارموں پر رات کے اندر ہیرے اور چاندنی میں اندر دیوتا کو خوش کرنے کے لیے اکثر براہمنہ رقص کرتے ہیں۔“

گزشتہ برس بھارت کے صوبہ آندھرا پردیش میں بھی پروہتوں نے نئے شادی شدہ جوڑوں کو ایسی ہی ہدایت جاری کی تھی کہ وہ رات کے وقت خشک تالابوں، جوہڑوں اور نہروں کے کنارے براہمنہ رقص کریں تاکہ بارش کا اندر دیوتا خوش ہو۔

لہن کی پہلی رات پنڈت کے ساتھ

ہندوستان کے بعض علاقوں میں شادی کے بعد لہن کو پہلی رات پنڈت جی کے ساتھ خلوت میں بسر کرنا پڑتی تھی۔ یہ رسم انسیوں صدی عیسوی تک جاری رہی۔

محترم اسلامی بھائیو! بلاشبہ عہد قدیم میں عفت و عصمت کو ایک محمولی چیز تصور کیا جاتا تھا اور عہد قدیم کا انسان اپنے مذہب کو سب سے زیادہ اہم، اعلیٰ اور ارفع خیال کرتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ مندوں میں عصموں کی قربانی ایک مذہبی فریضہ سمجھ کر دی جاتی تھی گویا عصمت کا نذرانہ قدیم انسان کی نظر میں گناہ نہیں بلکہ کارِ ثواب تھا۔

دورِ جدید کا انسان

اس کے برعکس دورِ جدید کا تعلیم یافتہ اور مہذب انسان اگرچہ اس امر سے بخوبی آگاہ ہے کہ عصمت کا قتل گناہ کبیرہ ہے اور دنیا کا کوئی مذہب اس قتل کی اجازت نہیں دیتا لیکن اس کے باوجود عفت و عصمت کی جتنی بے حرمتی آج ہو رہی ہے شاید پہلے کبھی نہ ہوئی ہو، وہ تمام بد اعمالیاں جو قدیم تہذیب میں مرونج تھیں۔ آج انتہائی ترقی یافتہ صورت میں اس عہد کا طرہ امتیاز ہیں۔ موجودہ دور کے انسان نے اپنی شہوانی تکین کے لیے ایسی ایسی جدت طرازیاں پیدا کی ہیں جن کا علم قدیم انسان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔

دورِ جدید کا وصف امتیاز

یہ دورِ جدید کا وصف امتیازی ہے کہ اس نے عورت کو پانی سے بھرا ہوا ایک ایسا برتن بنادیا ہے کہ جو شاہراہِ عام پر ہرگز رنے والے کی پیاس بجھانے کے لیے رکھا گیا ہوا اور جس پر یہ تختی بھی چسپاں ہو کر آؤ اور مجھ سے پیاس بجھاؤ۔

اس عہد میں عصمت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ عصمت کی قیمت پاؤں کے جوتے سے ارزاز ہے۔ عصمت کی نیلامی یورپ اور امریکہ میں بالخصوص اور باقی دنیا میں بالعموم پورے عروج پر ہے۔ عہدِ جدید میں جنسی بے راہ روی کے تذکرے کی ابتداء موجودہ دور کے مہذب ترین اور ترقی یافتہ ملک امریکہ سے کی جاتی ہے۔ بعد ازاں دنیا کے دیگر معروف ممالک کا ذکر کیا جائے گا۔

امریکہ میں

..... امریکہ میں جنسی اباحت کا اندازہ لگانے کے لیے گینان کی رپورٹ پڑھی جاسکتی ہے جس کے مطابق:

”50 فیصد عورتیں اور 97 فیصد مرد ایسے ہیں جن کا قبل از ازدواج مباشرتی

جاتی ہیں، ان میں وہ ہر ایک کو وہی قیمت دیتا ہے جو پہلی بیوی کو دے چکا ہے، اس طرح اس کے سب حقیقی بھائی اس کی بیویوں میں شریک ہوتے ہیں اور مقررہ قیمت دینے میں مالی طور پر اس کی مدد کرتے ہیں۔

عمردیل کے تابع سے مختلف شوہروں میں اولاد تقسیم ہوتی ہے، بڑا بچہ اصل شوہر کے نام سے منسوب ہوتا ہے اور اس کے بعد کے بچے پچاؤں کی عمردیل کے تابع سے ان میں سے کسی کے نام منسوب ہوتے ہیں۔

ان میں جو لوگ خوشحال اور متمول ہوتے ہیں وہ ایک بیوی کی قیمت تہادیتے ہیں اور اس کے تصرف پر وہ تہماں الک ہوتے ہیں، دوسرا بھائی اس پر کسی طرح کے تصرف کے مجاز نہیں ہوتے۔ کثرت الازواج یعنی مشترکہ بھائیوں کی بیویوں کا معاملہ زیادہ تر نچلے، کمزور اور غریب طبقے میں ہوتا ہے۔

.....اس قوم کی شادی کی ایک تازہ مثال شیلا دیوی کی ہے جس نے حال ہی میں بیک وقت دو ہندو نوجوانوں سے شادی کی ہے۔ اس شادی کی داستان کچھ یوں ہے کہ: ”ستیش گپتا اور گرجا گری بچپن کے دوست ہیں، دونوں نے ایک ساتھ تعلیم حاصل کی اور انجینئرنگ کا کورس مکمل کرنے کے بعد جے پر کاش زائن کی تحریک سے متاثر ہو کر سماجی خدمت کی انجام دہی کے لیے تیار ہو گئے۔ ان دونوں کو تحریک کے آشرم میں ملازمت مل گئی۔ آشرم میں ان کی ملاقات شیلا دیوی سے ہوئی۔ تینوں کی دوستی نے عہدو پیمان کا روپ دھارا اور بات تینوں کی مشترکہ شادی پر جا کر ختم ہوئی۔“ (غیر مالک میں شادیاں)

عورت دس مردوں سے ہم بستر ہو سکتی ہے

اگرچہ ہندوستانی مذہب میں شادی سے قبل جنسی تعلقات قائم کرنے پر کوئی

پابندی نہیں، تاہم شادی کے بعد بعض صورتوں میں ہندوستانی مذہب نے دیگر افراد کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کرنے سے منع نہیں کیا۔

مثلاً ہندو مذہب کے مطابق اگر کسی عورت کا شوہر مر جاتا ہے تو اسے دوسری شادی کی اجازت نہیں، البتہ نیوگ کا فلسفہ اسے یہ اجازت فراہم کرتا ہے کہ اگر وہ اولاد پیدا کرنا چاہے تو کسی دوسرے مرد سے ہمستر ہو سکتی ہے اور اپنی نسوائی خواہشات کو تسلیم پہنچا سکتی ہے۔

یہ حکم صرف بیوہ عورتوں کے لیے ہی نہیں بلکہ وہ عورتیں جن کے شوہر زندہ ہیں انہیں بھی اجازت دے دی گئی ہے کہ اگر پہلے خاوند سے اولاد پیدا نہ ہو، ہی ہوتا وہ کسی دوسرے مرد سے ہمستر ہو سکتی ہیں۔ ایسی عورت صرف ایک مرد سے نہیں بلکہ وہ مردوں سے الگ الگ ہمستر ہو سکتی ہے۔ اس طرح پیدا ہونے والی اولاد کے اصلی شوہر کی تصور کی جائے گی۔

☆..... سوامی دیانتند "ستھیار تھہ پر کارش" میں لکھتے ہیں کہ:

"جب خاوند اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ ہو، تب اپنی عورت کو اجازت دے کہ وہ کسی دوسرے مرد سے نیوگ کرے تاکہ اس کے اولاد پیدا ہو سکے لیکن عورت اپنے عالی حوصلہ خاوند کی خدمت میں کربستہ رہے۔ اسی طرح اگر عورت کسی بیماری وغیرہ میں پھنس کر اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت ضائع کر دے تو تب اپنے خاوند کو اجازت دے کہ "اے مالک! آپ اولاد کی امید مجھ سے چھوڑ کر کسی دوسری بیوہ عورت سے اولاد پیدا کر لیں جیسے پانڈوراجہ کی عورت کتنی اور ماروی (قابل ادیان) نے کیا۔"

محترم اسلامی بجا یہو! معلوم ہوا کہ نیوگ بھی ہندوؤں میں شادی کی ہی ایک قسم ہے جو عموماً اولاد کی خاطر کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں بانجھ عورتیں اولاد حاصل کرنے کے لیے ہفتوں پر وہتوں کے ساتھ شب باش ہوتی تھیں۔ ہندو بانجھ عورتوں کے اس فعل کو براخیال نہیں کرتے تھے۔

ڈنمارک میں

ڈنمارک میں اجتماعی شادیوں کا رواج بھی عام ہو رہا ہے۔ 1970ء میں صرف کوپنیگن میں میں ایسے گروہوں کا انکشاف ہوا جنہوں نے مشترکہ شادی کی ہوئی تھی۔

گروپ میں اجتماعی شادیاں

ایک گروپ 15 سے 20 افراد پر مشتمل ہوتا ہے۔ گروپ کی ہر عورت گروپ کے سب مردوں کی بیوی اور گروپ کا ہر مرد گروپ کی سب عورتوں کا شوہر تصور ہوتا ہے۔ ایسے گروپوں کی تشکیل کے لیے باقاعدہ اخبارات اور رسائل و جرائد میں اشتہارات بھی دیئے جاتے ہیں۔

شادی کی مختلف

ڈنمارک میں اب بہت سی الگ تنظیمیں قائم کی جا رہی ہیں جن کا مقصد شادی کے بندھن کے خلاف پرچار کر کے ایک آزاد جنسی معاشرہ کے وجود کو قوت فراہم کرنا ہے۔ ان میں ایک تنظیم کا نام ”فیڈریشن آف ڈینش ویمن“ ہے جو شادی کی کھلم کھلا مختلف کر رہی ہے۔ ☆..... اس تنظیم کی صدر نے تنظیم کی کامیابی پر تبصرہ کرتے ہوئے بڑے فخر سے یہ بات بتائی کہ:

”ڈنمارک میں کم از کم ایک لاکھ افراد شادی کے بغیر میاں بیوی کی حیثیت سے رہ رہے ہیں اور ایک وقت آئے گا کہ ہم دیکھیں گے کہ شادی بالکل بے معنی چیز ہو کر رہ جائے گی۔“

ان ممالک میں شادی واقعی ایک بے معنی چیز ہو کر رہ گئی ہے کیونکہ یہاں شادی کے بغیر میاں بننے کا تصور اب زیادہ معیوب نہیں رہا بلکہ ان ممالک میں ایسی کمی و یلفیر پالیسیاں مرتب کی گئی ہیں جو بن بیاہی ماڈل کونا جائز بچوں کی پرورش کے لیے معقول مالی امداد فراہم کرنے میں مدد و معاون ثابت ہوتی ہیں۔ مثلاً

ڈنمارک میں ایک کنواری ماں جسے سنگل مدرکھا جاتا ہے نہ صرف حکومت سے 1500 اضافی ڈالرزو صول کرتی ہے بلکہ اس کے اپارٹمنٹ کا کراچی بھی سرکار کے ذمے ہے۔ ہاں! اگر ایسی سنگل مدرکھے بوائے فرینڈ سے شادی کر لے تو جملہ تمام سہولیات سے محروم ہو جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ میں بالعموم اور اسکینڈنے نیوین ممالک میں بالخصوص بن بیاہی ماڈل کی تعداد میں بڑی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔

☆..... امریکی ہفت روزہ ”نیوز ویک“ کی ایک رپورٹ کے مطابق:

1988ء میں صرف امریکہ میں 10,05,299 ناجائز بچے پیدا ہوئے۔ اسی طرح سویڈن میں پیدا ہونے والے آدھے بچوں کا تعلق غیر شادی شدہ والدین سے ہوتا ہے۔ فرانس اور برطانیہ میں پیدا ہونے والے بچوں میں ہر تیسرا بچہ ناجائز اولاد ہوتا ہے۔ یہی حال آرلینڈ میں ہے۔ یہاں شادی شدہ عورتوں کی نسبت بن بیاہی ماڈل میں زیادہ نظر آتی ہیں۔

"THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHMADIA JAMAAT"

قدیم چین میں عفت و عصمت کی بے حرمتی کا جائزہ لینے کے بعد چین میں عفت آبی کے موجودہ فقدان پر تبصرہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

☆..... ہفت روزہ ”سکبر“ نے لکھا ہے کہ:

”اندرون ملک اکثر بڑے شہروں میں کم از کم ایک اڑہ یا ڈریا ایسا ہوتا ہے جہاں غیر شادی شدہ لوگ جوڑے جوڑے بن جاتے ہیں اور کرائے پر کرے لے کر شب بھر رنگ رلیاں مناتے رہتے ہیں۔“

چین میں اب کنواری حاملہ عورتوں کی تعداد میں بڑی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔

☆..... خاندانی منصوبہ بندی کے قومی حقیقی ادارے کے ایک ماہر مایا نیمن کا کہنا ہے کہ ”جن عورتوں کا قانونی طور سے حمل گرایا جاتا ہے ان میں نصف تعداد غیر شادی شدہ عورتوں کی ہوتی ہے۔“

افریقہ میں

مختصر مہ کشور ناہید نے اپنے سفر نامہ "آجاؤ افریقہ" میں افریقی عورت کی تذلیل کے متعلق معلومات فراہم کرتے ہوئے آخر میں شادی کے بعد کے حالات لکھتی ہیں۔
☆..... وہ لکھتی ہیں کہ:

"شادی کے بعد عورت اپنے شوہر کے علاوہ اپنے دوستوں، شوہر کے ہم عمر والوں اور ساتھیوں کے ساتھ جنسی تعلقات رکھ سکتی ہے۔"

☆..... نیزو دیک کی ایک رپورٹ کے مطابق:

"بعض افریقوں کا عقیدہ ہے کہ ان کی کنواری بیٹیاں اگر حاملہ ہو جائیں تو اس سے گھرانہ خوشحال ہو جاتا ہے۔"
(نیزو دیک 2 ستمبر 1996ء)

پاکستان میں

کافرستان پاکستان کا ایک علاقہ ہے جو خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہے۔ یہاں کے رہنے والے لوگ اس قدر حسین ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان کی وادی میں حسن و عشق کی کافر مائی ہے۔ یہ لوگ رقص کے دلداروں ہیں۔ ان کی تہذیب و ثقافت ہزاروں سال پرانی ہے۔ ان کے رسم و رواج، نظریات اور اعتقادات آج بھی وہی ہیں جو ہزاروں سال پہلے تھے۔ یہ لوگ شراب کے بڑے رسیاء ہیں ان کے ہاں بکارت اور دو شیزگی کا تصور بالکل معدوم ہے۔ ان کے بعض رسم و رواج بڑے ہی دلچسپ ہیں۔ لیکن حیرت کی بات ہے کہ بہت کم لوگ اس علاقے کو جانتے ہیں اور بہت سے پاکستانی اس حسین و جمیل وادی کے نام سے واقف نہیں۔

یہ علاقہ کوہ کیلاش میں واقع ہے اور پہاڑوں کے درمیان تین وادیاں ہیں۔ بریہ، بمبوریٹ اور رام بر۔ چترال سے وادی کیلاش کا فاصلہ تقریباً 32 کلومیٹر ہے۔ کیلاش کا علاقہ بارہ میل میں پھیلا ہوا ہے۔ کیلاش کے لغوی معنی کالی رسیوں یا کالے بندھن کے ہیں۔

یہ لوگ سال میں بہت سے جشن مناتے ہیں مگر ہر سال 25 دسمبر کو سب سے

زیادہ اہم جشن "چیتر مس" منایا جاتا ہے۔ اس جشن میں لوگ دیوانہ وار قص کرتے ہیں اور شراب پیتے ہیں۔ اس جشن میں بچے، بوڑھے، جوان، مرد اور عورتیں سب مل کر قص کرتے ہیں۔ یہ سلسلہ صبح تک جاری رہتا ہے۔ نوجوان عورتیں اس موقع پر اپنے دل کی خوب بھڑاس نکالتی ہیں اور مستی کے عالم میں نوجوان مردوں سے سنگ رلیاں مناتی ہیں۔

عورت کے ساتھ ان کا کوئی خاص بندھن نہیں وہ جس عورت کو چاہیں اپنا سکتے ہیں۔ اور جہاں چاہیں لے جاسکتے ہیں۔ ان کی خرید و فروخت بھیڑ کریوں کی طرح ہوتی ہے۔ دوسری عورتوں سے تعلقات استوار کرنا ان کے نزدیک کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ ایک ایرانی سیاح کا بیان ہے کہ "میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے ہاں عورت اور کنواری لڑکی میں کوئی فرق ہے؟"

انہوں نے جواب دیا۔ "جو شادی شدہ ہو وہ عورت ہے اور جو شادی شدہ نہ ہو وہ

کنواری ہے۔

میں نے کنواریں کے متعلق مفصل بحث کی لیکن یہ بات ان کی سمجھ میں نہیں آسکتی تھی۔ دوران بحث ایک لڑکی نے کہا: ہمیں اس بات کا علم نہیں ہو سکتا کہ ہم باکرہ ہیں یا نہیں۔ بعض اوقات لڑکیاں نوجوانوں سے طاپ کرتی ہیں تو اس وقت جو خون خارج ہوتا ہے وہ اسی کو حیض تصور کر لیتی ہیں۔ ہمارے ہاں بکارت زیادہ اہمیت نہیں رکھتی اور نہ ہی مرد اس کے متعلق زیادہ کھونج لگاتے ہیں۔ ("کافرستان" محمود دانش ایرانی، آتش فشاں پبلی کیشن لاہور) کافرستان کے علاوہ سندھ میں بھی بعض معیوب رسموں سے عورتوں کی عصمت پامال ہو رہی ہے۔ مثلاً نیائی میشر کی رسم کے مطابق مزار عین کی عورتیں وڈیرے کے قدموں میں پڑی رہتی ہیں اور وڈیرہ انہیں اپنی ملکیت تصور کرتے ہوئے اپنی بیویوں کی طرح استعمال کرتا ہے۔ (مکبرہ کراچی، مورخ 11 ستمبر 1997ء)

جبکہ "سنگ چڑی" ایسی روایت ہے جس میں خون بہا کے عوض قاتل کے گھرانے کی عورتوں کو مقتول کے ورثاء کی غلامی میں دے دیا جاتا ہے۔ جو نہ صرف ان پر ظلم کرتے ہیں بلکہ انہیں اپنی ہوس کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔

(ایضاً، مورخ 4 دسمبر 1997 بحوالہ جنپی بے راہ روی اور قوموں کا زوال، اختر علی)

اسلام میں عفت و عصمت اور تعداد از واج

محترم اسلامی بھائیو! اس ذلت و رسولی سے نجات کی صورت اور فضائل عفت کے حصول کا ذریعہ وہی ہے جس کی نہبہ اسلام نے تعلیم دی ہے۔

☆.....اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”تو زکاح میں لا وجوہ عورتیں تمہیں خوش آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار“

(النامہ: ۳)

یہ ضرورت مندانہ انسان کے لئے علاج کا دروازہ کھلا رکھا گیا ہے اور اس سے یہ مشاہدہ نہیں ہے کہ ایک سے زیادہ عورتوں کو عقد میں رکھنے کا حکم دیا گیا ہے یا اسلام ان کو مجبور کرتا ہے کہ وہ خواہ مخواہ ایک سے زیادہ شادی کریں اس آیت کا یہ مقصد قطعاً نہیں۔

ایک سے زیادہ شادی کی اجازت اس حالت میں دی گئی ہے کہ عدل و مساوات کے دامن کے چھوٹے کا خوف نہ ہو، اور اس کو متعدد بیویوں کی صحیح معنی میں ضرورت بھی ہو۔

لیکن عدل و مساوات ضروری ہے

عدل و مساوات

”عدل“ سے مراد یہ ہے کہ عورتوں کے جو واجب حقوق ہیں اور جن کی ادائیگی شوہر کے ذمہ ضروری ہے اس میں عدل و مساوات کا برتاؤ کیا جائے کیونکہ یہ انسان کے قصد و اختیار سے تعلق رکھتے ہیں جیسے کھانا، کپڑا، مکان بیوی کے ساتھ رہنا سہنا اور اس طرح کے دوسرے تعلقات۔

عدل میں اندیشہ کے وقت صرف ایک بیوی کا حکم

☆.....اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”پھر اگر ڈروکہ دو بیویوں کو برابرنہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو“۔ (النامہ: ۳)

اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ایک ہی بیوی کے دستور کو اصل

قاعدہ اسلام میں قرار دیا گیا ہے۔

بلکہ اگر صحیح معنوں میں ضرورت ہے اور یہ بات سمجھ میں آ رہی ہے کہ اگر دوسری شادی نہ کی تو گناہ میں ملوث ہونے کا خطرہ ہے، ایسی ضرورت ناگزیر میں اسلام کا قانون یہ ہے کہ ایک سے زیادہ شادی بھی کی جاسکتی ہے اور اس طرح پاکبازی کی زندگی جس سے ہلنے کا اندریشہ تھا، اس پر جم جانے کی کدو کاوش کی جاسکتی ہے اور کوئی شبہ نہیں کہ اس طرح کی ضرورت آئے دن زندگی میں پیش آتی رہتی ہے۔ کیونکہ انسانی زندگی میں یہ چیزیں عقائد میں کبھی کسی کی بیوی بانجھ ہوتی ہے اور اولاد کا طبعی اشتیاق مجبور کرتا ہے۔☆

..... کبھی کسی کی بیوی دائی مرض میں بمتلا ہو جاتی ہے اور اس وقت مرد کا طبعی تقاضا اور مریضہ بیوی کی تیماردار کی ضرورت دونوں چیزیں متقاضی ہوتی ہیں کہ دوسری شادی کی حالتے۔

.....☆ کبھی مرد کا جنسی میلان زیادہ قوی ہوتا ہے اور بیوی کمزور ہوتی ہے۔ اور کبھی ان کے علاوہ دوسری مجبوریاں پیش آتی ہیں۔

محترم اسلامی بھائیو! اب تو یہ چیز اتنی عیاں ہو چکی ہے کہ بحث مباحثہ کی ضرورت باقی ہی نہیں رہی۔ کسی بھی مذہب اور دھرم کا ماننے والا بشرطیکہ وہ دور اندر لش اور تحریک کا رہ ہو ”تعدد و ازواج“ سکے جواز سے انکار نہیں کر سکتا اور مذہب اسلام نے جن قیود کے ساتھ ”تعدد“ کی اجازت دی ہے اس کی ضرورت کا تو انکار ہو، ہی نہیں سکتا۔ مگر عجیب بات ہے کہ یورپ نے اسلام کے ”تعدد و ازواج“ کے قانون کو اپنانشانہ بنالیا ہے وہی یورپ جس کے ہاں نسوانی ناموس کی کوئی قیمت باقی نہیں رہی ہے بلکہ لٹ رہا ہے لٹایا جا رہا ہے سر بر بازار سب کچھ ہو رہا ہے لیکن دیکھنے والے دیکھتے ہیں اور صرف دیکھتے رہتے ہیں۔

یورپ میں مرد و عورت کے تعلقات میں بے باکیوں کی کیفیت جو حد سے گزر چکی ہے اسی کو دیکھ کر اور دوسرے حالات سے متاثر ہو کر یورپ، ہی کے بعض ارباب نکل نے ”تعدد ازدواج“ کے جواز کو تسلیم کر لیا ہے بلکہ اس کے جواز کو ضروری قرار دیا ہے۔

اہل یورپ کا اعتراف حق

☆..... لندن کے ایک اسکول کی استانی مس میری اسمخھ نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے:
”یک زوجی کا جو قاعدہ قانون برطانیہ میں چلا ہوا ہے وہ تمام تر غلط ہے مردوں
کو دوسرا شادی کی اجازت ملنی چاہیے“ (نمائے حرم کریمی ریج الآخر: ۱۳۷)

☆..... میری اسمخھ کی اس کتاب کے متعلق سندے ٹریبون (ڈربن۔ نیال) میں اس کے
لندنی وقار نگار لکھتے ہیں:

”یقین ہے کہ پچیس سال سے اوپر عمر کی پچیس لاکھ بیوائیں جو اس وقت برطانیہ میں
 موجود ہیں۔ پچیس اور قدر سے اس کتاب کو باخوبی ہاتھ لے گی۔“

محترم اسلامی بھائیو! ان اقتباسات سے اندازہ لگائیے کہ تعداد ازدواج جس کی
اسلام نے ناگزیر ضرورت کے وقت اجازت دی ہے قانون فطرت کے لئے نامطابق ہے
اور حالات نے لوگوں کو اسلام کے اس قانون کی حقانیت کا کیسا یقین دلایا ہے۔

☆..... یہی میری اسمخھ اپنی کتاب میں ایک جگہ لکھتی ہیں:
”چونکہ اس ملک (برطانیہ) میں عورتوں کی تعداد مردوں کے مقابلہ میں زیادہ
ہے اس لئے ہر عورت شوہر کو پانے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔“

اس کے بعد اس نے کہا ہے:

”ایک بیوی کا رواج ناکام ہو چکا ہے اور یہ رواج بھی کوئی سائنسیک نہیں ہے،
انگستان میں جنسی بے راہ روی کو روکنے کے لئے سڑھوں صدی سے کثرت
ازدواج کا چرچا شروع ہو گیا۔ چنانچہ ایک شخص نے زنا کاری اور نومولود حرامی پچوں کی
اموات کو روکنے کے لئے کثرت ازدواج کی حمایت میں ایک پھلٹ شائع کیا۔

اس کے ایک صدی بعد انگستان کے ایک قابل اعتماد اور صاحب کردار پادری
نے اس مسئلہ کی تائید میں ایک کتاب لکھی۔ مشہور ماہر جنسیات جیمس بلشن نے خاشی اور زنا
کاری کو روکنے کے لئے کثرت ازدواج کے طریقہ کو اختیار کرنے کی رائے دی۔

(اسلام اور جنسیات)

☆.....شوپنہار نے اپنا خیال ظاہر کرتے ہوئے لکھا کہ:

”ایک بیوی پر اکتفا کرنے والے کہاں ہیں؟ میں انہیں دیکھنا چاہتا ہوں، ہم میں سے ہر شخص ”کثرت ازدواج“ کا قائل ہے۔ چونکہ ہر آدمی کو متعدد عورتوں کی ضرورت پڑتی ہے اس لئے مرد پر کسی قسم کی تحدید یہ عائد نہ ہوئی چاہیے“

(اسلام اور جنسیات)

☆.....مشہور ماہر جنسیات یلچن اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

”گوانگستان میں کثرت ازدواج کے اصول پر بالعموم عمل ہوتا ہے لیکن سوسائٹی اور قانون نے ابھی اس چیز کو تسلیم نہیں کیا ہے۔ سوسائٹی ان اشخاص کے اعمال پر خاموش رہتی ہے جو ایک بیوی یا شوہر سے شادی کر کے دو یا تین داشتاؤں یا آشتاؤں سے تعلقات رکھتے ہیں لیکن سوسائٹی چیخ اٹھتی ہے جب کوئی شخص یہ تحریک پیش کرتا ہے کہ مرد کو ایک سے زائد عورتوں سے شادی کی اجازت دی جانی چاہیے“ (اسلام اور جنسیات)

قانون اسلام سے روگردانی کا نتیجہ

☆.....مزبرڈسل کال کتر صدر یونگ وو مین کرچن ایسوی ایشن نے واشنگٹن میں بنگ کمیٹی کے سامنے بیان دیتے ہوئے کہا:

”امریکہ میں چودہ سال سے اوپر کی جوان لڑکیوں کی تعداد ایک کروڑ میں لاکھ ہے جو سب کی سب کنواری ہیں ان کے مقابلے میں کنواروں کی تعداد نوے لاکھ ہے اس حساب سے تمیں لاکھ کنواری لڑکیوں کے لئے شوہروں کا مانا محال ہے کیونکہ جنگ نے مردوں اور عورتوں کا عددی توازن بہت بڑی حد تک خراب کر دیا ہے۔“ (زمزم لاہور ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۵)

بتایا جائے کہ ایسی حالت میں کیا کیا جائے گا اگر تعداد ازدواج کی اجازت نہیں دی جاتی ہے تو پھر عفت و عصمت کو دنیا کی کون سی طاقت بچا سکتی ہے اور بالفرض محال فتح بھی

جائے تو اس قلم عظیم کا وہ بال کس کے سر آئے گا اور ان تمیں لاکھ تعداد کی گریہ زاری اور ان کے نالہ و شیون کیا پچھنہ کریں گے۔

..... جس نے یہ لکھا باکلیں بچ لکھا کہ:

”لوگ سمجھتے ہیں تعداد ازدواجی اور وحدت ازدواجی میں مقابلہ ہے، لیکن یہ غلط ہے اصل میں مقابلہ ہے محدود تعداد ازدواجی کا لا محدود حرام کاری سے، اسلام بعض سخت شرائط کے تحت محدود تعداد ازدواجی کی اجازت اس لئے دیتا ہے کہ لا محدود حرام کاری کا سد باب ہو لیکن جو وحدت ازدواجی کے قائل ہیں ان کے پاس لا محدود حرام کاری کے اسداد کا کوئی علاج نہیں، اسی لئے تو وہ تعداد ازدواجی کے خلاف زہرا فشانی کرتے ہیں مگر یہ آواز بلند نہیں کرتے کہ ایک عورت والے مرد کو دوسرا جگہ شہوانی جذبات کی سیری کے لئے منہ کا لانہ کرنا چاہیے۔“

(ایضاً ۱۹۳۵ء اگست)

ہندوؤں کا اعتراف حق

..... یہ تو مغرب کا اعتراف حق تھا بہبودوؤں کے متعلق پڑھیے:

”دراس ہندو مہا سجنے ہندو لا کمیٹی کے نام جو یادداشت ارسال کی ہے اس میں پہلی بار ہندو سوسائٹی کے لئے بعض حالات میں تعداد ازدواج کی ضرورت کا اعتراف کیا گیا ہے یعنی ہندوؤں کو بعض ایسے حالات بھی پیش آسکتے ہیں جن میں ایک مرد کوئی کئی عورتوں سے شادی کی اجازت ہوئی چاہیے۔“

محترم اسلامی بھائیو! ہمیں بتانا یہ ہے کہ اسلام نے عفت و عصمت اور پاکی بازی کے لئے جو شاہراہ قائم کی ہے اس پر چلنے سے ہی عزت و آبرو اور پاک دائمی حاصل ہو سکتی ہے، دوسری کوئی شکل نہیں اور وہ شاہراہ بھی ہے کہ جو عورتیں پسند آئیں ان سے شادی کر لی جائے، مگر عدل و مساوات کی ضروری شرطوں کے ساتھ۔

تعداد از واج میں عدل و مساوات

اگر واقعہ ضرورت نے ایک سے زیادہ بیویاں کرنے پر مجبور کر دیا ہے تو کری جائے، مگر بد کاری اور روساہی کی بھی جرأت نہ کی جائے اور دوسری شادی کی جائے تو یہ یقین کر کے کہ ہمیں اپنی تمام بیویوں کے درمیان عدل و مساوات کا رویہ قائم و دائم رکھنا ہے اور اس کے خلاف نہیں کرنا ہے:

☆..... حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

”جب کسی مرد کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان دونوں میں عدل نہ کرے تو قیامت میں اس طرح آئے گا کہ اس کا ایک پہلو ساقط ہوگا۔“ (ترمذی و محدثونہ شریف)

مقصد یہ ہے کہ متعدد بیویاں ہونے کی ضرورت میں تمام بیویوں میں عدل و مساوات کی پوری رعایت محفوظ رکھی جائے، اس کے خلاف کرنے کی صورت میں اللہ ﷺ شوہر کو سزادے گا اور ساری مخلوق کے سامنے محشر میں اس کی نا انصافی کی یہ علامت ہو گی کہ اس کے جسم کا ایک حصہ ساقط ہو گا اور اپنے جسم کے ایک فانچ زدہ حصہ کو گھیٹ گھیٹ اور رینگ رینگ کر چل رہا ہو گا اور یہ اس شوہر کی تذلیل و توہین کا ایک طریقہ ہو گا، جس نے اپنی بیویوں میں عدل و مساوات کی ضروری شرطیں پوری نہیں کی ہو گی۔

سارے قوانین کا حصل عفت و عصمت ہے

محترم اسلامی بھائیو! اس ساری بحث کا منشایہ ہے کہ اسلام ایک منش کے لئے بھی یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ انسان کی عفت و عصمت پاہماں ہو اور ان کے اخلاق و اعمال کی گندگی دنیا کو متعفف کر ڈالے۔

جنہی میلان آدمی کی فطرت میں رکھا گیا ہے لیکن اس کے لئے قدرتی راہ بھی بنا دی گئی ہے اس جائز راستے سے داعیات فطرت پورے کیے جائیں، اگر کسی کو ایک بیوی سے تسلیم نہ ہو جس معقول وجہ سے بھی سہی، اور وہ یقین رکھتا ہے کہ عدل و مساوات کا دامن میرے ہاتھوں سے چھوٹنے نہ پائے گا تو دو بیویاں رکھے، دو بیویاں کافی نہ ہوں تو شروط

مذکورہ کے ساتھ تین بیویاں رکھے۔ اگر تین بیویاں بھی اس کی زندگی میں سکون نہ پیدا کر سکیں تو شروط مذکورہ کو بخوبی رکھتے ہوئے چار بیویاں تک رکھ سکتا ہے مگر یہ کسی حالت میں قابل برداشت نہیں کہ عصمت و عفت کا دامن داغدار کرے۔

بیک وقت چار بیویوں سے زیادہ نکاح کی اجازت نہیں

آدمی چار بیویوں سے زیادہ بیک وقت نہیں رکھ سکتا جو لوگ چار سے زائد بیویاں رکھنے کے قائل ہیں وہ قرآن و حدیث کی مخالفت کر رہے ہیں۔

..... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ:

”غیلان بن سلمہ ثقیل مسلمان ہوئے تو ان کی نو بیویاں تھیں یہ بھی مسلمان ہو گئیں۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”ان میں سے چار پسند کرو۔“ (ابن ماجہ)

..... حضرت قیس بن حارث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ:

”میں مسلمان ہوا تو اس وقت میری آٹھ بیویاں تھیں چنانچہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اپنی آٹھ بیویوں کا تذکرہ کیا: آپ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: ان میں سے چار کو چن لو۔“ (ابن ماجہ)

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی حدیثیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ رحمت عالم ﷺ نے صراحةً بیک وقت چار بیویوں سے زیادہ رکھنے کی اجازت نہیں دی ہے اور جن لوگوں کے پاس چار سے زیادہ بیویاں تھیں اسلام لانے کے بعد آپ ﷺ نے صرف ان میں سے چار کی اجازت فرمائی بقیہ کو علیحدہ کر دیا۔

محترم اسلامی بھائیو! اقوام و مذاہب عالم کے طریقہ نکاح و رسوم خانہ آبادی اور تعداد ازدواج کے اس مختصر ذکر کو اب ہم ختم کر کے اصل مقصد کی طرف آرہے ہیں۔

ضخامت و طوالت کا خوف دامن گیرنا ہوتا تو اس طرح کے واقعات کی داستان بہت طویل ہے اور اس پر ایک دفتر گراں باریکا کیا جاسکتا ہے، ہمیں مذاہب و اقوام عالم کے درمیان اسلام کے طریقہ نکاح و طلاق و حسن معاشرت کا تشخض اور وجہ امتیاز دکھانا ہے کہ

کس طرح اس آفاقی دین نے حیاتِ انسانی کے تمام تر شعبوں کے لئے نظامِ اعتدال و توازن اور اعلیٰ ترین اصول و ضوابط بنائے ہیں، دل و دماغ، ذہن و فکر کے ساتھ ہی آس پاس کے ماحول اور معاشرے کی تطہیر و تشكیل میں کس طرح نمایاں کردار ادا کیا ہے اور اس دین فطرت نے انسانی فطرت کی تحریک و تکمیل میں کس قدر فطری طریقہ اپنایا ہے۔

اسلام میں شادی کا طریقہ اور اس کی ترغیب

مذہب اسلام میں نیتِ صالحہ کے ساتھ کئے جانے والے نکاح کو عبادت کہا گیا یعنی اس کا شمار دینی امور میں سے ہوتا ہے اور دین کے بارے میں سرکار رسالت مآب ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”دین آسان ہے“۔ نکاح بھی جب دینی امور سے ہوا تو اس کیلئے اسلام نے بڑا سیدھا سادہ اور آسان طریقہ بنایا۔

نکاح اس خاطبے اور اصول کا نام ہے جو اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کے ذریعے ایک غیر اور لاجنبیہ عورت، اور ایک غیر اور اجنبی مرد یا ہم دونوں ایک دوسرے کے لیے حلال ہو جائیں۔ یعنی جس کے ذریعے مرد اور عورت دونوں کے ایک ساتھ رہتے ہیں، اٹھنے پڑئے، ملنے جانے، مواصلت و مباشرت کو معاشرہ، مذہب، سوسائٹی میں برائجھنے کے بجائے عین درست مانا جاتا ہو۔

رشتہ نکاح ایک ایسا باضابطہ قانونی رشتہ ہے جس کی وجہ سے مرد عورت کی تمام ضروریات زندگی نیز اس سے پیدا ہونے والی اولاد کے تمام تر مصادر، اسکی تعلیم و تربیت، دیکھ بھال اور اسکی شادی تک کا پورے طور پر ذمہ دار ہو جاتا ہے۔ اور عورت اس مرد کی اطاعت گزار و فرمائی بردار، اس کی شریک حیات ہو کر اس کے عیش و نشاط، رنج و الم، دکھ کسکی کی ساتھی بن کر اسکی امانت خاص کی امین اور ہر طرح کی خدمت، والہانہ محبت، خود پر دگی اور پتی ورتا پن کا مثالی چیکر نیز آئندہ پیدا ہونے والی اولاد کی دیکھ بھال پرورش و پرداخت کی دینی یا اخلاقی طور پر کلیئے مکلف ہو جاتی ہے۔

اپنی نسلوں اور یادگاروں کے تحفظ و بقا کے لیے دنیا کی ہر قوم ہر مذہب ہر

معاشرے اور ہر تکن نے اس رشتے کو ہر قرن اور ہر زمانے میں ضروری سمجھا اور اس کے لیے اپنے اپنے طور پر کوئی طریقہ اپنایا۔ جیسا کہ آپ ملاحظہ فرمائچے ہیں کہ۔

☆..... ہندوستان کے ہندو لوگ پنڈت کو بلا کر کنگنا باندھتے ہیں اور انگی کے گرد سات پھرے لگا کر دامن میں گردگارا پنے خیال میں اس رشتے کو مضبوط کرتے ہیں۔

☆..... برماء کے بدھ مت پر چلنے والے لوگ عورت کے مرد کے ساتھ بھاگ جانے ہی کو اس رشتے کی مضبوطی کے لیے کافی سمجھتے ہیں۔

☆..... عیسائی لوگ گر جاؤں میں جا کر اس رسم کو ادا کرتے ہیں۔

محترم اسلامی بھائیو! ہر صورت میں مقصود نتیجہ ایک ہی ہے۔ وہ یہ کہ عورت مرد کی رفاقت میں آ کر اس کی شریکتہ حیات بن کر اسکی امانت خاص کی امین بن جائے۔

اسلام کا طریقہ نکاح

ندیب اسلام جو خدا کا ہنا یا ہوا اور اس کا عطا فرمایا ہوا ایک مہذب، ستر، پاکیزہ اور پسندیدہ دین ہے۔

☆..... وہی خود جس کے لیے ارشاد فرمارتا ہے:

”بیشک (پسندیدہ) دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔“ (سورہ آل عمران: ۱۹)

وہی پسندیدہ دین اسلام جس نے زندگی کے ہر شعبے کے لئے رہنمایانہ اصول بنائے۔ تمام شعبے ہائے حیات کی رہنمائی کی۔ مرد اور عورت کے باہمی تعلقات اور نسل انسانی کے تحفظ و بقا کے سلسلے میں اس نے ایک جامع مکمل، بہل اور آسان ترین قانون ازدواج بنایا اور عذر و شرعی کو نظر انداز کئے بغیر مرد اور عورت کو آزادی دیتے ہوئے یہ بتایا کہ:

نکاح ایک قانونی معاہدہ ہے جس کے ذریعے ایک غیر، اتحدیہ عورت حلال و

جامز ہو جاتی ہے اور وہ منعقد ہوتا ہے ایجاد و قبول سے (یعنی ایک طرف سے

ایجاد ہو دوسرا طرف سے قبول خواہ بلا واسطہ ہو یا بالواسطہ) اور دونوں میں

سے ہر ایک مرد و عورت میں گواہ ہو جائیں مگر وہ گواہ آزاد ہوں۔ بالغ ہوں مسلمان

ہوں اور دونوں فریق کے ایجاد و قبول کے دو بول نہیں۔

مرد اور عورت اگر شادی کے لیے راضی ہیں تو نہ رجسٹریشن کی حاجت، نہ ضرورت قاضی۔ حورت کسی دکیل کے توسط سے یا براہ راست دو گواہوں کی موجودگی میں صرف اتنا کہدے کہ میں نے اپنے نفس کو تمہاری زوجیت میں دیا اور مرد کہے میں نے قبول کیا۔ مجھے نکاح ہو گیا۔

اب دونوں ایک دوسرے سے چاہے جتنا لطف انداز ہوں، جس طرح چاہیں رہیں۔ جس انداز میں چاہیں بیٹھیں کوئی قانون اسے ناجائز نہیں کہہ سکتا۔ دنیا کے پاکیزہ تمدن میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑ سکتا۔ معاشرے کا کوئی فرد اسے غلط نگاہ سے دیکھنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ نہیں دو بول کے سبب مرد نے تمام ذمہ داریوں کو قبول کر لیا اور عورت نے ہمیشہ کے لیے صرف اسی کی ہو کر رہنے کے لیے عہد و فقا باندھ لیا۔

محترم اسلامی بھائیو! غور تو کجھے! اسلام نے نکاح کے لیے کتنا سیدھا سادہ اور آسان طریقہ اپنایا ہے۔ نہ ہب اسلام ایک فطری دین ہے۔ جس کے دامن اعتدال و توازن میں بوئے قسمی سرمائے ہیں۔ زندگی کا کوئی بھی شعبہ ایسا نہیں ہے جس کے لیے اسلام نے نظامِ اعتدال و توازن نہ پیش کیا ہو۔

ویسے ادعائے محض تو بہت سی شہرت و ترقی یافتہ قوموں اور مذہبوں نے کیا ہے اور اپنے منہ سے اپنی شرافت، تہذیب، اصول، صابطے، انفرادیت، انسانیت، حسن معاشرت اور تمدن کا گیت بھی گایا ہے۔ لیکن عملی دنیا میں ان کی بے چارگی، کسپری کی تصویر دیکھ کر حرم آتا ہے۔ یقین نہ آئے تو قدیم و جدید تاریخوں اور اس عہد کے تمدن کو چھان ڈالئے۔ اس کے بعد کوئی فیصلہ کجھے۔

انسان کے متعلق مختلف اقوام کا نظریہ حیات

قدیم یونانی و رومی قوم نے انسان کو حیوانیت و شہوانیت کا مجسمہ مانا اور اس کے لیے انسان کی نفس پرستی وہوس رانی کی سر پرستی اور اپنے معاشرے اور تمدن میں جنسی تسلیم

کے لیے نت نئی ایجادات کے فروع کو اپنے لیے سب سے بڑا عجائز سمجھا اور اشرف سے لیکر ارزال تک سب جنس کی سر پرستی میں جت گئے نتیجے میں پوری قوم عیاشیوں میں ڈوب کر فنا کے گھاٹ اتر گئی۔

کسی قوم و مذہب کے نزدیک انسان مجسمہ روحانیت ہے لہذا اسکے فطری جذبات اور جنسی و شہوانی خواہشات کو جڑ سے ختم کر دینا ہی روح کی توانائی اور قرب الہی کا ذریعہ ہے۔ اسی لئے اس نے جنسی اختلاط کو خواہ جائز حدود میں ہو یا ناجائز تمام برائیوں کی جڑ بتایا۔ اس سلسلے میں اصل کیسے نے سخت ترین اقدامات کئے اور مردوزن کے باہمی تعلقات کو خواہ وہ جائز حدود کے اندر ہی کیوں نہ ہوں، روح کی آلات اور جہنم کا باعث بتایا اور عورت سے بیزاری، نفرت، قطع تعلق کو سب سے بڑا مذہبی فریضہ جانا۔

اسکے نزدیک عورت ایک ایسی چھوٹ کی بیماری ہے جس سے ہر انسان کو پچنا ضروری ہے وہ ایسی آگ ہے جس میں انسان کو صرف جانا ہی جانا ہے۔ جہنم کی سب سے بڑی داعیہ، پلیڈیوں، قباحتوں اور برائیوں کے طبقے پھرتے اشتہار کا نام ”عورت“ ہے۔ جس سے پچنا ہر انسان کا سب سے بڑا مذہبی فرض ہے۔

نتیجے میں پوری قوم عیسائیت نے فلاڈہ مذہبیت کو اپنی گردان سے اتار پھینکا۔ اصل کلیساںی ضابطے اور قانون کو روشن تھے ہوئے شہوت رانی اور عیش پرستی و بد کاری میں ایسی ڈوبی کہ گھوڑوں، گدھوں، بندروں اور کتوں سے بھی کئی قدم آگے نکل گئی۔

انسان کے متعلق اسلامی نظریہ حیات

میرے معروضات سے آپ نے سمجھ لیا ہو گا کہ حضرت انسان سے متعلق ترقی و شہرت یافتہ قوموں اور مذہبوں کا کیا نظریہ ہے۔

ایک نے اسے مجسمہ روحانیت اور دوسرا نے مجسمہ شہوانیت مان کر کیسی کیسی مٹھوکریں کھائیں اور بازار ہوش و خرد میں اپنی بیگانگی عقل کا عظیم الشان مظاہرہ کیا۔ مگر اسلامی تعلیمات نے انہیں چھنجھوڑا۔

☆ نادانو! تم کہاں بہک رہے ہو؟

☆ عقل و خرد کی کن بھول بھیلوں میں ٹھوکریں کھار ہے ہو؟

☆ بے عقلی و حیرانی کے کس بے آب و گیاہ صحرائیں مارے مارے پھر رہے ہو؟

☆ آؤ آؤ میرے کرم کی ٹھنڈی چھاؤں میں آؤ۔ جہاں حیات کے چشے اپنے

ہیں۔ زندگی انگڑا ایساں لیتی ہے اور ہر طرف حقیقی سرتوں کا جالا پھیلا ہوا ہے۔

سنو! انسان نہ تو مجسمہ شہوانیت ہے کہ اس کے لئے فقط عیش پرستی وہوس رانی اور

دن رات صرف جنسی تسلیم کے لئے اسباب فراہم کئے جاتے رہیں اور عواطفِ فکر و روح کو
جز سے اکھڑ دیا جائے۔

اور نہ ہی انسان مجسمہ روحانیت ہے کہ اس کے جذبہ شہوت کا قلع قمع کر دیا جائے

بلکہ وہ شہوانیت و روحانیت دونوں کا مجسمہ ہے۔ یعنی نوازع شہوانیہ و عواطف فکریہ و روحانیہ
دونوں سے مرکب ہے۔

اسلام نہ رہبانتیت کی تعلیم دیتا ہے اور نہ ہی صرف دنیاداری کی، بلکہ وہ علی اعلان
علی الاطلاق فرماتا ہے کہ اسلام میں دنیا سے بالکل بے تعلقی کی زندگی نہیں ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”تو نکاح میں لا اوجو عورتیں تمہیں پسند آئیں“۔ (سورہ نساء: ۳)

☆ اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام پر فرمایا:

”اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے
بنائے کہ ان سے آرام پاؤ اور تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی“۔ (سورہ روم: ۲۱)

☆ اللہ تعالیٰ تصور زوجیت کو ایک دوسرے مقام پر یوں پیش فرماتا ہے:

”وہ تمہارے لباس ہیں اور تم ان کے لباس“۔ (سورہ بقرہ: ۲۳)

☆ اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر مسلمان مردوں سے یوں مخاطب ہے:

”اور پار سا عورتیں مسلمان اور پار سا عورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے

کتاب ملی جب تم انہیں کے مہر و قید میں لاتے ہوئے، نہ مستی نکالتے اور نہ آشنا بناتے۔“
(سورہ المائدہ: ۵)

☆..... خود رسول عظیم آقا نے کائنات حضور ﷺ مسلمانوں کو نکاح کی ترغیب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

”نکاح میری سنت ہے پس جو (استطاعت رکھتے ہوئے) میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرا نہیں۔“

☆..... کبھی عورت کو قدرو منزلت اور اسکی بے پناہ اہمیت اور اسکی بے کراں عظمت پر مہر ثبت فرماتے ہوئے یوں ارشاد فرماتے ہیں:

”تمہاری دنیا سے تین چیزیں میرے لیے محبوب کر دی گئیں عورت میں خوشبو اور میری آنکھوں کی بھنڈاک نمازوں میں رکھی گئی۔“

☆..... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے بعد ہم لوگ کیا اختیار کریں ارشاد فرمایا:

”تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ زبان ڈاکر، دل شاکر اور پارسا عورت اختیار کرے۔“

محترم اسلامی بھائیو! خلاصہ کلام یہ ہے کہ انسان جب روحانیت و شہوانیت دونوں سے مرکب ہے۔ تو شہوانی قوت کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے جذبات شہوت کی تسلیم اور جنسی تقاضوں کی تجھی کے لیے اساب فراہم کئے جائیں اور اس کے لیے واضح طور پر کوئی راہ عمل متعین کی جائے۔

اور قوت روحانیہ کا یہ مطابہ ہے کہ ہماری طہارت و پاکیزگی، قوت و توانائی، آسودگی و بالیدگی کے لئے بھی کوئی سامان بھی پہنچایا جائے۔

اسلام نے ایک طرف انسانی جذبات کے تلاطم میں ٹھہرا اور سکون پیدا کرنے کے لئے نکاح کا حکم دیا اور اس کے لئے بشرط استطاعت کافی ترغیب، تحریص اور کبھی کبھی تحذیر و تهدید سے بھی کام لیا۔

اور دوسری طرف اس کے عواطفِ فکر و روح کو مکمل تکمیل دینے نیز قلب کی پاکیزگی و طہارت، روح کی توانائی و آسودگی کے لیے ذکر و فکر، توبہ و استغفار اور ادفو و طائف کے ساتھ ساتھ ایک مکمل نظامِ عبادت بھی پیش کیا۔

☆..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔“

(سورہ النساء: ۱۰۳)

☆..... ایک اور جگہ فرمایا:

”اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ تمہیں پر ہیزگاری ملتے۔“

(سورہ البقرۃ: ۱۸۳)

☆..... ایک اور مقام پر فرمایا:

”بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے۔“ - (سورہ الحجۃ: ۲۵)

☆..... ایک اور مقام پر فرمایا:

”تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا، اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو۔“

(سورہ البقرۃ: ۱۵۲)

ایک اور مقام پر فرمایا:

”اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔“

(پ سورہ بقر)

☆..... ایک اور مقام پر فرمایا:

”اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاج پاؤ۔“ - (سورہ المناقون: ۱۰)

☆..... ایک اور مقام پر فرمایا:

”اور اپنے رب کو دل میں یاد کرو، زاری اور ڈر سے اور بے آواز نکلے زبان سے

صحح اور شام، اور عاقلوں میں نہ ہونا۔“ - (سورہ الاعراف: ۲۰۵)

☆.....ایک اور مقام پر فرمایا:

”سن لوا اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا جیمن ہے۔“ - (سورہ الرعد: ۲۸)

محترم اسلامی بھائیو! اخلاق کی حفاظت، معاشرے کی صیانت، روح کی طہارت اور انسان کے جذبہ شہوانیہ کی تسلیم کے لئے قانون ازدواج پیش کرنے کے بعد وہ مرد اور عورت کو مجبور کرتا ہے کہ تمہارے فطری تعلق بے ضابطہ ہونے پائیں ورنہ اخلاق تباہ، بے حیائی عام اور تمدن کی شکست و ریخت ہو جائے گی۔

ماحول کی صفائی، معاشرے کی پاکیزگی اور اخلاقی قدرتوں کی حفاظت کے لئے اسلام زنا، ثراب، جوئے اور دیگر غیر فطری حرکتوں کو حرام قرار دیتے ہوئے اس پر حد جاری کرتا ہے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کے لیے محتقول سزا مقرر کرتا ہے:

☆.....قرآن پاک میں اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:-

”جو عورت بدل کار ہو اور جو مردوں ان میں ہر ایک کو سوکوڑ لے لگاؤ۔“ - (سورہ تور: ۳)

اور اگر یہی قیچی حرکت شادی شدہ سے سرزد ہوئی تو اسے چاروں طرف سے اس قدر پھر بر سارے جائیں کہ وہ بالکل ختم ہو جائے۔

عہد رسالت ﷺ میں اسلام کے اس قانون پر عمل کیا جا چکا ہے۔ احادیث و سیر کی کتابوں میں تفصیلاً ان کا ذکر موجود ہے۔ غیر فطری افعال یعنی لوااطت، اغلام بازی یا عورت کے پیچھے کے مقام میں مجامعت سے اسلام نے بڑی سختی کے ساتھ روکا ہے۔

☆.....رسول اعظم، حسن انسانیت، سروکائنات ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”جس شخص نے مرد یا عورت کے پیچھے کے مقام میں مبادرت کی وہ اس لائق نہیں کہ اس پر اللہ ﷺ نظر رحمت فرمائے۔“

اور فرمایا: ”متحق لعنت ہے وہ شخص جس نے قوم لوٹ کا عمل کیا یعنی لوااطت کی“

(اس کا تفصیل سے ذکر مبادرت کے باب چہارم میں آئے گا)

نہب اسلام میں شادی کی اہمیت

نہب اسلام میں نکاح ایک دینی ضرورت ہے اور اس کا شمار دینی امور میں ہے۔ اسی لیے فقہائے کرام کا ایک طبق اپنی بیوی کے ساتھ مشغول ہونے کو نفلی عبادات سے بہتر سمجھتا ہے۔

جس طرح کھانا کھانا دینی امور سے ہے کہ بغیر کھائے پے زندہ نہیں رہا جا سکتا۔
انسان کا مقصد حیات عبادت اللہ (عَزَّوجلَّ) ہے۔

☆.....اللہ عَزَّوجلَّ نے فرمایا:

”اور میں نے جن اور آدمی اس لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔“

(سورہ الذاریات: ۵۶)

بغیر کھائے پے جب انسان زندہ نہیں رہ سکتا ہے تو جب کھانے پینے کو انسانی وجود کی بقا کے لئے دینی امور قرار دیا گیا تاکہ مقصد تخلیق فوت نہ ہونے پائے۔

تو اس سے کہیں زیادہ اہم اصل وجود ہے کہ بقا کا سوال وجود پر منحصر ہے۔ تو نکاح اصل وجود کا سبب ہے اور کھانا بقاے وجود کا۔ جب بقاے وجود کا سبب دینی امور سے ہے تو اصل وجود کا سبب دینی امور سے کیوں نہ ہوگا۔

انسانی تہذیب، معاشرت اور تمدن میں شادی کی جواہیت ہے بالاتفاق مسلم ہے۔ اسلام نے اس کی بھرپور تائید کی ہے اور سارے ترقی یافتہ مذاہب واقوام سے زیادہ اس کی حمایت کی ہے اور اس کی طرف ترغیب دلانے میں سب سے زیادہ پیش پیش ہے۔

نہب اسلام میں انسانی احساسات اس کے طبعی رجحانات اور فطری تقاضوں کی جیسی اور جتنی رعایت کی گئی ہے اس کی نظریہ کسی بھی دوسرے مذہبی یا غیر مذہبی، وضعی یا غیر وضعی، قانون میں ملنی نہ صرف دشوار بلکہ ناممکن ہے۔ یہ خالی دعویٰ یا خوش عقیدگی پر منی کوئی بے بنیاد خیال نہیں بلکہ دلائل و شواہد سے ثابت شدہ ایک حقیقت ہے جس کی صداقت جو چاہے اور جب چاہے شرعی احکام بالخصوص اس کے معاشرتی قوانین کا غیر جائز دانہ مگر گہر امطالعہ کر کے معلوم کر سکتا ہے۔

اسلام اور فطری تقاضے

مذہب اسلام میں انسانی جذبات کا کس درجہ لحاظ کیا گیا اور اس کے طبعی میلانات تک کی کیسی رعایت کی گئی ہے اس کا ہلکا سا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ باوجود اس کے کہ اللہ علیکم السلام کو انسان کا جائز طریقے سے حاصل شدہ مال و دولت اچھے کاموں اور ضرورت مندوں پر خرچ کرنا بہت زیادہ پسند ہے اور اسکی ترغیب بلکہ وجوب پر دلالت کرنے والی آیات و احادیث اتنی زیادہ ہیں کہ ان کا شمار بھی مشکل ہے، مگر انسانی طبیعت اور اس کے نازک احساسات کا پاس کرتے ہوئے اسے اتنے محظوظ عمل سے بھی اس شکل سے منع کر دیا گیا جس سے جذبات کو بخیس لگنے اور طبعی تقاضوں کے مجرد ہونے کا امکان تھا۔

☆.....اللہ علیکم السلام نے فرمایا:

”اور اپنا باتھ اپنی گردن سے بندھا ہو اس کو اور نہ پورا کھول دے کہ تو یہ مر ہے
علامت کیا ہوا تھا کہ ہوا۔“ (بی اسرائیل آیت ۲۹)

فطرت انسانی کے تقاضوں کی رعایت اور عام انسانی مصالح کی حفاظت ہی کے نقطہ نظر سے رسول اللہ علیہ السلام نے مشہور اور ممتاز صحابی حضرت سعد بن ابی و قاص ؓ کو اپنا تمام مال خیرات کرنے کی وصیت سے حکما روک دیا حالانکہ وہ اس کے لئے مصروف تھے۔

☆.....اس کے ساتھ اپنے حکم کی مصلحت بھی ان الفاظ میں بیان فرمائی۔

”تمہارا اپنے رشتہ داروں کو خوشحالی میں چھوڑ کر جانا کہیں بہتر ہو گا، اس سے کہ انہیں نادار چھوڑ جاؤ (اپنا تمام مال خرچ کر دلو) اور تمہارے چھپے انہیں لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرنا پڑے۔“ (بخاری شریف)

☆.....اور ساتھ میں یہ بھی فرمایا:

”تم جو رقم بھی (اہل و عیال کی جائز ضرورتوں پر) خرچ کرو گے اس میں صدقہ کا اجر ملے گا یہاں تک کہ یہوی کے منہ میں لقمہ دینے پر بھی اجر ملے گا۔“ (بخاری شریف)
مودودی الذکر جملہ خاص طور پر قابل غور ہے، اس میں فطری تقاضوں کی رعایت

آخری حد تک ملتی ہے۔ ان مثالوں کے علاوہ شریعت کے جس حکم پر بھی غور کیا جائے گا یہ حقیقت آشکارا ہوگی کہ دست قدرت کی بنائی ہوئی فطرت میں انسان کے سب سے اہم فطری تقاضے شادی کی خواہش کا حل کس طرح پیش کیا گیا ہے؟

اس کا مختصر جواب تو یہ ہے کہ اللہ ﷺ نے اس تقاضہ کی تکمیل کے لئے نہ صرف یہ کہ نکاح کا طریقہ مقرر کیا بلکہ اس کی تاکید کی اور ترغیب دلائی، نیز عمل کرنے کے لئے تفصیلات بتائیں۔ جس فطری تقاضہ کی تکمیل یا جذبہ کی تکمیل کے لئے ”نکاح“ مشروع ہوا، اس کا ہر صحیح المزاج اور صحیت مند انسان کے اندر موجود ہونا اس درجہ واضح ہے کہ بتانے کی ضرورت نہیں۔

☆..... بقول حضرت شاہ ولی اللہ علیہ السلام:

”انسان کی تمام خواہشات میں یہ خواہش سب سے بڑی ہوئی ہے، اس کی تکمیل کے لئے باوقات دل کے باخنوں مجبور ہو گر بڑے سے بڑا خطہ مول لینے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔“
(جیۃ اللہ الباغ)

اسلام میں شادی کی تاکید کی حکمت:

جب حقیقت یہ ہے کہ نکاح میں ہر ایک کی فطری خواہش کی تکمیل کا سامان ہے تو پھر ترغیب دلانے، اس پر آمادہ کرنے کے لئے کوئی حکم دینے اور قیل نہ کرنے پر وعیدت اپنے کی، کہ جس طرح احادیث میں ہے، بظاہر کوئی ضرورت نہیں معلوم ہوتی، مگر جیسا کہ سب باخبر جانتے ہیں کہ ہر زمانہ میں کچھ لوگ ایسے بھی پائے جاتے رہے ہیں جو اپنی فطری خواہشات کا گاگھونٹنے اور جذبات کے کچلنے میں کامل فلاح سمجھتے اور اسی میں روحانی سکون تلاش کرتے، اور شادی بیاہ نیز دوسرے دنیاوی معاملات کو باطنی ترقی میں رکاوٹ اور قرب خداوندی سے مانع خیال کرتے رہے ہیں۔

اس لئے ضرورت تھی کہ ان کی یہ غلط فہمی دور کی جائے اور بتایا جائے کہ ان کے مقاصد (روحانی سکون، فلاح کامل) حاصل کرنے کا طریقہ فطری خواہشات سے دست

برداری یا انسانی جذبات کا کچلانہ میں بلکہ ان کو صحیح طریقوں سے پورا کرنا اور اس میں اعتدال کی راہ اختیار کرنا ہے۔

چنانچہ مذهب اسلام میں یہی کیا اور بتایا گیا ہے، دراصل شریعت نام ہی اس دستور زندگی کا ہے جس میں ہر انسانی خواہش اور اس کے طبعی تقاضوں کی تجھیل کا معتدل راستہ دکھایا گیا اور اس کے لئے اصول بتائے گئے ہوں۔

ایسے لوگوں کی تعداد خواہ کتنی ہی قلیل کیوں نہ ہو مگر ہے ضرور، اس لئے اس کی اصلاح بھی اتنی ہی ضروری ہے، جتنی ان لوگوں کی کہ جو خواہشات کے غلام بننے ہوئے اور حیوانات کی سطح پر اترے ہوئے ہیں۔ بلکہ اس دوسرے گروہ کے مقابلہ میں ان کی طرف توجہ کرنے کی زیادہ ضرورت ہے، کیونکہ یہ تلاش حق میں لگے ہونے اور فلاح کامل کی طلب صادق رکھنے کی وجہ سے صحیح راست نظر آجائے کے بعد جلد ہی راہ راست پر آئئے اور خیر قبول کر سکتے ہیں، اسی بناء پر احادیث میں اس خواہش کو جائز طریقہ سے پورا کرنے کی طرف نہ صرف توجہ دلائی اور ترغیب دی گئی، بلکہ اس کی تاکید کی گئی اور ایسا نہ کرنے پر عید یہ سنائی گئیں تاکہ اس طرح اللہ تعالیٰ کے ارادوں، نسل انسانی کی افزائش، زمین کی آبادی اور خدائی حکام کا نفاذ نہیں اس کی بعض صفات کا ظہور ہو سکے اور انسان خلافت کے منصب جلیلہ پرمیشہ فائز رہے۔

یہاں تک کہ اسلام میں نیت صالحہ کے ساتھ کے جانے والے نکاح کو عبادت قرار دیا گیا ہے۔ کہ فقہاء کے نزد یک اپنی بیوی کے ساتھ مشغول ہونا نفلی عبادت سے بہتر ہے۔

☆.....☆... محض انسانیت حضور وحی فداہ سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ بڑے دل نشین انداز میں نوجوانوں سے مخاطب ہیں:

”اے جوانوں کے گروہ! تم میں جو نکاح کی طاقت رکھتا ہے وہ نکاح کرے کہ بد نگاہی و بد کاری سے روکنے کا سب سے بہتر طریقہ ہے اور جس کے پاس نکاح کرنے کی طاقت نہ ہو وہ روزہ رکھے کہ روزہ قاطع شہوت ہے۔

(بخاری، مسلم، ابو داؤد، سنائی)

.....☆..... مزید فرمایا:

”پوری کائنات ایک متعہ ہے اور دنیا کی بہترین متعہ نیک عورت ہے۔

.....☆
مزید فرمایا:

”دواجنی دلوں کے درمیان الفت و محبت پیدا کرنے کے لئے نکاح سے زیادہ
عمردہ رشتہ کوئی نہیں ہے۔“

.....☆
مزید فرمایا:

”نکاح کرنا میری سنت ہے پس جو میری سنت سے منہ موڑے وہ میرا نہیں“۔

.....☆
مزید فرمایا:

”اسلام میں دنیا سے بالکل بے تعلقی کی زندگی نہیں ہے۔“

.....☆
حضرت ﷺ استطاعت رکھتے ہوئے شادی نہ کرنے پر تہذید کرتے ہوئے
فرماتے ہیں:

”تمہارے کنوارے تمہارے پدر لوگ ہیں تم شیطان کو کیوں موقع دیتے
ہو، اس کا بہترین ہتھیار تو عورتیں ہی ہیں“۔

.....☆
حضرت ﷺ فرماتے ہیں:

”جو خدا سے پاک صاف ہو کر ملنا چاہے وہ آزاد عورتوں سے شادی کرے۔“

(ابن ماجہ)

.....☆
حضرت ﷺ نے فرمایا کہ:

”جب تم میں سے کوئی نکاح کر لیتا ہے، شیطان کہتا ہے ہائے افسوس! ابن آدم
نے مجھ سے دو تھائی دین بچالیا“۔

.....☆
اللہ علیہ السلام کے مقدس و آخری رسول حضرت ﷺ نے فرمایا کہ:

”نکاح با کمال ایمان کا آدھا ہے۔“

محترم اسلامی بھائیو! مذہب اسلام نکاح پر زیادہ زور اس لئے بھی دیتا ہے کہ
انسانی اخلاق تباہ نہ ہونے پائے۔ جذبہ شہوانی کی شدت اور نفسانی خواہشات انہیں بے راہ
رو نہ کر دے۔ ورنہ اخلاق تباہ اور دین بے حصہ ہو جائے گا۔ نکاح سے آدمی کا دین، تقویٰ،

کردار محفوظ ہو جاتا ہے اور آدمی شہوت یعنی شیطان کے سب سے بڑے ہتھیار کے غلط استعمال سے نجات ہے۔

اسی لئے اسلام اخلاقی حدود کے احترام پر بڑا ذریت ہے اور مردوزن کو مجبور کرتا ہے کہ وہ اپنے تعلقات کو ایک ایسے اصول و ضابطے کا پابند بنالیں جو بے حیائی و بے شرمی سے پاک ہو۔ اسلام زنا، بد فعلی، لواط، استمناء بالیزد وغیرہ کو حرام قرار دیتا ہے تاکہ اخلاق تباہ اور معاشرہ بر باد نہ ہو جائے۔

چنانچہ قرآن نکاح کو "احسان" سے تعبیر کرتا ہے۔ "حسن" قلعہ کو کہتے ہیں۔ اور "احسان" کے معنی قلعہ بندی کے ہیں۔ گویا نکاح کرنے والا اپنے لئے ایک قلعہ تعمیر کر کے اس میں محفوظ ہو گیا اور جس کے لئے قلعہ تعمیر کیا گیا۔ وہ "محضنہ" یعنی قلعے کی حفاظت میں آگئی جو نکاح کی صورت میں اس کی ذات کی حفاظت، جنسی تسلیم اور اخلاق کی تطبیر کے لئے تعمیر کیا گیا۔

اس استعارے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام میں نکاح کی اہمیت اور اس کا مقصد اخلاق و عصمت کا تحفظ ہے۔ جو صاحب معاشرہ اور حسن معاشرت کا لازمہ اور اولاد صالح و تحفظ انساب کیلئے بنیادی اینٹ کی حیثیت رکھتا ہے۔

قانونِ نکاح کا سب سے اہم کام اس قلعے کا استحکام ہے جو اخلاق و عصمت کے تحفظ کے لئے تعمیر کیا گیا۔

☆..... اللہ علیکم نے فرمایا:

"اور ان کے سوا جور ہیں وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو
قید لاتے نہ پانی گراتے"۔
(سورہ النساء: ۲۳)

☆..... اللہ علیکم نے ایک اور مقام پر فرمایا:

"ان کے مالکوں کی اجازت سے اور حسب دستور ان کے مہر انہیں دو قید آتیاں
نہ مسٹی نکالتی اور نہ یار بنتی"۔
(سورہ النساء: ۲۵)

ان آیات مقدسہ کی اشارۃ الحصر سے یہ پتہ چلا کہ اسلام کی نگاہ میں مرد اور عورت

کے ازدواجی تعلقات میں ”احسان“ یعنی اخلاق و عصمت کے تحفظ کی بڑی اہمیت ہے۔ جو نکاح کے بغیر ممکن نہیں۔

مرد اور عورت کو نکاح کی قید میں صرف اسی لئے رکھا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مقررہ کردہ حدود میں رہ کر اپنی خواہشات کی تکمیل کریں، اخلاق کی حفاظت، دینی حصار اور عصمت و کردار کی پاکیزگی کے پیش نظر آقائے کائنات، محض اعظم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

”جب بندہ شادی کرتا ہے تو اس کا آدھاد دین مکمل ہو جاتا ہے۔ اب باقی آدھے دین کے لئے وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔“

محترم اسلامی بھائیو! آزاد اور بزم خوبیش ترقی یافتہ مذاہب و اقوام عالم کے ذمہ دار ہمیں جواب دیں کہ انسانیت کی فلاج و نجات، اس کی تعمیر و تکمیل، انسانی معاشرے اور سوسائٹی کی تطہیر و تعمیر اور نسل انسانی کے تحفظ و بقا اور کارروائی حیات کے پیغمروں والوں رہنے میں اسلام نے جو قابلِ ریک و تقلید طریقہ اپنایا ہے۔ اس کی کوئی مثال ان کے پاس بھی ہے؟

نکاح کی طرف ترغیب دلانے، اس سے اعراض کرنے پر تہذید کرنے، اس کی بے پناہ اہمیت بتانے اور اس کی طرف تحریص کرنے میں کتنوں نے کس حد تک حصہ لیا۔

اسلام میں شادی کا بنیادی مقصد

اللہ تعالیٰ نے نکاح جو مباح کیا وہ شہوت کے لئے نہیں بلکہ شہوت کو بیدا ہی اسی لیے کیا کہ وہ نکاح کا سبب ہوتا کہ کارگاہ حیات میں انسانی قافلہ اپنے پورے وجود کیسا تھا رواں دوراں رہے۔

☆.....امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں:

”جاننا چاہئے کہ حق تعالیٰ نے خواہش جماع کو انسان پر اسلئے مسلط کیا تاکہ وہ حجم ریزی کرے اور نسل نہ منقطع ہونے پائے نیز یہ بہشت کی لذتوں کا نمونہ بھی ہے۔“

چنانچہ اسلام نے شادی کا مقصد اصلی ہی افزائش نسل کو قرار دیا۔

☆..... پیغمبر اسلام ارواح حادہ فرماتے ہیں:

”نکاح کرو، نسل بڑھاو کہ تمہاری کثرت کے سبب اور امتوں پر فخر کروں گا۔“

☆..... حضور ﷺ نکاح کے مقصد زریں کے پیش نظر فرماتے ہیں:

”بچہ جننے والی کالی عورت بہتر ہے خوبصورت بانجھ عورت سے۔“

عرب حصول اولاد کے لئے شادیوں کے خواہاں رہا کرتے اور کہا کرتے کہ جو شخص اولاد پیدا نہیں کرتا اے کاش وہ خود ہی پیدا نہ ہوتا۔ وہ کم سن اور تینی عمر کی دو شیز اؤں کی تلاش میں رہا کرتے، کیونکہ بڑی عمر والیوں کے مقابلے میں نو عمر دو شیز اؤں میں زیادہ بچہ جننے کی صلاحیتیں رکھتی ہیں۔

☆..... حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں:

”تم باکرہ لڑکیوں سے شادی کیا کرو کہ وہ زیادہ شیریں دہن زیادہ اولاد پیدا کرنے والی اور تھوڑی سی چیز پر زیادہ راضی ہو جانے والی ہوتی ہیں۔“

ان احادیث کریمہ سے معلوم ہوا کہ شادی کا مقصد صرف شہوت رانی نہیں ورنہ سیاہ قام کالی بچہ والی کو خوبصورت بانجھ پر کیوں ترجیح دی جاتی کہ صرف شہوت کے لئے حسن سراپا ناز کا انداز ہی کالی سیاہ قام عورت پر کئی درجے بھاری ہے۔

حسن اپنی تمام تر عنائی ثباب کے باوجود اگر بے ثرب ہے تو اسلام کی گلہ قدر و منزلت میں کالی گلوٹی عورت سے فروخت ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! ثابت ہوا کہ اسلام میں شادی کا بنیادی مقصد صرف حصول اولاد ہے نہ کہ نفسانی خواہشات کی تکمیل اور شہوانی جذبات کی تکمیل ورنہ پھر جانوروں کی جغتی اور مردوزن کے حظ نفس میں فرق ہی کیا رہ جائے۔ اور اسی بنیادی مقصد اور مُحسن نظام حیات کو اختیار کرنے ہی کی وجہ سے، تمدن پاکیزہ سوسائٹی خوش گوارما حول ستر اور اسلام کا حسن معاشرت مثالی اور قابل رشک و تقلید بنا ہوا ہے۔

وہ لوگ خواہ مرد ہوں یا عورتیں جو اپنی آزادی و نادانی کے سبب اولاد کو ایک زحمت سمجھتے ہیں۔ انہیں روکنے کے لیے نئے معنوی طریقے استعمال کرتے ہیں، بچوں کو اپنے

حسن کے جلد زائل ہو جانے کا ذریعہ تصور کرتے ہیں یا شباب کے جنون کے شوق میں یہ سوچتے ہیں کہ اگر جلد بچے ہو گئے تو چہرے کے شکن عمر رفتہ کی چغلیاں کھانے لگیں گے۔ شخصیت اور پرستائی، دل کشی و جاذبیت میں جلد فرق آجائے گا۔

شباب کی نت نئی صبح بہار اور جوانی کی رنگینیاں متاثر ہوں گی، جامدہ زمیں خطرے میں پڑ جائے گی، جنسی آسودگی میں وہ محل ہوں گے ہوٹلوں، ٹکیوں، سوسائٹیوں، پارٹیوں، حسین پارکوں، خوبصورت لالہ زاروں پر پوری آزادی اور بے فکری کے ساتھ گھوم پھرنیں سکیں گے، ساحل سمندر پر کھڑے ہو کر دور افق میں ڈوبتے سورج کا حسین نظارہ کرتے وقت ایک دوسرے میں گم نہیں ہو سکیں گے۔ وہ عورتیں خود فیصلہ کریں کہ کیا وہ اپنے حسن و رعنائی، تاز و انداز غمزہ و غرور کے زعم باطل میں آ کر اپنی متاد کو دفنا سکتی ہیں؟

وہ مرد اپنے پدری جذبات کا گلہ گھوٹ کتے ہیں؟ آخر وہ تابہ کے فطرت سے کوڑتے رہیں گے؟ جذبہ فطرت تو اپنارنگ دکھا کر ہی رہے گا۔ با نجھ پن ناصردی کا نشر بڑا نظام ہوتا ہے۔

کیا اس فطری جذبہ کو کسی طرح دبایا جا سکتا ہے کہ کوئی مجھے اماں کہہ کر مچل جائے یا سہم کر آنچل میں چھپ جائے اور میں اسے چھاتی سے بھینچ لوں۔

یادار العلوم، دانشکده، کالج، کمپنی، فیکٹری، دوکان، دفتر سے آنے پر دوڑتا ہوا آ کر لپٹ جائے اور تو تلی زبان میں کہے۔ ابا میرے لئے کچھ لائے؟ اور فرط سرست سے چوم کر اسے سینے سے لگاؤ۔

یاد رہے کہ ”وجودِ زن سے ہے تصورِ کائنات میں رنگ“

تصویرِ کائنات کی دل کشی کا ایک اہم پہلو عورت کے وجود سے قائم ہے۔ اسکے بغیر یہ بے حد خوبصورت دنیا اپنی تمام تر مناظر فطرت کی سحر آفرینی کے باوجود ایک اجزی ہوئی کائنات ہے۔

بے شک عورت کا وجود اپنے شباب کے تمام تر بانگیں کے ساتھ قدرت کی صنائی کا ایک حسین شاہکار ہے۔ شاعر فطرت کی ایک خوبصورت غزل ہے۔ جام ہے، خم ہے، سبو

ہے، صہبہا ہے، سر وہ ہے، سفل ہے، بگل ہے، غچوں کی چنک ہے، کلیوں کا تبسم ہے، پھولوں کا نکھار ہے، آبشاروں کا ترم ہے، کائنات دل کی بہاروں کا موسم ہے، کہکشاں، چاند، ستارے، شفق، چاندنی، نغمہ، بہار۔ الغرض وہ نسوانی حسن و جمال کا معیار اول اور شاہکار آخر ہی کیوں نہ ہو، وہ اپنے وجود میں اس وقت تک نامکمل اور ادھوری ہے، جب تک وہ ماں نہ بن جائے۔

عورت کی نسوانیت کی تجھیل مال بخنے پر ہی مختصر ہے۔ اس کے وجود کا آئینہ جمال و کمال اس وقت عکس نگار مانا جائے گا جبکہ وہ اپنے وجود سے کسی نئے وجود کو انسانی قابلے میں موجود کر دے۔

محترم اسلامی بھائیو! اسلام میں نکاح کا اولین مقصد نسل انسانی کی بقاء اور افراش ہے۔ ہمارے پیارے دین اسلام میں جنس کے ساتھ لطف اندوڑ ہونے کے ساتھ ساتھ افراش نسل پر زور دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نکاح کو نسل انسانی کے تسلی اور بقاء کا ایک ذریعہ بنایا ہے۔

☆..... قرآن پاک میں سورہ البقرہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تو تم انہی میں آؤ اور جس طرح چاہو اور (اس کے ذریعے) آگے (دین و دنیا کی بھلائی) کا سامان پیدا کرو۔“

(ترجمہ کنز الایمان: آیت ۲۲۳)

آگے کے سامان سے یہ مراد ہے کہ جنسی تعلق کو محض حیوانیت کا مظہر نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ درحقیقت اس کا سب سے بڑا مقصد یہی ہے کہ آدمی اپنے مستقبل کی فکر کرے اور اولاد کے ذریعے آئندہ نسل انسانی کی بقاء کی صورت نکالے۔

یہ بقاء کی صورت صرف دنیا میں نہیں ہے بلکہ حضور نبی کریم ﷺ کی متعدد احادیث کی رو سے اگر اولاد کسی میں انتقال کر جائے تو آدمی کے لئے تو شہ آخرت بنتی ہے اور اس کے ذریعے سے اس کے لئے جنت آسان ہوتی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آگے کی فکر سے مراد یہ ہے کہ اولاد کا سامان پیدا کرو، اولاد اگر زندہ رہے تو ناصرف

آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتی ہے بلکہ دنیاداری کے کئی کام آسان ہو جاتے ہیں اور اگر اللہ ﷺ کو یہ منظور نہ ہو تو وہ نعمت دے کر واپس لے لے تو بھی پریشانی کی کوئی بات نہیں کیونکہ آگے کی فکر سے مراد ابدی زندگی بھی ہے اور یہ نعمت اگر اس دنیا میں واپس لے لی گئی ہے تو ابدی زندگی خوشگوار ہو جائے گی۔

ولاد کے حصول اور جنسی تعلقات کو مزید واضح کرنے کے لئے اللہ ﷺ نے سورہ اعراف میں بیان فرمایا ہے:

☆.....اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

”اللہ ہی ہے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اس کی جنس سے اس کا جوڑا بنا دیا تا کہ اس کے ساتھ مل کر سکون و اطمینان حاصل ہو۔ توجہب مرد عورت کے اوپر مرجھا جاتا ہے تو وہ ہلکے طور پر زیر بار ہو جاتی ہے اور پھر اس بوجھ کو لیے پھر لی ہے۔“ (الاعراف: ۱۸۹)

اس آیت کریمہ کے ذریعے یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ شادی کے ذریعے سے جنسی تعلق قائم کر کے سکون حاصل کرو اور اس کا اولین مقصد اولاد کا حصول اور نسل انسانی کی افزائش کا باعث بنو۔ عورت کا ہلکے طور پر زیر بار ہونے سے مراد حمل لی گئی ہے یعنی اسے حمل ٹھہر جاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کی مختلف احادیث کی روشنی میں نکاح اور شادی کے اس اولین مقصد کو مزید کھوں کر بیان کیا گیا ہے۔

☆.....حضرت معقّل بن بسیار روایت کرتے ہیں کہ:

”ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے ایک خاتون مل رہی ہے جو خوبصورت بھی ہے اور اس کا خاندان بھی اچھا ہے، لیکن ایک بات ہے کہ وہ بانجھ ہے یعنی اس کے اولاد نہیں ہوتی، تو کیا مجھے اس سے شادی کی اجازت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں“۔

جب دوسری بار وہ یہ عرض لیکر آپ ﷺ کی خدمت میں آئے تو دوبارہ آپ ﷺ

نے انہیں منع فرمایا۔

پھر اسی مقصد کیلئے جب وہ تیسری بار حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
 ”زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے دینے والی عورت سے شادی کرو،
 اسلئے کہ تم لوگوں کے ذریعے (روز قیامت) میں کثرت تعداد کا مظاہرہ کرو
 گا۔“
 (ابوداؤد، مسند احمد)

☆..... ایک اور روایت میں نکاح کی ترغیب کے لئے ایسے تذکرہ ہے کہ:
 ”شادی کرو، اسلئے کہ (قیامت کے دن) تمہارے ذریعے دوسری امتوں کے
 مقابلے میں، میں اپنی کثرت تعداد کا مظاہرہ کروں گا اور نصاریٰ کی رہبانیت
 والے طریقے کی پیروی مت کرو۔“

☆..... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کثرت سے نکاح کیے اور ہر موقع پر یہی فرمایا کہ:
 ”میں شادی کرتا ہوں تو محض اولاد کی خواہش سے ایسا کرتا ہوں“
 (احیاء علوم الدین)

☆..... امام غزالی m نے نکاح کے پانچ فائدے بیان کیے ہیں اس میں پہلا فائدہ
 حصول اولاد ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

نکاح کا پہلا فائدہ اولاد کا حصول ہے۔ نکاح کا مقصد نسل کو باقی رکھنا ہے، شہوت
 تو اسکا ایک متحرک باعث ہے۔ اللہ ﷺ کی ازلی قدرت اس بات سے قاصر نہیں تھی کہ انسان
 کو نکاح اور جماع کے بغیر پیدا کر دیا جاتا لیکن حکمت کا تقاضا تھا کہ اسباب اور سبب
 میں ترتیب ہو حالانکہ اس کی حاجت نہ تھی لیکن اس نے اپنی قدرت کو ظاہر کرنے اور عجائب
 صنعت کو پورا کرنے کے لئے اس طرح کیا۔

اولاد کے حصول میں چار طرح کی عبادات ہے۔

☆..... پہلی یہ کہ آدمی اولاد کے حصول کی کوشش کر کے المہل کی محبت حاصل کرتا ہے۔
 کیونکہ اس طرح سے جس انسانیت باقی رہتی ہے۔

☆..... دوسری یہ کہ اس سے رسول اکرم ﷺ کی محبت حاصل ہوتی ہے کیونکہ آپ ﷺ

قیامت کے دن امت کی کثرت کے باعث دوسروں پر فخر فرمائیں گے۔

..... تیری صورت یہ ہے کہ نیک اولاد اس کے مرنے کے بعد دعا کے ذریعے اس کے لئے برکت کا سبب بنتی ہے۔

چوتحی بات یہ ہے کہ جب بچہ چھوٹی عمر میں مر جائے تو وہ ماں باپ کی شفاعت کا باعث ہوتا ہے۔

☆..... آپ ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ:

”قیامت کے دن بچے اپنے ماں باپ کو چیخ کر جنت میں لے جائے گا۔“

(سن ابن ماجہ)

☆..... آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ:

”جب بچے سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا تو وہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہو جائے گا اور کہے گا کہ جب تک میرے والدین جنت میں داخل نہیں ہوں گے میں بھی نہیں جاؤں گا، تو حکم ملے گا کہ اس کے والدین کو بھی جنت میں داخل کر دیا جائے۔“

☆..... ایک اور روایت میں ہے کہ:

قیامت کے دن بچے ایک جگہ پر جمع ہوں گے جب مخلوق کو حساب کے لئے پیش کیا جائے گا تو فرشتوں سے کہا جائے گا کہ ان کو جنت میں لے جاؤ، تو وہ جنت کے دروازے پر کھڑے ہو جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ اے مسلمانوں کی اولاد تمہیں خوش آمدید ہو، داخل ہو جاؤ تم پر کوئی حساب نہیں، وہ کہیں گے کہ ہمارے والدین کہاں ہیں؟ فرشتے جواب دیں گے کہ وہ خطار کارگناہ گا رہیں اس لئے ان کا حساب ہو گا، تو بچے یہ سن کر جنت کے دروازوں پر زور زور سے چھینیں گے۔ اللہ ﷺ پوچھے گا (حالانکہ وہ ان کے بارے میں زیادہ جانتا ہے) کہ یہ کس قسم کی چیز ہے؟

فرشتے جواب دیں گے، اے ہمارے رب، یہ مسلمانوں کے بچے ہیں، کہتے

ہیں، ہم اپنے والدین کے بغیر جنت میں نہیں جائیں گے۔

اللہ علیٰ فرمائے گا اس جماعت کے اندر جاؤ اور ان کے والدین کے ہاتھ پکڑ کر ان کو بھی جنت میں داخل کر دو۔

☆.....نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ:

”جس شخص کے دو بچے (بچپن میں) فوت ہو جائیں تو اس کے لئے جہنم سے ایک آڑ (دیوار) بن جائے گی۔“ (صحیح مسلم)

جس کا بچہ فوت ہو جائے وہ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ اور إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا لِلّٰهِ رَاجِعُونَ کہے۔

☆.....حدیث قدسی میں آیا ہے کہ:

”جب کسی مسلمان بندے کا بچہ مر جاتا ہے تو اللہ علیٰ فرشتوں سے کہتا ہے:

”تم نے میرے بندے کے بچہ کی روح قبض کر لی؟“

فرشتے عرض کرتے ہیں: ”جی ہاں۔“

اللہ علیٰ فرماتا ہے: ”

”تم نے اس کے دل کا پھول توڑ لی؟“

فرشتے عرض کرتے ہیں: ”جی ہاں!“

اللہ علیٰ فرماتا ہے:

”میرے بندے نے اس پر کیا کہا؟“

فرشتے عرض کرتے ہیں:

”اس نے الْحَمْدُ لِلّٰهِ اور إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا لِلّٰهِ رَاجِعُونَ پڑھا۔“

تو اس پر اللہ علیٰ فرماتا ہے:

”(جاوہ) میرے اس بندہ کے لئے جنت میں ایک محل بنادو اور اس کا نام بیت الحمد (قرآن حمد) رکھ دو۔“

☆.....منقول ہے کہ:

ایک شخص کو نکاح کے لئے کہا جاتا رہا لیکن ایک عرصہ تک وہ نکاح سے انکار کرتے رہے ایک دن وہ نیند سے بیدار ہوئے تو کہنے لگے کہ میرا نکاح کر دو، چنانچہ نکاح کرو یا گیا، جب ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو کہنے لگے کہ شاید اللہ علیہ السلام مجھے کوئی بچہ عطا فرمائے اور پھر اس کی روح قبضہ کر لے تو وہ آخرت میں مجھے آگے لے جانیوالا ہو۔

پھر فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہو گئی ہے اور میں میدانِ حشر میں لوگوں کے درمیان ہوں اور مجھے اس قدر پیاس لگی ہوئی ہے کہ قریب ہے کہ میری گردان کٹ جائے، اسی طرح باقی سب لوگ بھی سخت پیاس میں بنتا ہیں، ہم اسی حالت میں تھے کہ کچھ بچے صفوں کو چیرتے ہوئے آئے ان پر نور کے رومال تھے اور ان کے ہاتھوں میں چاندی کے کنورے اور سونے کے کوزے ہیں وہ باری باری سب کو پانی پلا رہے ہیں اور صفوں کو چیرتے ہوئے بڑھ رہے ہیں اور نیچے میں سے کئی لوگوں کو چھوڑتے ہوئے جا رہے ہیں۔

میں نے ان میں سے ایک کی طرف ہاتھ بڑھایا اور کہا کہ مجھے پانی پلاوے مجھے پیاس نے بہت تنگ کر رکھا ہے تو اس نے کہا کہ ہم میں سے آپ کا کوئی لڑکا نہیں ہے ہم تو ضرف اپنے باؤپوں کو پانی پلا رہے ہیں، میں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم مسلمانوں کے فوت شدہ بچے ہیں۔

☆..... حضرت ابو ہریرہ رض کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”انسان مر جاتا ہے تو اس سے اس کے عمل کا سلسلہ کٹ جاتا ہے، سوائے تین چیزوں کے (جن کا سلسلہ باقی رہتا ہے) کوئی صدقہ جاریہ یا علمی سلسلہ جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا نیک اولاد جو میت کے حق میں دعا کرتی رہے۔“ (مسلم)

☆..... حضرت ابو ہریرہ رض کی دوسری روایت کا بھی یہی مضمون ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جنت میں ایک مومن کا درجہ پر درجہ بلند ہوتا رہے گا تو وہ سوال کرے گا کہ باراللہی یہ (درجہ افزائی) کس چیز کے صلے میں ہے؟ تو اس سے کہا جائے گا، یہ تمہارے بعد رہ جانے والی اولاد کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔“ (شرح موطا امام مالک)

☆.....حدیث مبارکہ کا یہی مضمون ہے حضرت سعید بن میتب رضی اللہ عنہ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

”آدمی اپنے پیچھے جوا ولاد چھوڑتا ہے، اس کی دعائیں کی وجہ سے اس کے درجے پر درج بلند ہوتے ہیں۔“ (موطا)

محترم اسلامی بحاسیو! دنیا میں ہر چیز کا جوڑا پیدا کرنے کی غرض و عایت ہی افزائش نسل اور بقاء نسل ہے جبکہ انسان اشرف الخلوقات ہے اور اس کی نسل کی بقا تو بہت ہی ضروری ہے اس لئے اسلام نے بقاء نسل کے لئے نماج کا دستور دیا اور یہ وہ دستور ہے جو تمام دستوروں سے برتر ہے۔

ہر انسان کی یہ طبعی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی وفات کے بعد اس کا کوئی نہ کوئی نام لیوا ہو، اس کا کوئی جانشین ہو، اس کی نسل ہو، اسلام نے اس طبعی خواہش کو ازدواجی زندگی سے پورا کیا ہے۔

☆.....حضرت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”خوب محبت کرنے والی اور بہت بچے جتنے والی عورت سے شادی کرو، اس لئے کہ تمہاری کثرت سے اور امتلوں پر فخر کروں گا۔“ (شکوہ شریف)

اس حدیث میں تکمیل نسل کے ساتھ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ شوہر سے محبت والفت کرنے والی عورت ہو کہ معاشرتی زندگی کو خوشنگوار بنانے کی یہی واحد مدیر ہے، زن و شوہر میں محبت والفت ہی کے رشتہ میں سارے خاندان کی حمایت پوشیدہ ہے۔

آزاد اور بزرگ خویش ترقی یافتہ جدید یوں، گم کشتگان منزل آگئی اور بندگان ہوا، ہوس کے نزدیک شادی کا بنیادی مقصد خواہ کچھ بھی رہا ہو۔ چاہے صرف جذبہ شہوت کی تسلیم کا ایک وقتی ذریعہ ہی کیوں نہ ہو، مگر جملہ مذاہب و اقوام عالم خواہ وہ مہذب ہوں یا نامہذب، تمدن یافتہ ہوں یا غیر متمدن، ترقی یافتہ ہوں یا غیر ترقی پذیر ہر ایک کے یہاں شادی کا بنیادی مقصد تقریباً حصول اولاد ہی ہے اکثر اخلاق و تہذیب اور حسن معاشرت کے دائرے میں اور کہیں کہیں اس کو کسی حد تک نظر انداز کر کے جزوی ترمیم کے ساتھ ایک

قدم آگے یا ایک قدم پیچھے۔ مگر انسانی نسل کا تحفظ و بقاب کے لیہاں ”قد ر مشترک“ ہے۔
اصول اور رضا بلطے الگ الگ ریتیں اور روایتیں جدا جدا۔

سب ہی نے اپنی نسلوں کو باقی، اپنی یادگاروں کو قائم، اپنے نبیوں کو محفوظ کرنے
نیز اپنے ماحول، سوسائٹی اور معاشرے کو حسب اعتقاد اخلاقی بے راہ روی سے بچانے کے
لئے اسے زندگی کا ایک اہم فریضہ تسلیم کیا ہے، یہی وجہ ہے کہ انسانی زندگی میں شادی کی
بڑی اہمیت ہے۔

سماج کی تطہیر، ثابت کے جنسی تقاضوں کی بحکیل، انسان کے فطری جذبات
کے بہاؤ کی صحیح سمت اور شعبہ جنون کے لئے شادی نہ صرف پسندیدہ بلکہ دینی
معاشرتی اور سماجی ضرورت بھی ہے۔

www.NAFSEISLAM.COM
“THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT”

بَابُ: دُوْم

شادی نہ کرنے کے جسمانی نقصانات

نکاح کا یہ تاکیدی حکم مصلحت و حکمت پر منی ہے۔ انسان کی فطرت میں جنسی میلان رکھا گیا ہے، بلوغ کے بعد اس میلان کے آثار کا ظہور شروع ہوتا ہے اور بتدرع شدت پذیر ہوتے ہوئے تقاضے کارنگ اختیار کر لیتا ہے۔ سوتے جائے، چلتے پھرتے اور اٹھتے بیٹھتے، ہر وقت اسی احساس کو اپنے اوپر غالب پاتا ہے۔ دل اور عقل میں جنگ جاری رہتی ہے۔ طبیعت حدود کی پرواکے بغیر ابھارتی ہے کہ خواہش پوری ہو، خواہ جس ذریعہ سے بھی ہو۔ عقل خواہش پر لگام لگاتی ہے، الغرض طبیعت اور عقل کی اس کشمکش میں کبھی عقل کو غلبہ حاصل ہو جاتا ہے اور کبھی طبیعت ہی عقل کو دبادیتی ہے، غیر ازدواجی زمانہ خصوصاً ایامِ شباب میں یہی کشمکش ہے جس سے گزرنما پڑتا ہے۔

جو لوگ مادہ تولید کو غیر فطری طریقوں سے نکالتے ہیں ان کی صحت دائمی طور پر خطرہ میں گھر جاتی ہے اور وہ پھر بیوی کے لائق نہیں رہتے جس سے ملک و قوم کا بڑا نقصان ہے کہ آدمی کی پیداوار رک جائے گی اور عورتیں بے سہارا رہ جائیں گی۔

اس لئے حداز ضروری ہے کہ اپنے نفس اور خواہشات پر غلبہ کر کے انہیں ضبط کیا جائے، جس کے لئے اچھی صحبت اور نیک دوست ضروری ہیں، تاکہ زندگی نیکی کے ساتھ بسر ہو، حج یہ ہے کہ بری سوسائٹی سے برے خیالات کا دل و دماغ پر ہجوم اور اثر ہو جاتا ہے۔ لہذا مادہ تولید کی حفاظت کے لئے ہمیں بھرپور کوشش کرنے کے ساتھ درج ذیل افعال جو اس کے خالع کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں ان سے بچنا نہایت ضروری ہے مثلاً

☆ دوستوں سے گندی با تین سننا۔

☆ گندی فلمیں اور گانے دیکھنا۔

☆ گندے ناول اور کہانیاں پڑھنا۔

☆ تنگی تصویریں دیکھنا۔

☆ عشق و محبت کی کہانیاں پڑھنا

☆ لڑکوں (امروں) اور لڑکیوں کی طرف لمحائی ہوئی نظروں سے دیکھنا اور ان کے خیال کو دماغ میں مستقل جگہ دینا وغیرہ۔

محترم اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا اسباب سے نہ بچے تو بہت مشکل ہے کہ آپ اپنے ماڈل تولید کو محفوظ رکھ سکیں۔

کیونکہ مرد جب تک زندہ رہے اگر اس کے اعضاء رئیسہ درست رہیں اور اس کی مرداگی طاقت قائم رہے تو اس سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی نعمت نہیں، کیونکہ مردانہ طاقت ہی وہ چیز ہے جس سے سینکڑوں بیماریاں خود بخود ختم ہو جاتی ہیں لیکن اگر انسان میں یہ طاقت کم ہو جائے یا جسم میں نکلنے کی بجائے حد سے زیادہ نکلتا شروع ہو جائے تو پھر سینکڑوں بیماریاں خود بخود نہیں دار ہونا شروع ہو جاتی ہیں لہذا ہر انسان کا فرض ہے کہ اپنی اس طاقت پر خصوصی توجہ دےتا کہ وہ ایک بہترین اور پرسکون زندگی گزار سکے۔

ایک دفعہ کے ازال سے تقریباً دوارب جانداروں کا قتل ہوتا ہے یعنی دوارب جیتے جائے منی کے کرم موجود ہوتے ہیں جو شخص محض لذت پرستی اور غیر طبعی افعال کے ذریعے منی خارج کر کے ضائع کرتا ہے تو وہ کتنا انتہائی ظالم اور گناہ گار ہے۔

اولاد پیدا کرنے کی نیت سے بھی جس وقت مباشرت کی جاتی ہے اگرچہ اس وقت بھی اربوں جیتے جائے کرم موت کے گھاث اتر جاتے ہیں کیونکہ حمل ٹھہرانے کے لئے تو صرف ایک ہی کرم کی ضرورت ہے باقی تمام کرم ضائع ہو جاتے ہیں لیکن اس صورت میں ان کرموں کے ضائع ہونے میں مرد و عورت کی نیت کو دخل نہیں ہوتا کیونکہ اولاد کی خواہش سے مرد و عورت گہنگا نہیں ہوتے جبکہ اس سے ہٹ کر فسانیت اور شیطانیت کے کھیل مثلاً زنا، مشت زنی، اغلام یا کسی اور طریقے سے ماڈل کے اخراج کرنے والے سخت گہنگا رہیں۔

جو لوگ ان بد عادات کو اختیار کر کے اپنے جسم اور اپنی روح پرستم کے پیار توڑتے ہیں ان ملعونوں کا یہ طبقہ جس پر خدا کی اور خدا کے فرشتوں کی لعنتیں برستی ہیں اور وہ اپنے لئے بھی انکے نتیجوں کو مرنے سے پہلے اسی زندگی میں جن شکلوں میں دیکھے لیتے ہے اسی

سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ مرنے کے بعد ان کو کون حالتوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ جو کچھ ان پر گزرتی ہے کسی سے کہہ بھی نہیں سکتے۔ اندر ہی اندر گھٹتے ہیں اور لوگ ان کی کمزوریوں سے نفع اٹھاتے ہیں۔

☆..... ان کے نقصانات کا اندازہ کرنے کے لئے یہ اقتباس پڑھیں جو ایک معتمد حکیم کی تحریر ہے:

”استمنا بالید (اپنے ہاتھ سے منی نکالنے والے یعنی مشت زنی کرنے والے) اس بد خصلت اور فتح حرکت کی ابتداء تو افریقہ سے ہوئی لیکن عرب، مصر، ہندوستان بلکہ دنیا کے تمام مہذب اور غیر مہذب ممالک میں یہ بد عادت قدیم ایام سے کم و بیش برابر جاری ہے اکثر طالب علم مجرد لوگ اور ریا کار زاہد ہی اس مرض میں جتنا ہوا کرتے ہیں۔

یہ ایک ایسا فتح اور شنیع فعل ہے کہ جس کی بدولت بہت سے خاندان تباہ ہوئے اور جوڑ ہے ہیں، برادران وطن کی عام ناطاقتی اور کمزوری اس کی بین شہادت ہے۔ صرف یہی ایکی حرکت ناشائستہ آج کل ہماری شلوؤں کو بیحد کمزور بنارہی ہے جوانوں کی جوانی خاک میں ملانے والی، شباب کی امتنگوں اور حوصلہ پر پانی پھیرنے والی اور ترقی و ترفع کے ولولوں کو ملیا میث کرنے والی یہی بدترین خصلت ہے۔

کاش! اس دبائے عام کے مہلک نتائج اب بھی جوانوں کے سامنے آئیں۔ کاش! ان کی آنکھیں کھلیں اور سینکڑوں واقعات سے عبرت و بصیرت حاصل کریں۔ یہ بات دشوق سے کبھی جاسکتی ہے کہ اس تباہ کن عادت میں اسی فیصد آدمی گرفتار ہیں۔ یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے اپنی بہترین زندگی کو خاک میں ملا کر زندہ درگور ہو کر ہمیشہ کف افسوس ملتے رہتے ہیں، ان نتائج کا اثر قلب و دماغ و جگر و معدہ و گردوں اور آلات تولید پر یکساں پڑتا ہے۔ اور یہ بات مانی جا چکی ہے کہ ہاتھ میں ایک قسم کی سمیت (زہر یا اپن) ہوتی ہے۔

☆..... امام مالک رض سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو اپنے عضو تناسل کو رگڑے، تو

آپ نے جواب میں سورہ مومون کی ابتدائی آیات تلاوت فرمائیں۔

”بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے۔ جو اپنی نماز میں گزر گراتے ہیں۔ اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے۔ اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں۔ اور وہ جو اپنی شر مگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیجوں یا شرعی باندیوں پر جوان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں۔ تو جوان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔“ (سورہ مومون: ۱۷)

معلوم ہوا کہ مرد و عورت کو خلاف فطرت طریقے سے منی نکالنا حرام ہے۔ شیطان کے جال میں ایسے لوگ جلد پھنس جاتے ہیں جو شریعت سے بے خبر ہوں۔ جن کے ایمان میں ضعف ہو اور قوت ارادی کمزور ہو۔ جب شہوت غلبہ کرے تو یہ کام کر بیٹھتے ہیں۔ اس عادت سے نجات کا راستہ یہ ہے کہ آدمی اسلامی تعلیمات کا التزام کرے۔ فاسقوں کی صحبت سے بچے اور شیطان کے مکروہ فریب کو سمجھے۔

اس عادت بد کے برے اثرات درج ذیل ہیں:

☆..... مخلوق کے چہرے کے رنگ بدلتے رہتے ہیں۔ کبھی سرخ ہو جاتا ہے تو کبھی زرد، کبھی اور کوئی رنگ آ جاتا ہے۔

☆..... کثرت سے جلق کرنے والا بے چین رہتا ہے۔ اس کے اندر اپنی شہوت کو ضبط کرنے کی قوت ختم ہو جاتی ہے اور جلد اپنے ارادے کو پورا کر لیتا ہے۔

☆..... دل پر یثان و غمکن رہتا ہے دائیٰ تفکرات اور خوف اسے گھیرے رکھتے ہیں۔ ایسا آدمی لوگوں کے سامنے نہیں آ سکتا۔ آجائے تو شرمندگی کی وجہ سے ان سے بات کرنے پر قدرت نہیں رکھتا۔

☆..... ہر وقت جنسی تصورات سے دماغ انہائی کمزور ہو جاتا ہے اور آدمی کو جماع کے وقت پوری شہوت نہیں ہوتی۔

☆..... عضو تناسل ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ بہت سے اطباء سے ثابت ہے کہ مردانہ قوت مضبوط ہو جاتی ہے حتیٰ کہ بیوی کے پاس جانے کے قابل نہیں رہتا اور نامرد ہو جاتا ہے۔

دوسری فواید کا بھی یہی حال ہے لہذا عقل مند کو ان بے حیائی کے کاموں سے بچنا چاہئے۔
 ایک اور فتنج و شنج حرکت بھی ہوتی ہے۔ وہ اغلام (یعنی ہم جنس پرست) ہے، یہ ایک قدیم فعل ہے جو سب سے پہلے حضرت لوٹ علیہ السلام کی قوم میں پیدا ہوا قرآن میں اس کا ذکر یوں آتا ہے:

”اور لوٹ کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے نہ کی۔ تم تو مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے۔“ (الاعراف: ۸۱-۸۰)

قرآن مجید میں دیگر مقامات پر بھی یہی یہی بدل کر اس غیر فطری فعل کی تسلیمی کا احساس دلایا گیا ہے۔ خود تاجدار انہیں اللہ علیہ السلام کے اس حوالے سے مختلف ارشادات ہیں:

☆..... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”سب سے زیادہ خطرہ کی بات جس کے بارے میں اپنی امت کے متعلق اور زیاد ہوں قوم لوٹ کا عمل ہے۔“ (ابن ماجہ)

☆..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ میں اللہ علیہ السلام کا فرمان ہے: ”اللہ اس شخص پر لعنت کرے جو لوٹ علیہ السلام کی قوم والا کام (لڑکوں اور مردوں سے بدقعنی) کرتا ہے۔“

☆..... مزید فرمایا: ”اللہ علیہ السلام اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جس نے مرد یا عورت کے پا خانہ کی جگہ پر بدقعنی کی ہوگی۔“

☆..... مزید فرمایا: ”جب کوئی مرد، مرد سے بدقعنی کرتا ہے تو وہ قوم لوٹ میں لکھا جاتا ہے۔ جب مرد، مرد سے بدقعنی کرتا ہے تو زمین ان کے نیچے سے، آسمان انکے اوپر سے اور گھر اور چھت پکارا ٹھنتے ہیں اور کہتے ہیں اسے پروردگار ہمیں اجازت دے کہ

ہم ایک دوسرے سے مل جائیں اور ان کو درمیان میں پیس کر کھدیں اور ان کے لئے عذاب اور عبرت بن جائیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا صبر ان کے کرتوت سے وسیع ہے جو مجھ سے چھوٹ نہیں سکتا۔
(بحوالہ ذم المحتوى)

اس کے نتائج بھی قریب جلق ہی جیسے ہوتے ہیں اور اس علت کا گرفتار بھی ایسی ہی پریشانی اٹھاتا ہے جیسے مخلوق ان دونوں صورتوں میں عضو مخصوص کے پٹھے بالکل کمزور ہو جاتے ہیں اور مانند پڑ جاتے ہیں نیز رطوبات فاسدہ جمع ہو کر اس کو فعل طبی سے روک دیتی ہے۔ اور اسی وجہ سے ضعف انتشار اس کا اولین نتیجہ ہوتا ہے۔
(حاذق)

نوجوانوں کو چند ضروری ہدایات

آج کل کا نوجوان عالمِ شباب میں مشت زنی اور جلق جیسی بری عادات میں بتلا ہو کر اپنی زندگی برداور بیٹھتا ہے اور پھر درور کی خاک چھانتا پھرتا ہے۔ ان افعال سے خون کمزور ہو جاتا ہے، چہرے پر زردی چھا جاتی ہے، آنکھیں اندر ہنس جاتی ہیں اور آنکھوں کے گرد سیاہ حلق پڑ جاتے ہیں، چار قدم چلنے سے دل دھڑ کنے لگتا ہے غرض یہ کہ طاقت جسمانی مفقود ہو جاتی ہے رہا سہا تیل جو جراغ میں ہوتا ہے وہ روزمرہ کے جریان اور احتلام وغیرہ کھینچ لیتے ہیں۔ عضو مخصوص پتلہ، کمزور اور چھوٹا ہو جاتا ہے جس سے فریقین کو وہ لذت و سرست حاصل نہیں ہوتی جو تدرست جوڑے کو حاصل ہوتی ہے اس طرح دونوں سچی تکیں سے محروم رہتے ہیں مرض بڑھ جانے پر ملاپ کی قوت بالکل مفقود ہو جاتی ہے۔ اس درجہ پر پہنچ کر حالت خطرناک ہو جاتی ہے اور وہ مہلک امراض میں بتلا ہو کر اپنے آپ کو زندہ درگور کر لیتا ہے۔

میرے نوجوان اسلامی بھائیو! اپنی جوانی کے پودے کو خود جڑ سے نہ کاٹو اپنی قیمتی زندگی کے خود نادان دوست مت بنو۔

.....☆
جوانی کے زمانے کی ابتداء غذا، آب ہوا، حالات و ماحول اور عمر کے لحاظ سے بھی ہوتی ہے۔ گرم ممالک میں خصوصاً ہمارے ملک پاکستان میں جوانی کا زمانہ اکثر چودھویں یا پندرہویں سال کے قریب شروع ہوتا ہے۔ جوانی کے فوراً بعد جو

وقت آتا ہے اس طوفانی زمانہ میں جذبات کی تکیں اور آرام کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ غذا سادہ اور ایسی ہو جس سے جنسی جذبات نہ بر جائیں۔

نیک لوگوں کی صحبت ہو، نجاش لشیچر، اخلاق سوز فلمیں اور ناولوں سے پرہیز کیا جائے۔ ☆

جنسی اعضاء کو صحت مند اور تدرست رکھنے کے لئے عام جسم کی صفائی اور پاکیزگی کے ساتھ ساتھ موئے زیرتاف کی صفائی بھی ہر ہفتے کرنی چاہئے۔ ☆

پیشاب کی خواہش ہونے پر فوراً اکر دینا چاہئے پیشاب کرو کنے سے احتلام ہونے لگتا ہے رات کو سوتے وقت ضرور پیشاب کرنا چاہئے۔ ☆

قبض نہ ہونی چاہیے۔ ☆

جنسی خواہش جوانی کے زمانہ سے شروع ہوتی ہے اس لئے فوجوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ بچتگی حاصل ہونے تک اپنی جنسی امتنگوں کو قابو میں رکھیں تاکہ آگے چل کر مناسب وقت پر وہ ان سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکیں۔ ☆

عورتوں اور ہم عمر لڑکیوں سے بات چیت کرنے سے سخت پرہیز ضروری ہے۔ کیونکہ اس طرح جنسی جذبات جوش میں آ جاتے ہیں اور پھر اس کی تکیں کے لئے غلط راستوں یا گناہ ہگارانہ تعلقات قائم کر کے مصیبتوں میں پھنسنا پڑتا ہے۔ ☆

انسانی نسل کی بڑھوٹری کے لئے شادی مذہبی، اخلاقی اور قانونی طریقہ ہے لہذا جنسی جذبات کو غلط راستوں پر ڈالنے کی بجائے اسے کنٹرول میں رکھ کر شادی تک محفوظ رکھنا چاہئے تاکہ آپ ازدواجی زندگی کا پورا فائدہ اٹھا سکیں۔ ☆

غیر فطری جنسی تکیں کے طریقوں سے بچنا چاہئے نیز بازاری عورتوں سے بچنا چاہئے کیونکہ ایسی بیشتر عورتوں جنسی امراض مثلاً آتشک، سوزاک اور ایڈز وغیرہ میں بدلنا ہوتی ہیں۔ ☆

آج دنیا میں جتنے بھی جنسی امراض پائے جاتے ہیں۔ یہ بھلے گھرانوں میں کہاں سے آتے ہیں؟

اس کا ایک ہی جواب ہے کہ بازاری جسم فروش عورتیں، جنی امراض کو پھیلاتی ہیں۔ آتشک اور سوزاک جیسے مرض عام طور پر ان عورتوں کو ہوتے ہیں جو طرح طرح کے مردوں کے ساتھ راتیں گزارتی ہیں۔ ان کے قرب آنے جانے پر یہ چھوٹ کے مرض بھلے لوگوں کو بھی اپنا شکار بنایتے ہیں۔ پھر یہ لوگ گھراوٹ کر جب اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرتے ہیں تو ان کو بھی اس مرض میں بمتلاکر دیتے ہیں اور اس طرح جنی امراض پھیلتے جاتے ہیں کیونکہ یہ چھوٹ کی بیماریاں ہوتی ہیں۔ اس لیے ایسے مرد اور عورتیں بھی ان کی شکار ہو جاتی ہیں جو نیک چلن اور پاک دامن ہوتے ہیں۔

اب ہم ان خطرناک امراض اور ان کے نقصانات کا مختصر بیان کرتے ہیں جو ان بد عادات کی وجہ سے انسان کو آگھیرتی ہیں:

مرض ایڈز کیا ہے؟

یہ سمجھ لے کہ ایڈز کا دوسرا نام موت ہے۔ اس کے تمام وائرس بے رنگ، بے بو، بے ذائقہ ہیں، نظر نہیں آتے، جو اس شخص سے نہیں پہچانے جاتے۔ وائرس اڑنیں سکتا، منہ یا تھوک میں پایا جا سکتا ہے، پیشاب یا پا خانے، منی یا مذی میں ہوتا ہے۔

وجہات

☆ ہم جنس پرستی، یعنی آدمی کا آدمی کے ساتھ جنسی ارتکاب کرنے سے۔

☆ غیر ہم جنس پرستی، یعنی عورت کا مرد اور مرد کا عورت کے ساتھ غیر فطری جنسی فعل اور زنا کرنے سے۔

☆ ایڈز زدہ انسان کا خون کسی تند رست کو دینے سے۔

☆ ایڈز زدہ مریض کی استعمال شدہ سرخچے۔

☆ اگر میاں بیوی میں سے کسی ایک کو ہوتا میاں سے بیوی اور بیوی سے میاں کو جنسی مlap کی وجہ سے لگ سکتی ہے۔

☆ مرد کے مرد سے جنسی فعل میں بھی لگ سکتی ہے۔ ایڈز کے مریض سے ہاتھ ملایا

جاسکتا ہے۔

☆ اگر ایڈز کے مریض کو تجویز لگانے کے بعد نہ سوسائٹی کو سولی چھپ جائے تو ایڈز ہو سکتی ہے۔

☆ اگر مریض کے تھوک کے کسی جسم پر گر جانے کے بعد اس جگہ کوختی سے کھجا یا جائے تو وہ اس جسم میں داخل ہو سکتا ہے۔

☆ یہ بیماری بے حیاؤں کی بیماری ہے جو کہ حیاداروں کو بھی لگ سکتی ہے۔

علامات

☆ اس بیماری کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ اس سے انسانی دفاعی نظام یعنی قوتِ مدافعت کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔

☆ چلنے پھرنے کی سکت نہیں رہتی۔

☆ کسی کام کو دل نہیں لگتا۔

☆ خون میں سفید خلے تباہ ہو جاتے ہیں اور مریض خون کی کمی کا شکار ہو جاتا ہے۔
نوجوان اسلامی بھائیو! ان بدکار لوگوں کا طبقہ اتنا بد بخت اور بد نصیب ہے کہ انہوں نے اللہ ﷺ کے ایڈز کی شکل میں نازل ہونے والے عذاب کو دیکھ کر اور اس سے ہلاک ہونے کے بعد بھی زنا جیسے جرم سے معافی مانگنے، توبہ کرنے اور عرفت و عصمت و پاکدامتی و پاکبازی کو اختیار کرنے کا اللہ ﷺ سے وعدہ نہیں کیا بلکہ کندزم وغیرہ جیسے حیلوں سے اس عذاب سے بچنے کے لیے حفاظتی اقدامات اختیار کر لیے۔ لیکن گناہ و بدکاری نہ چھوڑی، اللہ ﷺ کے نازل کردہ ضابطہ حیات سے جنگ ہی ان کی تباہی کا سبب بن رہی ہے۔ ہمیں بھی ان کے بد انجام سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

مرض آتشک کیا ہے؟

یہ ایک متعددی مرض ہے جو عام طور پر افعال بد کے نتیجہ میں اعضاے تناول پر ہوا کرتا ہے۔

علامات

اس کے تین درجے ہیں ہر ایک درجہ کی علامات علیحدہ ہیں،

☆ پہلے درجہ میں مرض لگنے کے اکثر تین ہفتے بعد اس مقام پر پہلے ایک سخت ابھار یا ایک سرخ پھنسی پیدا ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ بڑھ کر پھٹ جاتی ہے اور ایک زخم بن جاتا ہے جو کہ بعد میں پھیلتا جاتا ہے۔

☆ دوسرے درجہ میں یہ جلد کے علاوہ جھلپر بھی نمودار ہوتا ہے۔

☆ تیسرا درجہ میں بڑی بڑی گانھیں نمودار ہو جاتی ہیں اور نازک مقامات پر مثلاً مقعد یا اردو گردھصیوں کے نزدیک اور ان کے اوپر پھیل کر پھٹھ بن جاتے ہیں، میریض لا غر ہو جاتا ہے۔

وجوہات:

اس کا باعث ایک خور دینی کیڑا ہے اور یہ اعضاے تناصل کی رطوبت میں پایا جاتا ہے۔ مردوں میں غلفہ یعنی سپاری یا عضو تناصل کے کسی اور حصہ پر نازہ یعنی پیشاب کی نالی اور عورتوں میں اب ہائے اندام نہانی کے اندر کی طرف یا فم رحم میں ہو جاتا ہے۔ یہ بازاری عورتوں کے مlap کی وجہ سے یا موروثی بھی ہو سکتا ہے نیز میریض آتشک کا جھونٹ کھانے پینے، اسکے ساتھ سونے یا اس کا لباس پہننے سے بھی ہو سکتا ہے۔

مرض سوزاک کیا ہے؟

یہ بھی ایک متعددی مرض ہے جو ایک جرثومہ سے پیدا ہوتا ہے جس سے پیشاب کی نالی میں زخم ہو کر پیپ آنے لگتی ہے۔

علامات:

☆ عضو تناصل میں نیس، سرخی سوزش اور منہ کا پھول جانا اور سرے پر سوزش کا پیدا ہونا۔

☆ پیشاب کرتے وقت کم و بیش تکلیف ہونا اور بعض اوقات ایسا محسوس ہوتا ہے کہ

عضو تناصل میں سے پیشتاب کرتے وقت گرم پانی کی دھار یا کوئی کانگز رہا ہے۔

☆..... بعض دفعہ ورم بھی کم و بیش معلوم ہونے لگتا ہے اور اس اثناء میں زرد قسم کا مادہ نکنا شروع ہو جاتا ہے جس سے تکلیف ہوتی ہے اور بالخصوص پیشتاب کرتے وقت ہمیشہ سخت تکلیف ہوا کرتی ہے اس وقت مریض کی حالت بہت سخت قابل رحم ہو جاتی ہے اور رات کو بالکل نیند نہیں آتی۔

☆..... بہت دردناک سوزش عضو تناصل میں بار بار ہوا کرتی ہے جس سے سخت بے چینی اٹھانا پڑتی ہے اور اگر اس مرض کا علاج نہ کیا جائے تو تکلیف بہت بڑھ جاتی ہے اور رطوبت زرد ہو جاتی ہے اور پھر خون ملا ہوا آنے لگتا ہے۔

وجہات:

☆..... عام طور پر یہ مرض افعال بد اور زنا کاری سے ہوتا ہے۔

☆..... سوزاک زدہ عورتوں سے یا ملائپ کرنے سے یہ مرض ہو جاتا ہے

☆..... نہار منہ شراب پینے سے،

☆..... سرخ مرچ اور گرم مصالح کے زیادہ استعمال سے بھی پیشتاب کی نالی میں سخت سوچن ہو کر پیپ آنے لگتی ہے۔

☆..... مباشرت کے بعد بغیر پیشتاب کیے سوچنے سے۔

☆..... حالت حیض و نفاس تین مباشرت کرنے سے۔

☆..... گرمی کے موسم میں چونا یا گرم ریت پر پیشتاب کرنے سے۔

☆..... عورت کو بوجہ گرمی جریان و رحم ہو تو مرد کو عورت سے مباشرت کرنے پر سوزاک کا مرض لاحق ہو جاتا ہے۔

مرض عقم کیا ہے؟

یہ اس حالت کا نام ہے جب مرد کے مادہ منویہ میں کرم منویہ کی تعداد کم ہو یا وہ غیر طبعی ہوں یا بالکل مفقود ہوں۔

☆..... اس مرض کا مریض اولاد پیدا نہیں کر سکتا۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ اس میں قوت باہ کی کمزوری ہو۔ مرض کا پتہ اس وقت چلتا ہے جب شادی کے بعد اولاد نہیں ہوتی اور مادہ منویہ کوئیٹ کرنے پر پتہ چلتا ہے۔ سوزاک کے مریض بعض اوقات اس میں بنتا ہو جاتے ہیں۔

مرض سرعت انزال کیا ہے؟

اس میں ملاب کے وقت طبعی مدت سے کم وقت میں انزال ہو جاتا ہے اور یہ ایک ایسا عارضہ ہے جو غل ملاب کی تجھیں نہیں ہونے دیتا۔

اختلاف مزاج و عمر کی وجہ سے مختلف اصحاب میں مدت یعنی منی کے اخراج میں فرق ہوتا ہے جوانی میں یہ سبجا کم ہوتا ہے حالت صحت میں یہ وقفہ ایک ڈیڑھ منٹ سے چار پانچ منٹ تک ہوتا ہے۔

علامات:

☆..... ملاب کے فوراً بعد یا بغیر ملاب کے منی خارج ہو جاتی ہے،

☆..... بعض اوقات صرف شہوانی خیالات سے ویرج خارج ہو جاتا ہے،

☆..... اکثر کامل انتشار نہیں ہوتا اور طبعی لذت حاصل نہیں ہوتی، چونکہ مریض اپنے ارادے میں کامیاب نہیں ہوتا اس لئے نادم رہتا ہے۔

وجوهات:

☆..... کثرتِ ملاب یا جلق سے

☆..... زکاوۃ حس

☆..... منی کی کثرت

☆..... حدتِ منی یا رقتِ منی

☆..... کمزوری اعضا نے رئیس و اعصاب۔

مرض عدم انزال کیا ہے؟

اس مرض میں انزال کے وقت منی کا اخراج نہیں ہوتا اور شہوت بجھ جاتی ہے۔

علامات:

- ☆..... عورت کے صحت مند ہونے کے باوجود بچہ پیدا نہیں ہوتا کیونکہ عدم انزال یا انزال کے باوجود ویرج میں اولاد پیدا کرنے والے کیڑے نہیں ہوتے۔
- ☆..... آنک کے مریضوں میں یہ مرض دو طرح سے پیدا ہوتا ہے۔
- ☆..... ایک تو اس مرض کے زہر میلے اثرات سے ویرج کے کیڑے تلف ہو جاتے ہیں۔
- ☆..... دوسرا خصیہ کے اندرورم اور گانٹھ پیدا ہو کر خصیہ بے کار ہو جاتا ہے۔
- ☆..... اس طرح سوزاک سے بھی ویرج کے کیڑے تلف ہو جاتے ہیں۔
- ☆..... دُق سے بھی اس قسم کے نتائج پیدا ہوتے ہیں۔
- ☆..... سرطان سے بھی یہ مرض پیدا ہو سکتا ہے۔

”تجھے شادی کے پچھے عرصہ بعد تک اولاد نہیں ہوتی تو اس کا الزام عورت پر لگایا جاتا ہے۔ اور دوسری شادی کر لی جاتی ہے اور پھر دوسری شادی کے بعد بھی اولاد نہیں ہوتی، اس لئے دوسری شادی سے پہلے مرد و عورت کو اچھی طرح طبی معافی کر لینا چاہئے۔“

(مردانہ امراض اور ان کے علاج کا تفصیلی مطالعہ کتاب ”تجھے شادی میں علاج و امراض“ میں فرمائیں مصنف حکیم محمد اسلم شاہین عطاری (مطبوعہ ادارہ بند)

غیر فطری طریقوں سے تکمیل شہوت اسلام کی نظر میں

اسلام نے اسی لئے نسل انسانی کے ساتھ ان خباشت کرنے والوں کی سخت سزا میں مقرر کی ہیں۔

☆..... حدیث نبوی ﷺ ہے:

”تم جس کو دیکھو کہ وہ قوم لوٹ کا عمل کرتا ہے تو قابل اور مفعول دونوں کو قتل

کرڈ الو۔

(ترمذی)

☆..... حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے:
”اللہ علیکم حق بات کہنے میں شرم نہیں فرماتا یہ بات آپ ﷺ نے تم مرتبا فرمائی
لہذا تم عورتوں کے پائخانے کے مقام میں نہ آؤ۔“ (ابن ماجہ)

☆..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جو شخص کسی کا، ہن کے پاس جاتا ہے اور اس کی بتائی ہوئی باتوں کو سچا جانتا ہے
یا اپنی بیوی سے حالت حیض میں یا پائخانے کے مقام میں مبادرت کرتا ہے تو یقیناً
اس نے شریعت کا انکار کر دیا جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی ہے۔“

محترم اسلامی بھائیو! اس سے حقوق نسوانی کا تلاف کرنا بھی لازم آئے گا اس لئے
کہ عورت سے مبادرت کرنا عورت کا حق ہے اور مقدمہ میں مبادرت کرنے سے یہ حق بری
طرح مجرد ہوتا ہے نہ عورت کی خواہش کی محیل ہوگی اور نہ مقصود مبادرت حاصل ہوگا۔
مادہ تولید کی بربادی کی شکل یہ بھی ہے کہ بیوی کے ساتھ کوئی لواطت کا ارتکاب کرے۔

☆..... حدیث پاک میں یہ بھی ہے:
اللہ علیکم اس شخص کو نظر ترمیم سے نہیں دیکھے گا جو کسی مردی لے عورت سے لواطت
کرتا ہے۔“ (ترمذی)

اسی انسانی امانت کی خیانت کی ایک شکل یہ بھی ہے۔ جس کی طرف حدیث ہی
میں اشارہ کیا گیا ہے اور سخت سزا تجویز کی گئی ہے یعنی:
”جو کسی چوپا یہ سے وطی کرے اس کو قتل کرڈ الو۔“ (جمع الغوائد)
مادہ تولید کو ہاتھ وغیرہ سے نکال کر ضائع کرنا اسلام میں اس کی بھی سختی کے ساتھ
مانع ہے کی گئی ہے:

محترم اسلامی بھائیو! تجربہ و مشاہدہ کی بات ہے غیر فطری جنسی فعل والوں کے
چہرہ کی رونق غالب ہو جاتی ہے۔ ایک پہنچ کر اہوا، اور بے رونق آدمی معلوم ہوتا ہے، اپنی
تندروتی کی نعمت سے وہ محروم ہو جاتا ہے۔ بسا اوقات مردمی اور رجولیت کی قوت کو بھی یہ

عادت کھو دیتی ہے۔

بہر حال جو کچھ اخصار کے ساتھ عرض کیا گیا، اس سے اتنی بات کھل کر سامنے آگئی کہ وہ تمام طریقے جو غیر فطری ہیں، اسلام میں ان کاختی کے ساتھ سد باب کرنے کی کوشش کی گئی ہے کیونکہ شخصی، خاندانی اور عام انسانی نقصانات کا دروازہ ان سے کھل جاتا ہے۔ قوم کی قوم اور نسل کی نسل کو انہی بری عادتوں نے تہس نہیں کر کے رکھ دیا ہے۔ مگر انسان جب شادی کر لے اور جائز راستہ حصول خواہش کے لئے پیدا ہو جائے تو پھر وہ اس خود آفریدہ سکھش سے نجات پا جاتا ہے اور فضول خیالات سے محفوظ ہو کر وقت کو صحیح مصارف میں صرف کرنے کا موقع خود بخوبی میں رکھ دیتی ہے اور یکسوئی میسر آتی ہے اور یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ جو کام یکسوئی اور دل کی طہانتی کے ساتھ انجام پائے گا وہی نتیجہ خیز ہو گا۔

مقاصد زکار

زان و شوہر کے باہمی جسمی تعلقات کے تین ضروری مقاصد بیان کئے گئے ہیں:

☆.....پہلا فائدہ یہ ہے کہ نسل انسانی کے اجراء کا یہ ذریعہ ہے۔

☆.....دوسرہ فائدہ یہ ہے کہ طبی نظر سے مادہ تولید اگر جسم سے خارج نہ ہو تو طرح طرح کے امراض کا خطرہ رہتا ہے۔

☆.....تیسرا فائدہ یہ ہے کہ ماہرین ڈاکٹروں اور حکیموں کی رائے ہے کہ انسانی صحت کی حفاظت کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب جماعت بھی ہے۔
(زاد العاد)

مادہ تولید اور اس کا اخراج

☆.....جالینوس کا قول ہے کہ:

”مادہ تولید پر آگ اور ہوا غالب ہے اور اس کی طبیعت گرم و تر ہے۔ اس کا فاضل حصہ جب بھی روک لیا جاتا ہے یا رُک جاتا ہے اور اسی طرح ایک عرصہ تک رکا رہتا ہے تو اس سے خراب قسم کی یہاں یا جنم لیتی ہیں کبھی وسوس کی یہاں رکھی ہوتی ہے، کبھی جنون کا مرض لاحق ہو جاتا ہے اور کبھی مرگی کی یہاں پیدا

ہوتی ہے۔ نیز مادہ تولید کا اخراج معتدل صحت پر خوشگوار اثر ڈالتا ہے۔ بہت سی بیماریوں سے آدمی محفوظ رہتا ہے ورنہ رکاوٹ سے ایک زہر یا مادہ تمام جسم میں دوڑ جاتا ہے جو صحت کے لئے ضرر ہوتا ہے اور اسی وجہ سے زیادتی کے وقت انسانی طبیعت اس کو باہر نکالنے پر مجبور کرتی ہے۔ (زاد الحاد)

☆..... ”نفسی“ جو طب کی مشہور کتاب ہے، اس کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ: ”عورت سے مقاربت اس وقت کرنا چاہیے جب طبعی خواہش پوری قوت سے اس کی مقاضی ہو۔ طبیعت کا واقعی تقاضا ہو، تکلف اور جبری تصورات و خیالات کا نتیجہ نہ ہو۔ تقاضے کی طبعی علامت یہ ہے کہ مادہ تولید میں گویا اضطراب والہاب کی کیفیت محسوس ہو، بے قراری کا سا حال طاری ہو جائے۔ یہی مقاربت کا صحیح وقت ہے، ورنہ اس کے بغیر صحت کو اس فعل سے نقصان ہی پہنچتا ہے۔“

نقصانات یہیں ختم نہیں ہو جاتے بلکہ اور بھی مفاسد پیدا ہوتے ہیں۔

☆..... مادہ تولید زہر آلو و طبیعت میں بدل جائے گا اور یہ زہر آلو مادہ دل اور دماغ کی طرف زہر آلو دردی بخارات کو روائہ کر دے گا، جوشی، مرگی اور اس طرح کی دوسری بیماریوں کا موجب ہوگا۔

☆..... مادہ تولید جو خود نکلنے کے لئے بے چین ہو تو اس کا خارج کرنا ضروری ہے تاکہ غذا قبول کرنے کی صلاحیت پیدا کر سکے۔ (نفسی)

☆..... مقاربت سے بالکل کنارہ کش نہ ہونا چاہیے ورنہ جس طرح اس کوئیں کاپانی خراب ہو جاتا ہے جس کاپانی نکالا نہیں جاتا۔ یہی حشر کلی پر ہیز کا بھی ہوگا۔

☆..... ترک مقاربت اگر کچھ عرصہ قائم رہے تو اعصاب کی قوتیں کمزور پڑ جاتی ہیں، اس کے سوت بند ہو جاتے ہیں اور نسلی عضو سکڑ کر رہ جاتا ہے۔

☆..... علامہ نووی علیہ السلام لکھتے ہیں:

”مرد پر جنسی میلان کا تقاضا بسا اوقات مستول ہو جاتا ہے اگر اس تقاضے کی

حکیل میں تاخیر سے کام لیا جائے گا تو نقصان بدن کو بھی پہنچتا ہے اور دل کو بھی،
بینائی کو بھی۔“ (نووی شرح مسلم جلد ۱)

☆.....حضرت شاہ ولی اللہ عزوجلہ فرماتے ہیں:

”مادہ تولید کی پیداوار میں جب زیادتی پیدا ہو جاتی ہے تو اس کا بخار دماغ کی طرف چڑھتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خوب صورت عورتوں کو دیکھنا آدمی کا محبوب مشغله بن جاتا ہے اور ان کی محبت دلوں میں جگہ بنانے لگتی ہے، اس بخار کا ایک حصہ شرمنگاہ کی طرف بھی آتا ہے، جس کی وجہ سے تقاضے میں شدت پیدا ہوتی ہے اور مقاربت کی قوت ابھرتی ہے اور یہ عموماً نوجوانی کے دور میں ہوتا ہے اور شادی نہ ہونے کی صورت میں بالآخر یہ چیز زنا کے لئے ابھارتی ہے۔ اس سے انسان کے اخلاق گندے ہونے شروع ہوتے ہیں اور ایک دن شہوت اسے بڑے خطروں میں ڈال دیتی ہے۔“ (جگہ اللہ البالغ)

محترم اسلامی بھائیو! ان تمام اقوال سے معلوم ہوا کہ شادی کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ مادہ تولید کا اخراج تقاضے کی شدت کے وقت نہ کیا جائے گا تو صحت بھی بگرتی ہے اور اس کے سوابھی بہت سے دینی و دنیوی نقصانات کا آدمی نشانہ بن جاتا ہے۔

ہم بستری کے فائدے

☆.....رحمت عالم عزوجلہ نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

”اے جماعت نوجوانان! تم میں سے جو اسباب مقاربت پر قدرت رکھے اسے چاہئے کہ وہ نکاح کرے، نکاح آنکھوں کے زنا سے بچاتا ہے اور شرمنگاہ کا محافظ ہے۔“ (مشکوٰۃ، البخاری و مسلم)

☆.....جالینوس نے اپنی کتاب حظہ الصحة میں لکھا ہے کہ:

”بیوی سے اختلاط مخصوص اعتدال کے ساتھ تندرنی کے مختلف ذرائع میں سے

ایک بڑا ذریعہ ہے اور بہت سے امراض کی شفائے۔“

☆..... نفسی لکھتے ہیں:

”مقاربت کرنے سے حرارت عزیزی بڑھتی ہے اور یہ فعل بدن کو غذا قبول کرنے کی صلاحیت بخشا ہے انسان کو خوش رکھتا ہے، غصہ کو توڑتا ہے، بے ہودہ خیالات کو دور کرتا ہے اور بہت سے سوداومی اور بلغی امراض کے لئے مفید ہے۔ ترک مقاربت صحت کے لئے مضر ہے اور اس سے پرہیز کرنے والا بہت سی تکلیفوں اور مہلک یہماریوں میں بتلا ہو جاتا ہے۔“

(نفسی)

ہم بستری میں اعتدال

مگر اسکا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ اعتدال کی حدود کو توڑ کر اسی مشغلہ میں آدمی ڈوب جائے کیونکہ یہ بے اعتدالی بھی سخت مضر ہے۔ اور جالینوں اور نفسی کے جواقوال نقل کئے گئے ہیں اس میں اس طرف اشارہ موجود ہے کہ اس فعل میں اعتدال کا لحاظ از حد ضروری ہے، صادق اور پچھے تقاضے کے بعد ہی یہ مفید ہے، ورنہ خواہ تجوہ زور و جبر سے آمادہ ہو کر اس میں مشغول ہوناحد سے زیادہ مضر ہے۔

☆..... نفسی لکھتے ہیں:

”مقاربت کی کثرت قوت کو گھٹادیتی ہے، برگ بچھوں کو نقصان پہنچاتی ہے پھر اس سے رعشہ، فانج اور تشنج پیدا ہوتا ہے اور بینائی کی قوت کمزور ہوتی ہے۔“

(نفسی)

معلوم ہوا کہ مقاربت کی زیادتی انسان کو سخت نقصان میں ڈالتی ہے۔ اس سے پرہیز بڑی حد تک ضروری ہے اور یہ فعل اس حد تک رہے جو اس کی صحت کے لیے مفید ہو اور دین کے کاموں میں الجھنوں سے محفوظ رکھے۔

جوانی کی حفاظت

مادہ تولید کا خارج ہوتے رہنا صحت کے لئے ضروری ہے، لیکن قدرت نے جو فطری طریقہ اس کے اخراج کا مقرر کر دیا ہے اس سے انحراف کر کے جو لوگ مادہ تولید کو غیر فطری طریقوں سے نکال نکال کر برپا دا اور ضائع کرتے ہیں ان کو قدرت کے انقام سے ڈرنا چاہیے۔

آدمی آئندہ نسلوں کا امین ہے، اس امانت کے ساتھ خیانت ہولناک مستقبل کو سامنے لاتی ہے، اتنا ہولناک جس کا اندازہ اس وقت نہیں ہوتا جس وقت خیانت کرنے والے اس امانت میں خیانت سے کام لیتے ہیں اور غیر فطری را ہوں سے اس کو ضائع کرتے ہیں۔

تحفظ عفت و عصمت کے قوانین اور لوازمات

عصمت و عفت کے تحفظ کے سلسلہ میں اسلام نے کچھ ایسے آئین و قوانین پیش کئے ہیں جن کا تعلق رات دن کی زندگی سے ہے اور ان کا لحاظ و پاس ہر محاذ انسان کے لیے بہت ضروری ہے، کیونکہ ان میں ذرا سی غفلت اور کوتا ہی انسان کی عفت کو مجرور کر دلانے کے لیے کافی ہے۔

جنی میلان جوانان کے خیر میں پیوست ہے، اس میں کچھ ایسی وحشت و دردگی ہے جو معمولی سی بے جوابی کو برداشت نہیں کرتی اور موقع پا کر انسان کو ہلاکت میں ڈالنے کے درپے ہو جاتی ہے۔

پھر شیطان جس نے بنی آدم کی عداوت پر قسم کھارکھی ہے وہ الگ تاک جھائک میں رہتا ہے، اور تاپاک راستہ پر غلط طور پر جذبات کو مشتعل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس لیے اسلام نے نکاح کے پہلے بھی اور بعد بھی ”شرم و حیا“ سے متعلق کچھ ضروری احکام نافذ کیے ہیں۔

شرم و حیا

شرم و حیا انسان کی ایسی مخصوص صفت ہے جو اسے "لغزش" کے موقع پر سہارا دیتی ہے اور اس نیک جذبہ کا یہ اثر ہوتا ہے کہ انسان اپنے جسم کے ان تمام حصوں کو پردہ میں رکھنے کی کوشش کرتا ہے جو جسی میلان میں ہیجانی کیفیت کی وجہ بن سکتے ہیں۔ ستر پوشی کا خیال اسی شرم و حیا کا نتیجہ ہے۔

اس روئے زمین پر بہت سی قوموں میں عربیانی کا عام رواج تھا اور اب تک گرم استوائی علاقوں کے بہت سے قبیلے اور آبادیاں اس مرض میں گرفتار ہیں یونہپ وامریکہ دنیا بھر میں عربیانی و فناشی میں سرفہrst ہیں ان میں جو ستر پوشی ہے وہ برائے نام ہے ان کے لباس اس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ عربیانی کو بھی شرمانے والے ہیں، مغربی رسالوں میں نگلی تصویر یہ عام طور پر دیکھی جا سکتی ہیں۔

صحت اور آرٹ کے نام پر عربیانی کی اشاعت ہو رہی ہے اور اس راستے سے عصمت و عفت پر زبردست ذریثہ ہے، آدمی کی "قوت برداشت" جواب دے رہی ہے۔ ایک دن یہی چیزیں اخلاق و اعمال کے ساتھ انسانی صحت کو بھی لے ڈوٹی ہیں۔

اسلام میں شرم و حیا کی اہمیت

ای کیے اسلام نے اپنے قانون "شرم و حیا" کا اپنے زمانے میں نفاذ ضروری سمجھا ہے اور نبی کریم ﷺ نے حیا کی مختلف پیرایہ میں تاکید فرمائی ہے اور ساتھ ہی ترغیب بھی دی ہے۔

☆.....نبی کریم ﷺ نے ایک دفعہ دیکھا کہ ایک انصاری اپنے بھائی سے کہہ رہا ہے زیادہ شرم نہ کرو۔ آپ ﷺ نے ساتھ انصاری سے فرمایا یہ نہ کہو!

"کیونکہ حیا ایمان میں سے ہے۔" (بخاری، سلم کتاب الایمان)

شریعت میں "حیا" اس صفت کا نام ہے جو انسان کو ان تمام چیزوں کے چھوڑنے پر ابھارے جو شریعت میں قبیح ہیں۔

☆..... ارشاد نبوی ﷺ ہے:

”حیا خیر ہی کی موجب ہوتی ہے۔“ (بخاری کتاب الایمان)

شرم و حیا گویا انسانی زندگی کے لیے ایک ضروری حیثیت رکھتی ہے، افعال میں ہو، اخلاق میں ہو یا اقوال میں، جس میں حیا کا جذبہ نہ ہواں کے لیے ہر آن گراہ ہونے کا خطرہ ہے۔

اسلام نے تمام چیزوں کو تفصیل سے بیان کیا ہے جو بے حیائی کی پیداوار ہیں اور جن کی وجہ سے عفت و عصمت اور اخلاق کا دامن داغدار ہو سکتا ہے۔ اس سلسلہ سے متعلق جو احکام و ہدایات ہیں ان کا یہاں اجمالي طور پر بیان کیا جاتا ہے، ان تعلیمات سے آپ اندازہ لگائیں گے کہ عفت و عصمت کے تحفظ کے لیے یہ چیزیں کتنی ضروری ہیں۔

بیباک نگاہ اور اس کے متعلق ہدایات

ان میں بدنظری کو ام المحبات کی حیثیت حاصل ہے کہ یہ تمام فواحش کی بنیاد ہے، اسلام نے اس سوراخ کو پہلے بند کیا ہے اور بدنظر کو آنکھوں کا زنا قرار دیا ہے۔

☆..... عشق و محبت کی تعریف کرنے والوں کی تعریف ہے کہ:

”محبت ایک نادیدہ شے ہے جو آنکھوں کے راستے دل میں اتر لی ہے۔“

☆..... بعض علماء نے لکھا ہے کہ:

”نگاہیں شہوت کی قاصدہ اور اس کی پیامبر ہیں۔“

بتایا گیا ہے کہ کتنی نگاہیں ہیں جو تیر کی طرح دل میں پیوست ہو جاتی ہیں۔ دل کے زخمی کرنے میں آنکھ کا بڑا قصور ہوتا ہے نگاہوں سے دل چھلنی ہوتا ہے۔

☆..... نگاہ کی اسی تاثیر کے باعث اسلام جب آیا تو اس نے اعلان کیا:

”مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں پکھنچی رکھیں، اور اپنی شرم گاہوں کی عقابlat کریں یہ انکے لیے بہت ستر ہے پیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔“ (النور: ۳۰)

فتنہ کا چشمہ یہاں سے ابلا تھا اور اخلاق اور سوسائٹی پر جہاں سے ضرب پڑتی تھی

اسلام نے ان سوتوں اور سوراخوں کو ہی بند کر دیا، صرف جائز حد تک اجازت دی اور اس کے بعد پھرہ بٹھا دیا کہ کوئی شخص قصد ایسا بغیر قصد ایسا کوئی کام نہ کرے جو برائی کا زینہ بن جائے۔ محترم اسلامی بھائیو! اسلام نے کہیں اس کا موقع نہیں دیا کہ مسلمان اپنے لیے اپنی خواہشات کے لیے یا کسی جنسی اقدام کے لیے خود سے کوئی منصوبہ بنائے۔ ورنہ یہ ہو گا کہ زنا کاری اور بے حیائی کا جرم کر کے اپنے آپ کو اور دوسروں کو ہلاکت میں ڈالے گا اور دنیا و آخرت کے عذاب کا مستحق بنے گا۔ اس کی بجائے اسلام نے ایک ایک کر کے ان چور دروازوں کو بند کر دیا، جن کے ذریعہ شرک و اندر آنے کی راہ ملتی ہے۔ جیسے

☆.....نظریازی،

☆.....بن ٹھن کر اور حجج دھج کر نکلنا،

☆.....مردوں کا آزادانہ اختلاط،

☆.....غیر مسلم عورتوں کی آندھا و حند پیروی۔ سائے کی طرح ان کے پیچھے پڑنا،

☆.....شرئی پردے سے آزاد ہو جانا وغیرہ۔

اس میں شک نہیں کہ یہ وہ چور دروازے ہیں جو برے انعام تک پہنچاتے ہیں۔ نگاہ جس کو سلف صالحین نے برید الحشق (حشق کا پیامبر) سے تعبیر کیا ہے اسلام نے اس پر شریعت کے قانون کی مہر لگادی اور اس کے نتیجہ اور فائدہ کو بتایا کہ اس سے ثہوت کی جگہوں کی حفاظت ہو گی نیز یہ چیز تذکیرہ قلوب میں بھی معاون ہو گی۔

اوپر کی آیت میں جس چیز کا حکم فرمایا گیا ہے وہ ایک مسلمان کے لیے لازمی ہے۔ نگاہ پنجی رکھنا فطرت اور حکمت الٰہی پنجکن کے تقاضے کے عین مطابق ہے، اس لیے کہ عورتوں کی محبت اور دل میں ان کی طرف خواہش فطرت کا تقاضا ہے۔

☆.....اللہ علیکم ارشاد فرماتا ہے:

”لُوگوں کے لیے آراستہ کی گئی ان خواہشوں کی محبت عورت سے۔“

(آل عمران: ۱۲-۳)

غور و نکر سے معلوم ہو گا کہ آنکھوں کا فتنہ دنیا کے بہت سارے فتنوں اور آفاتوں کا

بنیادی سبب ہے۔

☆.....امام غزالی رض نے لکھا ہے کہ:
”آنکھوں کے فتنے سے یقینی طور پر اپنے آپ کو بچاؤ کیونکہ یہ تمام فتنہ و آفت کا
بنیادی سبب ہے۔“
(منہاج العابدین)

☆.....رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
”میں نے اپنے بعد عورتوں سے بڑھ کر اور کوئی فتنہ مردوں کے لیے ضرر سار
نہیں چھوڑا،“
(بخاری شریف)

☆.....ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”دنیا اور عورتوں سے بچو کیونکہ بنی اسرائیل میں پہلا فتنہ جو پیدا ہوا تھا وہ عورتوں
کی وجہ سے تھا۔“
(سلم کتاب الرقام)

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسانی فطرت کا لحاظ فرمایا اور شہوت کی رعایت سے نکاح کی
اجازت ہی نہیں دی بلکہ حکم فرمایا اور پھر اس کے بعد انسانی طبیعت پر کنشروں کیا، اپنے آپ کو
قابوں میں رکھنے کے طریقے بیان کیے۔ حد سے بڑھتی ہوئی حرث جو حریص انسان کی طبیعی
خواہش ہے اس پر پھرہ بٹھایا اور کائنات انسانی کو فتنہ و فساد سے محفوظ کر دیا۔

عورتوں کو ہدایت

اگر اسلام نے صراحتاً مردوں کو عفت کی تعلیم دی تو عورتوں کو بھی فراموش نہیں کیا
کیونکہ مرد اور عورت دونوں کا خیر ایک ہی ہے کم و بیش کافر ق ہے۔ عورت کی فطرت بھی
شہوت اور اس کے دواعی سے خالی نہیں۔

☆.....اس لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا:

”اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ تیجی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت
کریں اور اپنا بنا و نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے۔“
(تور: ۳۱)

ان آیتوں کا لب ولجد بتا رہا ہے کہ آنکھوں کی یہا کی اور ان کی آزادی شہوت میں

انتشار اور شرمنگاہ میں ابھار پیدا کرتی ہے عقلی طور پر سنجیدگی سے غور کیجئے تو معلوم ہو گا کہ اجنبی مرد جب کسی اجنبی عورت کو زینت میں دیکھتا ہے اور بار بار دیکھتا ہے تو اس کی دلی دبائی چنگاری انگارہ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

شہوت کے معاملہ میں جو حال مردوں کا ہے کم و بیش یہی حال عورتوں کا بھی ہے بلکہ ان کی نگاہ تو اور بھی فتنے جگاتی ہے۔ جذبات میں عموماً عورتیں آگے ہوتی ہیں اور جلد متاثر ہونا تو ان کے لیے ایک مستقل مرض ہے، واقعات شاہد ہیں کہ بات بات میں عورت بدلتی رہتی ہے، اس لیے ان کو اپنی آنکھوں کی حفاظت کی سب سے زیادہ ضرورت ہے ایسا نہ ہو کہ کسی خوبصورت جوان کو اس کی ادا بھاجائے اور ظاہرنہ سبی باطن ہی گندہ کر ڈالے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خود عورت کے دل میں تو کوئی خطرہ نہیں گزرتا مگر ان کی بے احتیاطی سے کسی مرد کا سکون ول جاتا رہتا ہے اور وہ مرد اپنی غرض کے سلسلہ میں اندھا بن جاتا ہے اور پھر سینکڑوں تدبیریں عمل میں لاتا ہے، بیسوں جال بچھاتا ہے اور کبھی کسی پا کی باز باکرہ کی زبردستی کی عصمت دری کے درپی ہو جاتا ہے۔

☆.....قرآن و سنت کی روشنی میں علماء کرام فرماتے ہیں کہ:

”عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ یہ کسی اجنبی مرد کو دیکھئے اس کا یہ دیکھنا شہوت سے ہو یا بغیر شہوت کے دونوں ہی صورتیں ناجائز ہیں“

☆.....حدیث پاک سے اس کی بھی تائید ہوتی ہے چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں:

”میں اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی خدمت میں تھی۔ ابن ام مکتوم ناپینا کسی ضرورت سے خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے۔ ابن ام مکتوم کو دیکھ کر آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا: تم دونوں پرده میں چلی جاؤ۔“

ام سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے رحمت عالم ﷺ سے کہا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! کیوں یہ (ابن ام مکتوم) ناپینا نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”کیا تم دونوں بھی ناپینا ہو، ان کو نہیں دیکھتیں؟“

یہ واقعہ نزول حجابت کے بعد کا ہے، ان تمام چیزوں سے عورتوں کو بھی آنکھوں کی حفاظت کا حکم ہے، اس حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود بھی کسی مرد کو نہ دیکھیں۔

نگاہ کے فتنے

☆..... جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا گیا ہے کہ بعض علمائے کرام فرماتے ہیں کہ:
 ”نگاہ شہوت کی قاصد ہے اور نگاہ کی حفاظت دراصل شر مگاہ اور شہوت کی جگہ کی
 حفاظت ہے۔ جس نے نظر کو آزاد کر دیا اس نے اس کو ہلاکت میں ڈال دیا،
 اور نظر ہی ان تمام آفتون کی بنیاد ہے جن میں انسان بتلا ہوتا ہے، کیونکہ نظر کھٹک
 پیدا کرتی ہے پھر کھٹک فلک کو جو ذبحتی ہے اور فلکر شہوت کو ابھارتی ہے، شہوت
 ارادہ کو جنم دیتی ہے، ارادہ قوی ہو کر عزیمت میں تبدیل ہو جاتا ہے اور عزیمت
 میں مزید چحتگی ہو کر فعل واقع ہوتا ہے، جس سے اس منزل پہنچ کر اس وقت کوئی
 چارہ کا نہیں رہتا، جب کوئی مانع حال نہ ہو۔“

☆..... اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ:
 ”آنکھ بند کرنا آسان ہے مگر بعد کی تنظیف پر صبر مشکل“
 کیونکہ نظر کا تیراگر پیوست ہو گیا تو پھر اس سے حضرت سوزش قلب، جگر کی نیس
 اور آہ و فغانِ شم شب پیدا ہوتی ہے، آدمی اس وقت بے قابو ہو جاتا ہے اور اس کے لیے یا
 رائے ضبط نہیں رہتا اور یہ ایک مستقل عذاب بن جاتا ہے۔
 ☆..... رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس فتنہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ:
 ”نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلو دتیر ہے۔“

(طبرانی فی الکبیر جلد ۲ ص ۲۶۷)

☆..... ایک بھی حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 ”آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، کانوں کا زنا سنتا ہے، زبان کا زنا بات کرنا ہے، ہاتھ کا زنا
 پکڑنا ہے اور پیر کا زنا چھٹنا ہے اور دل کا وہ آرزو اور تمنا کرنا ہے اور شر مگاہ اس کی تصدیق
 یا ائمذیب کرتی ہے۔“ (سلم و مخلوۃ)

نظر کے متعلق بتایا گیا ہے کہ اس کی حفاظت بہت ضروری ہے ورنہ اس سے

بڑے بڑے فتنے پیدا ہوتے ہیں، قوم اور ملک کا امن و امان خطرہ میں گھر جاتا ہے۔ اخلاق اور اعمال کی مشی پلید ہو جاتی ہے اور عفت و عصمت دم توڑ دیتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ رحمت عالم صلوات اللہ علیہ و سلم نے غصہ بصر کی تائید فرمائی ہے اور مختلف پہلوؤں سے اس مسئلہ کو دلنشیں فرمایا ہے۔

☆ حضرت علی کرم اللہ و جہہ الکریم سے ایک مرتبہ رسول اللہ صلوات اللہ علیہ و سلم نے فرمایا:
”اے علی! ایک بار کسی عورت پر نظر پڑ جانے کے بعد دوبارہ نہ دیکھو کیونکہ تمہارے لیے صرف پہلی نظر معاف ہے دوسری نہیں۔“ (ابوداؤد کتاب النکاح)

پہلی نظر جو بغیر قصد پڑتی ہے اس میں انسان بڑی حد تک بے بس ہوتا ہے اس لیے یہ معاف ہے، مگر پھر دوبارہ نگاہ نہیں ڈالی جا سکتی کہ اس میں فتنہ ہے۔

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ پہلی نظر دلانے کی اجازت ہے۔ حضرت جری بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رحمت عالم صلوات اللہ علیہ و سلم سے پوچھا کہ جو نظر دفعتنا (اچانک) پڑ جاتی ہے اس کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ آپ صلوات اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ:

”میں اپنی نگاہ پھیر لوں۔“ (سلم کتاب الآداب)

☆ بعض روایات میں ہے کہ آپ صلوات اللہ علیہ و سلم نے فرمایا:

”تو اپنی نگاہ جھکائے۔“ (تفسیر ابن کثیر)

نگاہ پھرنا مختلف طور پر ہوتا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ کسی طرح اپنے آپ کو اس فتنہ سے جو سامنے ہے بچالیا جائے۔ نظر پھر لی جائے یا پچھی کر لی جائے یا کسی دوسری چیز پر نگاہ جمادے تاکہ نظر فتنے سے محفوظ ہو جائے۔

☆ نبی کریم صلوات اللہ علیہ و سلم نے فرمایا:

”کوئی مسلمان جب پہلی مرتبہ کسی عورت کی خوبصورتی دیکھے پھر وہ اپنی نگاہ پست کر لے تو اللہ عجلنا اس کے لئے اس کی عبادت میں شیرینی پیدا کرتا ہے۔“

(مسند احمد)

☆ ایک دفعہ رسول اکرم صلوات اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ:

”ابليس کے زہر میں بجھائے ہوئے تیروں میں سے نظر بھی ایک تیر ہے۔ جو شخص اللہ علیہ السلام کے خوف سے اس کی حفاظت کرے گا اللہ علیہ السلام اس کو ایمان کی شیرینی میں بدل دے گا جس کی لذت وہ اپنے قلب میں پائے گا۔

(حاکم جلد ۲، طبرانی فی الکبیر جلد ۱۰)

محترم اسلامی بھائیو! اس ساری تفصیل کے بعد آسانی سے یہ بات سمجھ آگئی ہوگی کہ اللہ علیہ السلام نے حفظ ماقدم کے طور پر جن بہت سی باتوں کا حکم دیا ہے ان میں نگاہ بھی ہے اور شہوت کی جگہ سے مکمل ابھناب بھی اور مقصد یہ ہے کہ عفت و عصمت جوانان کے لیے نیز پوری قوم اور ملک کے لیے ایک بیش قیمت مولیٰ ہے اس کی حفاظت کے تمام جائز طریقے برنا ضروری اور انسانی فریضہ ہے، تاکہ انسانی سوسائٹی فتنہ و فساد کی آماجگاہ نہ بن سکے اور ملک و قوم کا امن و امان خطرہ میں نہ گھر جائے۔

مخلوط سوسائٹی مضر ہے

کوئی شک نہیں کہ عورت اور مرد کے میل جوں کی حالت میں نفس انسانی کو بہکنے کا موقع ملتا ہے اور شیطان کے لیے وہرلوں کو غلط فہمی میں بدلانا کرنے کا راستہ ہاتھ آ جاتا ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ہمیں عورتوں پر اعتماد نہیں ہے اور مردوں کو ہم شیطان سمجھتے ہیں، بلکہ ہم عورت اور مرد دونوں ہی کو قابل اعتماد یقین کرتے ہیں، مگر ساتھ ہی ہم اس کے بھی قائل ہیں کہ اللہ علیہ السلام نے انسان کی سرشت میں شہوت و دیعیت کی ہے، مرد و عورت کی اس میں کوئی تفریق نہیں۔

اس لیے عقل کی روشنی میں بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ایسی تدابیر اختیار کی جائیں جن سے وہ راستے بند ہو جائیں جن سے ہو کر فتنہ و فساد کے چشمے ابٹتے رہتے ہیں۔

تاریخ اخلاق یورپ نے مرد و عورت کے باہمی میل جوں کے نتائج جو سامنے پیش کر دیئے ہیں اور خود ہمارے ملک میں کالج و یونیورسٹی کی ملی جلی زندگی نے جو تجربات فراہم کر دیئے ہیں ان کو سامنے رکھ کر عقلاء بھی پرده کا شرعی حکم سراپا رحمت ہے۔

(عورتوں کے پرده کا عنوان آپ ہماری کتاب ”تحفہ لہبہن“ میں دیکھئے)

کوئی مرد کسی عورت سے تہائی میں نہ ملے

اسلام ان تمام خطروں سے عفت و عصمت کو محفوظ رکھنا چاہتا ہے جن سے عفت پر حرف آ سکتا ہے، کسی مرد کا عورت سے تہائی میں ملنا جس قدر خطرہ کا باعث ہو سکتا ہے وہ ظاہر ہے، پھر مزید اس سے تہمت جو خواہ مخواہ آئے گی وہ بھی پوشیدہ نہیں، اس لیے رحمت عالم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا۔

☆.....ارشاد نبوی ﷺ ہے:

”کوئی مرد کسی عورت سے تہائی میں نہیں ملتا ہے مگر تیراشیطان موجود رہتا ہے۔“ (ترمذی کتاب الحسن)

اسی حالت میں شیطان جانتین کی شہوت میں ابھار پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور مرد و عورت دونوں کے دل میں برائی کا وسوسہ ڈالتا ہے۔ یہاں کامیابی نہیں ہوتی تو کسی تیرے کو بہکاتا ہے کہ ان کے حق میں سوچے ظن کا اظہار کرے اور اس طرح ناکرده گناہ میں انہیں پچھانا چاہتا ہے۔

اس مہذب زمانے میں برائی کا سبب زیادہ تر یہی طریقہ ہے کہ عورتیں بے با کانہ تہائی میں اجنبی مردوں سے ملتی ہیں اور با توں با توں میں مرد عورت پر اپنی محبت کا غلط سکھ بٹھانا چاہتا ہے۔

غیر عورت کی حالت مرد سے بیان نہ کی جائے

اسلام نے ان راستوں پر بھی پہرہ بٹھا دیا ہے جو غیر محسوس طور پر عفت و عصمت کے لیے خطرناک ہیں، مثلًا رحمت عالم ﷺ نے فرمایا کہ عورت جب عورت سے ملے اور اسے دیکھے تو وہ جا کر دوسری عورت کا حال کھول کر اپنے شوہر سے بیان نہ کرے کہ ممکن ہے اس کے شوہر کے دل میں دوسری عورت کی خوبی اور اس کا حسن و جمال گھر کر جائے اور وہ اس کے پیچھے پڑ جائے۔

☆.....ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

”عورت عورت کے ساتھ اس طرح نہ رہے ہے کہ وہ اپنے شوہر سے اس کی
حال اس طرح کھل کر بیان کرے کہ گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے۔“

(بخاری کتاب النکاح)

اس طرح شہوت میں ابھار پیدا ہونے کا بہت امکان ہے اور پھر اس سے فتنہ کے
برپا ہونے کا بھی، اور اسی طرح رحمت عالم ﷺ نے مردوں کو بھی منع کیا ہے کہ وہ اپنے زن
و شوہر کے باہمی راز کی بات کسی غیر مرد سے بیان کرے:
☆.....ارشاد تبوی ﷺ ہے:

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدتر وہ شخص ہے کہ وہ اور اس کی بیوی کجھا ہوں اور پھر
مرد اس بھید کو کھول دے۔“

(مسلم کتاب النکاح)

عورت کو جس طرح دوسرا عورت کی بیت جسمانی وغیرہ کے بیان سے روکا گیا ہے
اسی طرح مرد کو بھی روکا گیا ہے کہ اپنی بیوی کے جنسی و جسمانی راز کو کسی کے سامنے بیان نہ کرے
یہاں اور باتوں کے ساتھ ایک بات یہ ہے کہ دوسرے کے جذبات کو برائی چھینتے
نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ انسانی شہوت کا حال یہ ہے کہ جہاں کہیں اس طرح کی کوئی بات
ہوتی ہے فطرتاً اس میں تلاطم کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور تھوڑی ہی دیر کے لیے یہی انسانی
دماغ کہاں کہاں کے چکر لگانے لگتا ہے، اس لیے عقل و شعور کا تقاضا یہی ہے کہ اس طرح
کی بے ہودہ باتوں سے پرہیز کیا جائے اور شہوت انگیز باتوں سے مکمل اجتناب برتا جائے۔

☆.....امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

”بلافائدہ جملاً جماع کا تذکرہ بھی مکروہ ہے ہاں ضرورت کی بات اور ہے، جیسے
کوئی یہ سمجھے کہ جماع پر اس کو قدرت نہیں ہے تو البتہ ایسے موقع پر جماع کا تذکرہ
مکروہ نہ ہوگا اور تفصیل توہر حال میں حرام اور بری چیز ہے۔ (شرح مسلم نووی جلد ۱)

یہجانی کیفیت پیدا کرنے والی باتوں سے اجتناب

شریعت نے اسی وجہ سے ہر اس طریقہ سے منع کیا ہے جو انسانی طاقت میں یہجان

پیدا کر سکتا ہے اور جس سے کسی فتنہ و فساد یا گناہ اور معصیت کا اندر یثہ سامنے آ سکتا ہے۔ سید الکوئین صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے دواعی پر کڑی نگرانی فرمائی ہے کہ کوئی بھی داعیہ جو عقل و شعور میں معصیت کا موجب ہو سکتا ہے اس کو مل میں لانے سے منع فرمادیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”کوئی مرد دوسرے مرد کا ستر نہ دیکھے اور نہ ہی عورت دوسری عورت کا ستر دیکھے۔“
(مسلم کتاب الحجۃ)

انسانی فطرت ہے کہ ستر کے دیکھنے سے شہوت میں ہیجان پیدا ہوتا ہے مرد تو مرد کا ستر دیکھے یا عورت، عورت کا یا یہ شکل ہو کہ مرد عورت کا ستر دیکھے اور عورت مرد کا ستر دیکھے، شہوت میں جب ہیجان پیدا ہوتا ہے تو خطرہ منڈلانے لگتا ہے، انسانی طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے اور پھر ایک غلط جذبہ اس کے دل میں گھر کر لیتا ہے، کبھی مرد کو مرد سے عشق ہو جاتا ہے اور طبیعت میں گندگی ہوتا تو موقع پا کر گناہ میں جتنا ہو جاتا ہے، کبھی اس کی شہوت کا زور اسے کسی اجنبی عورت کی طرف مائل کر دیتا ہے۔

”کم و بیش یہی حال عورت کا ہوتا ہے کہ کبھی وہ آپس میں عشق محبت کی داستان چھیڑ دیتی ہے اور کبھی کسی غیر مرد کو دعوت نظارہ دیتی ہے اور یہ دونوں ہی طریقے غلطی میں بلکہ معصیت میں بنتا کر دیتے ہیں۔“

پھر یہ بات بھی ہے کہ ستر پوشی اسلام میں ضروری ہے اور دیکھنا اس کے خلاف ہوتا ہے، یوں بھی رسم و رواج میں ستر پوشی ایک ضروری چیز بھی جاتی ہے اور اس کے خلاف کرنا ناکلت کی بات ہوتی ہے۔

ایک ساتھ دو مرد یا دو عورت میں نہ لیٹیں

انسانی طبیعت اور اس کی قوت شہوت ہی کے پیش نظر اسلام نے اس بات سے بھی روکا ہے کہ دو مرد ایک ساتھ ایک کپڑے میں سوئیں یا لیٹیں، اسی طرح دو عورت میں ایک کپڑے میں نہ لیٹیں یا سوئیں اسی حدیث کا آخری حصہ ہے۔

☆..... آپ ﷺ نے فرمایا:

”کوئی مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ لیئے اور نہ کوئی عورت ہی دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں سوئے یا لیئے۔“ (مسلم تاب الحسن)

ایک ساتھ دو مرد یادو عورتوں کا یقیناً نفیات نے بھی غلط ثابت کر دیا ہے کیونکہ اس کا نتیجہ خوشگوار نہیں ہوتا۔

☆..... حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا بھی درست ہے کہ:

”یہ چیز شہوت میں بہت بیجان کا باعث ہو جایا کرتی ہے جس سے کبھی کبھی سحاق کی رغبت ہوتی ہے اور کبھی لوااطت کی، جو نہایت مبغوض فعل ہیں۔“

ستر اور اس کی پرده پوشی

مرد کا ستر ناف سے لے کر گھنٹے تک ہے جس کا چھپائے رکھنا مرد کے لیے ضروری ہے کہ سوائے اپنی بیوی کے اور کسی پر ظاہر نہیں کر سکتا۔

عورت کا ستر چہرہ اور ہتھیلی چھوڑ کر سارا جسم ہی ہے مگر ناف سے لے کر گھنٹے تک کا اتنا حصہ عورت کا عورت بھی نہیں دیکھ سکتی سوائے بچہ کے پیدائش کے موقع پر کہ جس میں مخدوری ہے یا پھر شوہر کے۔

انسانی فطرت میں بڑی حد تک یہ بھی داخل ہے کہ اپنی شرمنگاہ دیکھنے سے بھی شہوت بھڑکتی ہے اس لیے اسلام نے اس سے بھی روکا ہے کہ آدمی تہائی میں بھی ننگا نہ ہو، اور پھر یہ مردودت کے خلاف بھی ہے۔

☆..... حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ننگے ہونے سے بچوں اس لیے کہ تمہارے ساتھ وہ بھی ہیں جو جد انہیں ہوتے مگر پاخانہ کے وقت یا جماع کے وقت لہذا ان سے شرم کرو اور ان کی عزت کرو۔“ (ترمذی کتاب الادب)

ادب کا تقاضا تو پیش کیا ہے کہ تہائی میں کرنا کا تین فرشتے اور خود اللہ ﷺ کی

موجودگی کا تصور و خیال غالب ہوا اور شرم و حیا کا پاس باقی رہے، مگر ساتھ ہی بالکل ننگے ہونے میں جذبات نفس میں بھی یہجان کیفیت کبھی پیدا ہو جاتی ہے۔

بہر حال ادب اور حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ جب بالکل مجبوری نہ ہو
☆..... تو ننگے ہونے کی جرأت نہ کی جائے اور اس طرح بے حیائی کو راہ نہ دی جائے۔

☆..... حضور ﷺ نے فرمایا:

”کسی بیاہی عورت کے پاس کوئی غیر مرد رات نہ گزارے مگر یہ کہ وہ نکاح کرنے والا ہو یا محرم ہو۔“
(مسلم کتاب الاسلام)

یہ سب ہی خطرات کے مقام ہیں اس لیے اجتناب بہت ضروری ہے کہ عفت پر حرف آنا اور معصیت میں بمتلا ہونا بڑی حد تک ممکن ہے۔

محترم اسلامی بحائیوں ایسے جو کچھ عرض کیا گیا اس میں غور کیا جائے اور دیکھا جائے کہ اسلام نے اپنے قوانین میں دوسری حکمتوں اور مصلحتوں کے ساتھ ساتھ عفت و عصمت کا بھی کتنا عمدہ تحفظ کیا ہے اور ان تمام بینیادی باتوں میں عفت و عصمت کا کس اہمیت کے ساتھ لحاظ کیا گیا ہے۔

مگر افسوس یہ ہے کہ یہ سارے طریقے اور آداب جو اسلام نے مقرر کیے ہیں جن کو قرآن پاک نے صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے اور حدیثوں میں جس کی تائید آئی ہے، خود رحمت عالم ﷺ نے جن کو برتا، صحابہ کرام کو تعلیم فرمائی اور پھر صحابہ کرام نے جن پر زندگی بھر عمل کیا، یہ احکام آج مسلمانوں میں متروک ہیں۔

مسلمانوں کے گھرانوں میں ان پر عمل نہیں کیا جاتا، ضرورت ہے کہ ان آداب و احکام کو عمل سے بھی زندگی بخشی جائے۔

عہد صحابہ کا ایک واقعہ

☆..... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی گئی کہ ایک ایسا شخص ہے جو لوادت کرتا پھرتا ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ خلیفہ المؤمنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا اور مشورہ

طلب کیا کیونکہ یہ نئی طرح کا واقعہ تھا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجلس مشاورت بلاائی اور یہ مسئلہ پیش کیا، اس سلسلہ میں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے رائے دیتے ہوئے فرمایا کہ ”اس عمل کا تعلق قوم لوٹ کے عمل سے ہے سزا بھی اسی نوعیت کی مناسب ہے۔ میری رائے ہے کہ اس شخص کو جلاوذ الا جائے“، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یہ رائے پسند آئی اور آپ رضی اللہ عنہ نے یہی سزا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجی۔ چنانچہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو جب یہ فرمان ملا تو آپ نے اسے گرفتار کیا اور آگ میں جلواڑا۔

(کنز العمال)

اسلام چاہتا ہے کہ اس غیر فطری فعل سے انسان اپنے آپ کو محفوظ رکھے، اس کی صورت یہی ہے کہ خوبصورت لڑکوں سے اجتناب کیا جائے اور جو اس کے دوائی ہو سکتے ہیں ان سے الگ تحمل رہنے کی کوشش کی جائے۔

☆..... ایک دن حضرت سفیان رضی اللہ عنہ عسل خانے میں داخل ہوئے اتفاق ہے اسی وقت ایک لڑکے نے بھی داخل ہونا چاہا، آپ نے دیکھا تو فرمایا: ”اسے یہاں سے نکالو اور جلد نکالو“ اور وجہ یہ بیان فرمائی: ”عورت کے ساتھ مجھے ایک ہی شیطان دکھائی دیتا ہے مگر ”امرد“ کے ساتھ پچھا اور دس شیطان۔“

امرد سے پرہیز

☆..... اسی طرح کا ایک واقعہ امام احمد کا لکھا ہے کہ: ”امام موصوف کی خدمت میں ایک شخص کسی ضرورت سے حاضر ہوا۔ اس شخص کے ساتھ ایک لڑکا بھی تھا اسے دیکھ کر آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کون ہے؟ اس شخص نے بتایا یہ میرا بھانجما ہے یہ سنکر آپ نے فرمایا: دیکھو اب دوبارہ اسے ہمارے یہاں نہ لانا اور تم بھی اس کو ساتھ لے کر بازار میں چکرنہ لگانا تاکہ تمہارے متعلق کسی کو برآگمان کرنے کا موقع نہ ملے“۔

محترم اسلامی بھائیو! یہ ان بزرگوں کی رائے ہے جو اپنے علم و عمل اور زہد و تقوی میں مسلم ہیں۔ ان بزرگوں نے جو ہدایت فرمائی وہ بالکل درست ہے اور قبل عمل بھی۔

ہمارے زمانے کے ان حضرات کے لیے ان واقعات میں عبرت و بصیرت ہے جو تہائی میں ”امر دلڑکوں“ سے پاؤں دبواتے ہیں اور بے تکلف ہو کر ان کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ان کی نیتوں میں فساد ہے بلکہ آگاہ کرنا ہے کہ فتنے کے دوائی سے اپنی حفاظت ایک شرعی اور اخلاقی فریضہ ہے۔

امر دلڑکا چہرہ دیکھنا

☆..... فقہاء شہوت کے اندیشہ سے ”امر دلڑکا“ کے چہرے کو دیکھنا حرام کہتے ہیں۔ ”جنسی میلان کا خطرہ ہو تو اس وقت عورت اور ”امر دلڑکا“ کے چہرے پر نگاہ ڈالنا حرام ہوتا ہے۔“ (درستار بر رحائیہ رد المحتار جلد ا)

”امر دلڑکا“ کے کو کہتے ہیں جس کی داڑھی ابھی نہ لٹکی ہو، موچھ آرہی ہو۔ ☆..... بعض علماء تو لکھتے ہیں کہ: ”امر دلڑکا“ میں ہو تو عورت کے حکم میں ہے، یعنی سر سے پاؤں تک اس کا جسم ستر ہے اس کی طرف نہیں دیکھنا چاہیے۔

عمر کے اس حصے میں بچوں کا بستر علیحدہ کر دینے سے نفیاتی طور پر بھی بڑا فائدہ ہو گا اور صحبت کے اعتبار سے بھی بچے فائدہ میں رہیں گے کیونکہ عمر کے اس حصے سے انسان میں جنسی میلان کی سوچ بوجھ شروع ہونے لگتی ہے۔

ہمارے اس دور میں خصوصیت سے اس پر عمل کرنا چاہیے کہ اس دور میں اسی چیزوں کی کثرت ہے کہ جو جنسی میلان کو مشتعل کرتی رہتی ہیں اور کم و بیش ہر شخص پر اس کا اثر بھی پڑتا ہے۔

چھری یہ بھی واضح رہنا چاہیے کہ جس طرح یہ حرام ہے ایک مرد دوسرے مرد کے ان حصوں کو دیکھے جن کو شریعت ”ستر“ سے تعبیر کرتی ہے اسی طرح یہ بھی حرام ہے کہ بغیر ضرورت دو مردوں کے جسم اس طرح مل جائیں کہ بیچ میں کوئی چیز حاکل باقی نہ رہے ہاں اس حکم سے مصافحہ و معافۃ طرح کی چیزیں مستثنی ہیں۔

محترم اسلامی بخایو! ہمارے اس دور میں ان لوگوں کے لیے عبرت و بصیرت
کا سبق ہے جو لڑکوں کے سامنے اپنے گھنٹے کھولنا اور حیل کی ماش کروانا عیب نہیں سمجھتے۔

.....☆
ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

(مسلم الکتاب الحسن) ”ایک مرد دوسرے مرد کی ستر نہ دیکھے۔“

بدنگاہی کی سزا میں

☆..... بدنگاہی ایک حرام فعل ہے۔ حدیث میں ہے کہ
”حرام دیکھنے والوں کی آنکھوں کو آگ سے بھرا جائے گا۔“ (قرۃ العین)

☆..... دوسری حدیث میں آتا ہے کہ

”معراج کی رات سرور کائنات ﷺ نے ایک منظر ملاحظہ فرمایا جو انتہائی خوفناک تھا کہ کچھ لوگوں کے کافروں اور آنکھوں میں کیل مچکے ہوئے ہیں، پارگاہ رسالت ﷺ میں بتایا گیا یہ وہ سنتے تھے جو آپ ﷺ نے اسی میں سنتے ہیں وہ دیکھتے تھے جو آپ ﷺ نے اسی میں دیکھتے ہیں یعنی حرام سننے اور دیکھنے والوں کی آنکھوں اور کانوں میں کیل ٹھونک دیئے گئے۔“

☆..... ایک روایت میں ہے کہ:

”حرام سننے اور دیکھنے والوں کی آنکھوں اور کانوں میں پکھلا ہوا سسہڑا لاجائے گا۔“

☆..... حضرت عمر بن مرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

”میں نے ایک اجنبی عورت کو دیکھا جس کے حسن نے مجھے حیران کر دیا (تو اللہ تعالیٰ نے اس کی سزا میں مجھے انداھا کر دیا) میرا گمان ہے کہ یہ اسی دیکھنے کی سزا ہے۔“

☆..... حضرت ابو الحسن واعظ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

”جب حضرت ابو نصر جیب رضی اللہ عنہ بصرہ میں انتقال کر گئے تو ان کو خواب میں

دیکھا گیا کہ ان کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی نکلی کی طرح ہے لیکن ان کے چہرے پر سیاہ داغ ہے۔ جس نے آپ کو خواب میں دیکھا اس نے پوچھا اے حبیب! کیا بات ہے میں آپ کے چہرے پر سیاہ داغ دیکھ رہا ہوں، یہ کیوں ہے؟ فرمایا ایک مرتبہ میں بنی عبس کے محلہ میں سے بصرہ میں گزر رہا تھا میں نے ایک بے ریش لڑکا دیکھا جس نے ایک بار ایک کپڑا زیب تن کیا ہوا تھا اور اس سے اس کا بدنبالہ ہمارا تھا میں نے اس کو دیکھ لیا، پھر جب میں اللہ کے ہاں حاضر ہوا تو مجھے حکم ہوا اے حبیب! میں نے عرض کی لبیک! فرمایا کہ اس آگ کو عبور کرو تو میں نے عبور کیا اس سے مجھے آگ کی ایک لپٹ تھیلا دیا تو میں نے فریاد کرتے ہوئے کہا ”اوہ“ تو مجھے ندا آئی۔ یہ ایک لپٹ ایک لمحے کے بد لے میں ہے اگر تم اور زیادہ ملوث ہوتے تو ہم بھی تمہیں اور زیادہ سزاد ہیتے۔ (بسم اللہ ذم المحتوی)

☆ حضرت حسن بصری رض فرماتے ہیں کہ:

”جس نے اپنی نظر کو آزاد چھوڑا تعزی اس کی محترمات سے حفاظت نہ کی تو اس کے غم طویل ہو گئے۔“

☆ حضرت علاء بن زیاد رض فرماتے ہیں کہ:

”اپنی نگاہ کو عورت کی چادر پر بھی مت ڈال کیونکہ نگاہ دل میں شہوت کا شج بوتی ہے۔“

☆ حضرت حسان بن ابی سنان رض کا نظر کی حفاظت کا ایک واقعہ ہے کہ:

”حضرت حسان بن ابی سنان رض ایک مرتبہ عید کے روز باہر چلے گئے جب گھر واپس ہوئے تو آپ کی اہلی نے سوال کیا آج آپ نے کتنی سین عورتیں دیکھیں؟ جب انہوں نے بار بار یہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا! تو تباہ ہو جائے میں جب سے تیرے پاس سے گیا ہوں، تیرے پاس لوٹنے تک میں اپنے انگوٹھے کو ہی دیکھتا رہا ہوں، نظر کی حفاظت کرتے ہوئے تاکہ نظر فضول گناہ میں بنتانہ ہو جائے۔“

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:
 ”شیطان انسان کی تین جگہوں پر ہوتا ہے اس کی آنکھیں، اس کے دل میں اور
 اسکی شرمگاہ میں اور عورت کے بھی تین جگہ پر ہوتا ہے اس کی نگاہ میں، اس کے
 دل میں اور سرین میں۔“

☆ حضرت وہب بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ:
 ”قوم اسرائیل میں ایک عبادت خانہ تھا اس میں عابدوں کی ایک جماعت
 رہا کرتی تھی اور یہ ایک عید کے موقع پر جمع ہوا کرتے تھے، چنانچہ وہ ایک دن
 عید میں شرکت کے لئے نکلے، ان عابدین میں سے ایک نے ایک نیک عبادت
 گزار خاتون کو دیکھا تو اپنی نظر کو اس پر نکا دیا جب اس خاتون نے اس کو
 دیکھا تو بغیر اس خیال کہ وہ اس کو چاہتا یہ کہا ”پاک ہے وہ ذات جس نے آنکھ
 کو روشن کیا اور وہ دیکھنے کے قابل ہو گئیں لیکن وہ حرام کردہ اشیاء کو دیکھنے
 میں معروف ہو گئیں“ یہ سنتے ہی عابد منہ کے بل جا پڑا اور یہ کہنا شروع کر دیا
 ”اے میرے اللہ! میں نے جو غلط نگاہ وہ ای ہے اس کی سزا میں میری بینائی سلب
 نہ کرنا مجھے تیری عزت کی قسم ایس کواب کے بعد اتار لاوں گا جتنی اس
 میں رونے کی طاقت ہے، چاہے یہ ختم ہو جائے، پھر وہ روتا رہا حتیٰ کہ
 نایبا ہو گیا۔ (بجوا الذم الموصى)

☆ حضرت عبد اللہ بن احمد موذن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:
 ”میں طواف کعبہ میں مشغول تھا کہ میں نے ایک شخص دیکھا کہ وہ غلاف کعبہ
 سے پٹ کر ایک ہی دعا کی تکرار کر رہا تھا“ یا اللہ مجھے دنیا سے مسلمان ہی
 رخصت کرنا، میں نے اس سے پوچھا، اس کے علاوہ کوئی اور دعا کیوں نہیں
 مانگتے؟ اس نے کہا، میرے دو بھائی تھے میرا بڑا بھائی ایک عرصہ تک مسجد میں بلا
 معاوضہ اذان دیتا رہا۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے قرآن مجید
 مانگا ہم نے اسے دیا تاکہ اس سے برکتیں حاصل کرے مگر قرآن شریف ہاتھ

میں لے کر وہ کہنے لگا ”تم سب گواہ ہو جاؤ کہ میں قرآن کے تمام اعتقادات واحکامات سے بیزاری ظاہر کرتا اور نصرانی (عیسائی) نہب اختیار کرتا ہوں۔“ چنانچہ وہ کفر کی حالت میں مر گیا پھر دوسرے بھائی نے تیس برس تک مسجد میں فی سبیل اللہ اذان دی مگر وہ بھی آخری وقت نصرانی ہو کر مرا لہذا میں اپنے خاتمے کے بارے میں بے حد فکر مند ہوں اور ہر وقت خاتمہ بالخیر کی دعا مانگتا رہتا ہوں۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن احمد موزن رض نے اس سے پوچھا، کہ تمہارے دونوں بھائی آخر ایسا کون سا گناہ کرتے تھے جس کے سبب ان کا خاتمہ برآ ہوا؟ اس نے بتایا کہ ”وہ غیر عورتوں میں دلچسپی لیتے تھے اور امردوں (یعنی بے ریش لڑکوں) سے دوستیاں کرتے تھے۔“ (برے خاتمے کے اسباب)

محترم اسلامی بھائیو! کیا آپ اب بھی غیر عورتوں سے اپنی نگاہوں کو نہیں بچاؤ گے۔ نیز بھائی، سالی، پیچی، تائی، ہماری یہ بھی غیر عورتیں ہیں اور امرد کا قرب اور اس کی دوستی تو جہنم میں جھونک سکتی ہے۔

☆..... امرد سے دور رہنے ہی میں عافیت ہے اگر چہ اس بیچارے کا کوئی قصور نہیں۔

☆..... امرد ہونے کے سبب اس کی دل آزاری بھی نہ کریں مگر ان سے اپنے آپ کو بچانا بے حد ضروری ہے۔

☆..... امرد کو ہرگز سکوڑ یا موڑ سائکل پر اپنے پیچھے نہ بٹھا میں نہ خود اس کے پیچھے بیٹھیں کہ آگ آگے ہو یا پیچے اس کی تپش ہر صورت میں پہنچے گی، شہوت نہ ہو جب بھی امرد سے گلے ملنانا جائز ہے۔

☆..... امرد کو شہوت کے ساتھ دیکھنا بھی حرام ہے۔

☆..... امرد کا بوسہ لینے والے کے لئے پانچ سو سال تک جہنم کا عذاب ہے۔

بہر حال ایسی عورت جس سے شادی جائز ہے اس سے اور امرد سے اپنے آنکھوں اور اپنے وجود کو دور کھانا ضروری ہے ورنہ ابھی آپ نے دونوں بھائیوں کے نصرانی

ہو کر مر نے کا واقعہ سن اجوبہ ظاہر نیک تھے۔

☆..... بد نگاہی جدید تحقیق کے مطابق:

”نگاہیں جس جگہ جمعی ہیں ان کا اچھایا براثر اعصاب، دماغ اور ہار موز پر پڑتا ہے شہوت کی نگاہ سے دیکھنے سے ہار موز سشم کے اندر خرابی پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ ان نگاہوں کا اثر زہر ملی رطب بتوں کا باعث بن جاتا ہے اور ہار موز ری مگینڈا اسی تیز اور خلاف جسم زہر ملی رطب بتوں خارج کرتے ہیں جس سے تمام جسم درہم برہم ہو جاتا ہے۔۔۔ اس خطرناک کیفیت سے بچنے کے لئے نظر کو نیچار کھنے کی سنت پر عمل کرنا ضروری ہے وگرنہ نگاہوں کی حفاظت نہ کرنے پر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ انسان ڈپریشن، بے چینی اور مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے جس کا اعلان ناممکن ہے کیونکہ نگاہیں آدمی کے خیالات اور جذبات کو منتشر کرتی ہیں اسی خطرناک پوزیشن سے بچنے کے لئے مذکورہ بالا اعلان جرنا ضروری ہے۔۔۔“

بد نگاہی کا اعلان

☆..... راستہ چلتے وقت آنکھوں سے صرف اس قدر کام لیا جائے جتنا راستہ دیکھنے کے لئے ضرورت ہو راستہ چلنے سے پہلے اسکا ارادہ کیا جائے اور راستہ چلتے وقت اس پر عمل کیا جائے اور راستہ ختم ہونے پر اس کا جائزہ لیا جائے کہ آیا نگاہیں پنجی رکھنا نصیب ہوا ہے یا نہیں۔

☆..... بلا ضرورت ادھرا دھر نظر میں گھمانے سے پرہیز کیا جائے کہ یہ سنت کے خلاف ہے
☆..... گفتگو کرتے وقت بھی نگاہیں پنجی رکھنے کی عادت بنائیں کیونکہ مخاطب کے چہرے پر نظر گاڑنا بھی سنت کے خلاف ہے۔

☆..... گاڑی میں سفر کرتے وقت احتیاط فرمائیں کہ آنکھیں فخش تو فخش فضول نظاروں میں بھی مشغول نہ ہوں۔

☆..... غیر محروم عورت کی طرف اگر نظر اٹھانے کو جی چاہے تو فوراً انظر پنجی کر کے جہنم کا

تصور کیا جائے کہ اس کی سزا میں آنکھوں میں آگ بھری جائی ہے۔

☆..... جب معاذ اللہ بد نگاہی کر بیٹھیں تو سورکعت پڑھیں اور اس کے بعد تین ہزار تیرہ مرتبہ درود شریف پڑھیں یہ عمل ایک ہی وقت میں کرنا ہے۔

☆..... نیز ایک مخصوص رقم بطور جرمانہ کے صدقہ کریں تاکہ نفس پر گراں گزرے۔

اسلام میں عفت و عصمت کی اہمیت

محترم اسلامی بھائیو! عفت و عصمت وہ بنیادی مقصد ہے جو نکاح کا اسلام نے قرار دیا ہے اور اس کو کہیں بھی فراموش نہیں کیا ہے۔ قرآن پاک میں متعدد مقامات میں عفت و عصمت اور اخلاق کی تاکید ہے۔

☆..... اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔“ (ازاب: ۲۵)

اس آیت میں کتنی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ جو لوگ گوہر عصمت اور در عفت کا تحفظ رکھتے ہیں، اخلاق و اعمال میں تعفن پیدا نہیں ہونے دیتے، خداوندی حدود میں رہ کر لذت و سرت حاصل کرتے ہیں اور حدوں والہ کو توڑنے سے بچتے ہیں ان افراد کے لئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت کی دولت اور اجر عظیم کی لازوال نعمت تیار کر رکھی ہے!

ایک دوسری آیت میں اخلاق و عفت اور پاکدامنی پر فلاح کامل کی روح پر خوشخبری دی گئی ہے:

☆..... اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

”اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر اپنی بیویوں یا شرعی باندیوں پر جوان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں۔ تو جوان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔“ (المؤمنون: ۶۔ ۷)

جنہی میلان کی تسلیم کے لئے اللہ ﷺ نے جائز صورتیں دو بیان کی ہیں ایک بیوی جس سے جائز طور پر رشتہ ازدواج قائم کیا گیا ہو، دوسرے لوہنڈی جس سے ہم بستری جائز ہے۔ ان دونوں کے علاوہ جو صورتیں آدمی جنسی میلان کے لئے اختیار کرے وہ اسلام کے قانون میں حدود اللہ سے تجاوز قرار دی گئی ہیں۔

نکاح اور پاکبازی اتنی اہم چیز ہے کہ اللہ ﷺ نے رسولوں اور نبیوں کے حق میں اسے بڑی اہمیت سے بیان کیا ہے کہ اگر کسی برگزیدہ بندہ کی عفت پر تہمت لگائی گئی تو خود پر وردگار عالم نے اس کی تردید کی اور ان کی پاک دامنی کا ثبوت فراہم کیا۔

جیسا کہ حضرت یوسف عليه السلام پر زیلخا عزیز مصر کی بیوی فریفہ ہوئی اور اس نے چاہا کہ یوسف عليه السلام کا دامن عفت ملوث ہو، مگر اللہ ﷺ نے ان کی دیگری فرمائی اور اس نازک ترین وقت پر آپ کو بچالیا اور شروع معاملہ میں شرمندگی دور کرنے کے لئے زیلانے حضرت یوسف عليه السلام کی طرف بری نیت کی نسبت کی، مگر پھر بالآخر اسی عزیز مصر کی بیوی زیلانے حضرت یوسف عليه السلام کی پاکبازی کی گواہی دی،

☆..... قرآن نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

”اور جیتک میں نے ان کا جی بھانا چاہا تو انہوں نے اپنے آپ کو بچایا۔“

(یوسف: ۳۲)

☆..... اللہ ﷺ نے حضرت یوسف عليه السلام کی پاک دامنی اور عصمت کا اعلان کرنے کے بعد وجہ بیان کرتے ہوئے قرآن میں ارشاد فرمایا:

”ہم نے یونہی کیا کہ اس سے برائی اور بے حیائی کو پھیر دیں، بے شک وہ ہمارے پنے ہوئے بندوں میں سے ہے۔“

(یوسف: ۳۳)

☆..... حضرت عیسیٰ عليه السلام کی والدہ مریم صدیقہ علیہ السلام پر یہود نے تہمت لگائی تو خود اللہ رب العزت نے تردید کی۔

☆..... اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اور عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں

اپنی طرف کی روح پھونگی۔“ (الخیر: ۱۲)

☆ خودا ہل بیت نبوی ﷺ کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:
”وہ پاک ہیں ان باتوں سے جو یہ کہہ رہے ہیں، ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔“ (نور: ۲۶)

آپ دیکھ رہے ہیں کہ انبیاء و رسول اور ان کے گھر انوں کی عفت و عصمت کا اعلان قرآن پاک میں کس شدومد سے اللہ ﷺ نے کیا ہے۔ ان سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اسلام کی نظر میں عفت و عصمت کتنی اہم اور ضروری صفت ہے جس سے ایک لمحہ کے لئے صرف نظر جائز نہیں۔

☆ ایک جگہ پاکبازوں کا تذکرہ کرتے ہوئے قرآن میں فرمایا گیا ہے:
”گندیاں گندوں کے لیے اور گندے گندیوں کے لیے، اور ستریاں ستروں کے لیے اور سترے ستریوں کے لیے۔“ (نور: ۲۶)

اللہ ﷺ نے نیک بندوں کی جہاں صفتیں بیان کی ہیں وہاں یہ بھی بتایا ہے کہ نیک بندوں کی ایک بڑی صفت یہ ہے کہ وہ بد کار نہیں ہوتے۔

☆ ارشاد ربانی ہے:
”اور وہ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبد کو نہیں پوچھتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی، ناجائز نہیں مارتے اور بد کاری نہیں کرتے۔“ (فرقان: ۶۸)

محترم اسلامی بھائیو! اس آیت سے معلوم ہوا کہ عفت و عصمت اور پاکبازی انسان کی ایسی خوبی ہے جو عزت و آبرو اور اخلاق و اعمال کی جان ہے اور بد کاری انسان کی عفت و عصمت اور اخلاق کی مشی پلید کر کے اسکی عزت و آبرو کو ابدی نیند سلا دیتی ہے۔

احادیث میں بکثرت واقعات مذکور ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مختلف چیزوں میں لوگوں کو عفت و عصمت اور اخلاق کی تعلیم فرمائی اور ایسا ما جوں پیدا کیا کہ لوگ اس عفت و عصمت کی قدر کریں جو اخلاق اور عزت و عظمت کی جان ہے۔

☆.....آپ ﷺ نے فرمایا:

”اے جوانانِ قریش! اپنی شہوت کی جگہوں کی حفاظت کرو، زنا نہ کرو، سنو! جو اپنی شہوت کی جگہ محفوظ رکھے گا اس کے لئے جنت ہے۔“ (مقام الخطابة)

اس حدیث میں رحمت عالم ﷺ نے نوجوانانِ قریش کو ترغیب دی ہے کہ وہ عفت و عصمت کے فانوس کو توڑنے سے اجتناب کریں اور اخلاق و پاکیازی کی زندگی بسر کریں۔

☆.....حضور ﷺ نے فرمایا کہ

”قیامت کے دن جب اللہ ﷺ کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، اللہ ﷺ سات شخصوں کو اپنے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا۔ ان میں ایک وہ شخص بھی ہوگا جس کو ایک حسین و حبیل عالی نسب عورت نے دنیا میں اپنی طرف بلایا اور رو سیاہی کی دعوت دی مگر اس عفیف اللہ ﷺ کے بندے نے اس حسین مہ جسیں کے جواب میں یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ: ”میں اللہ سے ذرتا ہوں۔“ (بخاری شریف)

عفیف کے لئے جنت کی ضمانت

وہ لوگ جو عفت و عصمت کی دلکشی پیشانی پر لذکر کاٹنکر نہیں لگنے دیتے۔ ان کے متعلق سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایسے لوگ جنتی ہیں۔

☆.....حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”جو میرے لئے اپنے پاؤں کے درمیان کی چیز یعنی شرماگاہ اور واڑھیوں کے درمیان کی چیز یعنی زبان کی حفاظت کی ذمہ داری لے میں اس کے لئے جنت کی ذمہ داری لوں گا۔“ (بخاری شریف)

☆.....رحمت عالم ﷺ نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ

”تین آدمی سفر کر رہے تھے راستے میں ابر و باد سے گھبرا کر ایک کھوہ (غار) میں روپوش ہو گئے اور غار کی پناہ لے کر سر پر جو آفت منڈلا رہی تھی اس سے پچھا چاہا۔ تو اوپر سے ایک وزنی (سینکڑوں مسک کا) پھر گرا، اور غار کا منہ بند ہو گیا اور یہ تینوں اسی میں رہ گئے۔“ اس

نگہانی مصیبت میں تینوں نے مشورہ کیا کہ اپنی نیکی کا واسطہ دے کر خدا سے نجات کی درخواست کی جائے۔ چنانچہ ان میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی رواداد بیان کی۔ اور اللہ ﷺ نے ان نیکیوں کے بدلہ میں ان کو مصیبت سے نجات دی اور چنان غار کے منہ سے ہٹ گئی۔ ان میں سے ایک کی رواداد تھی۔ ”اے اللہ ﷺ! میری ایک چچا زاد بہن تھی جس سے مجھے بڑی محبت تھی۔ عام لوگ عورتوں سے جتنی محبت کرتے ہیں اس سے زیادہ میں اس سے محبت کرتا تھا۔ میں نے اپنی اس محبوبہ سے درخواست کی کہ وہ مجھے اپنی ذات سے لطف اندوڑ ہونے کا موقع دے۔ اس نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ سوا شرفی جب تک حاضر نہیں کرتے مجھ سے کھیل نہیں سکتے۔ یہ سن کر میں اس گراں قدر رقم کی فراہمی میں منہک ہو گیا اور بالآخر میں نے سوا شرفی جمع کر لیں اور لے جا کر اس کے قدموں پر ڈال دیں، حسب وعدہ وہ مجبور ہو گئی اور میں تیار ہو کر اس کے دونوں پاؤں کے نیچ میں بیٹھ گیا، جو نبی میں نے رو سیاہی کا ارادہ کیا وہ بول آئی:

”اے اللہ ﷺ کے بندے! اللہ ﷺ سے ڈر و اور اس مہر کو بغیر جائز حق کے مت توڑو۔ اس کا یہ کہنا تھا کہ میں اٹھ گیا اور رو سیاہی کی لعنت سے نج گیا اے رب العزت! میں نے یہ صرف تیری خوشنودی کے لئے کیا تو آج تو اس غار کے منہ کو ہمارے لئے کھول دے۔“

چنانچہ پتھر ہٹ گیا اور دنیا نظر آنے لگی۔ (بخاری شریف)

محترم اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! عفت و عصمت کا لحاظ اس کے حق میں کتنا مفید ثابت ہوا اور اس معاملہ میں اللہ ﷺ کا خوف اس کو کتنے مشکل وقت میں کام آیا۔

..... حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

”جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ ﷺ سے پاک و صاف ملے اس کو چاہیے کہ شریف عورت سے شادی کرے۔“ (ابن ماجہ)

مشاء یہی ہے کہ انسان بد کاری کا ارادہ نہ کرے اور اپنے اور دوسرے کے دامن عفت و عصمت کو داغدار نہ بنائے۔

تحفظ عفت کی نیت سے بیوی کے پاس جانا صدقہ ہے

☆..... رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ:

”تین شخص ہیں جن سے قیامت کے دن رب العالمین کلام نہ فرمائے گا انہی کا تزکیہ فرمائے گا، اور نہ ان کی طرف نگاہ انھا کر دیکھے گا، اور بھی نہیں بلکہ اسے دردناک عذاب میں بستا فرمائے گا ایک شیخ زانی جو بڑھا ہو چکا ہے اور زنا کاری کرتا ہے، دوسرا جھوٹا بادشاہ جو شاہ وقت ہو کر جھوٹ بولتا ہے اور تیسرا فقیر متکبر جو محتاج ہو کر بھی کبر و غرور کرتا ہے۔“ (ریاض الصالحین)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا جذبہ عفت

محترم اسلامی بھائیو! حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام علیہم السلام کو عفت و عصمت سے متعلق جو تعلیم دی وہ یہ صرف تعلیم ہی تعلیم نہ تھی بلکہ اس پر برابر عمل در آمد رہا اور صحابہ کرام نے زندگی بھر اس تعلیم کو سینہ سے لگائے رکھا اور اسی کا نتیجہ تھا کہ صحابہ کرام کے سامنے بڑے بڑے سخت سے سخت نازک موقع آئے مگر انہوں نے اپنادامن ملوث نہ ہونے دیا۔

☆..... ہجرت کے موقع پر جو ناتوال اور بے کس اہل اسلام مکہ میں رہ گئے تھے ان کو لانے کی ذمہ داری مرشد بن ابی المرشد الغنوی ڈیاشٹ پر تھی۔ حضرت مرشد ڈیاشٹ اسی سلسلہ میں ایک دفعہ تشریف لائے اسلام سے پہلے ان کی ایک عورت ”غناق نائی“ سے راہ رسم محبت تھی، یہ عورت فاحشہ تھی اس سفر میں حضرت مرشد ڈیاشٹ اس عورت کے مکان کے پاس سے گزرے، اس نے سایہ دیکھ کر حضرت مرشد ڈیاشٹ کو پہچان لیا اور آگے بڑھ کر پر تپاک خیر مقدم کیا۔ پھر ان سے درخواست کی کہ آج کی شب میرے ساتھ گزاریں، حضرت مرشد ڈیاشٹ نے نہایت صفائی سے انکار کر دیا کہ اب پہلا زمانہ باقی نہیں رہا، اسلام نے زنا کو حرام قرار دے دیا، لہذا معاف کرو اس نے کہا! شور و غل کروں گی اور تم کو گرفتار کر دوں گی۔ باس ہم حضرت مرشد ڈیاشٹ راضی نہ ہوئے اور بھاگے اور چھپ چھپا کر کسی طرح کافروں کے چنگل سے اپنی جان بچائی۔ (نائل کتاب النکاح)

.....☆ ایک صحابیہؓ جو اسلام قبول کرنے سے پہلے اخلاقی گندگی میں بدل تھیں اسلام لانے کے بعد ایک شخص نے ان کو جب چھیڑنا چاہا، اور اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کی تو بولیں چلو! ہشو، وہ زمانہ گیا اب اسلام کی روشنی کا دور ہے۔

(اسودہ صحابہ مند احمد بن خبل)

.....☆ رئیس المناقین عبد اللہ بن اجر بن سلویں کی لوٹدیوں کا واقعہ مشہور ہے کہ: ”اسلام کے بعد جب اس منافق نے ان کو عصمت فروشی کے ذریعہ روپیہ کما کر دینے کا حکم دیا تو وہ خدمت نبویؓ میں حاضر ہوئیں اور اپنی حسرت انگیز کہانی سنائی۔ اس پر یہ آیت اتری کہ ”تم اپنی لوٹدیوں کو زنا کاری پر مجبور نہ کیا کرو“۔

.....☆ حضرت ابو موسیؓ فرماتے ہیں کہ:

”مجھے یہ پسند ہے کہ میری تاک مردار کی بدبو سے بھر جائے مگر یہ پسند نہیں کہ اس میں کسی غیر عورت کی بواؤ۔“ (اسودہ صحابہ عص)

.....☆ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ: ”ایک حسین عورت عہد نبویؓ میں مسجد میں آیا کرتی تھیں اور نبی کریمؐ میں کے پیچھے نماز پڑھتی تھیں بعض صحابہؓ کا یہ دستور ہو گیا تھا کہ وہ پہلے سے آکر اگلی صاف میں بیٹھ جاتے تاکہ ان پر زنگاہ نہ پڑنے پائے اور فتنہ سے محفوظ رہیں۔“ (ابن ماجہ)

محترم اسلامی بھائیو! یہ جو کچھ عفت و عصمت اور اخلاق و اعمال کی پاکی کا اہتمام نظر آ رہا ہے یہ بے وجہ نہیں ہے بلکہ اسلام آیا ہی دنیا سے شروع فتنے دور کرنے اور اہل دنیا کو اخلاق و عفت کی تعلیم دینے تھا۔ اور اس کا مقصد اہل دنیا کو اخلاق و عفت کی تعلیم دینا تھا جو لوگ عفت و عصمت اور اخلاق و اعمال کے چہرہ کو داغدار کرتے ہیں اللہؐ نے ان کے لئے دنیا و آخرت میں بڑی دردناک سزا میں مقرر کی ہیں دنیا وی عذاب کا تذکرہ اپنے موقع اس باب کے شروع میں تفصیل سے کیا جا چکا ہے۔ یہاں آخرت کے عذاب کی جملہ ملاحظہ فرمائیں:

زنہ کا عذاب

☆ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”زنہ سے بچو بلا شہ اس میں چھ سزا میں ہیں تین دنیا میں تین آخرت میں، دنیا کی سزا میں یہ ہیں: پھرہ سے وجاہت جاتی رہتی ہے اور فقر و تباہی کولاتی ہے اور عمر کو کم کر دیتی ہے۔ اور آخرت کی تین سزا میں یہ ہیں اللہ ﷺ کی نار اُنگی اور حساب کی سختی اور داعی جہنم کا موجب بناتی ہے۔“

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”زانی روز قیامت اس حال میں لائے جائیں گے کہ ان کے چہروں سے آگ بھڑکتی ہوگی اور وہ شر مگا ہوں کی بدیو سے لوگوں کے درمیان پہچانے جائیں گے ان کو منہ کے مل جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ پھر جب وہ دو زخ میں داخل ہوں گے تو دار و نفع جہنم آگ کی قمیض پہنانے کا۔ اگر زانی کی اس قمیض کو اوپرے مستحکم پہاڑ کی چوٹی پر ایک لحم کے لئے رکھ دیا جائے تو یقیناً وہ جل کر خاکستر ہو جائے۔

اس کے بعد دار و نفع جہنم کہے گا:

اے عذاب جہنم کے فرشتو! زانیوں کی آنکھوں کو آگ کی سلاپیوں سے داغ دو جس طرح کے حرام کی طرف انہوں نے نظریں ڈالی ہیں اور آگ کی زنجیروں سے ان کے ہاتھوں کو باندھو جس طرح کہ یہ حرام کی طرف ہاتھ بڑھاتے تھے۔ اور آگ کی بیڑیاں ان کے پاؤں میں ڈال دو، جس طرح کہ یہ حرام کی طرف چلتے تھے۔

فرشتگان عذاب کہیں گے:

ضرور ضرور راسی طرح کرتے ہیں تو وہ ان کے ہاتھوں کو آگ کی زنجیروں سے اور پاؤں کو بیڑیوں سے جکڑ دیں گے اور آنکھوں کو آگ کی سلاپیوں سے داغ

دیں گے تو وہ چینیں گے کہ اے فرشتگان عذاب! ہم پر حم کرو ایک لمحہ کے لئے
ہم سے عذاب کو کم کر دو۔

اس پر فرشتگان عذاب!

ان سے کہیں گے ہم تم پر کیسے حم کریں جب کہ رب اعلمین تم پر غضبناک ہے۔“

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس نے اپنی آنکھوں کو نظر حرام سے پُر کیا اللہ ﷺ اس کی آنکھوں کو جہنم کی
آگ سے پر کرے گا۔ اور جس نے حرام کردہ عورت سے زنا کیا اللہ ﷺ اس سے
اس کی قبر سے پیاسا، روتا، غمگین، سیاہ رو اور تاریکی میں کھڑا کرے گا، اس کی
گردن میں آگ کا طوق ہو گا۔ اور اس کے جسم پر قطران کالباس ہو گا۔ اللہ ﷺ
اس سے نہ کلام فرمائے گا اور نہ اسے پاک و سفرا کرے گا اور اس کے لئے
دردناک عذاب ہو گا۔“

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس نے شادی شدہ عورت سے زنا کیا تو اس عورت اور اس مرد پر قبر میں اس
امت کا نصف عذاب ہو گا اور جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ ﷺ اس مرد کی
نیکیاں اس عورت کے شوہر کو دے گا اور اس کی بدیاں اس کے ذمہ کرے گا اور
اسے جہنم کی طرف گھیٹا جائے گا یہ جب بے جگہ اس کے علم کے بغیر ہو۔ لیکن
اگر عورت کے شوہر کو معلوم ہو گیا کہ کسی نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا ہے اور وہ
خاموش رہا تو اللہ ﷺ شوہر پر جنت حرام کر دے گا اس لئے کہ اللہ ﷺ نے جنت
کے دروازہ پر لکھا ہے کہ: ”تو اس دیوٹ پر حرام ہے جو اپنی بیوی کی بدی پر جان
بو جھ کر خاموش رہے، وہ کبھی جنت میں داخل نہ ہو گا بلکہ ساتوں آسمان زانی
اور دیوٹ پر لعنت کرتے ہیں۔“

☆ بعض صحائف آسمانی میں مرقوم ہے کہ:

”زنا کا مرد و عورت قیامت کے دن اس حال میں اٹھیں گے کہ ان کے دونوں

ہاتھ ان کی گردنوں کی طرف بندھے ہوں گے، عذاب کے فرشتے انہیں گھیرے ہوں گے اور وہ اعلان کریں گے کہ:

”اے لوگو! یہ زنا کار لوگ ہیں جن کے ہاتھ گردنوں کی جانب بندھے ہوئے ہیں، اور ان کی شرمگاہوں پر آگ دکھ رہی ہے، پھر ان کی شرمگاہوں کو کشادہ کیا جائے گا اور ان کی شرمگاہوں سے نہایت بدبوان زانیوں کی شرمگاہوں کی ہے اس وقت عذاب کے فرشتے کہیں گے کہ یہ بدبوان زانیوں کی شرمگاہوں کی ہے جنہوں نے زنا کیا اور بغیر توبہ کئے مر گئے۔ تو ان پر لعنت کرو، اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے تو اس وقت ہر ایک وبدخنس کہہ گا اے خدا! زانیوں پر لعنت فرمًا۔“

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”شبِ معراج مجھے آسمانوں پر لے جایا گیا تو میں نے کچھ مرد و عورتوں کو ساتھ بپھونڈ کے ساتھ مجبوس (قید) دیکھا بپھونہیں ڈنک مارتے، اور ساتھ انہیں ڈستے تھے۔ ہر شرمگاہ کی جگہ ایک سوراخ تھا جس میں بپھونگتے تھے اور ان سوراخوں میں گھس کر ڈستے اور گوشت کو کامنے تھے، ان شرمگاہوں سے پیپ بہتی تھی جس کی بدبو سے دوزخی چیختے چلاتے تھے اور وہ ان کی اس چیخ و پکار سے بے نیاز تھے، میں نے جبریل سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل نے کہا یہ زانی وزانی یہ مرد و عورتیں ہیں۔“

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس نے محمد مصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ عورت سے مصافی کیا وہ روز قیامت اس طرح آئے گا کہ آگ کی زنجیروں سے اس کے ہاتھ گردن پر بندھے ہوں گے۔

اب اگر اس نے اس سے زنا کیا گا تو بارگاہ رب العزت میں ان کی ران گویا ہوگی اور کہے گی کہ میں نے فلاں جگہ فلاں مہینے فلاں کے ساتھ ایسا ایسا کیا ہے اور اس کے چہرے کا گوشت جھٹڑ جائے گا اور بغیر گوشت کے ہڈیاں رہ جائیں گی اس وقت اللہ تعالیٰ گوشت کو حکم دے گا میرے حکم سے اپنی جگہ

جم جاتو وہ اس کے حکم سے لوٹ جائے گا اور زانی کا چہرہ غایت درجہ سیاہ بلکہ قطران سے زیادہ سیاہ ہو جائے گا، پھر زانی مکابرہ کرے گا اور کہے گا: اے ربِ جہن! میں نے تو کبھی گناہ نہیں کیا اس وقت اللہ جہن کے زبان کو حکم دے گا کہ گونگی ہو جاتو زبان گونگی ہو جائے گی، پھر اس کے حضور اعضا، جوارح گویا ہوں گے۔ چنانچہ ہاتھ بولے گا اے خدا میں نے حرام کی جانب ہاتھ بڑھایا، اور آنکھ کہے گی میں نے حرام کی طرف نظرڈالی، اور پاؤں کہیں گے میں حرام کی طرف چل کر گیا اور شرمگاہ پکارے گی میں نے فعل حرام کیا ہے حظ فرشتوں میں سے ایک کہے گا میں نے نہ ساہے اور دوسرا کہے گا میں نے لکھا ہے اور زمین کہے گی میں نے دیکھا ہے۔

اس وقت اللہ جہن فرمائے گا قسم ہے اپنے عزت و جلال کی میں باخبر تھا مگر میں نے ستر پوچھی کی۔ اے نیرے فرشتو! اے پکڑا لو اور نیرے عذاب میں اسے ڈال دو اور میری ناراضگی کا اسے مزہ چکھا و بلاشبہ میرا غصب اس پر بہت شدید ہے جس میں حیاء کم ہے۔

لواطت کا عذاب

☆ اللہ جہن فرماتا ہے:

”کیا مخلوق میں مردوں سے بدعلی کرتے ہو اور چھوڑتے ہو وہ جو تمہارے لیے تمہارے رب نے بیباں بنائیں بلکہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو۔“
(پ ۱۹ اشر ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷: ترجمہ گنز الایمان)

☆ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

”جس نے قوم لوٹ کا سامنہ کیا تو ایسا عمل کرنے والے اور جس کے ساتھ عمل کیا گیا دونوں کو قتل کر دو۔“

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

”لواط کی حدود تعزیر یہ ہے کہ ایسا کرنے والے کو بلند و اونچی سطح سے گرایا جائے۔ پھر اس کے اوپر اتنے پھر مارے جائیں کہ وہ مر جائے اس لئے کہ اللہ ﷺ نے قومِ لوط کو آسمان سے پھر مار کر ہلاک فرمایا۔“

اور اگر لوٹی شخص زمین بھر کے پانی سے غسل کرے تو بھی وہ نجاست سے پاک نہ ہوگا۔ جب تک توبہ نہ کرے اس لئے کہ شیطان جب مرد کو مرد پر سوار دیکھتا ہے تو عذاب کے خوف سے بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ اور جب مرد مرد پر سوار ہوتا ہے تو عرش الٰہی جنہش میں آ جاتا ہے اور قریب ہوتا ہے کہ آسمان زمین پر گر پڑیں۔ اس وقت فرشتے آسمانوں کے کنارے پکڑ کر پڑھتے ہیں قل موالله احمد یہاں تک کہ جبار و قہار کا غصب ساکن ہو جائے۔

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مردی ہے کہ:

”ان کا گزر ایک آگ پر ہوا جو جنگل میں ایک مرد پر جل رہی تھی۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پانی لیا تاکہ اس سے آگ کو خنثا کریں تو آگ نے نو عمر لڑکے کی صورت اختیار کر لی اور مرد آگ کی شکل بن گیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے روکر بارگاہ الٰہی میں مناجات کی اور کہا:

”اے رب ﷺ! ان دونوں کو ان کی اپنی اصلی حالت میں بدل دے تاکہ میں دیکھوں کہ ان دونوں کا گناہ کیا ہے؟ تو وہ آگ ان دونوں سے مکشف ہو گئی دیکھا کہ ایک مرد ہے اور نو عمر لڑکا ہے پھر اس مرد نے کہا:

اے عیسیٰ! میں دنیا کی زندگی میں اس لڑکے سے محبت رکھتا تھا تو مجھ پر شہوت نے غلبہ کیا یہاں تک کہ جمعہ کی رات میں نے اس سے بد فعلی کی اس کے بعد میں نے دوسرے دن بھی بد فعلی کی۔ اس وقت ایک شخص ہمارے پاس آیا اس نے ہم سے کہا خرابی ہو تمہاری! تم خدا سے ڈرو اس وقت میں نے اس سے کہا مجھ نہ خوف ہے اور نہ ذر ہے پھر جب میں مر ا اور یہ لڑکا مر ا تو اللہ ﷺ نے ہم پر آگ مسلط کر دی جو ایک مرتبہ مجھے جلتی ہے جب میں آگ بن

جاتا ہوں تو میں اسے جلاتا ہوں لہذا ہمارا یہ عذاب روز قیامت تک ہے۔“

☆..... حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے ابلیس ملعون سے دریافت کیا:
”مجھے بتا کہ مجھے کون سائل بہت پیارا ہے؟ ابلیس نے کہا: مجھے لواطت یعنی
اغلام سے زیادہ کوئی عمل پیارا نہیں اور اللہ علیہ السلام کے نزدیک مرد کا مرد سے
اور عورت کا عورت سے بدلی کرنے سے زیادہ مبغوض عمل نہیں ہے اور میرے
نزدیک اس سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ابلیس سے فرمایا خرابی ہوتیری! مجھے کیوں یہ
محبوب ہے؟ ابلیس نے جواب دیا اس لیے کہ کوئی نہیں ہے کہ اس کی عادت
ڈالے اور وہ اس سے ایک گھڑی صبر نہیں کر سکا کیونکہ حق تعالیٰ اس کے
اوپر شدید غضب فرماتا ہے اور جو کوئی اللہ علیہ السلام کو شدید غضب میں لاے تو اس
پر وہ توبہ کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔“

☆..... رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا:

”قوم لوٹ کے عمل سے شغل کرنا، اور گلدھنے کے ساتھ دوڑ لگانا، مرغ بازی کرنا
اور بغیر پرده کے حمام میں داخل ہونا، اور کم تو لنا اور ڈنڈی مارنا، یہ تمام افعال قوم
لوٹ کے ہیں۔ افسوس ہے اس پر جو ایسا کرتا ہے ان کا گناہ عورت کا عورت کے
ساتھ اور مرد کا مرد کے ساتھ بدلی کرنے سے زیادہ بڑا گناہ ہے جب اپنے
سروں سے حیا کی چادر اتار دی اور اللہ علیہ السلام کے سامنے معارضی کے ساتھ ظاہر
ہو گئے تو اللہ علیہ السلام ان کو سر کے بل اوندھا کر دیتا ہے اور نیچے کا اوپر اور اوپر کا نیچے
پلٹ دیتا ہے اور آسمان سے ان پر پھر بر ساتا ہے۔

☆..... حضرت امام جعفر بن محمد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

”قرآن کی پڑھنے والی دو عورتیں آئیں انہوں نے کہا: کیا خدا کی کتاب میں
عورت کا عورت سے مستی کرنے کا ذکر ہے؟ فرمایا ہاں ہے وہ قوم صح کے تذکرہ
میں ہے اسی بنا پر اللہ علیہ السلام نے قوم صح کو ہلاک فرمایا پھر حق تعالیٰ نے اپنے نبی کریم

محمد رسول اللہ ﷺ کو خبر دی کہ اللہ نے ان عورتوں کے لیے آگ کی جوتیاں، آگ کا لباس، آگ کی بنسلیاں، آگ کا سرپوش اور آگ کے موزے تیار کیے۔

..... ایک اور حدیث میں ہے کہ:

”عورت جب عورت پر سوار ہو کر مستی کرتی ہے۔ تو اللہ ﷺ فرشتہ کو حکم فرماتا ہے کہ ان کے لیے آگ کی جوتیاں، آگ کا لباس اور آگ کے موزے تیار کرو۔“ اور ان سے بڑھ کر یہ کہ اس آگ میں جھوکنی جائیں گی جو بچھوؤں سے بھری ہوئی ہے اور عورت کا اپنے پیچھے کے راستے میں آنا لواط سے بہت شنیع ہے۔ اسے کافر ہی عمل میں لاسکتا ہے۔“

..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اللہ ﷺ اس گھر پر لعنت بھیجتا ہے جس میں مخت داخل ہو۔“

..... حضور ﷺ نے فرمایا:

”اللہ ﷺ مرد مخت پر اور عورت کا مردوں کی مانند شکل و صورت اختیار کرنے والیوں پر لعنت فرماتا ہے۔“

..... سید عالم مجبر صادق ﷺ نے فرمایا:

”قوم لوٹ کا سائل کرنے والا جب کوئی مرتا ہے تو وہ اپنی قبر میں ایک لمحہ نہیں گزارتا کہ اللہ ﷺ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جس کی ہیئت خطاف (اباتیل کی مانند ایک پرندہ) کی مانند ہوتی ہے تو اسے اپنے بیویوں میں پکڑ کر لے اڑتا ہے اور قوم لوٹ کی بستی میں جا کر ڈال دیتا ہے تو وہ ان کے ساتھ جہنم میں سکسار ہوتا ہے۔ اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ ”اللہ ﷺ کی رحمت سے مایوس و محروم ہے۔“

..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”روز قیامت ایسے بچے لائے جائیں گے جن کے سر نہ ہوں گے اللہ ﷺ فرمائے گا در آنحالیکہ وہ انہیں خوب جانتا ہے کہ کس نے تم پر ظلم کیا؟ تو وہ کہیں

گے کہ ہم پر ہمارے باؤپوں نے ظلم کیا ہے کہ وہ مخلوق میں مردوں سے بدلی کرتے تھے اور ان کی دبر میں مادہ خارج کرتے تھے اس پر حق تعالیٰ فرمائے گا ان لوگوں کو جہنم میں لے جاؤ اور ان کی پیشانیوں پر لکھ دو کہ یہ میری رحمت سے محروم ہیں۔

محترم اسلامی بھائیو! تم خدا کی رحمت کی محرومی سے بچو اور خطاو عصیاں سے حق تعالیٰ کے حضور توبہ واستغفار کرو، اس سے پہلے کہ تمہارے اعضاء گواہی دیں۔ اور تمہاری زبانیں گنگ ہوں وہ ملک الدیان جس کی ہر آن نزالی شان والی ہے۔ تم کو تمہارے ناموں سے پکارتا ہے۔ اسکی طرف گریہ وزاری سے رجوع کرو اور اس کے حضور گناہوں سے توبہ کرو بلاشبہ وہ کریم حلم اور غفور و رحیم ہے۔

☆ معراج کے موقع پر جب حضور نبی کریم ﷺ کو گناہ گاروں کے عذاب اور سزا کی مثال دکھائی گئی۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کہ: "آگ کا دہلتا ہوا ایک تندور ہے، اس میں جین و پکار اور گریہ و بکا کی صدائیں دہلتے ہیں کہ یہ دیکھ کر میں حیرت زدہ رہ گیا کہ آگ کے اس مشتعل تندور میں نگے مردوں اور عورتوں کی ایک جماعت ہے اور ان کے نیچے کے حصوں سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں اور شعلوں کی لپٹ کے ساتھ ان میں ایک طوفان بپا ہو جاتا ہے اور سب چیختے چلانے لگتے ہیں۔" مجھے بتایا گیا کہ یہ زنا کار مردوں اور عورتوں کی جماعت ہے جو دنیا میں بدکاری میں بنتا رہے۔
(ریاض الصالحین و بخاری شریف)

اجتماعی حیثیت سے نکاح کی افادیت

محترم اسلامی بھائیو! کون نہیں جانتا کہ عمر کے ایک مخصوص حصہ میں آکر مرد کو عورت

کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تاکہ اس سے تکین حاصل کرے اور عورت کو مرد کی تلاش ہوتی ہے جس کا سہارا لے کر وہ اپنی سب سے بڑی دولت عصمت کو حفظ رکھ سکے اور پھر دونوں مل کر پاک دامنی کی زندگی گزاریں، اور حوادث زمانہ کے وقت ایک دوسرے کے معاون ہوں۔

مرد کو عقل ہے دل نہیں، عورت کو دل ہے عقل نہیں، یعنی ہر ایک کا ایک پہلو کمزور ہے۔ جب تک دونوں مل نہ جائیں، زندگی مکمل کسی کی بھی نہیں ہو سکتی۔ اور شادی کرنا اجتماعی حیثیت سے بھی ضروری ہے کہ مذکورہ فوائد کے ساتھ اجتماعی شیرازہ بندی میں سہولت پیدا ہو، تعلقات اور باہمی انس و محبت دو خاندانوں کو جوڑ دے۔

☆.....اگر شادی نہ ہو تو باپ کہاں سے آئے گا؟

☆.....ماں کون ہو گی؟

☆.....بھائی بہن کا رشتہ کس طرح پیدا ہوا ہوا؟

☆.....شوہر اور بیوی کون کہلانے گا؟

☆.....سر اور برادر بنت کون بننے گا؟

☆.....رضائی اور غیر رضائی رشتہ کی شاخ کس درخت سے پھوٹے گی؟

☆.....بھائی برادری دنیا میں کہاں سے جنم لے گی اور باہمی تعلقات کی جڑ کیسے مضبوط ہو گی؟

اسلام میں صرف جائز فطری راہ کھلی رکھی گئی ہے کہ ہر حیثیت سے وہ مفید ہی مفید ہے اور یہ جائز طریقہ نکاح کا ہی طریقہ ہے کہ مذاہب و ادیان، آئین و قوانین سب ہی میں اس فطری و جائز طریقہ کو کھلا رکھا گیا ہے اسی رشتہ پر خاندانی اور قبائلی زندگی کا دار و مدار ہے۔ اور اگر نکاح کا طریقہ نہ ہو تو نظامِ حیات درہم برہم ہو جائے اور مدینت اور ارتقاء کا نام و نشان مٹ جائے۔

شادی کرنے کے فوائد

اتنی مہلک اور خطرناک برائی "زنا" جوانان کو ہر اعتبار سے سخت سے سخت نقصان پہنچاتی ہے اس کی روک تھام کی جس شدود مسے ضرورت تھی، وہ کسی ذی عقل انسان سے مخفی نہیں اور صرف روک دینا ہی کافی نہ ہوتا۔ جیسا کہ آپ عیسائیوں اور دوسری قوموں میں اس کا انجام دیکھ رہے ہیں۔ بلکہ اس کے لئے مستقل قوانین اور ضابطہ کی ضرورت تھی اور اسلام نے بھی کیا۔ انسان کی فطرت کو جانچا اور اس کے مطابق علاج اور پرہیز کی تاکید کی، اسلام نے غیر مذاہب کی طرح افراط و تفریط کا راستہ اختیار نہ کیا، بلکہ انسانی مزاج کو پرکھ کر اعتماد کا طریقہ پسند کیا۔

☆.....اللہ یعنی نے انسان کو حکم دیا کہ:

"مردو عورت جن کو شادی کی ضرورت محسوس ہو، ضرور شادی کریں"۔

(سورہ نور: ۳۲)

کیونکہ عفت و عصمت کی حفاظت کا سب سے بڑا ذریعہ اور ان کی جنسی خواہشات کی تکمیل کا سبب یہی ہو سکتا ہے۔

☆.....اللہ یعنی نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ:

"اور زنا کے قریب مت جاؤ"۔ (سورہ بنی اسرائیل: ۳۲)

بروقت شادی کرنا زنا سے بچاؤ کا ذریعہ ہے، اگر کوئی شرعی عذرمانع ہے تو شریعت میں ہدایت کی گئی ہے کہ ایسا نوجوان روزہ رکھ لے کیونکہ روزہ رکھنے سے شہوت کم ہو جاتی ہے اور بندہ کئی برایوں سے بچ جاتا ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! اللہ یعنی نے رشتہ ازدواج کے قیام کی تاکید فرمائی ہے اور ان تمام مردو عورت کی شادی کر دینے کا حکم دیا ہے جن کو شادی کی ضرورت ہو، حتیٰ کہ غلام جو بڑی حد تک بے بس ہوتا ہے، اس کے متعلق بھی ارشاد فرمایا کہ ان کی بھی شادی ضروری ہے، اگر ان میں حقوق زوجیت ادا کرنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے اور پھر اس ذمہ داری

کو اللہ رب العزت نے قوم کے سرڈا لے ہے تاکہ اس کی اہمیت کا احساس پیدا ہو اور اشارہ کیا گیا ہے کہ شادی کے جو فائدے ہوتے ہیں اس سے پوری قوم مستفید ہوتی ہے اور شادی نہ کرنے کے جونقصانات ہیں ان کا اثر پوری قوم پر پڑتا ہے۔

کوئی ذی عقل انسان اس بات سے انکار کی جرأت نہیں کر سکتا کہ جائز شادی کاروان اگر بند کر دیا جائے تو پوری قوم کے اخلاق گندے ہو جائیں گے۔

اس آیت سے اتنی بات بہر حال محل کر معلوم ہو گئی کہ جو مرد یا عورت شادی کے لائق ہو انکی شادی کر دی جائے۔ بہر حال مذکورہ بالاقرآنی حکم کے سوا حدیثوں میں بھی بڑا ذخیرہ ہے، جن میں شادی کی تاکید و ترغیب پائی جاتی ہے اور ان سے معلوم ہوتا ہے کہ خود شادی کرنے والوں پر ضروری ہے کہ جو نبی وہ شادی کی ضرورت محسوس کریں شادی کر لیں۔

☆..... حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں جو اس باب جماع کی قدرت رکھتا ہو اس کو نکاح کر لیتا چاہیے کیونکہ یہ نگاہ کو محفوظ رکھتا ہے اور شہوت کی جگہ کو بہت بچاتا ہے۔“

اس حدیث میں جہاں نوجوانوں کو شادی کا حکم دیا گیا ہے، وہاں شادی کے فائدے بھی بیان کر دیئے گئے ہیں کہ شادی سے عفت و عصمت پیدا ہو گی اور حرام کاری سے انسان بچ جائے گا۔

نکاح اور پاک دامنی

شادی کرنے سے انسان بہت ساری برایوں سے بچ جاتا ہے، بلکہ اگر کوئی چاہتا ہے کہ دنیا سے پاک و صاف جائے اور اس کا دامن عفت و عصمت کسی قسم کی آلو دگی میں ملوث نہ ہو تو اس کی شکل شادی ہی ہے۔

☆..... حضور ﷺ نے فرمایا:

”اللہ عزیز سے جو شخص پاک و صاف ملتا چاہے اس کو شریف عورتوں سے شادی کرنا چاہے۔“

اس حدیث میں شادی سے جو عفت و عظمت اور پاک دامنی حاصل ہوتی ہے۔
اس کا بڑا بلغ بیان ہے بلکہ اس میں جو الفاظ آئے ہیں، اگر ان کو سمجھا جائے تو یہ بھی سمجھ میں آتا ہے کہ شادی کرنے سے اللہ تعالیٰ دوسرے گناہوں سے بھی آدمی کو بچالیتا ہے اور یہ کہ شادی ذریعہ بن جاتی ہے شادی کرنے والے کی ہدایت کا بھی اور پھر نجات کا بھی۔

محترم اسلامی بھائیو! دیکھا بھی گیا ہے کہ جن لوگوں کی شادی نہیں ہوتی اور جائز طور پر جنسی میلان پورے نہیں کرتے وہ عموماً مختلف گناہوں میں بمتلا ہو جاتے ہیں، خواہ ان گناہوں میں غیر ارادی طور پر ہی لوگ کیوں نہ بمتلا ہو جاتے ہوں، لیکن شادی شدہ آدمی کے پاس چونکہ بچنے کا ذریعہ ہوتا ہے اس لئے عموماً ان گناہوں سے اس کا رشتہ خود بخوبی کٹ جاتا ہے، جو لوگ شادی بھی نہیں کرتے اور پاک دامنی کی زندگی بھی گذارنا چاہتے ہیں۔ خواہ خواہ کش کمش کی ایسی زندگی گزارتے ہیں جس کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ کسی وقت ان سے کیا حرکت سرزد ہو جائے۔ ایک حدیث میں نکاح کو ”نصف دین“ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

☆..... ارشاد نبوی ﷺ ہے:

”بُنْدَهُ نَفَرَ إِلَيْنَا مُهَاجِرًا فَأَنْهَاهُمْ بِهِ مَنْزَلَةَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ لَهُمْ أَنْهُمْ لَكُمْ مَمْوَالٌ مَمْوَالٌ لَهُمْ فَإِنَّمَا يَنْهَاكُمْ عَنِ الْمَحْرَمَاتِ إِنَّمَا يَنْهَاكُمْ عَنِ الْمَحْرَمَاتِ“ (محدث: ابو داود)

شادی عزت و عظمت کا ذریعہ

شادی شدہ آدمی لوگوں کی نظر میں محزر ہوتا ہے جبکہ غیر شادی شدہ آدمی کی دنیا والوں کی نظر میں عزت کم ہوتی ہے۔

دوسرے یہ کہ شادی شدہ آدمی سے لوگ اپنے بیوی بچوں پر خطرہ محسوس نہیں کرتے جبکہ غیر شادی شدہ سے ہر شخص کو اپنے بیوی بچوں اور عزت و آبرو کا خطرہ رہتا ہے۔ اس میں عورت کی عزت بھی ہے کہ لوگ اس پر کسی قسم کا شک و شبہ نہیں کرتے مرد خواہ پاس رہے یا پر دیس میں رہے جبکہ نکاح سے پہلے عورت کی عزت و آبرو ہر وقت خطرے میں رہتی ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! غور کیا جائے تو یہ بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ

گناہوں کے بڑے حصہ کا تعلق جنسی میلانات ہی سے ہے۔ شرعی اور آئینی حدود میں اپنے آپ کو رشتہ نکاح میں جکڑ دینے کے بعد بے راہ روی کے خطرات کم ہو جاتے ہیں۔

غیر شادی شدہ رسول اللہ ﷺ کی نظر میں

☆..... ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

”وَهُوَ خَصْصٌ مَسْكِينٌ هُوَ جَلْكٌ بَيْوَى نَبِيسٌ هُوَ صَحَابَةُ كَرَامٍ نَعْرَضَ كَيْاً گُوَوَهُ كِشَيرَ
الْمَالِ هُوَ تَبَّبَّعٌ بَجْهِي؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! گُوَوَهُ مَالَدَارِيَ کَيْوَنَ نَهُوَ“۔

☆..... پھر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

وَهُوَ عَوْرَتٌ مَسْكِينٌ هُوَ جَسْ كَا شُوْهُرَنَبِيسٌ هُوَ لَوْگُونَ نَهُوَ پُوچْخَا: ”يَا رسول اللہ ﷺ!
أَفْرَجْهَ اَسَ كَهْ پَاسْ بَهْتَ كَچْھَ مَالِ هُوَ تَبَّبَّعٌ بَجْهِي مَسْكِينٌ هُوَ هِيَ، آپ ﷺ نے
فرمایا: ہاں تَبَّبَّعٌ بَجْهِي وَهُوَ مَسْكِينٌ هِيَ هِيَ۔“ (جمع الفوائد)

یہ اور اس طرح کی بیشوں حدیثیں ہیں جو صراحتاً نکاح کی ترغیب دیتی ہیں ان تمام حدیثوں کو سامنے رکھ کر فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ اسلام میں عقد ازدواج پر کتنا غیر معمول اصرار کیا گیا ہے، مقصد وہ ہی ہے کہ جنسی میلان کو حدود میں رکھ کر اس کو افزائش نسل کا ذریعہ بھی اس کو بنایا جائے اور عصمت و عفت کے انمول سرمایہ کی حفاظت کا واحد ذریعہ بھی بھی ہے۔

رہبانیت اسلام کی نظر میں

رہبانیت (ترک دنیا) جس کی عیسائی راہب دعوت دیتے ہیں اور اپنے دین کا شعار اور علامت بتاتے ہیں، اس پر فخر کرتے ہیں، اسے قرب خداوندی کا ذریعہ قرار دیتے ہیں اور ترک نکاح کو روحانیت کی ترقی خیال کرتے ہیں۔ لیکن یہ انسانی فطرت سے مکراتی ہے اور کائنات میں نسل انسانی کی بقا کے مٹاۓ خداوندی کے بالکل خلاف ہے، یہ صرف پادریوں اور راہبوں کی ایجاد کردہ ایک من گھڑت بات ہے۔ عرصہ دراز تک پوپ سینٹ پال کی ایجاد کردہ مسیحیت کے دامن میں گرفتار رہے۔ جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اصل

تعلیمات میں تحریف کر کے تجدوڑ ک نکاح کو انسانی زندگی کا آئینہ میں قرار دیا۔

عوام سے قطع نظر خود چرچ اپنی عظمت کے دور عروج میں مثالی جنسی بے اعتدالیوں کا شکار رہا ہے بڑے پادری شرافت و اخلاق کی تمام حدود کو بالائے طاق رکھتے ہوئے شہوت پرستی میں ڈوبے رہتے تھے۔

صلیب لٹکائے ایک خاص ڈھب کے سفید لباس میں ملبوس مردوں اور عورتوں کو آپ نے دیکھا ہو گایہ دنیاۓ عیسائیت کے راہب اور رہباں میں ہیں جن کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ ابدی نجات اور خوشیاں حاصل کرنے کے لئے دنیاوی شہوتیں اور لذتیں خود پر حرام ٹھہرا لیتے ہیں۔

ان کو پادری یا فادر کہا جاتا ہے اور کلیساوں کے اندر پھیلی ہوئی روحانی فضول اور مراقبوں کے بارے میں بھی یہ کہا جاتا ہے کہ ان سے خداخوئی، دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوتی ہے لیکن واقعات راز جب اس کا پردہ اٹھاتے ہیں تو اس محسوسیت اور پاکیزگی کے پیچھے کتنی خباثت اور بے رحمی چھپی ہوئی نظر آتی ہے اس کی دو مشاہیں ملاحظہ فرمائیں:

پادری کی بچوں کے ساتھ بد فعلی:

امریکہ کے ایک شہر میں ایک سابق رومان کیتھولک پادری نے عدالت کے رو برو اس امر کا کھلا اقرار کیا ہے کہ اس نے اپنی ملازمت کے دوران قریباً ۱۰۰ بچوں کے ساتھ برفعل کیا۔

راہبہ کی بچوں کے ساتھ زیادتی:

ایک راہبہ کی تھرائیں اپنے مقامی چرچ میں بچوں کو مذہبی تعلیم دینے پر مأمور تھیں، تین سال قبل اس کے پاس کچھ بچے بغرض تعلیم آئے جن سے اس نے مذہبی تعلیم کی آڑ میں ناجائز تعلقات استوار کر لئے جو مسلسل تین سال تک جاری رہے جس سے تین بچے ذہنی انتشار کا شکار ہو گئے جنمیں والدین نے ماہر جنیات کو دکھایا تو انہوں نے راہبہ کے خلاف عدالتی کا رروائی کرنے کو کہا، راہبہ نے بھی پولیس تفتیش کے دوران اپنی زیادتی کا اعتراف

کر لیا ہے، بچے ابھی تک نارمل نہیں ہو سکے۔
(نوائے وقت لاہور)

☆..... چنانچہ قرآن پاک میں ان کی نذمت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
”اور راہب بننا تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان
پر مقرر نہ کی تھی ہاں یہ بدعت انہوں نے اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی پھر اسے نہ
نبایا جیسا اس کے نباہنے کا حق تھا۔“ (الحمد: ۲۷)

چونکہ رہبانیت فطرت سے تصادم ہے اس لئے تاریخ کے کسی دور میں بھی
کامیاب نہیں ہو سکی بلکہ عیسائیوں میں بھی یہ رواج صرف رومیں کی تھوڑک عقیدہ کے لوگوں
تک محدود ہے۔

رہبانیت کی ابتداء:

رہبانیت حضرت مسیح علیہ السلام کے قریب دو سال بعد مروج ہوئی۔ ابتداء میں
حضرت مسیح علیہ السلام کو ماننے والے بہت سادہ زندگی برکرتے تھے۔ وہ حرص وہوں اور
مال و دنیا کو کوئی وقعت نہ دیتے تھے۔ وہ دنیاوی معاملات کے متعلق بات چیت کرنے سے
قبل عبادات سے فارغ ہو جاتے تھے۔

اس کے بعد آنے والے عیسائیوں میں ایک طبقہ ایسا پیدا ہوا جس کے لوگ بغیر
مال و متاع اور زن و اولاد کے زندگی برکرتے تھے وہ کھجوریں وغیرہ کھا کر گزارہ کرتے تھے
پھر وہ لوگ بھی اس گروہ میں شامل ہونے لگے جو زندگی اور دنیا کی مشکلات و صعوبات سے
گھرا کر راہ فرار اختیار کرتے۔

☆..... ایسے ہی لوگوں کے بارے میں گہن لکھتا ہے کہ:
”وہ نشاط زندگی اور فرائض دنیوی سے بالکل دستبردار ہو جاتے تھے۔ وہ نہایت
سادہ غذا کھاتے۔ جو اکثر مانگ کر حاصل کی جاتی یا انہیں پیش کی جاتی، وہ گوشت
نہیں کھاتے تھے اور نہ ثراب پیتے تھے، وہ جسم کو ہر ممکن طریق سے اذیت
پہنچانے، محبت، تعیش، آرام اور سرت کو گناہ تصور کرتے اور تحریر کو تقدیس کا درجہ

دیتے تھے۔ پھر مذہبی خدمات انجام دینے والوں کے لئے یہ بات ناپسندیدہ تصور کی جانے لگی کہ وہ شادی کریں،“
☆..... بعض موئخین کا بیان ہے کہ:

”میسیحی رہبانیت کا بائی ”اطلنٹی“ تھا جس نے اپنی دولت اور کنبہ سے کنارہ کشی اختیار کر کے رہبانیت کی زندگی گزارنے کے لئے صحرائیں چلہ کشی اور ریاضت شروع کر دی۔ جلد ہی اس کی درویشی کی شہرت پورے مصر میں پھیل گئی۔ ہزاروں لوگوں نے اس کی تقلید کو اپنا لیا اور اٹلنٹی کو اپنا قائد تسلیم کر لیا اس طرح رہبانیت ایک تحریک کی صورت اختیار کر گئی اور اسے زور پڑتے دیکھ کر کلیسا نے اس کی حمایت کر دی پھر راہبوں نے اپنی خانقاہیں قائم کر لیں اور رفتہ رفتہ صحرائے لیبیا اور دنیاوی نیل میں ہزاروں خانقاہیں نظر آنے لگیں۔

شامی نیل میں جو ہلی خانقاہ قائم ہوئی اس میں چودہ سوراہب رہبانیت کی زندگی گزارتے تھے اور قلیل عرصہ میں ان کی تعداد پچھا اس ہزار ہو گئی، ان سے تیاگ، جسمانی اذیت، ریاضت اور دنیاوی تعیش سے اجتناب کا عبد لیا جاتا تھا۔ پھر روم اور شام میں بھی خانقاہیں نظر آنے لگیں۔ ادھر ”ہلبرین“ نے بارہ سال تک دنیاوی آلاتشوں سے کنارہ کشی کر کے مقبولیت حاصل کر لی تو اس کے بے شمار مریدین شام میں راہبانہ زندگی کی تبلیغ کرنے لگے پھر عیسائیت جہاں بھی گئی رہبانیت بھی اس کے ساتھ ساتھ رہی۔“

☆..... موئخین کا خیال ہے کہ:

”لوگ فوجی زندگی کے مصائب سے بچنے کیلئے خانقاہوں میں پناہ لیتے تھے بعض روساء جب اپنی سیاہ کاریوں سے ٹنگ آ جاتے تو سزاۓ اعمال کے خوف سے رہبانیت اختیار کر لیتے تھے تاکہ انہیں موت کے بعد بھی جنت کا لطف اٹھانے کا موقع مل سکے۔ بتایا جاتا ہے کہ خانقاہوں میں عورتیں اکثر راہبوں کی ہوں کاریوں کا شکار ہوئی تھیں،“

رہبنا نیت رسول اللہ علیہ السلام کی نظر میں

یہی وجہ ہے کہ جب کبھی رسول اللہ علیہ السلام کو خبر ملی کہ نکاح سے بعض لوگ پر ہیز ہی کو بہتر سمجھتے ہیں تو ان کو فہماش کر کے شادی کر لینے پر آمادہ کیا۔

☆..... حدیث میں عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا واقعہ مذکور ہے کہ:

”انھوں نے عورتوں سے کنارہ کشی کر لی کہ فارغ الالی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور رات دن اسی میں مشغول رہیں،“ تبی کریم علیہ السلام کو معلوم ہوا تو آپ علیہ السلام نے ان کے اس جذبے کی تردید فرمائی اور بلا آخر حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو اس ارادہ سے بازاً ناپڑا۔ (مخلوٰۃ شریف)

اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے ان لوگوں کو تنبیہ کی جو فخری انداز میں کرتے ہیں کہ عورتوں سے علیحدہ رہیں گے اور شادی سے پر ہیز کریں گے۔

☆..... رحمت عالم علیہ السلام نے اپنا عمل پیش فرمایا کہ خیال کی تردید کی اور فرمایا: میں شادی کرتا ہوں پس جو میرے طریقہ سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں ہے

☆..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ:

اعکاف بن بشر تسبی رضی اللہ عنہ ایک دن خدمت نبوی علیہ السلام میں حاضر ہوئے۔

حضرت نبی کریم علیہ السلام نے اسے پوچھا: اے اعکاف! تمہاری بیوی ہے؟

حضرت اعکاف نے جواب دیا: نہیں۔

تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے پوچھا: لوٹدی؟

حضرت اعکاف نے کہا: یہ بھی نہیں۔

تو یہ جواب سن کر آپ علیہ السلام نے فرمایا:

صلاحیت رکھتے ہو اور خوشحال بھی ہو پھر بایس ہمہ تم نے شادی سے گریز کیا

تب تو تم شیطان کے بھائیوں میں سے ہو۔“ (جمع الفوائد)

پھر بعد میں حضور نبی کریم علیہ السلام نے ان کی شادی کرادی۔

☆.....حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:
رسول اکرم ﷺ ہم لوگوں کو سختی سے اس بات سے منع فرماتے تھے کہ ہم
عورتوں سے کنارہ کشی اختیار کر لیں، اور فرماتے تھے کہ تم لوگ شادی کرو۔

(بلغ المرام)

محترم اسلامی بھائیو! بعض روایتوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نکاح کی ذمہ
داریوں کے قبول کرنے کی اگر اجازت کسی کی معاشی حالت نہ دیتی ہو تو ایسوں کو مشورہ
دیا گیا ہے کہ وہ روزے رکھ کر جنسی میلان کے زور کو توڑیں۔ لیکن شادی نہ کرنے کی اجازت
اسلام میں نہیں دی گئی۔

بہر حال حضور نبی کریم ﷺ نے اس شدومہ سے نکاح سے کنارہ کشی کرنے
والوں کی اس لئے تردید فرمائی کہ یہ اقدام نہایت غلط تھا اور ایک ایسی نعمت جو اللہ عزیز نے
انسانوں کو دی ہے، اس کا یہ مصرف کسی طریقہ سے مناسب نہ تھا۔ اگر خدا نخواستہ یہ بات اس
وقت روشنہ کی جاتی تو آج اسکا بڑا خطرناک انعام ہوتا۔

پاکیزہ نفس عورت، رسول اللہ ﷺ کی نظر میں

اسلام کا نقطہ نظر ان ہی وجہ سے عورت کے متعلق راہبانہ وسوسوں سے بالکل
مختلف ہے۔ نن کا ذکر عیسائی رہبانوں کے حوالہ سے ہو چکا ہے۔ اور عورت کو زہر قرار دینے
کی بجائے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”پوری دنیا متعہ ہے اور بہترین متعہ نیک عورت ہے۔“ (مسلم شریف)

جس دین میں عورت دنیا کی بہترین نعمت ہو، اس میں یہ کیونکر برداشت کیا جا
سکتا ہے کہ اس کو ناپاک قرار دیا جائے اور اس سے کنارہ کشی کا حکم فرمادیا جائے، باقی رہا یہ
سوال کہ نیک عورت دنیا کی بہترین پوجی ہے؟

سوچا جائے تو آسانی سے یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ
عورت مرد کو بہت سے خطرات و سیمات (برائیوں) سے محفوظ رکھتی ہے۔ طبیعت کو اس سے

تکین حاصل ہوتی ہے اور فطری بے چینیوں کے ازالہ کا ذریعہ نہیں ہے اور یہ ایک مسلم بات ہے کہ انہی امور کے حصول کے بعد کوئی آدمی یکسوئی سے کوئی نیک کام انجام دے سکتا ہے اور برائیوں سے فجح سکتا ہے۔ ورنہ نفسیاتی خواہشات کی ادھیزوں سے فرصت ملنا ہی مشکل ہے۔

☆..... ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”دنیا کی چیزوں میں سے میرے دل میں عورت اور خوبی کی محبت ذاتی گئی اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز کو بنایا گیا۔“ (نبائی)

ترغیب نکاح کیساتھ مالداری:

محترم اسلامی بھائیو! اور پر بیان کردہ احادیث کو غور سے پڑھیں تو معلوم ہو گا کہ اسلام جائز طور پر شادی کرنے کی بے حد ترغیب دیتا ہے۔ کچھ لوگ معاشی خطرات کو خواہ مخواہ محسوس کر کے نکاح سے کتراتے تھے۔ تو جس طرح احادیث میں نکاح کی ترغیب دلار اور فضیلیتیں بیان کر کے اس گروہ کی غلط نہیں دور کی گئی، جو سے قرب خداوندی سے مانع اور آخرت کی ترقی میں رکاوٹ خیال کرتا تھا، اسی طرح قرآن احادیث میں اسباب وسائل کے ایسر، اعداد و شمار کے پیمانوں سے ہر چیز کو ناپنے والے اور بہت زیادہ حسابی ذہنیت رکھنے والے لوگوں کا یہ وہم بھی دور کیا گیا کہ شادی، بیانہ اور اس کے نتیجہ میں اہل و عیال فقر و وفا افلاس نیز ٹکنگی و بدحالی کا سبب بنتے ہیں، اور تجربہ کی زندگی، خوشحالی و فارغ البالی کا موجب۔

چنانچہ اسی خیال خام کو دور کرنے اور اس ڈھنی مرض کو خفا بخشنے کے لئے گویا خاص طور پر ایسے ہی لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے قرآن میں فرمایا گیا:

☆..... اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اور نکاح کر دو اپنوں میں اُن کا جو بے نکاح ہوں، اور اپنے لاٹق بندوں اور کنیزوں کا، اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ انہیں غنی کر دے گا اپنے فضل کے سبب، اور اللہ وسعت الاعلم والا ہے۔“ (نور: ۲۲-۲۳)

اس آیت میں اللہ ﷺ کی طرف سے شادی کرنے والے کے لئے تو گر بنا نے کا

وعدہ معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو لوگ فقر و افلاس کا بہانہ کر کے نکاح کرنے سے پچھا چاہتے ہیں، ان کی بہانہ جوئی کا سداب مقصود ہو۔

یہاں خدا کی دو صفتیں ”واسح“ اور ”علیم“ ذکر کر کے یہ بتایا گیا ہے کہ رزق کی دسعت و تنگی نکاح کرنے نہ کرنے پر موقوف نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ پنے علم و حکمت کے تقاضہ سے جس پر چاہتا ہے رزق کے دروازے کھول دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے تنگی میں بنتا کر دیتا ہے، چونکہ اسباب کی اسیر طبیعتوں میں یہ بات رج بس گئی ہے کہ اہل و عیال کا ہونا فقر و تنگی کا، اور ان کا نہ ہونا مال کی فراوانی کا سبب بناتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس بے بنیاد خیال کی غلطی بھی واضح کر دی جائے۔

واقعات کی شہادت اس پر موجود ہی ہے کہ کبھی مال کی فراوانی اولاد کی کثرت دونوں باتیں صحیح ہو جاتی ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان کے پاس نہ مال ہوتا ہے اور نہ بیوی بچے۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ عام طور پر انسان کی قوت و اہمیت کے ان دو باتوں یعنی اولاد کی کثرت و تنگی تیز خوشحالی و تہائی میں جو تلازم سمجھ رکھا ہے، وہ غلط ہے بلکہ خوشحالی و تنگی دونوں اللہ تعالیٰ کے ارادہ و حکم سے آتی ہیں انسان کو جب اس کا یقین کامل ہو جائے تو نکاح کرنے سے نہیں ڈریگا۔ (روح العالی)

جو لوگ معاشی مسائل سے دوچار ہوتے رہتے ہیں، وہی اکثر سوچتے ہیں کہ ”شادی کیسے کریں؟“

افلاس نے گھر میں ذریہ ڈال رکھا ہے، بیوی اور بھرپال بچوں کی خوراک و پوشک کا کیا نظم ہوگا؟

اس قسم کی ٹنگ خیالیوں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دلاسا اور تسلی دی گئی ہے کہ اس مسئلہ کو اتنا پریشان گن نہ بناو۔ رزق کا معاملہ میرے ہاتھ میں ہے۔

☆..... بار بار قرآن میں اطمینان دلایا گیا ہے کہ:

”اور وہ رزق دے گا وہاں سے جہاں سے گمان بھی نہ کر سکیں گے۔“

(طلاق: ۲۰-۳)

☆..... ایک اور مقام پر اللہ ﷺ نے فرمایا:
”ہم رزق دیتے ہیں تم کو اور خاص ان کو“۔ (الانعام: ۲-۱۵)

مطلوب ہی ہے کہ حال پر مستقبل کو قیاس نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ اللہ ﷺ پر اعتماد کر کے جب نکاح کا زمانہ آجائے تو آدمی نکاح کر لے اور اس مسئلہ کو خدا کے پر درکردے، بیوی اور پھر بالبچوں کے ننان نفقة کا سامان (ان شاء اللہ ﷺ) من جانب اللہ ﷺ ہوگا۔ ممکن ہے کہ بیوی کی شرکت سے خیر و برکت بڑھ جائے، بیوی کا خاندان امداد کرے یا کسی جائز ذریعہ معاش کا بندوبست کر دے، خود شادی کرنے والے میں شادی کے بعد مستعدی اور زمداداری کا احساس پیدا ہو جاتا ہے، کبھی خود بیوی ہاتھ بٹاتی ہے اور کبھی اس طرح کا کوئی دوسرا سامان فراہم ہو جاتا ہے۔

فقروفاقة کے شبہات کا حل

نکاح کے بعد بھی اگر کسی کا فقر قائم نظر آئے، تو یہ دراصل مشیت الہی ﷺ سے متعلق ہے، مگر چونکہ یہاں پہنچ کر انسان کو خصوصیت سے فقروفلاس کے شبہات پیدا ہوتے ہیں، اس لئے اس موقع پر قرآن پاک نے ایک دوسری جگہ بھی اس طرف اشارہ کیا ہے:

☆..... اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اور اگر تمہیں محتاجی کا ذر ہے تو عنقریب اللہ تمہیں دولت مند کرے گا اپنے فضل سے اگر چاہے۔“ (توبہ: ۹-۲۸)

محترم اسلامی بھائیو! اس آیت میں بھی غنا کو اللہ ﷺ کی مشیت کے متعلق کیا گیا ہے کہ فقر سے ڈر کر ضروری کام چھوڑنا نہیں چاہئے، کیونکہ اللہ ﷺ فقر کے بعد بھی غنا پیدا کر دیتا ہے۔

بہر حال ہمیں تو یہ بتانا ہے کہ اللہ ﷺ نے انسان کو شادی کرنے کی تائید فرمائی ہے۔ فقر کو حیلہ بناؤ کر نکاح سے کترانا بے ہودہ خیال ہے، بلکہ اللہ ﷺ نے کھل کر وعدہ کیا ہے کہ اگر کسی میں استعداد و صلاحیت ہے اور تنگ دستی کے خطرات کو دل سے نکال

ڈالے تو اسی حالت میں اللہ ﷺ کوئی نہ کوئی سامان ضرور کر دیگا ان شاء اللہ ﷺ۔

ہاں انسان کا فریضہ ہے کہ وہ حصول رزق کے لئے مداری اختیار کرے اور اس کے لئے کوشش کرے۔

☆.....اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش“۔ (ابحث: ۵۲-۳۹)

آیت کی تشریح کے بعد احادیث اور اقوال صحابہ جن سے نکاح کا باعث خیرو برکت ہونا نیز فقر و افلاس کے دور کرنے، خوشحالی و فراخی لانے کا سبب ہونا معلوم ہوتا ہے ان میں سے چند روایات یہاں نقل کی جاتی ہیں۔

عام خیالات کے برخلاف، ان آیات اور احادیث و آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح سے فقر و افلاس نہیں، بلکہ عموماً خوشحالی و فراخ دستی آتی ہے۔ اور غور کیا جائے تو واقعات بھی عموماً اسی حقیقت کی صداقت کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ شادی کے بعد یوں بچوں کی کفالت کا بار پڑ جانے کے بعد اکثر وہ لوگ بھی ذمہ دار سخیدہ اور کب معاش میں جی لگانے اور محنت کرنے والے بن گئے جو اس سے قبل نہایت لاابالی غیر ذمہ دار اور آرام طلبی کے عادی تھے، جس سے ستو اور کامی کے نتیجہ میں آیا ہوا فقر و افلاس شادی کے بعد بد لے ہوئے مزاج کے نتیجے میں چلا جاتا اور اس کے بجائے خوش حالی اور فراخی آ جاتی ہے۔ علاوہ ازیں سلیقہ مند کفایت شعار یوں کا آ جانا فضول خرچی اور بد سلیقگی سے آئی ہوئی تکمیلی دور کرنے کا سبب بن جاتا ہے۔

ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ خوشحال اور ذمی حیثیت خاندان کی عورت سے شادی شوہر کے دن پھر جانے بلکہ خاندان کے مستقبل بن جانے کا سبب بن گئی ہے اور ان امکانات کیساتھ یہ حقیقت بھی سامنے رکھئے کہ دستکار گھرانوں میں عورتیں اور بچے بھی دستکاری اور محنت کرتے اور پورے کنبے کی خوشحالی کا ذریعہ بنتے ہیں، جیسا کہ اکثر پیشہ و را اور صناع قوموں اور برادریوں میں دیکھا جا رہا ہے۔ ہمارے اس زمانے میں ایسی قوموں اور برادریوں میں خوشحالی اور دولت آ جانے کا عام سبب یہی ہے، مزید غور و فکر کے بعد ایسے اور

اسباب و حالات سانے آکتے ہیں جن سے مذکورہ احادیث و آثار کی صداقت کا عملی اور واقعیتی ثبوت ملتا ہو۔

شادی ذمہ داری چاہتی ہے:

اس تفصیل کا یہ مطلب نہیں کہ انسان گردوپیش کے تقاضوں، بھی حالات، اپنے وسائل و امکانات اور تمام چیزوں سے آنکھیں بند کر کے صریحی طور پر عقل دشمنی کا مظاہرہ کرنے لگ جائے کہ نہ کب معاش پر قدرت ہو اور نہ حقوق و واجبات ادا کرنے کی طاقت اس کے وجود شادی کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ اگر ان حالات میں بھی شریعت کی طرف سے نکاح کرنے کا تاکیدی حکم ہوتا تو یقیناً یہ دین فطرت کی شان کے خلاف ہوتا۔ اسی صورتحال سے دو چار لوگوں کو نکاح کرنے کی ترغیب کے بجائے قرآن حکیم میں یہ ہدایت دی گئی ہے:

☆..... اللہ نکاح کا ارشاد ہے:

”وَهُوَ جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ مقدور و لا اکر دے اپنے فضل سے۔“ (سورہ نور: ۳۳)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تاثر

☆..... اللہ نکاح قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ :

”اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ انہیں غنی کر دے گا اپنے فضل کے سبب۔“ (النور: ۳۲)

☆..... قرآن پاک کی اس آیت کو پڑھ کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”اللہ نکاح کی رغبت دلاتا ہے، اور اس شخص کو شادی کا حکم دیتا ہے جس میں شادی کی صلاحیت پائی جائے اور ساتھ ہی غنا کا وعدہ فرماتا ہے۔“

☆..... حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”نکاح کے متعلق اللہ نے جو حکم فرمایا ہے، اس پر عمل کرو، اور رب العزت کی اس امر میں اطاعت کرو۔ اس سلسلہ میں اس نے تم سے جو کچھ وعدہ فرمایا ہے پورا کریگا۔“

☆.....حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:
”شادی کے ذریعہ غنا تلاش کرو۔“

☆.....حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”مجھے اس شخص پر حیرت ہوتی ہے جو یہ آیت سننے کے بعد بھی نکاح نہیں کرتا۔“

☆.....حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”جن کی مدد اللہ پر لازم ہے تین ہیں ایک مکاتب جو ادا کا ارادہ رکھتا ہے
دوسرانکاح کرنے والا جو عفت و پاک دامنی کا ارادہ کرتا ہے اور تیسرا اللہ ﷺ کی
راہ میں جہاد کرنے والا۔“ (مخلوٰۃ شریف)

☆.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:
عورتوں سے شادی کرو، وہ تمہارے یہاں مال اور دولت لانے کا ذریعہ ثابت
ہوں گی۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے روزی میں برکت دے گا۔ (جمع الفوائد)

☆.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:
”جو شخص اللہ ﷺ پر اعتماد کر کے شادی کرے اور ول میں اس کی خوشنودی کا
جذبہ رکھے تو اللہ ﷺ پر حق ہے کہ وہ اس شخص کی مدد کرے، اور اس کو برکت عطا
کرے۔“ (جمع الفوائد)

محترم اسلامی بھائیو! ان فرمودات پر غور کیا جائے تو واقعات و حقائق اس حقیقت
کی صداقت پر شاہد ہیں کہہ عموماً دیکھنے میں آیا ہے کہ شادی ہو جانے کے بعد گھر کی دیکھے
بھال، بیوی بچوں کے حقوق کی ادائیگی، ننان و نفقہ کی ذمہ داری مرد کے کندھوں پر آپریتی
ہے، مرد ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لئے اپنی تمام استعداد بروئے کا رلاتا ہے اور ان
ذمہ داریوں کو تباہ نہ کر سکتے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے جس کے نتیجے میں فقر و افلas دور ہو جاتا ہے
اور خوشحالی و فراؤ اُنی ڈریے ڈال لیتی ہے۔

اور یہ بھی عام مشاہدہ میں ہے کہ اوپنے اور خوشحال گھرانے کی عورت سے شادی
خاوند کی کایا پلٹ دیتی ہے اور گھر بھر کے مستقبل کو سنوارنے کا باعث بن جاتی ہے۔

حال فقر میں اجازت نکاح

سر کار دو عالم ﷺ سے ایک شخص نے فقر کا شکوہ کیا تو آپ ﷺ نے اس کو نکاح کرنے کا حکم دیا۔ حاصل یہ ہے کہ فوری فقر اور تگ دستی کا خود رحمت عالم ﷺ نے بالکل خیال نہیں فرمایا۔ اور نہ اس کی وجہ سے کسی کو نکاح کی اجازت دینے میں پس وپیش کرنے کی اجازت فرمائی۔

حدیث کی کتابوں میں واقعات مذکور ہیں کہ آپ ﷺ نے فوری فقر میں صحابہ کرام ﷺ کو شادی کا حکم دیا،
 ☆..... کسی کے پاس کچھ نہ تھا صرف لو ہے کی ایک انگوٹھی تھی اور آپ ﷺ نے اسے شادی کا حکم دے دیا،

☆..... کسی صحابی کی تعلیم قرآن پر شادی کرادی، جس کے پاس اس کے سوا کوئی دولت نہ تھی۔

☆..... کوئی خدمت نبوی ﷺ میں آیا اور شادی کی خواہش ظاہر کی اور اسکے پاس ایک ازار (لگنی) کے سوا کچھ نہ تھا۔ آپ ﷺ نے اسے شادی کی اجازت دے دی۔

☆..... کسی نے اپنی بیوی کو صرف جوتی دی اور آپ ﷺ نے اسے شادی کی اجازت دے دی،

☆..... حدیث کہ ایک لپ ستو اور کچھور پر شادی کی اجازت دیدی۔
 (ان واقعات کے لئے دیکھئے ملکوہ باب الصداق یا بخاری و مسلم میں باب المبر وغیرہ)
 محترم اسلامی بھائیو! ان حدیثوں کو پیش کر کے بتانا یہ ہے کہ عہد نبوی ﷺ میں خود ذات برکت نبی کریم ﷺ کے سامنے اس طرح کے واقعات پیش آئے، جو کہ تگ دستی اور فقر و فاقہ کے تھے۔ اس عالم میں شادی کی اور کرائی گئی اور اللہ تعالیٰ نے خیر و برکت اور رزق کا سامان فرمایا۔

اسلام نے شادی کو اتنی اہمیت کیوں دی؟ اور پیغمبر اسلام نے لوگوں کی ایسی

ستگدستی میں بھی شادی کیوں کرائی؟ سوچا جائے تو یہی معلوم ہو گا کہ سارا اہتمام اس لئے عمل میں آیا کہ عفت و عصمت کی پاکیزہ زندگی میر آئے اور اس طرح جائز طور پر بچے پیدا ہوں جس سے پاکبازی پھیلے، اور دنیا میں اخلاق اور عزت و آبرو کی مٹی پلیدنہ ہو سکے۔

نکاح سے بالکل مجبوری کی حالت میں عفت کی تاکید

ہاں انسان میں شادی کی جب بالکل صلاحیت نہ ہو۔ نہ بالفعل اور نہ بالقوت، وہ دائمی طور پر مجبور ہو، اس کو بیوی نہ مل سکے تو ایسی حالت میں اسلام نے اجازت دی ہے کہ اس وقت تک شادی روکی جاسکتی ہے۔ جب تک انسان میں صلاحیت واستعداد نہ آجائے یا بیوی نہ مل جائے، مگر اس حالت میں بھی عفت و پاک دامتی کا تاکیدی حکم دیا گیا ہے۔

☆.....اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

”اور چاہیے کہ بچے رہیں وہ جو نکاح کی مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ مقدور والا کردے اپنے فضل سے“ (سورہ النور: ۲۳) THE NATURAL PHILOSOPHY

مختصر یہ ہے کہ اسلام نے رشتہ ازدواج پر زور دا لایا ہے اور بالکل مجبوری کی حالت میں حکم دیا ہے کہ ضبط نفس اور پاک دامتی سے کام لے، اور ضبط نفس کی جو جائز صورت ہو عمل میں لائے۔ رحمت عالم تعالیٰ نے ایسے مجبور آدمی کے لئے حکم دیا ہے کہ وہ روزہ رکھ کر خواہشات نفسانی کا زور توڑے، ایسا نہ ہو کہ شہوت کا غلبہ کہیں بد کاری پر آمادہ کرے۔

☆.....حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص اسباب جماع پر قدرت نہ رکھتا ہو، اس پر روزہ لازم ہے کہ وہ شہوت کو توڑتا ہے۔“ (مشکوٰۃ شریف)

كتب احادیث میں متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق تذکرہ ملتا ہے کہ وہ مجبوری کی وجہ سے شادی نہ کر سکے، حالانکہ نکاح کی ان کو ضرورت تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ان کو روزہ رکھنے کا حکم دیا اور انہوں نے اس پر عمل کر کے اپنے آپ کو گناہ سے محفوظ رکھا جب اللہ تعالیٰ نے انہیں شادی کا سامان فراہم کر دیا تو پھر انہوں نے شادی کر لی۔

نکاح میں تحفظ عصمت و عفت

انسان شادی کر کے عفت و عصمت کے قلعہ میں آ جاتا ہے اور مفاسد اخلاق سے محفوظ ہو جاتا ہے جو شادی کا بنیادی مقصد ہے، کبھی ایسا نہ ہو کہ صرف لطف اندوزی کا ارادہ ہو اور بغیر اس سبقت بالشان چیز کے جس کو عفت کہتے ہیں، نکاح نکاح نہیں ہے۔

نکاح جس طرح مردوں کے لئے پاک دامنی اور اخلاق کا ذریعہ ہے، عورتوں کے نکاح کا مقصد بھی یہی ہے:

..... جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”نکاح کروان کے مالکوں کی اجازت سے، اور حسب دستور ان کے مہر انہیں دو قید میں آئیاں نہ مسٹی نکالتی اور نہ یار بھاتی“۔ (اتسام: ۲۵)

اس آیت میں کھلے الفاظوں میں بتایا گیا ہے کہ شادی سے عورتوں کا مقصد بھی یہی ہو کہ وہ عفت و عصمت کی زندگی گزاریں گی، اخلاق و کردار کو بلند رکھیں گی اور اپنے داعیات فطرت کو اپنے شوہر کے ذریعہ پورا کریں گی۔ بدکاری، چھپے چوری آشائی اور عفت میں خیانت نہ کریں گی۔

..... جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد الہی ہے:

”اور پار سا عورتیں مسلمان اور پار سا عورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی جب تم انہیں ان کے مہر دو قید میں لاتے ہوئے نہ مسٹی نکلتے اور نہ آشائنا تے“۔ (المائدہ: ۵۵)

اس آیت میں ترغیب دی گئی ہے کہ شادی کرتے وقت پاک دامن عورت کی تلاش و جستجو ہوئی چاہیے اور رشتہ ازدواج کے قیام کے وقت اول نظر پاک دامنی اور عفت و عصمت پر ہی ہوئی چاہیے۔ اور آخر میں مردوں کی پاک دامنی اور عفت و اخلاق کا بھی مطالبہ ہے۔ گویا اسلام نے بتایا ہے کہ شادی کے ذریعہ گوہ عصمت کو محفوظ رکھا جائے اور دونوں صنفین

ایک دوسرے سے لطف اندوز ہوں اور فطری پیاس بجھائیں، ہاں صرف شہوت رانی اور ہوس پرستی پیش نظر نہ ہو ورنہ حیوانی اور انسانی زندگی میں فرق ہی کیا رہ جائے گا۔

شادی عفت و عصمت کی حفاظت کا ذریعہ ہے:

انسان کا سب سے قیمتی جو ہر اس کی عفت و پاکدامنی ہے اس گوہ نیاب کو محفوظ رکھنے کے لئے اللہ ﷺ نے بیشمار قواعد و ضوابط مقرر فرمائے ہیں جن میں سے ازدواجی زندگی ایک بنیادی ذریعہ ہے۔ قرآن پاک نے نکاح کو احصان سے تعبیر کیا ہے جس کے معنی قلعہ کے ہیں۔

☆ ارشاد خداوندی ہے:

”اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آجائیں یہ اللہ ﷺ کا نوشتہ ہے تم پر اور ان کے سوا جور ہیں وہ تمہیں حلال ہیں اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو قید لاتے نہ پانی گراتے تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا تاجا ہو ان کے ہندھے ہوئے مہر انہیں دو اور قرار واد کے بعد اگر تمہارے آپس میں کچھ رضا مندی ہو جاوے تو اس میں گناہ نہیں“۔ (الناماء: ۲۳)

نکاح مرد و عورت کے لئے ایک قلعہ ہے جہاں سے شیطان ان پر حملہ کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

قرآن مجید میں دوسری جگہ اللہ ﷺ نے مرد و عورت کو ایک دوسرے کے لئے لباس قرار دیا ہے۔

☆ اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

”وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس“۔ (البقرہ: ۱۸۷)

جس طرح لباس انسانی جسم کی پرده پوشی کرتا ہے اسی طرح مرد و عورت جب عقد نکاح میں آ جاتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کے جو ہر عفت کی حفاظت کرتے ہیں۔

اسلام میں عفت و عصمت کی اہمیت:

عفت و عصمت زندگی کا ایک ایسا مقدس ہیرا ہے جسے انسان کبھی لٹتا ہوا گوارا

نہیں کر سکتا، اس کے تحفظ کی خاطر اپنی پوری قوت صرف کر دیتا ہے حتیٰ کہ جان تک کی بازی لگا دیتا ہے اور اپنی عزت و آبرو پر آج نہیں آنے دیتا۔

قرآن پاک میں اللہ ﷺ نے متعدد مقامات پر عفت و عصمت اور سیرت و کردار کی ترغیب دی ہے۔

☆.....اللہ ﷺ نے فرمایا:

”بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے اور ایمان والیاں اور فرماں بردار اور فرماں برداریں اور سچے اور سچاں اور صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا

(الاحزاب: ۳۵) “THE NATURAL PHILOSOPHY

محترم اسلامی بحاسیو! اس آیت میں کتنی وضاحت سے فرمایا گیا ہے کہ جو خواتین و حضرات گوہر عصمت اور جوہر عفت کا تحفظ کرتے ہیں دل و دماغ میں تعفن پیدا نہیں ہونے دیتے، حدود خداوندی میں رہتے ہوئے جسی خواہشات پوری کرتے ہیں اور حدود اللہ کو توڑنے سے اجتناب کرتے ہیں ایسے افراد کے لئے اللہ ﷺ نے مغفرت و بخشش اور اجر عظیم کی لازوال نعمت تیار کر رکھی ہے۔

اللہ ﷺ نے اپنے نیک بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے ایک بڑی صفت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ اپنی عزت و آبرو، عفت و عصمت پر بد کرداری کا سیاہ دھبہ نہیں لگنے دیتے۔

☆.....اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

”ناحق نہیں مارتے اور بد کاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا۔“

(الفرقان: ۶۸)

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ عفت و عصمت اور پاک دہنی انسان کی ایک ایسی

صفت ہے جو سیرت و کردار اور اخلاق و اعمال کی روح روایت ہے۔ کیونکہ زنا و بدکاری انسان کی عفت و عصمت اور سیرت و کردار کی مٹی پلید کر کے عزت و آبرو خاک میں ملا کر ابدی نیند سلا دیتی ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! اسلام چاہتا ہے کہ شادی کر کے صدقی تقاضوں کی تکمیل کا موقعہ زن و شوہر کو حدوں اللہ کے اندر رہ کر حاصل ہو، کسی حال میں بھی اللہ تک ختنہ کی حدود کو توڑنے کی اجازت نہیں ہے۔ پیشک عفت و عصمت ایسی بیش قیمت چیز ہے کہ اس پر دنیا کی ساری چیزیں قربان کی جاسکتی ہیں، مگر یہ کبھی جائز نہیں ہو سکتا کہ کسی دوسری چیز پر عفت کو قربان کر دیا جائے۔

محبت و رحمت

نکاح کا دوسرा مقصد بنیادی یہ ہے کہ رشتہ ازدواج کے ذریعہ مردوں عورتوں میں باہم محبت اور پیار، وہ اُس اور خلوص ہو اور ان میں سے ہر ایک کو سکون قلب میسر آئے جو اجتماعی زندگی میں ترقی اور عروج کا ذریعہ ثابت ہوں تہذیب و تمدن سے جو چیزیں متعلق ہیں، ان کو باہمی اشتراکِ عمل سے آگے بڑھا سکیں اور پھر اس طرح وہ ملک اور قوم کے لئے باعث حوصلہ افزائی ہوں۔ خود ان کی زندگی کے لئے شادی وجہ راحت و سرت اور باعثِ اطمینان و سکون ہو، قرآن پاک نے جو اسلوب بیان اختیار کیا ہے وہ بس اسی کا حصہ ہے۔

☆.....اللہ تک ختنہ کا ارشاد ہے:

”اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے، کہ ان سے آرام پاؤ اور تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی“۔

(الروم: ۲۱)

اس آیت میں مقاصد نکاح کو بیان کرتے ہوئے ارکان نکاح کو بتایا ہے کہ اس رشتہ سے جو پہلی چیز حاصل ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ میاں بیوی دونوں کو ایک دوسرے سے تسلیم اور اطمینان میسر ہوتا ہے۔ اور پھر دونوں ایک دوسرے کی بے چینی میں سہارا ہوں،

اور جب کبھی اور جس وقت بھی طبیعت انسانی میں امنگ پیدا ہو، دل میں گدگدی کا احساس ہوا اور جنسی اضطراب چھیڑے تو ایک جائز آئینی ذریعہ فطرت کے ان تقاضوں کی تکمیل کا گھر میں سامان موجود ہو۔

☆..... اسی مسئلہ کی طرف سرکار مدنی شیخ نے اشارہ فرمایا ہے کہ:

”بیشک عورت شیطان کی صورت میں آتی ہے اور اس کی صورت میں واپس ہوتی ہے، تم میں سے کسی کو جب عورت بھلی معلوم ہو اور دل پر اس کی چوت پڑے تو چاہیے کہ اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستر ہو، اس تدبیر سے اجنبی عورت کا اثر دل سے جاتا رہے گا۔“ (سلم)

جنسی میلان جن کا قوی ہوتا ہے طبعاً، عورت کی طرف ان کی نگاہیں اٹھ جاتی ہیں اور عورت اپنی قدرتی بیویت سے مرد کے خوابیدہ جذبات کو جگادیتی ہے اس سے بچنے کی تدبیر اسلام نے بتائی ہے، تو اگر ایسی بات سامنے آبھی جائے اور کسی عورت کی دید یا عہد یہجان ہو جائے تو ایسے نازک موقع کے وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے حکم دیا ہے کہ تم اپنی بیوی کے پاس چلے جاؤ اور اس مادہ کو خارج کر آؤ، جو اس کا محرك بنائے، تاکہ اس کے نکلنے کے بعد شیطان تمہارے دل میں وسوسہ ڈالنے کی جرأت نہ کرے اور نہ تم کو گناہ میں ملوث کر پائے۔

محترم اسلامی بھائیو! عورت کی آمد و رفت کو شیطان کی صورت سے تعبیر کرنے کی وجہ یہ ہوئی کہ عورت میں فطرتاً کچھ ایسی دل کشی رکھی گئی ہے کہ قدرتاً مرد کا دل عورت کی طرف کھینچتا ہے اور شیطان کو موقع ملتا ہے کہ عورت کو مرد کی لغزش کا ذریعہ بنائے، یعنی عورت کا باہر نکلنا، شیطان کا باہر نکلنا ہے جس سے معلوم ہوا کہ عورت کو بغیر شدید ضرورت کے گھر سے نکل کر مردوں کی سوسائٹی میں پھرنے سے بچنا چاہیے۔

اس مسئلہ کو سمجھ لینے کے بعد یہ بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ اسلام نے نکاح کے جن بنیادی مقصدوں کی نشان دہی کی اور جن کی طرف جگہ جگہ وضاحت اور اشارہ سے کام لیا ہے، ان کا حصول اس وقت تک ناممکن ہے جب تک نکاح کا وہی فطری اور شرعی طریقہ اختیار نہ کیا جائے جس کی اسلام نے تعلیم دی ہے شادی کے وہ طریقے جو اسلامی طریقے سے مختلف ہیں ان سے مقاصد نکاح کا حصول مشکل ہے۔

یارانہ شادی

جیسا کہ آپ کتاب کے شروع میں پڑھ آئے ہیں کہ اس زمانہ میں مغربی ملکوں نے ایک طریقہ ”یارانہ شادی“ کا نکالا ہے کہ کوئی رسم ادا کئے بغیر مرد و عورت باہم رضامندی سے مل جائیں اور خنیہ یا اعلانیہ زن و شوہر کی حیثیت اختیار کر لیں۔

یہ یارانہ شادی صرف اس لئے رچائی جاتی ہے کہ دونوں طرف عیش و عشرت مقصود ہوتا ہے، عفت و عصمت، بقاء نسل انسانی اور دوسرے مقصد نہیں ہوتے۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ چند ہی دنوں میں جہاں دونوں کی طبیعت سیر ہو گئی، ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے، اور پھر ”خے جوڑے“ کی فکر میں منہک ہو گئے، اسی طرح یہ دور چلتا رہتا ہے اور کہیں کسی سے بھی جم کر یہ رشتہ بنانے کی کوشش نہیں کی جاتی۔

انسان عجلت پسند اور تند رواج واقع ہوا ہے چنانچہ کسی ”یارانہ شادی“ کی مدت زیادہ نہیں گز رپاتی اور اس طرح مقاصد نکاح فوت ہو گرہ جاتے ہیں۔

پھر اس کمزور رشتہ کا یہ اثر ہوتا ہے کہ مرد و عورت میں سے کسی میں بھی بچوں کی پروش کی صلاحیت نہیں ہوتی، ہر ایک اپنے آپ کو آزاد دیکھنا چاہتا ہے بال بچوں کی سرگردانی کوئی بھی اٹھانے کو تیار نہیں ہوتا۔ انجام یہ ہوتا ہے کہ دونوں میں سے کسی کو بھی یکسوئی اور مرکزیت تھیب نہیں ہوتی۔

کہا جاسکتا ہے کہ یہ اسی گناہ کی سزا ہے کہ عورتیں آج کل آپریشن کے ذریعہ اپنی بچہ دانی نکلوالیتی ہیں تاکہ وہاں تک پہنچ کر نطفہ بچہ کی شکل ہی اختیار نہ کرنے پائے اور اس رواج کا برانتیجہ یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ عورتیں اپنی عصمت چلتے پھرتے لانے لگتی ہیں، کیونکہ اس کے بعد ان کو کوئی خطرہ باقی نہیں رہ جاتا۔

شادی روشن خیال مفکرین کی نظر میں

شادی کی یہ اہمیت آپ طبی اور نرم ہی حیثیت سے پڑھ چکے۔ اب یہ بھی ملاحظہ کیجئے کہ دنیا کے مفکرین اور روشن خیال اس سلسلہ میں کیا رائے رکھتے ہیں:

بھارتی مفکر کا بیان:

☆.....ہندوستان کے مشہور لیڈر اور بھارت کے پہلے ہندوستان گورنر جنرل مشر راجو پال اچاریہ کہتے ہیں:

”عورتوں کے لئے شادی کرنا بہت ضروری ہے۔ ڈاکٹری، انجینئری اور سیاست دانی بلاشبہ باعزت پیشے ہیں مگر گھر بار کی گمراہی اور بچوں کی پرورش بھی کچھ کم قابل عزت نہیں ہے۔ فوجی کارخانوں میں کام کرنا اور دفتروں میں حاضری دینا خواہ کتنا ہی اہم ہو لیکن گھر بیو زندگی کے نوک و پلک درست کرنا اس سے بھی زیادہ اہم ہے، میں نے چھھا سٹھبرس کی عمر میں جو تجربہ حاصل کیا ہے وہ یہ ہے کہ عورت کے اخلاقی کی تکمیل میں بن کر ہی ہو سکتی ہے۔“

(زمزم لاہور آگسٹ 1935)

ایک انگریز عورت کی رائے:

☆.....ایک فاضل فرنگن لکھتی ہیں:

”عورت کا اولین فریضہ شادی، مادریت اور خانہ داری ہے۔ معاشرہ کا فرض ہے کہ ہر عورت کے لئے اس کے موقعے بہم پہنچائے اور جو عورت اس کی تلاش میں ہو اسے وہ آسانی سے مل جائے جیسے مرد کو ذریعہ معاش“

(صدق جدید لکھنؤ 18 جنوری 1952)

مغربی مفکر کا مشورہ:

☆.....ایک مغربی مفکرین تھونی ایم لوڈ ولیس اپنی کتاب ”عورتوں کا تحفظ“ میں لکھتے ہیں:

”اس امر پر زور دینا بہت ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہر عورت کے لئے ایک خاص عمر تک ازدواجی زندگی کو مقصود زندگی قرار دیا جانا چاہیے اور والدین کے ذہن نشین یہ امر کرنا چاہیے کہ ازدواج ہی وہ اصل غرض ہے جس کے لئے لڑکیوں کی تربیت کی جانی چاہیے انسانیت کے بہترین پہلوؤں کی تحریکیں مال بنتے سے ہوتی ہے اور اس کے علاوہ جو چیز بھی ایک عورت حاصل کرے وہ اس سے کم تر درجہ رکھتی ہے اور وہ لوگ جو اسے عالم ثباب میں یہ فریب دیتے ہیں کہ اس کے لئے مال بنتے سے بڑھ کریا اسکے برابر اور مشاغل بھی ہیں۔ نہ صرف صرف نازک کے بلکہ نوع انسانی کے دشمن ہیں۔“

☆..... یہی مصنف اپنی اسی کتاب میں دوسری جگہ لکھتے ہیں:

”چونکہ عورت کامل طور پر زندگی اور اس کی افزائش کے کار و بار میں ڈوبی ہوئی ہے، اس لئے اس حقیقت کا صاف طور پر اور بلا خوف تردید اعلان ہونا چاہیے کہ تمام وہ لوگ جو اسے یہ سمجھاتے ہیں کہ اس کے لئے کوئی اور شغل اس کا اصل شغل ہے جھوٹے ہیں۔ اسی طرح تمام وہ لوگ جو مسائل حاضرہ کے گورنکھ دھنے میں اسے نسوانیت کے بارے میں ایسے قصے کہانیوں سے پریشان کرتے ہیں جن سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ اصلی نسوانیت زندگی اور اس کی افزائش سے علیحدہ کوئی چیز ہے، جھوٹے ہیں اور وہ تمام لوگ جو اسے مرد اور بچہ سے دور رہتے ہوئے سرت، اطمینان اور راحت کی توقعات دلاتے ہیں جھوٹے ہیں۔“

(عورتوں کا تحفظ)

شادی کی ضرورت پر جدید تحقیقات

مصر کے دارالحکومت قاہرہ میں مختلف دانشوروں کی ایک کانفرنس ہوئی تھی۔ جس کا موضوع تھا ”شادی کے فوائد؟“ اس کانفرنس میں شریک تمام ماہرین نے شادی کے حق میں دلائل دیئے جو کچھ یوں تھے کہ:

”شادی انسان کی فطری ضرورت ہے۔ شادی شدہ افراد کی صحت غیرشادی شدہ افراد کے مقابلے میں عموماً بہتر ہوتی ہے اور 55 فیصد افراد میں خطرناک بیماریوں کی وجہ غیرشادی شدہ ہوتا یا طلاق کے بعد تباہ رہتا ہے۔

☆..... قاہرہ میں ادارہ معاشرتی علوم کے ماہر ڈاکٹر محسن العرقان کے خیال میں ”شادی کرنے سے لوگ کئی نفسیاتی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ شادی شدہ افراد بہترین اخلاقی صفات کے حامل ہوتے ہیں۔ شادی کرنا بذات خود نفسیاتی اور رہنی صحت کی علامت ہے۔ شادی کرنے والا شخص رضا کارانہ طور پر فریق ثانی کو اپنی زندگی کا شریک بناتا ہے۔ اس طرح وہ خود غرضی سے مستبردار ہو کر ایک خاندان تشكیل دیتا ہے اور اسے خوش اور قائم رکھنے کی جدوجہد کرتا ہے۔“

☆..... قاہرہ یونیورسٹی کے ماہر نفسیات ڈاکٹر بسری عبدالحسن کا مشورہ ہے کہ ”تہائی کی تلمیزوں سے بچنے کے لئے شادی کرنا ضروری ہے۔ تہائی کی وجہ سے نفسیاتی اضطراب پیدا ہوتا ہے اور صحت پر اسکے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ شادی اس کا بہترین حل ہے جس سے انسان وہی سکون محسوس کرتا ہے اور طبعی خواہشات شرعی طریقے سے پوری کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے انسان دوسروں کے لئے زندہ رہنا سیکھ جاتا ہے۔“

☆..... ماہرین امراض قلب کے مطابق ”دل کے 50 فیصد امراض نفسیاتی پیچیدگیوں کے باعث ہوتے ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ بھی اخذ کیا جاسکتا ہے کہ غیرشادی شدہ لوگ جلد بڑھاپے کاشکار ہو جاتے ہیں۔“

☆..... واشنگٹن یونیورسٹی میں نفسیاتی امراض کے استاد نیل جینکن مسلسل تحقیق کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ:

”شادی شدہ افراد نفسیاتی بیماریوں سے عموماً محفوظ رہتے ہیں۔“

تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ

”غیرشادی شدہ، رنڈوے اور طلاق یافتہ افراد نزلہ زکام، امراض قلب اور اعصابی بیماریوں کے ساتھ ساتھ شوگر، پھری اور معدے کی بیماریوں اور سر درد کا زیادہ شکار ہوتے ہیں۔“

☆.....ایک معروف امریکی ماہنیاتی کتاب فارا یور بیچلر میں لکھتے ہیں کہ ”شادی کی مخالفت کرنے والوں میں اکثریت کمزور دل اور غیر مستقل مزاج افراد کی ہوتی ہے۔ یہ لوگ ذمہ داریوں سے گھبرا نے اور فرائض کی ادائیگی سے کترانے والے ہوتے ہیں۔ ان میں عام انسانوں کی نسبت خود غرضی کا عصر بھی زیادہ ہوتا ہے۔ یہ دوسروں کے لئے زندہ رہنے کے انسانی جذبوں سے پوری طرح آشنا نہیں ہوتے جبکہ ایسے افراد کا بڑھا پا بھی عموماً خراب اور تباہ گزرتا ہے۔“

☆.....شادی کی اہمیت کے بارے میں ایک بزرگ کا قول بُرا بُق آموز ہے خصوصاً ان لوگوں کے لئے جو شادی کی مخالفت کرتے ہیں کہ ”اگر میری زندگی کا ایک دن بھی باقی ہو تو میں شادی شدہ ہو کر مرننا پسند کروں گا۔“

☆.....نیویارک مینٹل ہاسپٹل کے میڈیکل انسچارج ڈاکٹر ہاولبرگ کہتے ہیں کہ ”مینٹل ہاسپٹل میں عام طور پر مریض اس تناسب سے داخل ہوتے ہیں کہ ان میں ایک شادی شدہ ہوتا ہے تو چار غیرشادی شدہ ہوتے ہیں۔“

☆.....برٹلن کے ترتیب دیے ہوئے اعداد و شمار کے مطابق:

”شادی شدہ جوڑوں کی بُری نسبت غیرشادی شدہ افراد کمیں زیادہ خودکشی کے مرکب ہوتے ہیں، جب کہ اکثر شادی شدہ افراد کی دماغی اور اخلاقی حالت نہایت متوازن اور ٹھووس ہوتی ہے ان کی زندگی میں ٹھہراؤ ہوتا ہے، نیز یہ بھی مشاہدہ ہے کہ شادی شدہ خواتین ہر چند کہ بچے جننے، مال بننے اور خانہ داری اور ازدواجی زندگی غرضیکہ زندگی کے بے شمار مسائل میں گھری ہوتی ہیں لیکن پھر بھی

غیر شادی شدہ خواتین کے مقابلے میں ان کی عمر میں خاصی طویل ہوتی ہیں
 ☆..... شریعت اسلامیہ نے لڑکی کے نکاح کے لئے بلوغت کی عمر کی حد مقرر کی ہے، اب جدید سائنس بھی اس بات کی تائید کرتی ہے کہ لڑکوں کی شادی بالخصوص بلوغت کی عمر میں ہی کر دینی چاہئے تاکہ کوئی مشکل پیدا نہ ہو۔

بیوی کی محبت اور شوہر کی صحت:

☆..... بوشن (امریکہ) کے ہارورڈ اسکول آف پیلک ہیلتھ میں ایک تحقیق ہوئی جس سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ:

”بیوی کی محبت شوہر کی صحت پر ثابت اثرات مرتب کرتی ہے۔ ازدواجی رشتہ سلکم ہوا اور باہمی تعلقات خوشنگوار ہوں تو شوہر کو اچھی صحت قائم رکھنے میں مدد ملتی ہے۔“

یہ تحقیق ایک خاتون سائنسدان نے کی ہے جس کے دوران انہوں نے چالیس سے پچھر سال کی عمر کے 4000 مردوں کے کوائف کا آٹھ سال مشاہدہ کیا۔ انہوں نے شوہر کی صحت کے سلسلے میں سب سے زیادہ اس کی اہمیت اسکی غذا کو دی، ان کا خیال ہے کہ مرد عوماً اپنی غذا کی طرف سے لاپرواہی برتنے ہیں لیکن شادی کے بعد بیوی زیادہ تر یہ ذمے داری اپنے سر لے لیتی ہے کہ شوہر کو صحت بخش غذا فراہم کرے اور اس سلسلے میں وقت کی پابندی کو بھی محفوظ رکھے۔

البته آگے چل کر میاں بیوی میں علیحدگی واقع ہو جائے یا بیوی کا انتقال ہو جائے تو مرد کی زندگی میں پھر سے بے تدبی آ جاتی ہے اور ناقص غذا کا استعمال بڑھ جاتا ہے جو خرابی صحت کا باعث ہوتا ہے۔ اس روپورث میں ایک ایسے پہلوکی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے جو منفی بھی ہے اور ثابت بھی۔ تحقیق کا رخاتون کا خیال ہے کہ:

”اگر بیوی زیادہ محبت کرنے والی مل جائے اور گھر کا ماحول بہت خوشنگوار ہو تو اکثر مردوں سے جی چرانے لگتے ہیں جو کہ اچھی صحت کے لئے بہتر عادت

نہیں ہے۔

☆..... اس سے قبل جو تحقیق ہوئی اس سے بھی یہ بات سامنے آئی تھی کہ
”شادی شدہ افراد میں کتوارے یا تہاڑنے کی گزارنے والے مردوں کی نسبت
زیادہ دن زندہ رہنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔“

☆..... اسکی ایک وجہ یہ بھی بتائی گئی تھی کہ
”خوشگوار ازدواجی زندگی گزارنے والے مردوں کی غذا بہتر اور صحت بخش ہوتی
ہے اور ان میں تمباکونو شی یا شراب نوشی کا رجحان نسبتاً کم ہوتا ہے۔“

محترم اسلامی بھائیو! یہ چند نمونے بطور مثال نقل کئے گئے ہیں ورنہ انسانی تاریخ
کا ایسا کونا حصہ ہے جس میں ازدواجی زندگی کی اہمیت محسوس نہیں کی گئی ہے لیکن اسی کے
ساتھ ہمیں اس کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ دوسرے منافع و فوائد کے ساتھ ”رشتہ
ازدواج“ کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ عفت و عصمت اور ناموس و آبرو کی انحصار دولت
جو انسان کو بخشی گئی ہے اس دولت کی حفاظت کا ضامن ازدواج کا یہی آئینی طریقہ ہے جسے
”ہم زکاح کرتے ہیں اور اب مسئلہ کے اسی پہلو پر گفتگو کی جائے گی۔“



باب سوئم

بلوغ کے بعد شادی کا حکم اور دیگر ہدایات

اسلام نے عفت و عصمت کے ان تمام لوازمات کو اپنی تعلیمات میں سمودیا ہے، جن سے عفت و اخلاق کی بنیادیں استوار ہوں اور پاکیازی و پاک دامنی کا ماحول فراہم ہو جائے۔ ساتھ ہی کہیں سے کوئی ایسا رخنہ پیدا ہونے کا موقع نہیں دیا ہے جس سے شیطانی وسوسے راستہ پا سکیں اور انسان کو عفت و عصمت کی مٹی پلید کرنے پر آمادہ کر سکیں۔

یوں تو اسلام نے اجازت دے رکھی ہے کہ بالغ ہونے سے پہلے ہی لڑکا اور لڑکی کا نکاح کیا جاسکتا ہے اور جوانی کا ہنگامی دور آنے سے پہلے ہی ایسا رشتہ قائم کیا جاسکتا ہے جو مردوں گورت کے خیالات کو نکلنے سے روک دے، اور اس سے بڑا فائدہ یہ ہو گا کہ ابتدائے بلوغ میں بھی جب سوچیں گے تو دونوں جائز ہی محبت اور رشتہ داری پر سوچیں گے۔

مگر بلوغ کے بعد تو اسلام نے یہ قانون بناؤ یا ہے کہ جلد سے جلد شادی ہو جانی چاہیے کہ یہ دو شباب کا ہے، امنگ کا زمانہ ہے اور جسی خواہشات کے ابھرنے کا موقع ہے آدمی میں اس عمر میں جو کہ مستقبل پر غور کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے مگر وہ جذبات کے نیچے دلبی و بائی ہوتی ہے۔ عموماً کم ہی لوگ عمر کے اس حصہ میں نفع و نقصان سوچنے کی زحمت برداشت کرتے ہیں۔ اس لئے اگر عمر کے اس نازک ترین حصہ میں قانونی مگر انی نہ کی جائے تو راہ راست سے دور ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے۔

☆..... اس لئے حضور نبی کریم ﷺ نے خصوصیت سے نوجوانوں کو مخاطب کر کے فرمایا:
اے نوجوانو! تم میں جو اسباب جماع پر قادر ہو اس کو شادی کر لینا چاہیے۔

(بخاری شریف)

شباب کا زمانہ بلوغ کے بعد شروع ہوتا ہے اور بتیس برس کی عمر تک رہتا ہے اور بعض کے نزدیک تیس تک۔

☆..... رجسٹری نے لکھا ہے کہ:

”شب بلوغ سے تیس سال کی عمر تک ہے“

☆..... امام نووی رض نے کہا ہے کہ:

”صحیح یہ ہے کہ شب بلوغ کے وقت سے لے کر تیس کی عمر تک ہے تیس سے چالیس تک کھل (ادھیز پن) ہے چالیس کے بعد شیخ (بڑھاپا)۔“

(مخات الحاجۃ حاشیۃ ابن ماجہ، شرح مسلم)

بال سفید ہونے کا کوئی اعتبار نہیں ہے یہ مرا جوں کے اختلاف سے مختلف ہوا کرتا ہے اس تفصیل سے مقصد یہ ہے کہ بلوغ کے فوراً بعد اسلام نے شادی کرنے کا مطالبہ کیا ہے اور منتشر ہی ہے کہ عمر کے اس ہنگامہ خیز زمانہ میں انسان غلط راستہ پر پڑ کر عفت و عصمت کے دامن کو داغدار نہ کر بیٹھے۔

اولاد کی شادی کی ذمہ داری والدین پر ہے

اس عمر میں عموماً انسان والدین کی زیر گرانی ہوتا ہے شادی کا سامان خود فراہم کرنا چاہیے تو اکثر نہیں فراہم کر سکتا۔ حیا و شرم الگ دامن گیر ہوتی ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ضرورت محسوس کرنے پر بھی والدین سے کہنے کی جرأت نہیں ہوتی اور ایسے زمانہ میں عفت و عصمت کبھی کبھی خطرہ میں گھر جاتی ہے۔ اس لئے تبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمر کی شادی کی ذمہ داری والدین پر ڈالی ہے۔

☆..... ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

”جس شخص کے بچہ ہواں کو چاہیے بچہ کا اچھاتا مرح کے تعلیم و تربیت دے اور جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کر دے، بلوغ کے بعد اگر باپ نے شادی نہیں کی اور اس سے گناہ ہو گیا تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہے“

(مشکوٰۃ، شعب الایمان)

اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

☆..... یہی بات یہ کہ لڑکی کو تعلیم و تربیت دے جو اس کی آئندہ زندگی میں رہبر کا کام دے اور اس کے دل میں خشیت اللہ تعالیٰ کی پروشن کرے تاکہ یہ گناہ کے

کاموں سے مجبوب اور منقرہ ہے۔

..... دوسری بات یہ کہ جو نبی بالغ ہو باپ اس کی شادی کرے تا خیر اور تسلی سے کام نہ لے کیونکہ اگر والدین کی عدم تو جبی سے تا خیر ہوئی اور اس اثناء میں اس سے گناہ سرزد ہو گیا تو والدین بھی گناہ سے نفع سکیں گے۔

محترم اسلامی بھائیو! ان دونوں باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ لڑکا اور لڑکی بالغ ہو جائے تو والدین پر ذمہ داری ہے کہ جلد سے جلد ان کی شادی کریں، خود لڑکا اور لڑکی پر بھی ذمہ داری ہے کہ شادی کرنے میں نا مل مثول نہ کرے، جب شادی کا وقت آئے تو فوز اتیا ر ہو جائے اور والدین کا بھی فریضہ ہے کہ لڑکے لڑکی کی شادی وقت پر کر دیں مگر ان کی رائے معلوم کر کے تاکہ رشتہ مضبوط ہو سکے۔

والدین پر تاکید جتنے اور مسئلہ کی اہمیت کو ظاہر کرنے کے لئے یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ اگر وقت پر شادی نہ ہوئی اور والدین نے اپنی ذمہ داری کا احساس نہ کیا اور اس کی وجہ سے لغزش ہو گئی اور لڑکے یا لڑکی میں سے زنا و داعی زنا کا ارجمند ہو گیا تو گناہ کا ایک حصہ والدین کا بھی ہو گا اور مرتكب معصیت تو گناہ میں ڈوب ہی جائے گا۔

اس لئے لڑکے لڑکی سے متعلق رفیقة حیات اور شریک حیات کا جلد از جلد انتخاب کر دیا جائے تاکہ والدین اپنے ایک بھاری فریضہ سے سکدوش ہو جائیں اور اولاد اپنا ایک عظیم الشان حق پا کر جوانی کے طوفان خیز سیلا ب اور ہلاکت آمیز ہنگاموں سے دامن سمیٹ کر عرفت مآب قدموں میں تزلزل پیدا ہونے سے محفوظ رہ سکیں اور عرفت و پاکد امنی شرافت و پارسائی، هشم و حیا کی چادر میں ملبوس غلط ماحول اور سوسائٹی سے بچتے ہوئے اپنی پاکیزہ اور بے داغ زندگی کے فانوس کروشن کر سکیں۔

محترم اسلامی بھائیو! شیطان انسان کا دشمن ہے وہ ہر وقت انسان کو گراہ کرنے کے لئے اس کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھاتا ہے اگر کوئی مالدار ہو تو اس کو سرکشی پر ابھارتا ہے، اگر کوئی فقیر اور بھوکا ہو تو اس کی مجبوری سے فائدہ اٹھاتا ہے، جب انسان جوانی کی عمر کو پہنچ جائے تو شہوت کو پورا کرنا اس کی مجبوری ہوتی ہے اگر مجبوری سے شادی نہ کر سکے تو شیطان

اے غلط کاری کے نت نئے طریقے بتاتا ہے جس میں پڑکروہ دنیا میں صحت و ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اور اگر تو بے نصیب نہ ہو تو آخرت بھی تباہ کر لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شادی موخر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

☆..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

”جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص رشتہ مانگنے کے لئے آئے جس کے اخلاق اور دین تمہیں پسند ہو تو اس کو رشتہ دے دو اگر ایمانہ کرو گے تو دنیا میں بہت بڑا فتنہ و فساد برپا ہو جائے گا۔“ (ترمذی، مشکوہ)

☆..... جدید تحقیق کے مطابق:

”اگر بالغ ہونے کے بعد شادی میں تاخیر کر دی جائے تو جسمانی ہار مونز کی طبعی

کیفیت ختم ہو جاتی ہے اور وہ آہستہ آہستہ زوال کی جانب مائل ہو جاتے ہیں۔

(Adrenal Glandes) غدہ فوق الکالیہ کی رطوبات میں کمی ہو کر جنسی

ہیجان میں پہلے زیادہ اور پھر بتدربنج کی ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ شادی میں

تاخیر کی کوئی مصلحت یا مجبوری ہو تو الگ بات ہے ورنہ مشاہدہ یہ ہے کہ جلد

شادی کے اثرات بالعموم اچھے ہوتے ہیں اور یہی چیز جسمانی صحت اور اخلاقی

پاکیزگی کے لئے مناسب ہے۔

رشتہ ازدواج پر استواری

رشتہ ازدواج کے انعقاد میں اسلام نے اس کا بھی خیال رکھا ہے کہ رشتہ مضبوط

سے مضبوط بنیاد پر قائم ہوتا کہ آئندہ چل کر اس میں ضعف و اضلال نہ پیدا ہونے پائے،

اسی مناسبت کی رعایت رکھنے کو فقیہی اصطلاح میں کفائن و کفوے سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

بالعموم دو شخص کو ایک دوسرے کا فوکہجا جاتا ہے جو آزاد ہوں، مال اور خاندان

میں مساوی حیثیت کے مالک ہوں، ہم پیشہ، ہم مذہب اور ہم عمر ہوں۔

فقیہی اصطلاح میں کفائن سے مراد مرد و عورت کا آپس میں اسلام، خاندان،

آزادی، پیشہ، سیرت و کردار، مال اور عمر میں برابر ہونا ضروری ہے۔ اسی بنیاد پر شرک مردوں عورت سے مسلمان مرد و عورت کی شادی کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔

☆..... قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں“۔

(البقرة: ۲۲۱)

اس موادت و محبت اور خوشگواری کی وجہ سے خود مسلمانوں میں بھی بعض چیزوں میں کفایت کا اعتبار کیا گیا ہے مثلاً یہ کہ نیکوکار عورت کی شادی بدکار مرد سے یا نیکوکار مرد کی شادی بدکار عورت سے نہ کی جائے گی۔

☆..... قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار عورت یا شرک والی سے اور بدکار عورت سے نکاح نہ کرے گر بدکار مرد یا مشرک، اور یہ کام ایمان والوں پر حرام ہے“۔ (النور: ۳۲۳)

اس سے معلوم ہوا کہ زنا کار مرد اور زنا کار عورت نیک مرد اور نیک عورت کے کفو نہیں ہیں کیونکہ عملی طور پر ان دونوں میں بڑا فرق ہو چکا میں ملا پ ہونے کی امید بہت کم ہے۔

عورتوں کے انتخاب میں مردوں کو اختیارات

اسلام نے عفت و عصمت اور اخلاق و اعمال کی پاکیزگی کے لئے انسان کو اس بات کی اجازت دی ہے کہ شادی کرنے میں حدود اللہ تعالیٰ کے اندر رہ کر اپنی پسند کی بیوی کا انتخاب کرے، اور عورت اپنی پسند کے مطابق شوہر تجویز کرے۔

☆..... ارشادِ ربانی ہے:

”تو نکاح میں لاوج عورتیں تمہیں خوش آئیں“۔ (اتساع: ۳)

اسلام میں ان عورتوں سے شادی کا مشورہ دیا گیا ہے جو پسند ہوں اور دل کو بھائے اس مسئلہ میں جو پابندی ہے وہ بس اتنی ہے کہ حدود اللہ تعالیٰ کو نہ پائے، یعنی کچھ عورتیں ایسی ہیں جن سے شادی جائز نہیں ہے بلکہ ان سے رشتہ ازدواج شریعت نے حرام

قرار دیا ہے ان میں کچھ قرابت دار ہیں اور کچھ غیر مذاہب کی پابندی، ان کو چھوڑ کر جو عورتوں حلال ہیں ان میں انتخاب کا حق عطا کیا گیا ہے۔

جس طرح مردوں کو عورتوں کے جائز انتخاب میں اختیار ہے اسی طرح عورتوں کو بھی مردوں کا اسلام نے حق انتخاب بخشنا ہے (خواتین اسکی تفصیل ہماری کتاب "تحفہ دوہن" میں دیکھیں)، حدود اللہ ﷺ کے اندر رہتے ہوئے ان میں سے کوئی بھی مجبور نہیں کیا گیا ہے کہ کسی خاص عورت یا مرد سے رشتہ جوڑے۔

ہر ذی عقل انسان جانتا ہے کہ چند پیسے کی جو چیز خریدی جاتی ہے اسے ٹھوک بجا کر لیا جاتا ہے اور شادی جیسی اہم چیز جس کا پوری زندگی سے واسطہ ہے اور جس کے ذریعہ دو اجنبی مردوں عورت ایک مضبوط رشتہ میں فلک ہو رہے ہیں اس میں غفلت کا مشورہ کون دے سکتا ہے۔

اسلام نے زندگی کے اس شعبہ میں بھی جس میں دو اجنبی ملتے ہیں اصلاح کی ہمیکہ عمدہ جوڑے کی تلاش اور حسن انتخاب کی تعلیم دے کر وہ معیار پیش کیا ہے جو نکاح کے فوائد و مقاصد کے حصول میں مدد و معاون ثابت ہو اور جس سے زندگی خوشنگوار سے خوشنگوار تر بن جائے تاکہ رشتہ ازدواج سے جو بنیادی مقاصد وابستہ ہیں وہ حسن و خوبی سے وجود میں آئیں کہ میاں یوں ایک دوسرے کے ہمدرد کھلکھل کے ساتھی اور آرام و تکلیف کے شریک بنیں۔

ان مقاصد کے حصول کا دار و مدار تمام تشریک حیات کی خوبیوں اور اوصاف پر موقوف ہے کہ اگر رفیقہ حیات ان اوصاف کی مالکہ ہے کہ کامیاب ازدواجی زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہیں تو دونوں کی زندگی خوشنگوار قابل رشک بن جاتی ہے اور جنت کا نمونہ پیش کرتی ہے۔ اور اگر رفیقہ حیات دین و ایمان سے تھی دامن اخلاق و کردار سے عاری، تقویٰ و خشیت لپکی سے دور ہو تو اس کے برے اثرات نہ صرف یہ کہ ازدواجی زندگی کو متاثر کریں گے بلکہ نسل بھی اس کے برے اثرات سے محفوظ رہ سکے گی۔

اسلام میں بالغ عاقل مرد جس کی شادی ہو رہی ہے اس کی رضا اور اجازت مقدم ہے مرد کو چونکہ کبھی مجبور نہیں سمجھا گیا ہے اس لئے اس مسئلہ کی بحث کی ضرورت نہیں بلکہ یہاں

تو یہ کہنا چاہیے کہ لڑکا جب اپنی شادی کرنے لگے تو اپنے بڑے بزرگ کی رائے پر ضرور غور کرے یہ کہہ کر نظر انداز نہ کر دے کہ ”اس ذاتی معاملہ میں والدین اور گھر کے بڑے بوڑھے خل دینے والے کون ہوتے ہیں؟“

کیونکہ شادی میں تجربہ کار اور علم الامان کے ماہرین کی رائے اہمیت رکھتی ہے اور یہ ایک ظاہریات ہے کہ دور اندیشی جو بڑے بوڑھوں میں ہوتی ہے ان نوجوانوں میں ہرگز نہیں ہوتی جن کے ہوش پر جوش کا غالبہ ہوتا ہے۔

کامیاب شادی کے لئے کیسی عورت سے شادی کی جائے؟

☆..... حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں عورتوں میں جن خوبیوں کا ذکر آتا ہے ان کا اجمالی بیان یہ ہے:

”تمہاری بہترین عورت وہ ہے کہ جب شوہر اس کی طرف دیکھے تو اسے خوش بخشے، جب کوئی خلم دے تو اس کی قیل کرے، جب اس کے پاس نہ ہو تو اپنے نفس اور مال کی حفاظت کرے۔“

☆..... عورت دیندار اور نیک سیرت ہو۔

☆..... عورت خوشی و غم میں شریک ہونے والی اور فرمائی بردار ہو۔

☆..... عورت پاک دامن، امانت دار، گھر کی فتنم، مہذب اور شاکرو صابر ہو۔

☆..... عورت بال بچوں کی خدمت گزار، ان سے محبت و شفقت کا برداشت کرنے والی اور تند رست ہو۔

☆..... عورت شوہر سے انس و محبت کرنے والی اور زیادہ اولاد جننے والی ہو۔

☆..... عورت صالحہ اور باعزت خاندان کی رکن اور خود بھی تعلیم یافتہ ہو۔

☆..... عورت نیک صفتوں کی مالک اور عیوب سے پاک ہو۔

☆..... عورت دنیا میں رہ کر آخرت سے بے فکر نہ رہتی ہو۔

محترم اسلامی بھائیو! ما حصل یہ ہے کہ جس عورت سے شادی ہو رہی ہے وہ

ہر اعتبار سے مناسب و موزوں ہو، دنیاوی لحاظ سے بھی اور دینی پہلو سے بھی تاکہ باہم موافق ہے اور انس و محبت قائم رہے۔

☆..... حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں وہ عورتیں جن سے شادی نہیں کرنی چاہیے۔

”ایک بار حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر

ہوئے آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اے زید! تم نے شادی کر لی ہے؟

عرض کیا جی نہیں،

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شادی کر لو پاک دامن ہو جاؤ گے اور پانچ عورتوں سے شادی نہ کرنا،

حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! بخدا میں آپ کی

بات نہیں سمجھا،

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

☆..... شہرہ نیلی آنکھوں والی بے شرم عورت،

☆..... لہبرہ لمبی اور دبلي پتلی عورت،

☆..... نہبرہ چالباز بوڑھی عورت،

☆..... ہیدرہ پست قامت، بد صورت

☆..... لفوت وہ عورت ہے جس کی پہلے خاوند سے لولاد ہو۔“

☆..... یہوی کے انتخاب کے سلسلہ میں فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ

”یہ اصول پیش نظر ہوں تو مناسب ہے۔ عورت مرد سے چار باتوں میں کثر

ہو ورنہ وہ مرد کو حقیر جانے گی اور چار باتوں میں مرد سے برتر ہو اچھا یہ ہے کہ

عورت حسب و نسب، عزت، مال اور عمر میں مرد سے کم ہو۔ اور اخلاق، ادب،

حسن، ورع (یعنی تقویٰ) میں عورت مرد سے زیادہ ہو۔“ (دریختار کتاب انکاہ)

☆..... ساتھ ہی ان امور کا بھی شادی کرتے وقت خیال رکھنا چاہیے کہ

”وہ عورت جس سے شادی کر رہا ہے وہ لمبی، دبلي، کوتاہ قد، بد صورت، بد اخلاق،

صاحب اولاد، کن رسیدہ اور بد کارتہ ہو۔

☆..... امام غزالی فرماتے ہیں کہ کامیاب شادی کے لئے عورت میں درج ذیل خوبیوں کا ہونا ضروری ہے۔

عورت خوبصورت اور حیادار ہو

انسان فطری طور پر خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ خود حضور ﷺ نے خالق کائنات کے بارے میں فرمایا:

”یقیناً اللہ جل جلالہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔“

اسلمے یہی اگر خوب سیرت ہونے کے ساتھ خوبصورت بھی ہو تو اس سے میاں یہی کی باہمی الفت و محبت کو چار چاند لگ جاتے ہیں اور طرفین کی ذہنی اور نفسیاتی تسلیم کے علاوہ ان کی بھرپور جنسی آسودگی اور اطمینان کا سامان ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا سخت ہے۔

☆..... امام غزالی فرماتے ہیں کہ میاں سعادت میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ:

”جونکا ج بغیر دیکھے ہوتا ہے اس کا انجام پشیمانی اور رنج و غم ہوتا ہے۔“

☆..... ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت مخیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”میں نے ایک لڑکی سے رشتہ کا پیغام دینے کا ارادہ کیا، اس پر حضور ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کو دیکھے بھی لیا؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خیر! اب ضرور دیکھ لو کیونکہ اس وقت کا دیکھنا آئندہ تمہاری محبت کا بڑا اذریعہ ہے۔ یعنی دیکھنے کے بعد اگر دل کو بھاگتی تو نکاح کے بعد محبت زیادہ ہو گی۔“

محترم اسلامی بھائیو! جو کچھ اور پرکھا گیا ہے اس سے اتنی بات آسانی سے معلوم ہو جاتی ہے کہ اگر کوئی خوبصورت عورت سے شادی کرے تو یہ کوئی عیب کی بات نہیں بلکہ اچھی بات ہے مگر حسن و جمال کو مقصد اصلی قرار نہیں دینا چاہیے اور نہ صرف خوبصورتی ہی پر نظر رکھنی چاہیے۔

خوبصورتی کا معیار

واضح رہنا چاہیے کہ خوبصورتی کا مطلب صرف چڑھے اور رنگ و روپ کی خوبصورتی نہیں ہے بلکہ ساتھ ہی سیرت بھی خوب ہو، اخلاق و اعمال پاکیزہ ہوں اور دین میں پچھلگی بھی ہو، پھر خوبصورتی کا معیار رنگ و روپ میں بھی اپنے طبعی ذوق پر ہے کہ کسی آدمی کو وہ عورت بھی خوبصورت معلوم ہوتی ہے جو کافی لوگوں کی نگاہ میں بد صورت سمجھی جاتی ہے تو اب اس معاملہ میں دوسروں کی پسند کا اعتبار نہ ہو گا۔

بہت سے واقعات کی روشنی میں کہنا پڑتا ہے کہ خوبصورتی محبت سے پیدا ہوتی ہے اور موافق و پسندیدہ سیرت سے، واقعات شاہد ہیں کہ محبت و عشق نے رنگ و روپ کی جاذبیت کو غلط ثابت کر دیا ہے، اور پھر اس وقت اور بھی جب اعمال و اخلاق اچھے نہ ہوں اس لئے رنگ و روپ پر جان دینا عقلمندی نہیں ہے۔ ہاں دینداری اور پسندیدہ اعمال و اخلاق کے ساتھ خوبصورتی مل جائے تو پھر بہت بڑی نسبت سمجھنا چاہیے۔

حاصل یہ ہے کہ عفت و عصمت کی حفاظت کی خاطر اسلام نے اس بات کی بھی اجازت دی ہے بلکہ کہنا چاہیے۔ رغبت دلائی ہے کہ نوجوان شیریں دہن اور پیکر سن سے شادی کرے مگر گوہر عفت اور در عفت کی بے قسمی کا دھیان ہرگز دل میں نہ آنے دے۔

عورت نہس مکھ، خوش اخلاق اور سلیقہ شعار ہو

بد مزاج عورت زبان دراز اور تاشکری ہوتی ہے، بات بات پر گزشتہ بھتی ہے اور برا بھلا کہنا شروع کر دیتی ہے فرمائشوں میں مرد کا ناطقہ بند کر دیتی ہے، مرد کی زندگی تلخ اور اجیرن کر دیتی ہے۔

☆..... بخاری شریف میں آپ ﷺ کا یہ ارشاد موجود ہے کہ: ”عورتیں خاوندوں کی تاشکرگزاری اور احسان فراموش ہوتی ہیں اگر تم ان کے ساتھ زندگی بھرا حسان کرو پھر تمہاری کوئی بات ان کے مزاج کے خلاف ہو گئی تو وہ فوز ابول اٹھیں گی کہ میں نے کبھی تم سے بہتری نہیں دیکھی۔“

عورت نیک سیرت، وفادار اور دیندار ہو

عورت کے انتخاب میں سب سے پہلے دینداری ہی تلاش کرنی چاہئے۔ اگر عورت دیندار ہوگی (یعنی اللہ ﷺ کے احکامات اور حضور ﷺ کی تعلیمات پر زندگی گزارنے والی) ہوگی تو شادی حقیقتاً خانہ آبادی کا ذریعہ ہوگی اور اگر عورت دیندار نہ ہوگی تو ہو سکتا ہے کہ اپنی عصمت و آبرو میں خیانت کرے اگر خاوند خاموش رہے گا تو لوگوں میں رو سیاہ و بدنام ہو گا اور بے غیرت کھلائے گا اور اگر خاموش نہیں رہے گا تو گھر کا نظام درہم برہم ہو جائے گا، عیش و آرام خاک میں مل جائے گا اور زندگی تباہ ہو جائے گی۔ اگر طلاق دے گا تو بھی نقصان ہے۔ اگر طلاق نہ دے تو بد کردار، بد اطوار عورت کے ساتھ زندگی کے دن گزارنے پڑیں گے۔ اس لئے نکاح سے پہلے ہی عورت کی دینداری معلوم کر لینی چاہئے۔

عورت کم مہروالی اور کفایت شعار ہو

احادیث میں زیادہ مہر پڑھرانے کی کراہت اور کم مہر مقرر کرنے کی ترغیب آئی ہے

☆..... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”سب سے زیادہ بابرکت نکاح وہ ہے جس میں اخراجات (یعنی مہر وغیرہ) کم سے کم ہوں۔“

☆..... حضرت عائشہؓؓ حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتی ہیں کہ:

” بلاشبہ وہ عورت بابرکت ہے جسے پیغام نکاح دینا آسان ہو اور اس کا مہر اس قدر کم ہو کہ اس کو ادا کرنا آسان ہو نیز اس سے رشتہ کرنا آسان ہو۔“

(بنیّ، منhadhr)

☆..... حضرت عبد اللہ بن عباسؓؓ سے روایت ہے کہ بنیّ ﷺ نے فرمایا:

”بہترین عورتیں وہ ہیں جن کے مہر ہلکے ہلکے ہوں۔“ (ابن حبان)

☆..... ایک اور حدیث میں ہے:

”بہترین عورتیں وہ ہیں جو خوش رو، نہ سکھا اور مہر میں کم ہوں۔“

☆..... ایک حدیث میں ہے:

”یعنی تم مہر کے اندر آسانی (کمی) اختیار کرو اس لئے کہ مرد عورت کو زیادہ مہر دے بیٹھتا ہے حتیٰ کہ اس کے دینے سے اسکے نفس کے اندر عورت کی طرف سے دشمنی پیدا ہو جاتی ہے۔“

عورت کنواری اور نوجوان ہو

کنواری عورت سے خاوند بے پناہ محبت کرتا ہے اور کنواری لڑکی بھی اپنے خاوند سے زیادہ محبت کرتی ہے اور جو عورت یہ وہ یا مطلقاً ہوگی ایسی عورت کا دل اپنے پہلے خاوند کی طرف لگا رہتا ہے کیونکہ جذباتی لحاظ سے عورت کی محبت عموماً بہت دیر پا ہوتی ہے اور عرصہ دراز تک پہلی محبت کے نقوش اس کے دل و دماغ پر چھائے رہتے ہیں اس لئے شادی کے بعد بھی پہلا خاوند اس کی خیالی دنیا پر حکومت کرتا ہے اس طرح بات بات پر اس کی یادتائے گی اور ہر وقت گھر میں بد مزگی پیدا ہوگی۔ اسی لئے حضور ﷺ نے کنواری لڑکی سے نکاح کرنے کی ترغیب فرمائی۔

☆..... ارشادِ گرامی ہے کہ:

”تم کنواری لڑکیوں سے شادی کیا کرو کیونکہ وہ شیریں زبانی ہوتی ہیں بچے زیادہ جنتی ہیں اور تحوزی سی چیز پر خوش و خرم ہو جاتی ہیں۔“ (مشکوٰۃ شریف)

☆..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”شادی کے بعد میں حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہواں آپ ﷺ نے فرمایا:

اے جابر! کیا تم نے شادی کر لی ہے؟

میں نے عرض کیا، جی ہاں!

آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کسی کنواری لڑکی سے کی ہے یا یہ وہ سے؟

میں نے عرض کیا

یہ وہ سے

پس کر آپ نے فرمایا:

”کسی کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہ کی تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔“ (بخاری شریف)

..... مسلم شریف کی روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
 ”وہ تمہارے ساتھ ہنستی بولتی تم اس کے ساتھ ہنستے اور بولتے۔ (یوں زندگی ہنتے کھلپتے مرے سے گزرتی)“ - (مسلم شریف)

محترم اسلامی بھائیو! مگر واضح رہے کہ کنواری بیوی کا انتخاب انتخاب پرمنی ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ کنواری ہی سے شادی کی جائے اور مطلقہ سے شادی نہ کی جائے بلکہ بسا اوقات کسی ضرورت و مصلحت اور معقول وجہ کی بناء پر کنواری کی بجائے بیوہ یا مطلقہ سے شادی کرنا زیادہ مناسب ہوتا ہے۔ خود ذات با برکت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازدواج مظہرات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوابیات و طلاق یافتہ تھیں یا بیوہ تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض صاحبزادیوں کی جو بیوہ ہو گئی تھیں شادی کرائی۔ جملہ القدر خلفاء اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تاریخ پر ہے تو معلوم ہو گا کہ ان حضرات نے بیوہ عورتوں سے کس کثرت سے شادیاں کیں۔ صحابیات کی زندگی پڑھیں گے تو دیکھیں گے کہ انہوں نے شوہروں کی وفات کے بعد دوسرا، تیسرا شادیاں کیں۔

ان واقعات کو عرض کر کے بتانا یہ ہے کہ اگر یوہ سے شادی کرنا کوئی ناپسندیدہ بات ہوتی، تو خود عہد نبیوی ﷺ و عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان بیواؤں سے کیسے شادی کی جاتی پس معلوم ہوا کہ بیواؤں سے شادی کوئی جرudge تخلیخ نہیں بلکہ ایک کارثواب ہے اور شرعی نقطہ نظر سے ایک پسندیدہ عمل ہے۔

..... حضرت جابر بن عبد اللہؓ کی گز شستہ حدیث میں ہے کہ:
 ”جب آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم نے کسی کنواری سے شادی کیوں نہ کی؟ تو حضرت جابرؓ نے مصلحت بتائی: ”میری چھوٹی چھوٹی بینیں ہیں میرے والد اور والدہ کا انتقال ہو چکا ہے اس لئے میں نے یہی

بہتر سمجھا کہ ایسی عورت سے شادی کروں جو میری چھوٹی بہنوں کا خیال رکھے ان کی صفائی وغیرہ کی طرف توجہ دے اور دیگر ضروریات زندگی کا اہتمام کرے۔“

☆.....امام نووی رض فرماتے ہیں کہ:

”دو شیزہ کنواری لڑکی سے شادی کرنا مستحب ہے کہ کنواری لڑکی مقاصد نکاح کے حصول کے لئے بہت موزوں ہے کیونکہ اس لڑکی سے صحبت میں مزہ زیادہ آتا ہے وہ خوبصورت ہر وقت مہکی رہتی ہے جنسی میلان میں طبیعت زیادہ راغب ہوتی ہے، رہن سہن میں بہت اچھی شیریں زبان ہوتی ہے دیکھنے میں خوبصورت اور لمس (چھونے) میں زم و نازک ہوتی ہے۔

اس کے بعد لکھتے ہیں:

”اس بات کا قوی امکان ہے کہ خاوند سے اپنے رنگ میں رنگ لے گا اور اخلاق حمیدہ کا سے خوگر بنادے گا۔“ (شرح مسلم)

عورت عالیٰ نسب، تعلیم پاافتہ اور دیانت دار ہو

عورت کے انتخاب کے سلسلہ میں یہ بھی منظر ہے کہ عورت اونچے گھرانے، اچھے اور شریف خاندان کی ہو، دیندار، نیک صالح ماحول میں پلی بڑھی ہوایے گھرانے میں پرورش ہوئی ہو جو شرافت و پاکدامنی، عفت و عصمت کا گھوارہ ہوایے والدین کی چشم و چراغ ہو جو آباء و اجداد کے لحاظ سے معزز ہوں۔

☆.....بزرگوں کا کہنا ہے کہ۔

”اپنی ہونے والی شریک حیات کے متعلق یہ مت پوچھو کوہ کس درسگاہ میں تعلیم حاصل کی ہے بلکہ یہ معلوم کیا جائے کہ اس کی پرورش کس گھرانے میں ہوئی ہے“

بے دین گھرانے کی عورت کے اخلاق و عادات، چال ڈھال، سیرت و کردار اچھے نہیں ہوتے اور ایسی عورت سے یہی امید ہونی چاہیے کہ اس کے برے اخلاق اس کی

اولاد میں بھی اثر کریں گے اور بچوں کی وقتی اور اخلاقی نشوونما پر گہرے اثرات اور ان مث نقوش چھوڑیں گے۔

ماں باپ اولاد کا سانچہ ہیں اگر سانچہ اچھا ہوگا تو چیزیں بھی اچھی ڈھلیں گی ماں باپ اگر اچھے ہوں گے تو اولاد بھی اچھی ہوگی۔

☆..... حضور اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

”(حضراء الدُّنْ) کوڑا کر کٹ اور غلافات کے ڈھیر پر اگے ہوئے سبزہ سے اپنے آپ کو بچائے رکھو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! حضراء الدُّنْ کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: برے خاندان کی خوبصورت لڑکی۔“

(مسند احمد، دارقطنی)

☆..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

”ایپی نسلوں کے لئے اچھی عورت کا انتخاب کرو اور کفو (ہم پلہ) لوگوں میں شادی کرو۔“

☆..... ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اچھے خاندان میں شادی کرو کیونکہ خاندانی اثرات (آئندہ مکنی نسلوں تک)

مرایت کرتے ہیں۔“

☆..... اسی وصف کے پیش نظر حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کو وصیت فرمائی:

”میرے بیٹو! نکاح کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے بیج بونے والا، اس لئے انسان کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کہاں بیج ڈال رہا ہے؟ بری ذات نسل کی عورت بہت کم شریف بچہ جستی ہے اس لئے شریف النسل لڑکی کا انتخاب کرو چاہے اس میں کچھ وقت کیوں نہ لگے۔“

عورت قریبی رشتہ داروں میں سے نہ ہو

عورت کے انتخاب میں ایک بات یہ بھی مدنظر ہونی چاہئے کہ غیر رشتہ دار عورت کو قریبی رشتہ دار عورت پر ترجیح دی جائے۔ میڈیکل سائنس کے مطابق اور طبی نقطہ نظر سے

بھی قریبی رشتہ دار عورت سے شادی کرنے کی صورت میں اولاد نہایت کمزور اور ضعیف پیدا ہوتی ہے۔

☆..... امام غزالی رض نے احیاء العلوم میں ایک حدیث ذکر فرمائی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

”قریبی رشتہ دار سے شادی مت کرو اس لئے کہ بچہ کمزور پیدا ہوتا ہے۔“

اس حدیث کو نقل کر کے تحریر فرماتے ہیں کہ شاید اس کا سبب یہ ہو کہ اپنے خاندان کی عورتوں کے سلسلے میں مرد کی شہوت نہایت ضعیف ہوتی ہے کیونکہ جو عورت مسلسل نظر وہ کے سامنے رہی ہوا سے دیکھتے دیکھتے نگاہیں عادی ہو جاتی ہیں اور شادی کے بعد دیکھنے میں بظاہر کوئی انوکھا پن نظر نہیں آتا جس بنا پر شہوت پوری طرح نہیں اجھر پاتی، جذبات میں وہ یہجان نہیں پایا جاتا۔ جنسی میلان میں وہ اطف محسوس نہیں ہوتا جو غیر عورت سے شادی کرنے میں ہوتا ہے اسی بنا پر اولاد ضعیف و ناقوال پیدا ہوتی ہے۔

”عورت با نجھ نہ ہو“

عورت با نجھ نہ ہو کیونکہ با نجھ عورت اولاد سے محروم رہتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے با نجھ عورت کو ناپسند فرمایا اور زیادہ بچے جنم دینے والی عورت سے شادی کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔

☆..... حضرت معقل بن یسار رض فرماتے ہیں کہ:

”ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مجھے ایک خوبصورت اونچے خاندان کی چشم و چراغ عورت نکاح کو ملتی ہے مگر وہ با نجھ ہے اس کی اولاد نہیں ہوتی کیا میں اس عورت سے شادی کرلوں؟“

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں، وہ شخص چند دن بعد دوبارہ فرط محبت سے اسی عورت کی بات لے کر حاضر خدمت ہوا مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا“

جب کچھ دن بعد تیری مرتبہ اجازت کے لئے حاضر خدمت ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا:

”ایسی عورت سے شادی کرو جو زیادہ بچے جنے والی اور محبت سے لبریز ہو قیامت کے دن میں تمہاری کثرت کی بنا پر دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔“ (نسائی شریف)

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ ولادت سے عورت کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے اور وہ جسمانی طور پر کمزور ہو جاتی ہے لیکن دور جدید کے اطباء کی تحقیق ہے کہ ولادت کا عمل عورت کے جسمانی نظام میں چستی اور بہتری پیدا کرتا ہے اور اس سے اعضاء کی نشوونما میں اضافہ ہوتا ہے یہ بات آپ ﷺ نے چودہ سو سال پہلے فرمائچے جبکہ آج جدید سائنس اسکی افادیت کی تصدیق کرتی ہے۔

امریکن ڈاکٹروں میں تحقیق:

☆.....امریکی ڈاکٹروں کے مطابق:

”شادی کے بعد بچوں کی پیدائش میں دریختیں کرنی چاہئے بلکہ بچوں کی مطلوبہ تعداد جلد پوری کرنے کی کوشش کرنی چاہیے کیونکہ جو بچے زیادہ عمر کی ماڈل کے ہاں پیلا ہوتے ہیں ان کے ذیابیٹس میں بنتا ہو جانے کا خطرہ زیادہ رہتا ہے رپورٹ کے مطابق ۲۵ سالہ ماں کے ہاں پیدا ہونے والے بچے کے ۲۰ سال کی عمر میں ذیابیٹس کا مریض بننے کا خطرہ اور بھی زیادہ ہوتا ہے۔“

کینسر سے بچاؤ کا اعلان بچے پیدا کریں:

☆.....ایک اور ماہر ڈاکٹر کے مطابق:

”عورت میں ایشور ایک اہم سرطان شکن کردار ادا کرتا ہے جو عورتیں جوانی کے عالم میں کئی بچے پیدا کر چکی ہوں انکو چھاتی کے کینسر کا خطرہ بڑی حد تک مل جاتا ہے۔“

محترم اسلامی بھائیو! عورت بچہ پیدا کرنے سے کمزور نہیں ہوتی بلکہ عورت بچے کی پیدائش کے بعد اگر اپنی خوارک کا خیال نہ رکھیں تو وہ بچے کو دودھ پلانے سے کمزور ہو جاتی ہیں۔ اس کے لئے عورت کی خوارک کا خاص خیال رکھا جائے تو انشاء اللہ عزوجلّ کوئی ایسا مسئلہ نہ پیش آئے گا۔ لہذا آج تک کی مائیں بہت ہی کمزور ہے شاید اکثر حضرات ان کی صحت کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کو کم بچہ پیدا کرنے کا شورہ دیتے ہیں۔

کامیاب شادی کے لیے چھ قسم کی خواتین سے پرہیز

☆..... امام غزالی رضی اللہ عنہ نے کامیاب شادی کے لیے خواتین کی مذکورہ بالاخوبیوں کے بعد درج ذیل چھ قسم کی خواتین سے شادی کرنے سے منع فرمایا ہے:

1- انا نہ: ایسی عورت جو ہر وقت یکاری میں بیتلار ہے اور سر کو پٹی سے باندھے

رکھے ہوں جو شکوئے اس کی زبان پر ہوں۔

2- حنافہ: حیلہ پاز و متکبر عورت۔ جو شوہر پر احسان جتنا نہ والی ہو۔

3- حنافہ: ایسی بیوہ، عورت جو اپنے پہلے شوہر کے گن گائے۔

4- برواقہ: تخرے والی، دن رات آئنے کے سامنے بیٹھنے والی، بے جا بنا و سنگھار کرنے والی

5- حدا قہ: حریص والا پچھی، جو چیز دیکھے اس کی خواہش کرے، شوہر سے ہر وقت فرمائیں کرتی رہے۔

6- شداقہ: بہت باتوں اور جھگڑوں، ہر وقت بولتی رہے۔ قسمت کو سے اور معمولی باتوں پر جھگڑتی رہے۔

☆..... کہتے ہیں کہ ”ازدی نامی ایک سیاح گھومتا ہوا حضرت الیاس علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے مجرد (غیر شادی شدہ) رہنے سے منع کیا اور شادی شدہ زندگی گزارنے کی نصیحت کی اور یہ بھی فرمایا کہ چار طرح کی عورتوں سے نکاح

مت کرنا:

☆ ایک اس عورت سے جو ہر وقت بغیر کسی وجہ کے خلع کا مطالبہ کرتی رہے۔
 ☆ دوسری وہ عورت جو شجاعی بگھارنے میں ماہر ہو اور دنیاوی مال و دولت کی بنیاد پر ہم
 عصر خواتین پر یا خود شوہر پر اکٹھ جائے۔

☆ تیسری وہ عورت جو بد چلن ہو اور لوگوں سے گندے تعلقات رکھنے میں مشہور ہو۔
 ☆ چوتھی وہ عورت جو شوہر کی نافرمان ہو اور اس پر بالادستی قائم کرنا چاہتی ہو۔

☆ حضرت علی کرم اللہ وجہہ انکریم فرماتے ہیں کہ:
 ”جو عادات مردوں کے حق میں بری کبھی جاتی ہیں وہ عورتوں کے حق میں اچھی
 ہیں، جیسے بخل، تکبیر اور بزدلی“

☆ اس لئے کہ عورت بخیل ہو گی تو اپنے شوہر کے مال کی حفاظت کرے گی اور موقع
 بے موقع خرچ کر کے ضائع کرنے سے گریز کرے گی۔

☆ عورت مغروہ ہو گی تو دوسرے لوگوں کو اپنی نرم اور شیریں گفتار سے متاثر نہ کر سکے گی۔
 ☆ عورت بزدل ہو گی تو شوہر کے خوف سے لرزائی رہے گی، اس کی اجازت کے
 بغیر گھر سے باہر قدم نہ رکھے گی اور تہمت کی جگہوں سے نیچنے کی کوشش کرے گی۔

عورت کی خوبصورتی کے اوصاف

خوبصورتی اللہ ﷺ کی بہترین نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے اور خدا جسے
 چاہے اسے عطا کرتا ہے مگر عورتوں کی خوش قسمتی ہے کہ اس نعمت کی زیادہ مقدار انہیں
 کے حصے میں آئی ہے۔ لہذا عام عورتوں کا حسن اور بیوی کا حسن دو الگ الگ چیزیں ہیں۔

عام عورت کا حسن

☆ عورت کے عام حسن کی موٹی تصدیق یہ ہے کہ:

عورت کے ہر ایک عضو میں خاص تناسب ہو، عورت کا رنگ گورا ہو، عورت کے
 نقش اچھے ہوں، عورت کے خدوخال موزوں ہوں، عورت اتنی لمبی اور نچی ہو،
 عورت اس قدر موٹی ہو، عورت کے گال، عورت کی چھاتیاں، عورت کی پیٹیں،

عورت کے بازو، عورت کے پیر سڑوں وغیرہ۔ عورت کے ہونٹ، عورت کی ناک، عورت کے کان، عورت کی آنکھ، عورت کے دانت وغیرہ کا ذرا بھی اوپر، نیچا یا ترچھا ہونا عورت کی تمام خوبصورتی کو خراب کر دیتا ہے۔

بیوی کا حسن

☆..... بیوی کے حسن کی موٹی تصدیق یہ ہے کہ:

بیوی کا حسن تناسب خدوخال یا گورے پن کاحتاج نہیں ہوتا بلکہ بیوی کا حسن دراصل پر کیف نگاہ کاحتاج ہوتا ہے اور اس پر محبت دل کا نیازمند ہوتا ہے۔ اس کا خاوندا سے دیکھتا بھی ہے اور پیار بھی کرتا ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! اگر ایسا نہ ہو تو پھر ہر شخص اپنی بیوی کو کیوں پیار کرتا ہے کہ بیوی گوری ہو یا سانوئی، بیوی کے دانت باہر کو نکلے ہوئے ہوں یا ناک چھپی ہو۔ اور اگر بیوی کے حسن میں عام حسن والی شرط بھی پوری ہو سکے تو سمجھو کہ بیوی کی پانچوں گھنی میں ہیں اور خاوند کا سرکڑا ہی میں۔

عورت کی جسمانی خوبصورتی

خوبصورت ہونا ایک اعلیٰ وصف ہے اس واسطے بیوی کا تمام جائز رائج سے حد اعتدال کے اندر یہ سب جائز ہے۔ بشرطیکہ اخلاق و حیا اور پاک دامنی پر حرف نہ آنے دیا جائے۔ عورتوں کی خوبصورتی کے لئے عام تناسب کے علاوہ مندرجہ ذیل اوصاف پر بھی بہت زور دیا گیا ہے۔

☆..... عورت کی چار چیزیں گول ہونی چاہئیں:

1: سر 2: بازو 3: ایڈی 4: پستان

☆..... عورت کی چار چیزیں لمبی ہونی چاہئیں:

1: قد 2: سر کے بال 3: پلکیں 4: انگلیاں

☆..... عورت کی چار چیزیں فراخ اور چوڑی ہونی چاہئیں:

1: پیشانی 2: آنکھ 3: سینہ 4: پیٹھ

☆.....عورت کی چار چیزیں تنگ ہونی چاہئیں۔

1: ناف 2: منه 3: ناف 4: شرمگاہ

☆.....عورت کی چار چیزیں بھری ہوئی ہونی چاہئیں:

1: پستان 2: پنڈلی 3: ران 4: ہاتھ

☆.....عورت کی چار چیزیں ملامم ہونی چاہئیں:

1: رخار 2: پیٹ 3: پستان 4: رانوں کا اندر ورنی حصہ

☆.....عورت کی چار چیزیں سرخ ہونی چاہئیں:

1: مسوڑ ہے 2: زبان 3: رخار 4: ہونٹ

☆.....عورت کی چار چیزیں چھوٹی ہونی چاہئیں:

1: زبان 2: ہاتھ 3: پاؤں

4: سوائے سر کے بالوں کے باقی تمام جسم کے بال

خوبصورتی کا ذکر کرتے ہوئے تشبیہات دے کر بھی بہت کچھ اس مضمون میں

واضح کیا گیا ہے خلاصہ

"THE NATURAL PHILOSOPHY OF ALLEGORY"

☆.....عورت کے رخار کشمیری سیب کی مانند سرخ ہوں۔

☆.....عورت کے دانت مولیٰ کی مانند سفید و چمکتے ہوں۔

☆.....عورت کے پستان نارنگی کی مانند ٹھوس و ملامم ہوں۔

☆.....عورت کی آنکھ ہر ان کی مانند کشادہ اور سیاہ ہو۔

☆.....عورت کا تمام جسم گلاب کے پھول کی مانند نازک و گلابی ہو وغیرہ وغیرہ۔

☆.....سچائی، خدا ترسی، غربا پروری، حوصلہ، شرم، حیا، محنت، محبت، ایمانداری وغیرہ جتنے اوصاف یہیں یہ سب خوبصورتی بڑھانے کا موجب ہوتے ہیں۔

محترم اسلامی بجا یو! بہر حال شریعت مطہرہ کا یہی مشورہ ہے کہ دینداری کا لحاظ

مقدم ہونا چاہیے، مال دار عورت سے شادی کی جائے، اوپرے حسب و نسب والی عورت سے

شادی کی جائے، حسین اور خوبصورت عورت سے شادی کی جائے یا کسی معمولی عورت سے

شادی کی جائے، بہر حال عورت کی دینداری اور سیرت کا جائزہ تو بہت بہتر ہے:

عورت کے انتخاب میں ہدایت نبوی ﷺ

☆..... ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ:

”عورت سے چار چیزوں کی وجہ سے شادی کی جاتی ہے اس کی مالداری کی وجہ سے اور اس کی دینداری کی وجہ سے حسب و نسب کی وجہ سے اور خوبصورتی کی وجہ سے پس تم دیندار کو ترجیح دو۔“
(بخاری شریف)

مقصد یہ ہے کہ انسان جب شادی کرنے لگتا ہے تو عورت کا انتخاب انہی چیزوں کے پیش نظر کرتا ہے۔ اب ذیل میں ان کی تفصیل بیان کی جائے گی۔

عورت کی مالداری

کبھی کوئی بیوی کا انتخاب اس کی مالداری کی وجہ سے کرتا ہے کہ: عورت صاحب جائیداد ہے بازروت ہے اور شاندار کوئی کی ماک ہے، اگر اس سے شادی ہو گئی تو زندگی مزے سے گزرے گی، بہت سی قلوں سے نجات مل جائے گی اور اپنے افلام کے باوجود مطمئن زندگی کا ذریعہ پیدا ہو جائے گا دیندار ہو یا نہ ہو۔

محترم اسلامی بھائیو! مگر انسان عجلت پسندی کی وجہ سے دوسرے مندرجہ ذیل پہلوں پر غور نہیں کرتا کہ

☆..... مالدار بیوی کو شریک حیات بنائے گا تو زندگی کا لطف جاتا رہے گا اور لذت و سرث مفقود ہو جائے گی،

☆..... اللہ نے زن و شوہر کی اجتماعی زندگی کی جو صدارت مرد کے حوالے کی ہے اس میں رخنہ پڑ جائے گا اور عورت کے نان و نفقة کا قیام باقی نہ رہ سکے گا۔

☆..... گھر کے سامان اور فرنچیز وغیرہ کو دیکھ کر جو سرث ہوا کرتی ہے اور بال بچوں کے لباس سے طبیعت میں جو کیف و انبساط پیدا ہوتا ہے یہ کر کر اہو جائے گا کیونکہ یہ سب غیر کا اثر نہست ہو گا، اپنی کمائی نہیں۔

☆..... بیوی کی نگاہ میں جو عزت و وقت ہوئی چاہیے وہ باقی نہ رہے گی کیونکہ

مالدار بیوی کی نظر میں مغلس شوہر کی وقعت نیجہ اور منتظم سے زیادہ نہیں ہوتی اور یہ بھی اس وقت جب عورت بلند اخلاق ہو اور اگر خدا نخواستہ عورت بے ادب ہوئی تو ہر قدم پر بخوبی لگائے گی اور احسان جائے گی۔

.....☆
مالدار بیوی سے جو اولاد پیدا ہوگی یہ اولاد بھی باپ کی وہ عزت و مکرمت نہیں کر سکتی ہے جو کرنی چاہیے۔

.....☆
بیوی کی کسی غلطی پر شوہر تنیسہ کرنا چاہے گا تو ایسی بیوی مقابلہ کے لئے آمادہ ہو جائے گی اور نہ معلوم کیا کیا کہہ دے گی،
محترم اسلامی بھائیو! خود سوچا جائے ایسے حالات میں زندگی کی لذت و سرت کیا باقی رہے گی؟

.....☆
اس طرف اشارہ کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
”عورتوں سے ان کی مالداری کی وجہ سے شادی نہ کرو عموماً ان کا مال ان کو سرکشی پر آمادہ کر دیتا ہے۔“ (ابن ماجہ)

عورت کا حسب و نسب

بھی کوئی عورت کا انتخاب محض اس کے حسب و نسب کی وجہ سے کرتا ہے چاہے اس میں ذاتی شرافت اور صلاحیت بھی نہ ہو اور پھر اگر صرف نسلی امتیاز ہو اور دینداری نہ ہو تو یہ نسلی امتیاز عورت میں کبر و غرور پیدا کر دیتی ہے اور وہ اپنے مقام سے آگے بڑھ جانے کی کوشش کرتی ہے بتدر تج یہ چیز بھی مرد کی قوامیت و اختیارات کو مجرور کر دیتی ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! مقصد نہیں ہے کہ نسب کا لحاظ کیا ہی نہ جائے بلکہ مطلب یہ ہے کہ محض نسلی امتیاز کوئی مفید چیز نہیں جب تک ذاتی صلاحیت اور دینداری نہ ہو، اور یہ بات بھی ذہن نشین و ترقی چاہیے کہ اسلام میں اول دینداری اور پھر کوئی دوسرا چیز ہے، دین کے مقابلہ میں حسب و نسب کوئی چیز نہیں۔

.....☆
نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”کالی کلوٹی، بے وقوف لوٹدی جو دیندار ہو افضل ہے۔“

(ابن ماجہ)

عورت کی محض خوبصورتی

کچھ لوگ بیوی کے انتخاب میں محض خوبصورتی کو معیار بنایتے ہیں کہ تراش خراش اور نوک پلک دلکش ہو، رنگ روپ میں جاذبیت ہو، عشوہ وادا کی مجسمہ ہو اور اس کے اعضاء تناسب ہوں، صرف یہی نہیں بلکہ جدید روشنی سے آراستہ ہو، شوخ اور بیباک ہو اور زمانہ کے اثر سے پوری طرح متاثر ہو۔

محترم اسلامی بھائیو! عورت کی محض خوبصورتی کوئی خاص خوبی نہیں اگر عورت میں صلاحیت اور سلیقہ نہیں تو محض خوبصورتی کوئی معیار نہیں۔

☆..... عورت اگر خوبصورتی کے ساتھ خوب سیرت نہ ہو تو پھر یہ حسن و جمال سراپا فتنہ بن جائے گا۔

☆..... یہ حسن بیوی میں تکبیر اور نماز ضرورت سے زیادہ پیدا کر دے گا اور وہ فضول خرچ اور مستکبر ثابت ہو گی۔

☆..... دوسرے لوگ الگ سے اس عورت کو فتنہ میں ڈالنے کی کوشش کریں گے۔

☆..... اسی تہا خوبصورتی کے متعلق ارشاد بیوی ﷺ ہے:

”عورتوں سے محض ان کے حسن کی وجہ سے شادی کی خواہش نہ کرو کیونکہ حسن عموماً ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔“
(ابن ماجہ)

عورت کی دینداری اور ذاتی صلاحیت:

بعض لوگ بیوی کے انتخاب میں دینداری کو ترجیح دیتے ہیں کہ مال و دولت، حسن و جمال اور حسب و نسب ایسی چیزیں نہیں ہیں جن کو اس باب میں معیار قرار دیا جائے۔

☆..... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

”شادی کے موقع پر عورت کے انتخاب میں ”دینداری“، ”کو معیار بناؤ“

محترم اسلامی بھائیو! بیوی کے انتخاب میں آدمی کا فریضہ ہے کہ وہ اس کی دینداری اور ذاتی صلاحیت پر نگاہ رکھے۔ حسن و جمال اور دولت و ثروت کی بغایاد پر شادی نہ

کی جائے کہ ان چیزوں میں فتنے کے اندر یہ زیادہ ہیں البتہ دینداری کو ترجیح دینی چاہئے کہ کامی کلولی دیندار عورت بہر حال بہتر ہے۔

☆.....ایک اور ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

”عورتوں سے شادی ان کی دینداری کی بنیاد پر کرو“۔ (ابن ماجہ)

بیوی اگر دیندار نہ ہوگی تو؟

بیوی اگر دیندار نہ ہوگی تو اندر یہ ہے کہ اپنی عصمت و آبرو میں خیانت کرے گی۔

اگر خاوند خاموش رہے گا تو لوگوں میں رو سیاہ و بد نام ہو گا اور بے غیرت کھلائے گا اور اگر خاموش نہیں رہتا تو گھر کا نظام درہم برہم ہو جائے گا، عیش و آرام خاک میں مل جائے گا اور زندگی تباہ ہو جائے گی۔ اگر طلاق و سے کا تو بھی انتقام ہے۔

اگر طلاق نہ دے تو بیدار وار، بد اطوار عورت کے ساتھ زندگی کے یہ دن گزارنے پڑیں گے۔ اس لئے نکاح سے پہلے ہی عورت کی دینداری معلوم کر لینی چاہئے۔

و دیندار بیوی کے فوائد

☆..... دیندار اور باصلاحیت بیوی شوہر کے حقوق کا ہر وقت احساس رکھتی ہے۔

☆..... دیندار عورت شوہر کی خوشنودی اپنا فریضہ سمجھتی ہے۔

☆..... دیندار عورت گھر کے کام ہر حال میں عمدہ انداز سے چلاتی ہے۔

☆..... دیندار عورت میں بے جا کبر و غرور نہیں پیدا ہوتا۔

☆..... دیندار عورت بچوں کی تعلیم و تربیت پر پورا دھیان دیتی ہے۔

☆..... دیندار عورت پڑوسیوں قرابت داروں اور دوسرے لوگوں سے جھگڑا نہیں کرتی۔

☆..... دیندار عورت پر دوسرے لوگوں کا بھی اعتماد ہوتا ہے۔

☆..... دیندار عورت کی محلہ پڑوس کے لوگ عزت کرتے ہیں اور اس طرح شوہر کا گھر

باوقار میں جاتا ہے۔

☆..... اسی لئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

”جس شخص کو چار چیزیں حاصل ہو جائیں اس کو دین و دنیادونوں کی بہتری حاصل ہو گئی، ایک شکرگزار دل، دوسرے ذاکر زبان تیسرا مصائب پر صبر کرنے والا بدن اور چوتھے ایسی بیوی جو گناہ سے احتساب کرنے والی اور شوہر کے مال کی محافظ ہو۔“ (طبرانی کیر)

☆..... ایک مرتبہ رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”شادی ایسی عورت سے کی جائے جو اپنے اندر کمال درجہ کا ایمان رکھتی ہو اور آخرت کے لئے معین اور مددگار ثابت ہو۔“ (ابن ماجہ)

☆..... محترم اسلامی بحاسیو! یہ بات قابل غور ہے کہ اگر لوگوں کا نقطہ نگاہ اخلاق و اعمال کے بجائے صرف جاہ و مرتبہ اور حسن و جمال ہو جائے تو پھر دنیا کا کیا حال ہو گا؟

☆..... شر اور فتنوں کے چشمے ابل پڑیں گے۔

☆..... اُن وامان خطرہ میں گھر جائے گا۔

☆..... عزت و آبرونا پید ہو جائے گی۔

☆..... بہت سی ایسی لاڑکیاں گھروں میں بیٹھی نظر آئیں گی جن کو شوہر میسر نہ ہو گا اور جب بے شوہر کی عورتیں بے کار ہوں گی تو اس وقت شیطان کو اپنی شیطانیت کا پورا موقع ملے گا۔

☆..... اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے رحمت عالم ﷺ نے فرمایا:

”تمہارے پاس جب کوئی ایسا شخص پیام نکاح لے کر پہنچے جس کا دین و اخلاق تم کو پسند ہے تو اس سے شادی کر دو، ورنہ زمین میں فتنہ و فساد پھیل جائے گا۔“

(ترمذی)

رشتہ طے کرنے میں کچھ جھوٹ و خرافات

محترم اسلامی بھائیو! رشتہ طے کرتے وقت بہت سے جھوٹ بولے جاتے ہیں کہ پتے کو پتا نہیں پھول بنانے کا پیش کیا جاتا ہے۔

☆..... لڑکے والوں کی طرف سے سب سے اہم جھوٹ یہ ہوتا ہے کہ لڑکے کی تخلواہ یا کاروبار کو بڑھا چڑھا کر بیان کیا جاتا ہے۔

☆..... لڑکے کی تخلواہ اگر پانچ ہزار ہے تو کم از کم پندرہ ہزار بتائی جاتی ہے اور اگر کاروبار ہے تو وہی سب سے بڑا بنس ہے۔ بڑھا چڑھا کر بتانا تو ایک طرف اگر لڑکا کوئی کام نہیں کرتا تب بھی یہ ظاہر کروایا جاتا ہے کہ وہ توفلاں کام کرتا ہے یا فلاں کاروبار ہے۔ اس جھوٹ کو صحیح ثابت کرنے کے لئے لڑکے کو کسی جگہ وقیع طور پر ملازمت کروادی جاتی ہے یا کوئی کاروبار شروع کروادیا جاتا ہے۔

☆..... یہ بھی کہا جاتا ہے کہ لڑکا تو بیرون ملک جانے والا ہے۔ اس کے جعلی کاغذات تک بنوا کر دیکھائے جاتے ہیں۔

☆..... لڑکے کی تعلیم کے بارے میں بھی جھوٹ بولا جاتا ہے۔ اتنا اس نے پڑھا نہیں ہوتا جتنا بتایا جاتا ہے۔

☆..... رشتہ طے کرتے وقت لڑکے کی جوانی کی تصویر بھیجی جاتی ہے اور اس کی عمر کم بتائی جاتی ہے۔ حقیقت میں جب لڑکی والے دیکھنے آتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ پچھلے میں بخار ہوا تھا اس کی وجہ سے بال اتر گئے یا چہرہ پر کچھ اثرات رہ گئے ہیں۔ ڈاکٹر نے بتایا ہے جلد ہی ٹھیک ہو جائے گا۔

☆..... جھوٹ کی ایک صورت یہ ہے کہ رشتہ طے کرتے وقت تصویر کسی کی دیکھائی جاتی ہے اور بارات کسی کی آتی ہے۔ ایسا ہی ایک واقعہ چیچہ وطنی کی زوجہ اللہ دد کے ساتھ پیش آیا کہ: ”رشتہ کرتے وقت انہیں جس لڑکے کی تصویر دکھائی گئی تھی وہ اس کا دیور تھا۔ جب بارات آئی تو ایک عمر سیدہ دولہا کو دیکھ کر سب حیران رہ

گئے لیکن والدین نے بدنامی کے ذریعے لڑکی کو اس کے ساتھ ہی رخصت کر دیا۔“

☆ جھوٹ کی ایک انتہای ہے کہ لاوارث یا کسی گروہ سے مسلک کسی طور پر بگڑتے ہوئے لڑکے اپنے والدین ہی نقلی بنانا کرشادی کروالیتے ہیں۔ کسی غریب بوڑھے کو یا بوڑھی عورت کو انتہائی قلیل رقم کے عوض اپنا سربراہ ظاہر کروایا جاتا ہے اور اپنا مطلب نکلوالیا جاتا ہے۔

☆ بعض اوقات ایسے واقعات بھی سامنے آتے ہیں کہ لڑکا یہ ظاہر کروادیتا ہے کہ میرا تو اس دنیا میں کوئی ہے ہی نہیں۔ جبکہ اس کے رشتہ دار اور دوسرا عزیز ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ کچھ لڑکوں کے والدین تک حیات ہوتے ہیں۔ لیکن وہ جھوٹ بول کر کسی نہ کسی طرح کہیں تھیں اپنی شادی کروانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ محترم اسلامی بھائیو! ان تمام تر واقعات و حالات کو سامنے رکھتے ہوئے سوچئے تو معلوم ہوتا ہے جو مقدس رشتہ معاشرہ کی بنیاد ہے۔ وہ بنیاد ہی جھوٹ کی ریت سے بن رہی ہو تو اس عمارت کی پاسیداری کیا ہوگی؟ اور مصادیب کیونکر معرض وجود میں نہ آئیں گے۔

ہمارے معاشرے میں آج کل رشتہ کا معیار

ہمارے معاشرے میں آج کل رشتہ بھی کاروبار کی صورت اختیار کرتے چلے جا رہے ہیں کہ جب لڑکے والے لڑکی کے رشتے کے لئے جاتے ہیں تو سب سے پہلا معیار معاشی خوشحالی کا گراف دیکھا جاتا ہے اس میں لڑکی والوں کا گھر یا راس کے باپ کا عہدہ یا کاروبار اور راس کے بھائیوں کا بیرون ملک ہونا دیکھا جاتا ہے۔

اس طرح لڑکے والے اپنے بیٹے کے معاشی مستقبل کا تحفظ بھی کرتے نظر آتے ہیں اور اپنے گھر کے لئے سامان تعیش کا انتظام بھی۔

ایک طرف وہ بیٹے کا رشتہ دیکھنے جاتے ہیں تو لڑکی کے خاندان کا معاشی و معاشرتی گراف دیکھتے ہیں۔ اور ان سے حاصل ہونے والے سامان تعیش کو نظر میں رکھتے

ہیں اور دوسری جانب جب ان کی اپنی بیٹی کی باری آتی ہے تو ان کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے سماجی و معاشری مقام کی بجائے ان کی بیٹی کی شرافت، سکھرپن، خوبصورتی و خوب سیرتی کو دیکھ کر رشتہ کیا جائے۔ خواہ گھر میں کیسے ہی حالات میں لڑکی کی پروردش ہوئی ہو لیکن سرال جاتے ہی اسے تما متعیثات زندگی میسر ہو جائیں۔

☆..... لڑکے والوں کی طرف سے ایک چیز سر فہرست ہوتی ہے کہ اپنے بیٹی کی عمر خواہ کتنی ہی کیوں نہ ہو لیکن لڑکی کمن اور تعلیم یافتہ ہو۔

☆..... لڑکی والوں کی خواہش ہوتی ہے کہ لڑکا کم عمر، اعلیٰ تعلیم یافتہ، دولت مند، خوبصورت، اعلیٰ عہدے پر فائز یا کوئی بڑی کار و باری شخصیت ہو۔ جب اتنی خوبیاں اکٹھی تلاش کی جائیں تو حاصل کا خانہ پر نہیں ہوتا۔

محترم اسلامی بھائیو امنا سب رشتہ نہ ملنے کا شکوہ اب جتنا ہے پہلے کبھی ایسا نہیں تھا۔ کیونکہ پہلے مناسب رشتے کا مطلب لڑکے میں خاندانی شرافت و کسب کمال کی صلاحیت تھی جبکہ لڑکی میں شرافت و ملیقہ مندی و خوب سیرتی کو مناسب سمجھا جاتا تھا۔ اب ارتقاء زمانہ کے ساتھ ساتھ یہ اندرا بھی بدلتا ہے ہیں۔

ایئنی ذات غلط بتانا

عموماً ہمارے ہاں لوگ اپنے سے اوپنجی ذات یا برادری میں شادی کرنے کے لئے اپنی ذات اور برادری غلط بتادیتے ہیں یا جس کے ہاں اپنے لڑکے یا لڑکی کی شادی کرنا چاہتے ہیں اس کی ذات بتادیتے ہیں۔ یاد رکھئے! یہ سر اسرد ہو کا اور گناہ کبیرہ ہے۔

☆..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اپنے باپ دادا کی ذات سے اعراض مت کرو جو شخص اپنے باپ دادا کی ذات سے اعراض کرتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔
(بخاری)

☆..... ایک دوسری حدیث میں یوں آتا ہے:
جو شخص اپنی ذات اپنے باپ دادا کی ذات کے علاوہ بتاتا ہے اس پر جنت حرام ہے۔
(سلم)

لڑ کے لڑکی کا ہم عمر نہ ہونا

عمر میں مساوات کی رعایت بہت ضروری ہے خاص طور پر میاں بیوی میں یہ امر طبعی ہے۔ تفاوت عمر کے اثر سے اجنبیت ہوتی ہے آپ دیکھئے بچہ سے بچہ کو جیسی محبت ہوتی ہے بڑے سے نہیں ہوتی۔ لہذا لڑکے اور لڑکی کی عمر میں تناسب محفوظ رکھنا ضروری ہے، اگر لڑکی چھوٹی ہو تو لڑکے کی عمر زیادہ نہ ہونا چاہئے۔

حضرت سیدہ فاطمہؓ کا نکاح جب حضرت علیؓ سے ہوا تو اس وقت حضرت فاطمہؓ کی عمر ساڑھے پندرہ سال اور بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت فاطمہؓ کی عمر اخبارہ سال تھی اور حضرت علیؓ کی عمر اکیس سال تھی۔ لڑکی اور لڑکے کی عمر میں تناسب محفوظ رکھنے کے ساتھ بہتر یہ ہے کہ لڑکا کسی قدر عمر میں لڑکی سے بڑا ہو۔

اگر لڑکی کم سن اور مرد زیادہ عمر کا ہو تو غالباً گمان یہ ہے کہ وہ بے چاری بہت جلد بیوہ ہو جائے گی۔ لوگ ہم عمر کی قطعی خیال نہیں کرتے بلکہ زبان کنواری لڑکی یا تیرہ چودہ برس کی لڑکیوں کو سانحہ سانحہ برس کے بوڑھوں کے ساتھ بیاہ دیتے ہیں۔ پھر بعد میں درج ذیل مفاسد پیش آنے کا اندیشہ ہے۔

اگر عورت عفیفہ، پا کدا من اور خود کو پار سار کھنے والی ہوئی تب تو وہ تمام عمر کے لئے قید میں جلتا ہو گئی اور اگر وہ اس صفت سے خالی ہوئی تو بدکاری میں جلتا ہو جائے گی اور ان دونوں حالتوں میں میاں بیوی میں ناگوار بخجش اور ناتفاقی ضرور ہو گی۔ دوسری صورت میں دونوں کی بے آبروئی بلکہ دونوں کے خاندان کی بھی ساتھ ساتھ رسوائی ہے۔

آج کل اس کو بے شرمی سمجھتے ہیں کہ ماں باپ نکاح کرنا چاہیں اور لڑکی انکار کر دے حالانکہ شادی کی فرمائش کرنا بے شرمی ہے انکار کرنا بے شرمی نہیں بلکہ یہ تو عنین حیا ہے کہ بیاہ کے نام کو پسند نہیں کرتی، دیکھ لو یہ عقل کی بات ہے یا نہیں تو ایسے موقع پر لڑکیوں کو ضرور انکار کر دینا چاہیے۔ اسلام نے ان کو اس بات کی اجازت بھی دی ہے۔ (اس کا تفصیلی بیان ہماری کتاب "تحفہ لہن" میں ملاحظہ فرمائیں۔)

محترم اسلامی بھائیو! جب یہ سارے معمولات ہو جائے تو منگنی سے پہلے ایک بار لڑکی کو دیکھنا چاہئے اب اس کی وجہ پر گفتگو ہو گی۔

منگنی سے پہلے منگنی کو دیکھنا

اسلام دین فطرت ہے اور اس نے قدم قدم پر فطرت سلیمانی کی رعایت ملحوظ رکھی ہے۔ دین فطرت میں انسانی خواہشات اور فطری جذبات کا احترام ایک غیر معمولی اہمیت کا حائل ہے۔

دین فطرت میں انسانی احساسات اور طبعی میلانات کا کس درجہ لحاظ کیا گیا ہے اسکا اندازہ اس بات سے بنوی کیا جاسکتا ہے کہ باوجود اس کے کہ اسلام میں کسی نامحرم عورت کو دیکھنا تاجائز ہے مگر شادی بیاہ کے سلسلے میں اسلام عورت کو دیکھنے کی نہ صرف اجازت دیتا ہے بلکہ ایک حد تک اسے مستحب قرار دیتا ہے تاکہ نکاح سے قبل لڑکا لڑکی دونوں ایک دوسرے کے ظاہری خدوخال اور اخلاقی صورتحال سے ضروری واقفیت حاصل کر لیں اور پھر فیصلہ کریں کہ ان کا ایک ساتھ رہنا ممکن ہے یا نہیں۔

ایسا نہ ہو کہ آنکھیں بند کر کے شادی کر لی جائے اور پھر اس قدر بیچھتا وابڑا جائے کہ اس لڑکی سے چھکارا حاصل کرنے کے ذرائع تلاش کئے جائیں۔

محترم اسلامی بھائیو! اسلام نے یہ اجازت صرف عفت و عصمت کے تحفظ کیلئے دی ہے کہ ممکن ہو تو بغیر کسی خاص اہتمام کے عورت کو شادی سے پہلے دیکھ لیا جائے۔

☆..... حضور ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا:

”تم سے جب کوئی عورت کو پیام نکاح دے اور وہ اس چیز کے دیکھنے پر قدرت رکھتا ہو، جو اس عورت کے نکاح کی طرف دایگی ہو تو اس کو ایسا کرنا چاہیے۔“ (مکتووۃ شریف)

معلوم ہوا کہ مرد نکاح سے پہلے مہذب اور شرعی طریقہ پر عورت کو دیکھ سکتا ہے تو دیکھ لے تاکہ شادی کرانے میں عورت کی طرف سے جو شکوک و شبہات ہیں وہ دور ہو جائیں۔

آنکندہ کے لئے یہ بھی فائدہ ہو گا کہ عورت کے متعلق کوئی بات ایسی کہنے کا موقع نہ رہے گا جس سے عورت کی غیبت ہو۔ اس طرح مقاصد نکاح بحسن و خوبی بروئے کار آسکیں گے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ خود ہی دیکھے، کوئی دوسرا دیکھے لے اور اس کے بیان پر اعتماد ہو تو ایسا ہی کیا جائے۔

مزید اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ عورت کے متعلق جو معلومات حاصل کرنا چاہے کر سکتا ہے۔ دین، جمال، خاندان، خوشحالی اور اس طرح کی دوسری باتیں تاکہ اطمینان حاصل کیا جاسکے۔

☆.....حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

”میں نے رحمتِ عالم رضی اللہ عنہ سے اپنی شادی کا تذکرہ کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نے دیکھ لیا ہے؟ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ سن کر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اس عورت کو دیکھ لو، اس لئے کہ یہ باہمی تعلقات کی استواری کیلئے مناسب ہے۔“ (ترمذی)

یہ فرمان نبوبی رضی اللہ عنہ کھلا ثبوت ہے کہ جس عورت سے شادی ہونے والی ہے اس کو دیکھ لینا اور پکھنیں تو مستحب ضرور ہے۔

☆.....ترمذی شریف میں ہی لکھا ہے کہ:

”بعض اہل علم اس حدیث کی طرف گئے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ عورت کو شادی سے پہلے دیکھ لینے میں کوئی مقصداً نہیں ہے بلکہ اس کا وہ حصہ نہ دیکھا جائے جس کا دیکھنا حرام ہے۔“

☆.....حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

”حضور رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے جس نے کسی عورت سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تھا پوچھا: کیا تم نے اس کو دیکھ لیا ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ حضور رضی اللہ عنہ کو جب معلوم ہوا کہ اس نے دیکھا نہیں ہے اور شادی کرنا چاہتا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاؤ اس عورت کو دیکھ لو کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ (عیب) ہے۔“

☆.....امام نووی رضی اللہ عنہ اس حدیث کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ

”اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اس عورت کو دیکھنا جس سے شادی کرنے کا ارادہ کیا جائے مستحب ہے۔“

☆.....جیسا کہ حدیث پاک میں حضور رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اللہ جب کسی شخص کے دل میں کسی عورت سے شادی کرنے کی خواہش ڈال
دے تو اس کے لیے اس عورت کو دیکھنے میں کوئی مصاائقہ نہیں ہے۔ (ابن ماجہ)
نگاہ دراصل دل کی پیامبر ہے نگاہوں کے ملنے سے دل ملتے ہیں اور یوں مردوں
عورت کے درمیان محبت والافت کا داعیہ پیدا ہو سکتا ہے۔

☆.....شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ

”شادی سے پہلے عورت کو دیکھ لینا مستحب ہے تاکہ اچھی طرح دیکھ بھال
کر لور خوب سوچ سمجھ کر شادی کی جائے بصورت دیگر شادی کے بعد اکثر پشمیمانی
انحصاراً پڑتی ہے یہاں تک کہ بعض اوقات طلاق تک کر انوبت آجائی ہے جو زیادہ
اذیت کا باعث بنتی ہے۔“

محترم اسلامی بھائیو! ان تمام حدیثوں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ شادی سے
پہلے عورت کو دیکھ لیا جائے تو کوئی مصاائقہ نہیں بلکہ اچھا ہے۔ یہ دیکھنا خواہ خود اپنی آنکھوں
سے ہو یا کسی معتمد عورت کے ذریعے ہو۔

”عورت کو دیکھنے سے بڑی حد تک اطمینان قلب حاصل ہو جاتا ہے اور شادی کرنے
میں شکوک و شبہات اور شیطانی روسو سے پیدا نہیں ہوتے۔ اور جو حدیثیں نقل کی جا چکی ہیں وہی
بنیاد ہیں کہ صحابہ کرام ﷺ کا بھی اس پر عمل تھا وہ بھی شادی سے پہلے عورت کو دیکھ لیا کرتے تھے۔

☆.....چنانچہ حضرت جابر بن عوفؓ کا خود بیان ہے کہ

”میں نے ایک عورت کو شادی کا پیام دیا اور میں نے چھپ کر اسے دیکھنے کی
کوشش کی اور اس میں کامیاب ہو گیا اور دیکھنے کے بعد اس میں پچھا لیسی باتیں
دیکھیں کہ میں نے اس سے شادی کر لی۔“ (جمع الفوائد)

دیکھنے کا شرعی طریقہ

مگر یہ بات سمجھ لئی چاہیے کہ اسلام میں دیکھنے کی اجازت تو ضرور ہے مگر اس
کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس سلسلہ میں وہ روانج بھی ہمارے یہاں جائز ہے جو کہ غیر قوموں

میں ہے جس کی تفصیل باب اول میں بیان ہو چکی ہے اور کچھ آگے آئے گی کہ شادی سے پہلے ہونے والے میاں یوں ایک مدت تک پیسا کی کے ساتھ ملی جلی زندگی گزارتے ہیں اور عشق و محبت کی وادی طے کر کے نکاح کی منزل پر پہنچتے ہیں۔ یہ طریقے اسلام میں قطعاً جائز نہیں ہیں۔

اوپر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا واقعہ نقل کیا گیا، اس سے اندازہ لگاسکتے ہیں کہ اسلام میں دیکھنے کی کیا نوعیت ہے۔ یہ بات بھی واضح رہے کہ اسلام میں شریف عورت کا تمام جسم ستر ہے سوائے چہرہ اور ہاتھیلی یا زیادہ سے زیادہ قدموں کے۔ ان تین (چہرہ، ہاتھیلی، قدام) کے سوا دوسرا حصہ جسم کا عورت کے لئے کھولنا غیر مرد کے سامنے جائز نہیں ہے جیسا کہ تفصیل کے ساتھ آئندہ معلوم ہوگا، تو اسلام میں فقط اسی حد تک دیکھنے کی اجازت ہے۔

یہ بالکل درست ہے کہ چہرہ دیکھ کر آدمی عورت کی تراش خراش کا بڑی حد تک اندازہ لگاسکتا ہے۔ خوبصورتی و بد صورتی چہرہ سے عیال ہو جاتی ہے بلکہ آدمی ذرا ذرا ہیں ہو تو صرف چہرہ سے ہی اس کی زندگی کے متعلق بہت کچھ معلومات حاصل کر سکتا ہے، قدرت نے چہرہ کو ظاہری بدن کا قلب بنایا ہے اور اگر اسے آہ باطن نما کہا جائے تو غلط نہیں۔

اسلام میں اتفاقیہ غیر ارادہ پہلی نگاہ جو پڑ جائے اس کی اجازت ہے، باقی پھر دوبارہ نہ ڈالی جائے۔

اس کی قطعاً اجازت نہیں ہے کہ کوئی مرد اجنبی عورت سے تہائی میں ملے اور بات چیت کرے، بوقت ضرورت لوگوں کے سامنے البتہ مل سکتا ہے۔

یہ اور اس طرح کی بہت ساری ہدایات کو پیش نظر رکھ کر ہمارے یہاں دیکھنے کی اجازت تو ہے مگر ضروری حد تک اور اعتدال کے ساتھ۔ اس سے آگے بڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔

عورت کو اس کے گھر میں اس کے رات دن کے لباس میں دیکھ لے گا اور بس پھر شرط یہ ہے کہ نگاہ پا کیزہ ہو اور دل میں کوئی روگ نہ ہو۔ شروع میں دیکھتے وقت نیت مخلص ہو، پھر معاملہ اللہ عزیز کے پر دھوئے۔

منگیت کی تصویر

محترم اسلامی بھائیو! ہمارے معاشرے میں لڑکے، لڑکی کا انتخاب تصویروں اور انٹرنیٹ کے ذریعہ بھی شروع ہو گیا ہے مگر واضح رہے کہ تصویر چہرہ کی ساخت، چہرہ کی بناؤٹ، چہرہ کے خدوخال کی صحیح ترجیح نہیں کرتی فوٹوگرافر اپنے ہاتھوں کی صفائی سے ایسا کمال دکھاتے ہیں کہ بد صورت چہرہ بھی خوبصورت دکھائی دیتا ہے پر مردہ چہرہ بھی شگفتہ و شاداب نظر آتا ہے جسے دیکھ کر بد صورتی کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا یہی رشتہ ازدواج کے انتخاب میں غلطی کی اولین اساس ہے جو شادی کے بعد میاں بیوی میں تناؤ پیدا ہونے کا پہلا ذریعہ بنتا ہے۔

تصویر کے ذریعہ منتخب کئے جانے والے جوڑوں میں شادی کے بعد سچے پیار کا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے، عورت تباہ چاہتی بھی ہے تو مرد اپنا رامن سکھنے اور اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے نتیجے میں لڑکے لڑکی دونوں کی ازدواجی زندگی جہنم کا خمونہ بن جاتی ہے اس لئے رشتہ کا انتخاب تصویر کے ذریعہ کرناحد و درجہ حماقت ہے۔

شادی سے پہلے دیکھنے میں حکمت و مصلحت:

☆..... ماہرین نفیات کا کہنا ہے کہ:

”خوشنگوار ازدواجی زندگی کے لئے ضروری ہے کہ لڑکے کو لڑکی کی کوئی ایک آدھ چیز یا عادت ضرور پسند ہو۔“

جبکہ حضور ﷺ نے آج سے تقریباً چودہ سو سال قبل نکاح سے پہلے لڑکی کو دیکھ لینے کا حکم فرمایا تھا۔ نکاح سے پہلے لڑکی کو دیکھنے سے متعلق حضور ﷺ کے فرمودات درج ذیل خاص مقاصد کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

☆..... پاسیدار رشتہ محبت کی بنیاد۔

☆..... خوشنگوار ازدواجی زندگی کی ابتداء۔

☆..... عیوب و نقائص اور امراض کی تحقیق

☆..... ترغیب نکاح یعنی بسا اوقات کسی عورت کا رشتہ نہیں ملتا اس کی طرف کسی

مرد کو رغبت دلانے کی تعلیم کہ وہ دیکھ لے ہو سکتا ہے کہ وہ اس عورت میں کوئی ایسی خوبی پائے جو اسے پسند آجائے اور وہ اس سے شادی کر لے۔

لحہ فکر یہ:

محترم اسلامی بھائیو! ان تمام احادیث اور واقعات و فرمودات سے پتہ چلتا ہے کہ شریعت میں لڑکے لڑکی پر شادی سے قبل ایک دوسرے کو دیکھنے میں کوئی پابندی نہیں۔ مناسب یہ ہے کہ والدین اپنی موجودگی میں چائے یا کھانے کی میز پر لڑکی لڑکے کی ملاقات کروادیں۔ مگر انہی افسوس کی بات ہے کہ آج ہم مسلمان حضور ﷺ کی تعلیمات وہدایات سے کتنے دور ہیں۔ شریف گھر انوں کے لوگ زیادہ پروقار بنتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی اس سنت کو نظر انداز کر دیتے ہیں عموماً وہ اپنی لڑکی کو دکھانے کی بھی اجازت نہیں دیتے اگر کوئی لڑکا شادی سے قبل منگیر کو دیکھنا چاہے تو اسے حیا باختہ اور مغرب زدہ سمجھا جاتا ہے۔ جبکہ بعض مسلمان اہل مغرب کی تقلید میں اتنا آگے نکل چکے ہیں کہ وہ لڑکے اور لڑکی کو منگنی سے قبل اور منگنی کے بعد خلوت و تہواری اور اندر رہا ہر آنے جانے کی عام اجازت دے دیتے ہیں جس کے برے نتائج سب کے سامنے ہیں اور بسا اوقات اس کا انجام انہی اخلاق ناک نکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مغربی ممالک میں زیادہ تر عورتیں طلاق لے لیتی ہیں لیکن اس اسلامی معاشرے کے حالات اس کے بالکل برعکس ہیں۔

اسلام ہمیں جدید اصولوں سے ہم آہنگ ہونے سے منع نہیں کرتا لیکن ہمیں جدت کے نام پر تاریکیوں کی ان غاروں میں بھی اترنے کی اجازت نہیں دیتا جہاں فقط جنسی بدخلی کو پہنچے ہوئے انسان ماں، بہن اور بیٹی کے رشتے کو بھول جائے۔ جہاں ڈینگ اور پینگ جیسے گھناؤ نے اصول رواج پا جائیں۔

آئیے اس کے بارے میں ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ یہ کیا خرافات ہیں؟

ڈینگ اور پینگ:

انگریزی الفاظ ہیں جو مغربی تہذیب کا تحفہ ہیں نوجوان لڑکے لڑکیوں میں وہاں پہلے ڈینگ اچھی ہے اور پھر پینگ، اس کا مطلب یہ ہے کہ شادی سے پہلے جوان لڑکے

لڑکیاں آپس میں بے جھجک ملتے جلتے ہیں۔ سیر و تفریح کرتے ہیں تاکہ شادی سے قبل وہ ایک دوسرے کو بخوبی سمجھ سکیں۔

☆..... پہلی ملاقات کی جھجک وقتی ہوتی ہے جو جلد ہی اپنا سیت میں بدل جاتی ہے اسی وقت انہیں جاننا ہوتا ہے کہ ان کی پسند کیسی ہے۔ عادات کیسی ہیں زندگی کے بارے میں ان کا نظریہ کیا ہے؟

☆..... دوسرا قدم آگے بڑھاتے ہوئے وہ جسمانی دوری کو ختم کر دیتے ہیں ایک دوسرے سے لپٹنا، چونما اس سلسلہ میں عام بات ہوتی ہے اس طرح کے عام جنسی کھیل کے ذریعہ وہ ایک دوسرے کو زیادہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

☆..... تیسرا قدم ایک دوسرے کوٹھونے کا ہوتا ہے جس کے تحت وہ ایک دوسرے کے مخصوص جسمانی اعضاء کو چھوٹے اور ان کے ساتھ کھیلنے کے لئے آزاد ہوتے ہیں۔

اس کے بعد انہیں فیصلہ کرتا ہوتا ہے کہ کیا وہ ایک کامیاب میاں یا یوں بن سکیں گے؟ فیصلہ اگر ہاں میں ہو تو وہ شادی کر لیتے ہیں اور اگر اتنا مبارکہ، اتنا آزادانہ جنسی کھیل کھیلنے کے بعد وہ محسوس کریں کہ ان کا مزاج اور عادات آپس میں نہیں ملتیں تو کسی دوسرے جوان لڑکے یا لڑکی کے ساتھ یہی سلسلہ دوسرا تیسرا باریا بہت بار چھڑا رہتا ہے۔

(جنی تعلقات)

شادی کرنے والے نوجوانوں سے ضروری گزارش

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! لڑکے لڑکی کو شریک حیات کا انتخاب والدین اور سرپرستوں کی اجازت و مشورہ کے بغیر کر لینا درست نہیں ہے۔ بلکہ اپنی پسند کے ساتھ والدین اور ولی کی اجازت بھی ضروری ہے۔

ذراغور کریں تو معلوم ہو گا کہ واقعٹا آج کے دور میں بعض نوجوان لڑکے لڑکیاں اپنے والدین کی رضا اور انہیں گوش گزار کئے بغیر اپنا شریک حیات منتخب کر کے رشتہ ازدواج قائم کر لیتے ہیں اور بعد میں ناجربہ کاری کی وجہ سے ازدواجی کشمکش اور تناؤم میں پھنس کر خون

کے آنسو روتے ہیں۔ اس لئے ماں باپ کی رضا اور رائے کا ضروری ہونا سمجھ میں آتا ہے۔ لہذا سخت ضرورت ہے کہ لڑکے لڑکیاں اپنی پسند کے ساتھ ساتھ اپنے بزرگوں کی بھی رضا مندی اور خوشنودی کو مد نظر رکھیں۔

اس طرح ماں باپ اور ذمہ دار حضرات کو بھی چاہئے کہ محض اپنی صواب دید پر لڑکے لڑکی کے لئے شریک حیات کا انتخاب نہ کر لیں بلکہ رشتہ ازدواج میں نسلک ہونے والے لڑکے لڑکی کی پسند ناپسند کو بھی مد نظر رکھنا ضروری ہے۔

یاد رکھیے! اسلام ایک حقیقت پسند ترقی یافتہ اور ترقی پسند مذہب ہے، اسلام نجک نظر نہیں کہ لڑکے اور لڑکی کو ان کے مستقبل سے متعلق پسند ناپسند میں اب کشائی کا موقع نہ دے۔

اسلام ماں باپ کو اولاد کی مرضی معلوم کئے بغیر ایسی جگہ رشتہ ازدواج میں جھوٹ دینے کی اجازت نہیں دیتا کہ لڑکے اور لڑکی کو اپنے شریک حیات کی شکل و صورت اور عادات و اخلاق کا ذرہ برابر بھی علم نہ ہو۔

والدین سے اور سرپرستوں سے ضروری گزارش:

اکثر مواقع پر ایسا ہوتا ہے کہ لڑکے لڑکی کی مرضی حاصل نہیں کی جاتی تعجب کی بات ہے کہ نکاح جو عمر بھر کے لئے دو شخصوں کا تعلق ہے جس کے ساتھ ہزاروں معاملات وابستہ ہیں وہ تعلق تو ہو کسی اور کا اور رائے ہو دسرے کی، لڑکی لڑکا اپنی ناخوشی بھی ظاہر کرتے ہوں مگر ان سے ذرا بھی نہ پوچھ لجائے اور زبردستی نکاح کر دیا جائے، بعض دفعہ عین وقت تک ان میں سے ایک برابر انکار کرتا رہتا ہے مگر اس کو جر کر کے خاموش کر دیا جاتا ہے اور عمر بھر کی مصیبت میں اس کو جوت دیا جاتا ہے، کیا اس میں ہزاروں خرایوں کا مشاہدہ نہیں کیا جاتا؟

بہت سے مقامات ایسے ہیں کہ ناپسندیدگی کی حالت میں نکاح کر دیا گیا پھر شوہر نے عمر بھر بیوی کی خبر نہیں لی اور سمجھانے پر صاف جواب دے دیا کہ میں نے تو اپنی رائے ظاہر کر دی تھی جنہوں نے یہ عقد کیا ہے وہی اسکے ذمہ دار ہیں۔

ان قوانین سے اسلام کا ناشایہ ہے کہ شادی میں ان تمام ضروری امور کا لحاظ رکھا جائے جس کی وجہ سے آئندہ ملی جلی زندگی میں کوئی بد مرگی پیدا نہ ہونے پائے اور مقاصد نکاح اس رشتہ سے پوری طرح ادا ہوں۔

منگنی اور اس کی حکمت

شادی کے لئے سب سے پہلا مرحلہ منگنی کا ہے اس میں لڑکے اور لڑکی کے گھروالے ایک دوسرے کے سامنے شادی کے لئے اپنی رضا مندی و آمادگی کا اظہار کرتے ہیں اور اس باب وسائلِ دستیاب ہونے اور حالات سازگار ہونے پر باہم نکاح کا معاهدہ کر لیتے ہیں۔

یہ شادی کا کوئی لازمی حصہ نہیں کہ پہلے منگنی کی تقریب کا انعقاد کیا جائے اور پھر کچھ عرصہ بعد نکاح ور خصتی عمل میں لائی جائے۔

منگنی کرنا محض جواز کی حد تک ہے۔ آپ ﷺ کے زمانہ میں منگنی کی بجائے نکاح کا زیادہ رجحان تھا خود حضور ﷺ کی بعض ازدواج مطہرات کی خصتی تقریب نکاح کے فوراً بعد منعقد ہو گئی اور بعض ازدواج مطہرات کی خصتی قدرے تاخیر سے ہوئی۔

ہمارے معاشرے میں اگرچہ شادی سے قبل منگنی کے خلاف بہت سامواد پایا جاتا ہے مگر آج کے دور میں پہلے منگنی کرنا زیادہ مناسب ہے تاکہ دونوں خاندانوں کے لئے ایک دوسرے کو دیکھنے، جا چکنے اور پر کھنے کا موقع مل جائے۔

اور لڑکا لڑکی بھی ایک دوسرے کے ظاہری خدو خال اور اخلاقی صورت حال سے واقف ہو جائیں اور پھر یہ فیصلہ کریں کہ ان کا ایک ساتھ رہنا ممکن ہے یا نہیں نیز معاشرے کے باقی افراد کو بھی معلوم ہو جائے کہ فلاں لڑکی فلاں لڑکے کے ساتھ منسوب ہو چکی ہے وہاں کسی دوسرے کے لئے اس نسبت سے پیغام بھیجا درست نہیں ہے۔

منگنی کی غلط رسومات

محترم اسلامی بھائیو! آج سے چالیس پچاس سال قبل منگنی کے موقع پر خاندان کے چند بزرگ افراد کی موجودگی میں صرف دعائے خیر کی جاتی اور چھوہارے، بتائے اور لذو تفہیم کئے جاتے تھے مگر یہ رسم مرور زمانہ کے ساتھ اب شادی کا اک بروری حصہ بن گئی ہے اور اس موقع پر شادی کا سامان بندھ جاتا ہے۔

دونوں خاندانوں کے لوگ اس ابتدائی ملاب پر زیادہ سے زیادہ اپنی خاندانی

ثریت و شان و شوکت سے دوسرے کو مرعوب کرنے اور پہلی ہی تقریب میں دوسرے پر اپنی دھاک جمانے کی کوشش کرتے ہیں۔

مُنگنی کے فوزِ ابعاد لڑکے، لڑکی کے خاندان میں لین دین اور تھائف کا تبادلہ شروع ہو جاتا ہے اور کوئی بھی تھواڑہ فریقین اس نئے بندھن کو مضبوط بنانے کے لئے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر دریادی کا مظاہرہ کرتے ہیں، چھوٹی اور بڑی عید کے موقع پر تو خاص طور پر فرائدی دکھائی جاتی ہے عیدِ دین کے علاوہ بھی مختلف بہانوں سے مل بیٹھنے کا کوئی نہ کوئی اہتمام کیا جاتا ہے، مُنگنی جتنا عرصہ قائم رہے تھائے کے تبادلوں اور دعوتوں کا بجٹ اتنا ہی بڑھتا چلا جاتا ہے مجموعی اخراجات بہر حال سینکڑوں میں نہیں ہزاروں لاکھوں میں ہوتے ہیں۔

اور ایسی چیزوں کی پابندیاں جو دین نے بھی نہیں بتائیں، ہمارے معاشرے میں داخل ہو چکی ہیں اور اس کے خلاف کرنے کو پھر باعث عار جانا جاتا ہے، یہ سب منع اور گناہ ہے پھر ادله بدلہ کی وجہ سے دونوں طرف کے لوگوں پر بوجھ رہتا ہے اور بعض اوقات ایسی ناجا قیاں بھی ہو جاتی ہیں جن کی بناء پر مُنگنی ہی نوٹ جاتی ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! کیا یہ عقائدی ہے کہ ایک سادہ عنوان کی چیز جو خود ایک مبارک عمل یعنی نکاح کا مقدمہ ہی تھا اس کو اتنے بکھیزوں میں گھیر کر مستقل و بال کی صورت دی جائے؟

لہذا اس مُنگنی کے عنوان کو رسم نہ بننے دیا جائے۔ ہم نے یہ مُنگنی کے موضوع پر ایک مضمون تحریر کر دیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے قوی امید ہے کہ اسے پڑھ کر آپ مُنگنی کے موقع پر ہونے والی غیر شرعی اور غلط رسومات سے بچنے کی کوشش کریں گے اور تمام مسلمانوں کو ان رسماں سے بچانے کے لئے محنت اور دعا بھی کریں گے۔

افسوس کی بات ہے کہ آج مسلمان کامال اور اس کی صلاحیت ان غلط رسومات پر لگتی ہے جس کا نہ کوئی دینوی فائدہ ہے نہ اخروی۔ کاش! یہ مسلمان مردوزن کا وہ مال جو شادیوں و مُنگنیوں میں بلا ضرورت خرچ ہوتا ہے اگر جمع کریں تو کتنے مدارک کھل جائیں، کتنی ساجد بن جائیں، کتنے دو اخانے، ہسپتال، اسکول اور یتیم خانے کھل جائیں۔

سونے کی انگوٹھی

ہمارے معاشرے میں یہ رواج بھی عام ہوتا جا رہا ہے کہ منگنی کے موقع پر لڑکا لڑکی ایک دوسرے کو سونے کی انگوٹھی پہناتے ہیں، یہ رواج اتنا عام ہو چکا ہے کہ اسے منگنی کا ایک حصہ سمجھا جاتا ہے جس میں دیگر قباحتوں کے ساتھ ایک قباحت یہ ہے کہ سونے کی انگوٹھی لڑکی کے لئے پہننا تو بلا کراہت جائز ہے مگر لڑکے کے لئے پہننا حرام ہے۔

☆..... حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”میری امت کے مردوں پر ریشم اور سونے کا استعمال حرام اور عورتوں کے لئے حلال قرار دیا گیا ہے۔“ (ترمذی)

☆..... صحیح بخاری میں حضرت براء بن عازب] سے روایت ہے کہ:

”حضرت ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے“

☆..... حضرت عبد اللہ بن عباس] سے روایت ہے کہ:

”حضرت ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے اتا کر پھینک دیا اور فرمایا: ”تم جہنم کی چنگاری ہاتھ میں ڈالنا چاہتے ہو؟“ آپ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد کسی نے اس شخص سے کہا کہ انگوٹھی اٹھا لو تو انہوں نے جواب دیا: ”خدا کی قسم! میں اسے نہیں اٹھا سکتا جبکہ اسے رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے پھینک دیا ہے۔“ (مشکوٰۃ شریف)

چاندی کی انگوٹھی

چاندی کی انگوٹھی مردوں کے لئے بھی جائز ہے۔ البتہ منگنی کے وقت جوانگوٹھی پہنائی جاتی ہے خواہ چاندی ہی کی کیوں نہ ہو شریعت میں اس کا کہیں ثبوت نہیں ملتا۔

پیغام پر پیغام

منگنی کے سلسلے میں ایک بات کا لحاظ ضروری ہے کہ اگر ایک شخص کسی لڑکی کے

ساتھ رشتہ کی بات کر رہا ہوا اور لڑکی والے اس رشتہ پر رضامند ہوں تو اس صورت میں دوسرے شخص کے لئے اس لڑکی سے رشتہ کی بات کرنا منع ہے۔

اس کے علاوہ یہ انتہائی بداخلاتی اور بد عقلی کی بات بھی ہے البتہ اگر پہلے سے پیغام دینے والا اپنے پیغام سے دستبردار ہو جائے یا لڑکی والے انکار کر دیں تو پھر دوسرے کے لئے بات چیت کا سلسلہ آگے بڑھانے میں کوئی مضاائقہ نہیں۔

☆..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

”کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے یہاں تک کہ وہ نکاح کر لے یاد دستبردار ہو جائے۔“ (مشکوٰۃ شریف)

ہاں اگر پہلے سے پیغام دینے والا فاسق، فاجر اور بے دین ہو تو دوسرے کے لئے اپنے نام سے پیغام بھیجننا جائز ہے اس لئے کہ ایک لڑکی کو کسی فاسق، فاجر کے رحم و کرم پر چھوڑنے کی بجائے اس کے چنگل سے نجات دلانا مسلمان کا نبیعی فریضہ ہے۔

شادی سے پہلے منگیتیر سے ملاقات حرام ہے

منگنی ہو جانے کے بعد نکاح سے پہلے منگیترا جنبی ہے منگیتیر کا وہی حکم ہے جو نا محروم کا ہے، اسکے ساتھ تہائی اور خلوت میں ملاقات کرنا، میلیغون پر بات چیت کرنا، خط و کتابت کرنا، سیر و تفریح کرنا، پنک منانا، اکٹھے گھومنا پھرنا یہ سب امور ناجائز ہیں ان سے اجتناب کرنا چاہئے۔

☆..... حدیث پاک میں آتا ہے:

”جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تہائی میں ہوتا ہے تو وہاں ان دونوں کے ساتھ تیسرا شیطان ضرور موجود ہوتا ہے۔“

بہر حال منگیتیر جتنی ہی کیوں نہ قریبی ہو وہ اپنے منگیتیر کے لئے نا محروم ہی ہوتی ہے اصولی طور پر وہ اس کے کسی عضو کی طرف نہیں دیکھ سکتا مگر شریعت مطہرہ کا اصول ہے کہ بوقت ضرورت ممنوع چیز بقدر مبارح ہو جاتی ہے اسی اصول کے پیش نظر شادی سے قبل ایک

نظر دیکھنے کی اجازت دی گئی ہے تاکہ مطلوبہ مقاصد بھی حاصل ہو جائیں اور کوئی فتنہ بھی پیدا نہ ہو لیکن ان حدود سے تجاوز نہ کیا جائے۔

منگنی کو توڑنا

منگنی چونکہ ایک معابدہ ہے جو شادی کا دیباچہ یا تمہید ہوتی ہے اسے بھی دیگر معابدات کی طرح پورا کرنا ایک اخلاقی فریضہ ہے۔

☆.....قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ایفائے عہد کے متعلق فرمایا ہے کہ:

”اے ایمان والو! اپنے عہدو پیمان کو پورا کرو۔“ (الائدہ: ۱)

☆.....ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

” وعدہ پورا کرو بلاشبہ وعدے کے متعلق پوچھا جائے گا۔“ (بی اسرائیل: ۳۲)

بہر حال منگنی ہو جاتا ایک قسم کا عہد و پیمان ہے اسے حتی الامکان نبھانا چاہئے ورنہ بعد عہدی ہو گی جو شریعت میں انتہائی ناپسندیدہ عمل ہے۔ مگر بسا اوقات منگنی کے بعد فریقین میں سے کسی ایک کو زیادہ مناسب رشتہ مل جاتا ہے یا بسا اوقات منگنی کے دوران لڑکے، لڑکی میں کوئی ایسی خامی نظر آتی ہے جو بوقت منگنی معلوم نہ ہو سکی تھی یا کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ منگنی کے بعد اختلافات پھوٹ پڑتے ہیں اور منگنی ثوث جانے تک نوبت پہنچ جاتی ہے تو ایسے حالات میں منگنی برقرار رکھنے کی بجائے توڑ دینا مناسب ہوتا ہے۔

اسلام کا طریقہ نکاح

خطبہ نکاح کے بعد نکاح خواں دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ بنا کر دو لہا سے اور نابالغ لڑکے کی صورت میں اس کے ولی سے مخاطب ہو کر یوں کہے: ”میں نے فلاں لڑکی کا نکاح اتنے مہر کے عوض تمہارے ساتھ کر دیا تھا میں قبول ہے؟ جواب میں دو لہا یا ولی کہے میں نے قبول کیا۔“ چنانچہ اسی سوال وجواب اور بات چیت کا نام ایجاد و قبول ہے۔ ایجاد و قبول سے لڑکا، لڑکی رشتہ زوجیت میں نسلک ہو جائیں گے۔“

ایک غلط فہمی کا ازالہ

☆..... تم مرتبتہ ایجاد و قبول یعنی بار بار قبول کر اندازہ واجب ہے نہ سنت موکدہ اس لیے بس لڑکے نے ایک مرتبتہ کہہ دیا کہ میں نے قبول کر لیا ہے تو اتنا کہہ دینا انعقاد نکاح کے لیے کافی ہے تم مرتبتہ قبول کروانے کی ضرورت نہیں ہے۔

☆..... نکاح کے وقت کلمہ پڑھوانا ضروری سمجھا جاتا ہے قبل غور بات یہ ہے کہ کلمہ اس وقت پڑھایا جاتا ہے جب کسی کو دائرہ اسلام میں داخل کرنا مقصود ہواں موقع پڑھی صرف ایک کلمہ ہی سے یہ سارا مقصد حاصل ہو جاتا ہے چھ کلمات کی ضرورت تو وہاں بھی نہیں ہوتی۔ ہاں اگر احتیاط اور مصلحت پڑھوالیا جائے کہ یہ جاہل ہیں عین ممکن ہے کلمہ بھی صحیح نہ ہو گا اور زبان سے روزمرہ ایسے الفاظ انکل جاتے ہیں جن سے کفر و ارتداد اور اس وجہ سے نکاح صحیح نہ ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں کلمہ پڑھوانا ضروری ہے اکثر مشاہدہ ہے کہ اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والا کلمہ بھی صحیح نہیں پڑھ سکتا ہاں اگر مردوں عورت دین دار، پرہیزگار اور عبادت گزار ہوں تو ان سے کلمہ پڑھوانا ضروری نہیں ہے۔

گواہان نکاح

نکاح میں دولہ اور بہن کا ایجاد و قبول گواہوں کی موجودگی میں ہونا ضروری ہے اور گواہ کم از کم دو مردیا ایک مرد اور دو عورتیں ہوں جو بالغ مسلمان اور صحیح العقل ہوں، گواہوں کا ہونا اس لئے ضروری ہے کہ نکاح پوشیدہ اور چوری چھپے نہ ہو کیونکہ گواہوں کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا اور نہ از روئے شروع ایسے نکاح کا کوئی اعتبار ہے۔

یاد رہے! گواہ اور وکیل کا ایجاد و قبول کے وقت مجلس میں موجود ہونا اور ایجاد و قبول کو اپنے کانوں سے سننا ضروری ہے۔ اگر گواہ تو بنا دیے مگر کسی گواہ نے عقد نکاح کو پوری طرح نہیں سنا اور نہیں سمجھا تو نکاح صحیح نہ ہو گا اور دوبارہ نکاح کرنا لازمی ہو گا۔ اسی طرح وکیل یا قائم مقام کے ذریعہ نکاح صحیح ہونے کے لئے بالغ لڑکے اور لڑکی کا صراحت نکاح کی اجازت دینا ضروری ہے۔

اسلام میں تقریب نکاح انتہائی آسان ہے

محترم اسلامی بھائیو! اسلامی معاشرے میں نکاح جس قدر سادہ اور پاکیزہ تقریب تھی امتداد زمانہ کے ساتھ اسی قدر تکلفات سے بھر پورا اور بد اخلاقی کا گھوارہ نہیں چلی گئی ہے اسلام میں نکاح کے متعلق کیا ہی عمده احکامات اور تعلیمات ہیں لیکن ہم نے اپنی جہالت، جذبہ نمائش دولت اور رسم و رواج کی پرستش کے باعث اس کی شکل بگاڑ دی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کے فطری تقاضے کو پورا کرنے کا جائز راستہ اتنا آسان کر دیا ہے کہ اس میں کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں لگائی چنانچہ نکاح کے وقت خطبہ پڑھنا بھی کوئی لازمی شرط نہیں ہے البتہ سنت ضرور ہے اگر مرد و عورت بیٹھ کر ایجاد و قبول کر لیں اور دوسرا مدرسے کے لئے حلال ہو گئے مجلس میں موجود ہوں تو بس نکاح ہو گیا اور وہ دونوں ایک دوسرے کے لئے حلال ہو گئے اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطری خواہش کو پورا کرنے کا جائز راستہ اتنا آسان کر دیا کہ اس میں کوئی دشواری نہ ہے نکاح کے لئے نہ ملکی شرط ہے نہ مہنگی، نہ تقریب شرط ہے اور نہ اجتماع۔

ہم نے نکاح کو مشکل بنایا ہے

شریعت نے نکاح کو جتنا آسان بنایا تھا، ہم نے اس کو اتنا ہی مشکل بنایا ہے آج نکاح کرنا ایک عذاب ہے سالوں، ہمینوں پہلے سے جب تک اس کی تیاری نہ کی جائے اور اس پر لاکھوں روپیہ خرچ نہ کیا جائے اس وقت تک نکاح نہیں ہو سکتا شادی کے موقع پر آپ کو ہر جگہ پورا نقشہ کسی ہندو کے گھر کا نظر آئے گا انہی کے طریقے اور رسماں دیکھنے میں آئیں گی۔

یہ مسلمانوں کی بد قسمتی ہے کہ نکاح جیسا پاکیزہ معاملہ بھی غیر مسلموں کی ناپاک رسماں اور ملکی رواجوں سے محفوظ نہیں رہا ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ اس ملک کی غیر شرعی رسماں جس کثرت اور شدت کے ساتھ مسلمانوں کے شادی بیویوں کے معاملات میں داخل ہو گئی ہیں اس نے نکاح کے اسلامی اور مسنون طریقے کو بالکل ہی او جھل کر دیا ہے اور اب تو جس قدر رسماں راجح ہیں یا پہلے راجح تھیں ان سب کا احاطہ کرنا بھی ناممکن ہو گیا ہے۔ تاہم اس موقع پر

ضروری معلوم ہوتا ہے کہ پچھر سموں کا ذکر کر دیا جائے تاکہ ان سے بچنے کی کوشش کی جائے۔

☆ حرام باجوں اور مزامیر کا استعمال کرنا،

☆ ناج گانے کا انتظام کرنا،

☆ کٹھپتیلوں کے کھیل جیسی الغویات کرنا،

☆ گھر بار کی غیر معمولی اور اسراف کی حد تک زیبائش و آرائش کرنا جیسے دیواروں کو کپڑے سے ڈھانکنا،

☆ بارات لے کر بلا ضرورت شہر میں پھرنا، دولہا کا شہر و آبادی میں ڈھول کے ساتھ یا گانے والوں کو اور گانے والیوں کو بارات میں شامل کرنا،

☆ آتش بازی کے ذریعہ اپنامال ضائع کرنا

☆ بارات میں مردوں کے سامنے عورتوں کا جلوہ آرائی کرنا یہ سب چیزیں بہت ہی براہی کی ہیں اور حرام ہیں۔

اسی طرح یہ چیزیں بھی حرام ہیں:

☆ سوتے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا،

☆ دولہا کا حریر یا زعفرانی رنگ کایا کسینا اور یاریشمی کپڑا پہننا (مردوں کے لئے ایسے کپڑے شادی کے علاوہ بھی پہننے حرام ہیں)،

☆ اجنبی عورتوں کا دولہا کے پاس آنا اور اسے ہاتھ لگانا یا اس کے ناک کا ناک پکڑنا اور اس کے ساتھ بے حیائی کی باتیں کرنا،

☆ عورتوں کا دولہا کو شکر کھانا اور دودھ پلانا، یہ سب چیزیں حرام ہیں جن کا کتاب و سنت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان سے اجتناب کرنا انتہائی ضروری ہے۔

نکاح ایک عبادت ہے اور عبادت کو گناہ کی آمیزش سے پاک ہونا چاہئے، یہ عجیب بات ہے کہ عبادت بھی ہورہی ہے اور ساتھ ساتھ حرام کام بھی ہورہے ہیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص نماز پڑھے اور نماز کے دوران شیپ پر گانا بھی لگا دے، اب نماز بھی ہورہی ہے اور گانے بھی چل رہے ہیں کوئی شخص کتنا ہی گیا گزر اکیوں نہ ہو لیکن وہ کم از کم نماز کے وقت

گناہ سے پرہیز کرنے کی کوشش کریں گا۔

نکاح کے عبادت ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ نکاح کی محفل جو سنت کی ادائیگی کی محفل ہے اور ایک ثواب کی محفل ہے کم از کم اس محفل کو تو گناہوں سے پاک کیا جائے مگر آج ہم نے اس محفل کو ہر طرح کے گناہوں کا ملغوبابنا دیا ہے، مرد و عورت کا آزادانہ میل جوں ہو رہا ہے میوزک نج رہا ہے ساتھ میں نکاح کی عبادت بھی ہو رہی ہے، یہ کیسی حضور ﷺ کی سنت کی ادائیگی ہو رہی ہے؟

نکاح تو اس لئے کیا جا رہا ہے کہ انسان کی فطری خواہش کی تسلیم کے لئے جائز طریقہ نکالا جائے، اگر اس میں گناہ کے کام کے جائیں گے تو نکاح کے مقصد کے خلاف ہو گا اور اس کی حکمت اس لئے نکاح کی محفل میں گناہ کے کاموں سے پرہیز کیا جائے

نکاح کا اعلان اور اس کی حکمت

اسلامی قوانین عفت میں تمام فتنہ و فساد کے سرچشمتوں کو بند کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ سوسائٹی اور سماج کے اندر جس چیز سے بد اخلاقی نشوونما پا سکتی ہے، حدود اللہ ﷺ کے اندر رہتے ہوئے اس کو بند کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے، یہی وجہ ہے کہ اسلام نے نکاح کا اعلان بڑی حد تک ضروری سمجھا ہے کیونکہ اگر نکاح کا اعلان نہ ہو تو اس راستے سے فتنوں کے سراہنے کا اندیشہ ہے۔

نکاح کی صحت کی شرط یہ بھی ہے کہ کم از کم دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں اس معاملہ کی گواہ ہوں جو نکاح کی مجلس میں موجود ہوں اور ایجاد و قبول اس طرح ہو کہ گواہ سن سکیں اور اولیٰ یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ آدمی شریک ہوں۔

اگر نکاح کی شہرت ضروری قرار نہ دی جائے تو پھر لوگ چوری چھپی آشنائی اور ناجائز تعلق کو بھی نکاح کی صفت میں لا کر ملا دیں گے اور اس طرح ایک چور دروازہ قائم ہو جائے گا۔

نکاح کی شہرت بذریعہ و عوت ولیمه

نکاح کے اعلان کی ایک اور صورت اختیار کی گئی ہے جس کی دلچسپی اور پاکیزگی کا

ہر ایک کو اعتراف کرنا پڑتا ہے وہ یہ ہے کہ عورت کے پاس شب باشی کے بعد دعوت و لیمہ مستحب ہے۔

حدیثوں میں دعوت و لیمہ کی خاص تاکید پائی جاتی ہے کہ خود حضور نور اللہ ﷺ نے بھی یہ دعوت دی ہے اور لوگوں کو و لیمہ کا کھانا کھلایا ہے۔

☆..... حضرت زینب بن جوش فرضیہ سے جب آپ ﷺ نے عقد کیا تو بکری ذبح کی گئی اور اس کے گوشت سے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دعوت و لیمہ کی۔
(بخاری شریف)

☆..... حضرت صفیہ فرضیہ سے شادی کی توحیس پکوایا اور لوگوں کو کھلایا۔
جس ایک خاص طرح کا عربی کھانا ہوتا ہے جو کھجور، پنیر اور گھنی ملا کر بتاتا ہے۔

☆..... بعض ازواج مطہرات میں اور کچھ فراہم نہ ہوس کا تودہ مد جو سے دعوت کی۔
(مشکوٰۃ وابن ماجہ باب الولیمہ)

☆..... حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی دعوت و لیمہ کی تاکید فرمائی، حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا خود بیان ہے کہ
”مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دعوت و لیمہ کرو گوایک ہی بکری سے ہو۔“
(بخاری، مشکوٰۃ وابن ماجہ باب الولیمہ)

محترم اسلامی بھائیو! بعض لوگوں نے اسی وجہ سے اس دعوت کو واجب کہا ہے مگر صحیح ہی ہے کہ سنت ہے یا مستحب جس کو جتنا ہو چند لوگوں کو سادہ کھانا کھلانے سے بھی و لیمہ ہو جائے گا۔ یہ نشاء ہرگز نہیں ہے کہ قرض لے کر اور سودا دا کر کے روپے ملیں تو بھی ضرور لے اور دعوت و لیمہ کرے۔

دعوت و لیمہ کا قبول کرنا

غور فرمائیے! کہ دعوت و لیمہ کا ایک طرف حکم ہے اور دوسری طرف جن لوگوں کو دعوت ملے ان کو حکم ہے کہ ضرور دعوت و لیمہ میں شریک ہوں۔
☆..... حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

”شادی میں جب کسی کو دعوت و لیمہ دی جائے تو اس کو قبول کرنا چاہیے۔“

(بخاری، ابن ماجہ)

حضور ﷺ نے تاکید فرمائی ہے کہ دعوت ایسی نہ ہونی چاہیے کہ مالداروں کو بلالا یا جائے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے بلکہ بھوکوں اور غریبوں کو بھی بلا جائے۔

☆..... ارشاد نبوی ﷺ ہے:

”بدترین کھانا و لیمہ کا وہ کھانا ہے جس میں مالدار بلاۓ جائیں اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے۔“

(بخاری) ☆..... اور فرمایا:

”جس نے دعوت و لیمہ میں دعوت کے باوجود شرکت نہ کی اس نے اللہ علیکم السلام اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔“

محترم اسلامی بحاسیو! ان حدثیوں کو سامنے رکھ کر اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس دعوت کو کتنی اہمیت دی گئی ہے، اس میں اظہار خوشی کے ساتھ ساتھ ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ نکاح کی خوب شہرت ہو جاتی ہے اور کسی کوشک و شبہ کا موقع نہیں ملتا۔ اور اگر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس اعلان و شہرت کا بڑی حد تک مقصد یہی ہے کہ عفت و عصمت کی پوری طرح حفاظت عمل میں آئے اور کوئی اس راستے سے ناجائز طور پر عفت و عصمت کی مٹی پلیدنہ کر پائے اور نہ نکاح کا نام لے کر کوئی بد نیت کوئی دوسری کارروائی کر سکے اور ساتھ ہی ناجائز نکاح کے سلسلہ میں کسی کے دل میں شکوک و شبہات نہ رہ جائیں۔

خفیہ نکاح کرنے کے مفاسد

☆..... اس میں ایک بڑی خرابی یہ ہے کہ اگر یہ طریقہ رانج ہو جائے تو بہت سے مردوں کی محورت زنا میں بنتا ہونے کے بعد حمل یا کسی کو اطلاع ہو جانے سے رسوائی ہوتے دیکھیں گے تو بہت آسانی سے خفیہ نکاح کے دعویٰ کی آڑ لے لیا کریں گے۔

☆..... بعض عام لوگوں کو خود بھی معلوم نہیں کہ نکاح صحیح ہونے کے لئے شہادت کا ادنیٰ:

(کم سے کم) درجہ کیا ہے جب وہ کسی خفیہ نکاح کا سین گے اور خفیہ ہونے کے سبب ان کو گواہوں کا عدد معلوم نہ ہو گا تو تعجب نہیں کہ اس کا مطلب نکاح بغیر شہود (گواہوں کے بغیر) شہادت کے شرط نہ ہونے کا اعتقاد کر لیں اور کسی موقع پر عمل بھی کر لیں تو اس میں اعتقادی و عملی دونوں خرابیاں جمع ہو گئیں۔

.....☆
ایک خرابی یہ ہے کہ خفیہ نکاح کے دعوے کے ذریعہ کسی ایسی عورت پر ظلم ہو سکتا ہے جس سے یہ نکاح کی خواہش رکھتا ہوا اور وہ اس کو قبول نہ کرتی ہو، تو کسی وقت اگر اس کو شیطان گمراہ کرے تو وہ مردہ شخص کا نام لے کر دعویٰ کر سکتا ہے کہ ان کے سامنے خفیہ نکاح ہو گیا تھا اور اس دعویٰ کے بعد دو چار مددگاروں کی اعانت سے اس پر زیادتی کرے اور عام لوگ اس شبہ پر خاموش رہیں کہ نکاح والی عورت پر بقدر کرنے کا حق ہے، ہم کیوں تعرض کریں؟

.....☆
ایک خرابی یہ ہے کہ منکوحہ عورت کی تبت یہی دعویٰ اس طرح ہو سکتا ہے کہ دوسرے شخص کے اعلانیہ نکاح کے قبل کی تاریخ میں ہمارے نزدیک خفیہ نکاح ہو چکا تھا اور تعجب نہیں کہ انہیں مفاسد کے انداد کے لئے شریعت نے اعلان نکاح کا حکم فرمایا ہے۔



باب چہارم

آدابِ مبادرت اور جنسی معلومات

اللہ تعالیٰ نے مردوں میں جنسی جذبات پیدا کیے ہیں جو عین جوانی اور بلوغت کے موقع پر خود بخود ظاہر ہو جاتے ہیں۔ انہیں دبانا یا ختم کرنے کی کوشش کرنا یا غلط طریقوں سے جنسی تسلیم حاصل کرنا اسلامی نقطہ سے بھی غلط ہے اور طبی نقطہ نظر سے بھی مفسر صحت ہے۔

علمِ مبادرت اور غلط فہمیوں کا ازالہ

جنسی زندگی اور اس کی معلومات کے بارے میں ہمارے ہاں افراط و تفریط پائی جاتی ہے کہ اس کی معلومات فراہم کرنے سے فائدہ ہے یا نقصان۔ اس سے ازدواج زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں اور اس موضوع پر بیات چیت کرنا جائز ہے یا خلاف شرع؟
ان سب غلط فہمیوں کا ازالہ عقلی و شرعی دلائل سے مندرجہ ذیل پیش کیا جاتا ہے۔

.....☆ بعض لوگوں کی تو اس سلسلہ میں بالکل بے خبری کی کیفیت ہوتی ہے اور اس پر بات چیت کرنا بھی خلاف شرع سمجھا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کی ازدواجی زندگی عام طور پر ناخوشنگوار ہوتی ہے۔

.....☆ بعض لوگ اسے تلذذ کا ذریعہ بناتے ہیں اور ہر وقت زیادہ بہتر کی تلاش میں رہتے ہیں اور ہر موقع پر ان کا موضوع گفتگو جنسی زندگی اور جنسی تسلیم کے نت نئے طریقوں کی دریافت ہوتا ہے۔

ایسے لوگوں کے بارے میں خطرہ ہوتا ہے کہ یہ حد سے زیادہ بڑھا لیے گئے جنسی جذبات کی تسلیم کے لئے کہیں برائی اور بدکاری کی راہ اختیار نہ کر لیں۔

.....☆ بعض لوگوں میں ایک عام خیال یہ پایا جاتا ہے کہ جنسی معلومات سے فاشی و عربی کو مزید تقویت ملے گی جو پہلے ہی ایک سیلاپ کی طرح ہمارے معاشرے میں پھیلی ہوئی ہے۔

بظاہر اس میں کوئی شک نہیں کہ مغرب اخلاق، گندے رسائل و جرائم اور شخص لٹریچر

یقیناً معاشرے میں بے حیائی اور فناشی کے اضافے کا سبب بنتے ہیں لیکن جنسی تعلیم سے متعلق معلومات بھی پہنچانا، برے نتائج و شرات سے آگاہ کرنا، صحیح و فطری اصولوں سے واقف کرنا ہماری ختنی کا سلسلہ خصوصانوں کے لئے بہت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

☆ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ جنسی معلومات سے ہر شخص واقف ہوتا ہے اس موضوع پر معلومات فراہم کرنے سے فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہوتا ہے۔

یہ خیال غلط ہے کیونکہ ہمارے ہاں حالت یہ ہے کہ ایک نوجوان جب تعلیم مکمل کر کے فارغ ہوتا ہے اور عملی زندگی میں قدم رکھتا ہے تو اس کی جنسی معلومات صفر ہوتی ہیں سوائے ان غلط سلط اور بے ہودہ باتوں کے جو وہ اپنے دوستوں کی محفل میں سنتا ہے اگر درست ہی تسلیم کر لیا جائے کہ جنسی معلومات سے ہر شخص واقف ہے تو پھر بھی فطرت کے وضع کر دہ تو ائمین کے مطابق محسن و خوبی انجام دینے کے مفید پہلوؤں اور خلاف فطرت و خلاف شرع مبادرت کے نقصان دہ پہلوؤں سے بہت کم لوگ واقف ہوتے ہیں۔ لہذا ازدواجی زندگی کو خوشگوار اور پر جوش بنانے کے لئے جنسی عمل اور مبادرت کا علم ایک اہم و بنیادی اکردار کی اہمیت رکھتا ہے۔

☆ ماہر جنیات جا حظ کہتے ہیں کہ:

”ہر نئے شادی شدہ جوڑے کے لئے ضروری ہے کہ وہ مبادرت کے مسئلے میں غور کریں اور اس سلسلے میں جس بات سے ناواقف ہوں اسے سیکھنے کی کوشش کریں اور اس کے متعلق معلومات دریافت کریں حتیٰ کہ باریک باتیں بھی معلوم کریں کیونکہ بہت سی ناکام شادیاں یا وہ شادیاں جن کا انجام جدائی، علیحدگی یا طلاق پر ہوتا ہے عموماً وہ مرد و عورت کے درمیان جنسی تعلق کی اہمیت سے ناواقفیت، ناتحریب کاری، جنسی ہم آہنگی اور تجھشی کے فقدان کا نتیجہ ہے۔“

اس لئے کوئی ایسا شخص جس کی عنقریب شادی ہونے والی ہے، اس کے لئے جنسی معلومات کا حصول بہت ضروری ہے۔ کیونکہ ایک شخص جب کسی کام میں مشغول ہو جاتا ہے تو اس پر اتنے علم کا حاصل کرنا فرض ہو جاتا ہے کہ جس کے ذریعے وہ اس فعل میں حرام کے ارتکاب سے بچ سکے معلوم ہوا کہ مسلمان پر تمام علوم کا حاصل کرنا فرض نہیں ہے بلکہ مسلمان

پر ان امور کے متعلق معلومات حاصل کرنا فرض ہے جن کی ضرورت اس کو اپنی زندگی میں پڑتی ہے خواہ وہ کسی بھی شعبے سے تعلق رکھتا ہو۔ کیونکہ ضابطہ یہ ہے کہ وہ معلومات جو ادا یگی فرض کا سبب بنے ان کو حاصل کرنا فرض ہے اور جو علم ادا یگی واجب کا سبب بنے اس علم کو حاصل کرنا واجب ہے۔

ای وجہ سے کہا جاتا ہے کہ ”فضل ترین علم موجودہ درپیش امور سے آگاہی حاصل کرنا ہے اور افضل ترین عمل اپنے احوال کی حفاظت کرنا ہے۔“

☆..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

”علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔“ (ابن ماجہ)

☆..... حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ ”اس حدیث میں علم سے مراد وہ علم ہے جو مسلمانوں کو وقت پر ضروری مسئلہ جب اسلام میں داخل ہوا تو اس خدائے تعالیٰ کی ذات و صفات کو پیچانا اور سرکار القدس ﷺ کی نبوت کو جانا واجب ہو گیا اور ہر اس چیز کا علم ضروری ہو گیا کہ جس کے بغیر ایمان صحیح نہیں اور جب نماز کا وقت آگیا تو اس پر نماز کے احکام جانا واجب ہو گیا اور جب ماہ رمضان آگیا تو اس کو روزہ کے احکام کا سیکھنا ضروری ہو گیا اور جب مالک نصاب ہونے سے پہلے مرگیا تو زکوٰۃ کے مسائل کو نہ سیکھا تو گناہ گارش ہوا، اور جب عورت سے نکاح کیا تو حیض و نفاس وغیرہ جتنے مسائل کا میاں بیوی سے تعلق ہے مسلمان پر جانا واجب ہو جاتا۔ علی ہذا القیاس۔“ (اشہ المعمات جلد اول)

☆..... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمت الرحمٰن درفتار کے حوالے سے فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں کہ:

”جان بچئے! علم سیکھنا اور اسے حاصل کرنا فرض عین ہے اور اس سے مراد اتنی مقدار ہے کہ جس کی دین میں ضرورت پڑتی ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ جلد 23)

اس سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان مرد و عورت کو شادی کے متعلق ہر طرح کی معلومات حاصل کرنا فرض ہے کہ کن حالتوں میں مباشرت کرنا حرام ہے اور کس حد تک کیا

کرنے کی اجازت ہے۔

☆..... کس جگہ اور کس طرح دخول کرنا جائز ہے۔

☆..... کس طرح میاں بیوی کو شادی کی پہلی رات ایک دوسرے کے ساتھ پیش آنا چاہئے اور اس کے بعد مبادرت کرنے کا طریقہ اور اس کے آداب کیا ہیں۔

☆..... مبادرت کس نیت سے کرنی چاہئے۔

☆..... مبادرت سے پہلے کیا کرنا چاہئے اور بعد میں کیا کرنا چاہئے۔

☆..... بیوی اگر کسی وقت مبادرت کرنے پر آمادہ نہ ہو تو شوہر کو کیا کرنا چاہئے۔

☆..... مبادرت میں شوہر اگر بیوی سے پہلے فارغ ہو جائے تو وہ کیا کرے۔

☆..... مبادرت میں کتنا وقفہ ہونا چاہئے۔

☆..... کثرت مبادرت کے نقصانات کیا ہیں۔

☆..... مبادرت شرعی و طبی اعتبار سے کب اور کس وقت کرنی چاہئے۔

☆..... شوہر کے کیا فرائض ہیں۔

☆..... بیوی کے کیا فرائض ہیں۔

لہذا شادی کے بعد میاں بیوی کو ازدواجی زندگی میں جو امور درپیش آتے ہیں دونوں کا اپنی ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنانے کے لئے ان امور کے متعلق معلومات حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ اگر وہ اس سلسلہ میں بالکل بے خبر ہوں گے تو لازمی بات ہے کہ ان کی ازدواجی زندگی ناخوشگوار ثابت ہوگی۔

جنی معلومات حاصل کرنے کی دو صورتیں

☆..... جنی معلومات کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ آپ ایسے دوست احباب کا تعاون حاصل کریں جو اس سلسلہ میں صحیح معلومات رکھتے ہوں اور تجربہ کا رہی ہوں۔

☆..... دوسرा طریقہ یہ ہے کہ اس موضوع سے متعلق اسلامی اور تحقیقی کتابوں کا براہ راست مطالعہ کریں۔ جنی معلومات کے متعلق ہمیں قرآن و سنت سے بھی بہت واضح رہنمائی ملتی ہے لیکن یہ معلومات علم لذت کے لئے نہیں بلکہ بقدر ضرورتی شرعی ہو۔

شادی کے بعد چاہئے لطف اندوزی کی آزادی

اسلام ہی ایک سامنیفیک اور مکمل مذہب ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں انسان کی مکمل رہنمائی کرتا ہے۔ چنانچہ اسلام نے زندگی کے جنسی شعبہ میں بھی انسان کو اس کی مرضی پر عمل کرنے کے لئے آزادی میں چھوڑا بلکہ یہاں بھی اسلام نے اپنی خوشنگوار ہدایات پیش کی ہیں۔

جنی جذبات کی تکمیل کے لئے اسلام نے شادی کا حکم دیا ہے اور شادی کے بعد میاں بیوی کو کھلی اجازت دی گئی ہے کہ وہ آپس میں جب اور جیسے چاہیں جنسی سکون حاصل کریں اور اس سلسلہ میں کوئی ادنیٰ رکاوٹ بھی باقی نہیں رکھی گئی اور نہ دوسروں کی رکاوٹ برداشت کی گئی ہے۔

..... با ہمی لطف اندوزی میں دن رات کی کوئی قید نہیں۔

.....☆ جاڑا، اگر می کا کوئی سوال نہیں۔

BALFOUR PHILOLOGY

.....☆ برسات اور غیر برسات کی کوئی مات نہیں۔

.....☆ نہ کسی غیر شرعی مداخلت کی گنجائش ہے۔

الہذا یہ ہر شخص کے جنسی جذبات پر مخصر ہے کہ وہ اپنی عمر، صحت، وقت اور دیگر لوازمات کے حوالے سے کب اور کتنا استفادہ کرتا ہے۔

بعض حالتوں میں مہاشرت کی ممانعت

شرعی اعتبار سے بس اتنی پابندی ہے کہ حیض و نفاس کی حالت میں اور رمضان میں روزہ کی حالت میں، عورت کے ساتھ جماع نہ کیا جائے اور اس کے علاوہ ایک یہ پابندی ہے کہ عورت کے ساتھ غیر فطری جگہ (دبر، پاخانہ کی جگہ) میں دخول نہ کیا جائے۔ ان حالتوں کا فصیلی بیان مندرجہ ذیل ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی پابندی نہیں۔

روزہ کی حالت میں مباشرت حرام ہے

پورے سال میں ایک مہینہ رمضان کا آتا ہے جس میں روزہ دونوں میاں بیوی پر فرض ہے اور حالت روزہ میں مباشرت کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن باہم گفتگو اور دلچسپی کی باتوں کی ممانعت نہیں کی گئی ہے۔ اور مباشرت کی ممانعت کا تعلق بھی صرف حالت روزہ کی حد تک ہے۔ افطار کے بعد رمضان میں بھی مباشرت کرنے کی آزادی ہے۔

☆..... اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:

”روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لیے حلال ہوا، وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس“۔
(البقرة: ۲۷-۲۸)

اس آیت میں رمضان کی راتوں کا نام لیا گیا ہے۔ ایک دوسری آیت میں تذکرہ ہے کہ غروب آفتاب کے بعد میاں بیوی سے اور بیوی میاں سے ہر طرح لطف اندوڑ ہو سکتے ہیں۔ اس طرح جس طرح کھانے پینے کی عام اجازت ہے۔

☆..... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”توبہ ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو اور کھاؤ اور بیویہاں تک کہ تمہارے لیے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پوچھت کر“۔
(البقرة: ۱۸۷)

رمضان کے فرض روزوں کے علاوہ عورت کو حکم ہے کہ وہ بغیر شوہر کی اجازت حاصل کئے روزہ ہی نہ رکھے کہ کس وقت شوہر کو اس کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

روزہ کی حالت میں بوسہ لینا

حالت روزہ میں میاں بیوی کے باہمی بوسہ و کنار سے روزہ نہیں ٹوٹتا بشرطیکہ جماع نہ کیا جائے۔

☆..... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مردی ہے کہ:

”اللہ کے رسول ﷺ حالت روزہ میں اپنی بیویوں سے بوس و کنار کرتے اور ان

کے جسم سے جسم ملالیا کرتے تھے اور حضور ﷺ تم سب سے زیادہ اپنی حاجت پر قابو رکھنے والے تھے۔
(بخاری شریف)

روزے کے دوران بوسہ لینے کی مناسبت سے ہم عرض کریں گے کہ جو مردانے آپ پر قابو نہ رکھ سکے اور اسے صحبت کر لینے کا اندیشہ ہوتا یے شخص کو بوس و کنارے پر ہیز کرنا چاہیے۔ ورنہ اس حالت میں صحبت کر لینے کی وجہ سے کفارے کے طور پر اسے دو ماہ کے روزے رکھنے ہوں گے یا بصورت دیگر سائٹ میکینوں کو کھانا کھلانا ہو گا۔

حیض و نفاس واستحلاضہ کا بیان

دو موقعے ہیں جن میں عورت قدرتی طور پر گندگی میں مبتلا رہتی ہے ان دونوں میں بھی مباشرت سے پر ہیز کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ یہ گندگی کا زمانہ ہوتا ہے طبعاً ایسے وقت میں عورت کے ساتھ مباشرت کرنے سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور بہت سے مہلک امراض کے پیدا ہونے کا بھی خطرہ رہتا ہے۔

..... بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادت کے طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہواں کو "حیض" کہتے ہیں۔

..... بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہواں کو "نفاس" کہتے ہیں۔

..... بیماری کی وجہ سے جو خون آتا ہواں کو "استحلاضہ" کہتے ہیں۔

..... حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس راتیں ہیں۔ اگر تین دن سے کم خون آکر بند ہو گیا تو حیض نہیں بلکہ استحلاضہ ہے۔ یوں ہی دس دنوں سے زیادہ جو خون آئے گا وہ حیض نہیں بلکہ استحلاضہ ہے۔

..... نفاس کی کم سے کم کوئی مدت نہیں اور زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن رات ہے بچہ پیدا ہونے کے بعد اگر ایک گھنٹہ بھی خون آگیا تو وہ نفاس ہے اور اگر چالیس دن کے بعد خون آیا تو وہ نفاس نہیں بلکہ وہ استحلاضہ ہے۔

..... دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پندرہ دن کا فاصلہ ہونا ضروری ہے۔ ایک حیض ختم

ہوا۔ اور پھر پندرہ دن سے پہلے ہی خون آگیا تو یہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ یوں ہی حیض و نفاس کے درمیان بھی کم سے کم پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے۔ اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن سے کم میں خون آگیا تو وہ استحاضہ ہے۔

.....☆
حیض و نفاس کی حالت میں عورت سے ہمسٹری کرنا حرام بلکہ ناف سے لے کر گھنٹے تک عورت کے بدن سے مرد کے کسی عضو کا چھوٹا جائز نہیں۔ ہاں البتہ ناف سے اوپر اور گھنٹے سے نیچے اس حالت میں عورت کے بدن کو چھوٹا اور بوسہ لینا جائز ہے۔ (علمگیری ج 1 ص 37)

.....☆
حیض و نفاس کی حالت میں بیوی کو اپنے بستر پر سلانے میں غلبہ شہوت یا اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھنے کا اندیشہ ہو تو شوہر کے لئے لازم ہے کہ بیوی کو اپنے بستر پر نہ سلانے۔ بلکہ اگر مگان غالب ہو کہ غلبہ شہوت پر قابو نہ رکھ سکے گا تو شوہر کو ایسی حالت میں بیوی کو اپنے ساتھ سلانا حرام اور گناہ ہے۔

.....☆
حیض و نفاس کی حالت میں بیوی کے ساتھ صحبت کو حلال سمجھنا کفر ہے۔ اور حرام سمجھتے ہوئے کر لیا تو سخت گناہ گار ہوگا۔ اس پر توبہ کرنا فرض ہے۔ اگر شروع حیض و نفاس میں ایسا کر لیا تو ایک دینار۔ اور اگر قریب ختم کے کیا تو نصف دینار خیرات کرنا مستحب ہے۔ تاکہ خدا کے غضب سے امان پائے۔ (علمگیری ج 1 ص 37)

.....☆
حیض اگر پورے دس دن پر ختم ہو تو ختم ہوتے ہی اُس (بیوی) سے ہم بستری کرنا جائز ہے۔ اگرچہ ابھی عسل نہ کیا ہو لیکن مستحب یہ ہے کہ نہانے کے بعد صحبت کرے۔ (علمگیری ج 1 ص 37)

.....☆
اگر دس دن سے کم میں حیض بند ہو گیا تو جب تک عورت عسل نہ کرے یا وہ وقت نماز جس میں وہ حیض سے پاک ہوئی نہ گزر جائے عورت سے صحبت کرنی جائز نہیں۔ (علمگیری)

.....☆
حمل کی حالت میں جو خون آئے وہ استحاضہ ہے۔

☆ حیض کے چھرگ ہیں:

1 کالا 2 سرخ 3 بزر 4 پیلا 5 گدلا 6 مشیلا۔

سفیدرگ کسی حالت میں بھی حیض نہیں ہے۔

☆ حیض کی طرح نفاس بھی چھرگوں کا ہوتا ہے،

1 کالا 2 سرخ 3 پیلا 4 بزر 5 گدلا 6 مشیلا۔

حیض کی حالت میں بیوی سے مباشرت حرام ہے

اسلام چونکہ ایک فطری و پاکیزہ نمہب ہے اس لئے اس نے اپنے تمام احکام و تعلیمات میں ہر طرح کی ظاہری و باطنی صفائی کا لحاظ رکھا ہے اور ان تمام امور سے روکا ہے جن سے کسی بھی قسم کا جسمانی و روحانی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ حیض کے بارے میں بھی اسلام نے جواہکام دیئے ہیں ان سے طہارت پسندی اور اصول صحت کی غمبداشت کا اندازہ ہوتا ہے۔

مرد و عورت جب تہائی میں بکجا ہوتے ہیں تو مرد کے اندر مباشرت کا جذبہ بڑی شدت کے ساتھ ابھرتا ہے اور اس وقت بعض مرد بڑی بے صبری کے ساتھ عورت پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ بسا اوقات بیوی بحالت حیض ہوتی ہے تو اس درندگی سے عورت کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور وہ منع بھی کرتی ہے مگر احکام اللہ ﷺ کی تاواقفیت اور اس کے نقصانات کا علم نہ ہونے کے باعث عورت کے انکار کا لحاظ نہ کرتے ہوئے مرد مباشرت کر لیتے ہیں۔

جب کہ قرآن عظیم نے صاف الفاظ میں حالت حیض میں مباشرت کرنے سے روکا ہے اور حرام قرار دیا ہے۔

☆ اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اور تم سے پوچھتے ہیں کہ حیض کا حکم ہم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں میں، اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہو لیں پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے تم کو حکم دیا بے شک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے سخرون کو۔“

(سورہ البقرۃ آیت ۲۲۲)

.....☆..... قرآن حکیم کے اس حکم کے بارے میں جدید علم طب نے اس بات کا انتشار کیا ہے کہ ”جیض سے خارج شدہ خون میں ایک قسم کا زہر یا لاماڈہ ہوتا ہے جو اگر جسم کے اندر رہ جائے تو صحت کے لئے مضر ہوتا ہے۔ دورانِ جیض عورت کے اعضاء خونِ جیض کے مجمع ہونے سے سکرے ہوئے ہوتے ہیں اور اعصاب داخلی غددوں کے سیلان کے باعث اضطراب میں ہوتے ہیں۔

اس لئے حالتِ جیض میں جنسی اختلاطِ مضرت اور کبھی جیض کی رکاوٹ کا سبب بن جاتا ہے اور بعد میں مزید خرابیاں سوزشِ رحم وغیرہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور موجودہ زمانے میں ایڈز نام کی انتہائی خطرناک یماری جو مرض وجود میں آئی ہے وہ بھی اس قسم کی بد اعمالیوں کا نتیجہ ہے۔

.....☆..... طب جدید اور مہینہ یکل سائنس سے ثابت ہوتا ہے کہ جیض کے ذنوں میں مباشرت کرنے سے حسب ذیل امراض لاحق ہوتے ہیں:
☆.....☆..... جیض کی حالت میں مباشرت کرنے سے عورتوں کی اندام نہانی میں شدید درد پیدا ہو جاتا ہے۔

.....☆..... جیض کی حالت میں مباشرت کرنے سے کبھی رحم کے اندر بیضہ دالی میں یا مقداد میں تیز سوزش اور جلن ہوتی ہے جس کی وجہ سے بے حد تکلیف ہوتی ہے۔
.....☆..... جیض کی حالت میں مباشرت کرنے سے با اوقات بیضہ دالی خراب ہو جاتی ہے۔ اور بانجھ پن پیدا ہو جاتا ہے۔

.....☆..... جیض کی حالت میں مباشرت کرنے سے جیض کا فاسد مواد مرد کے عضو تناسل میں پوسٹ ہو سکتا ہے جس کی وجہ سے پیشاب کی نالی میں آتشک، سوزاک اور شدید جلن پیدا ہو جاتی ہے۔

.....☆..... جیض کی حالت میں مباشرت کرنے سے کبھی یہ زہر خصیہ تک پہنچ کر سخت تباہی کا باعث بن جاتا ہے اور مرد بے اولاد رہ جاتا ہے۔

.....☆..... جیض کی حالت میں مباشرت کرنے سے کبھی عورت کے خون میں ”زہری“

نامی بیماری کے جراثیم ہونے کی وجہ سے مرد نامردی کا شکار ہو جاتا ہے۔
بہر کیف دوران حیض مباشرت کرنے سے مردیا عورت دونوں کی صحت بر باد ہو
جائی ہے اور اس کی اذیت و تکلیف بھی بہت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روئے زمین کے جملہ
اطباء اور جدید معلمین نے اس مدت میں بیوی سے مباشرت نہ کرنے کی ختن تاکید کی ہے۔
قرآن کریم نے جو حکیم و ذات واحد کی طرف سے اتارا گیا ہے بہت پہلے سے اس بات کی
صراحت کر رکھی ہے۔

اسلام نے ہم کو احکام الٰہی ﷺ کے ذریعہ ایسی مذموم حرکات سے روکا ہے جن
سے فریقین کو طرح طرح کی مہلک بیماریاں اور امراض خبیثہ سوزاک و آشک وغیرہ لاحق ہو
جاتے ہیں جن کا خمیازہ تمام عمر بھگنا پڑتا ہے بلکہ اولاد پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ اولاد مجدد م
یعنی کوڑھی ہو جاتی ہے۔

حیض کی حالت میں بیوی کے ساتھ لیٹنے کی اجازت

اسلام تو ہبات کی جڑ کاٹ دیتا ہے۔ اس کے احکامات فطری اور علمی حقائق پر منی
ہیں اس لئے انسانی اور حیوانی زندگی کو متوازن بنانے کی ہدایات دیتا ہے کہ جن پر عمل کرنے
سے سماج فلاج و بہبود سے بہرہ ور ہوتا ہے اور کسی قسم کی تنگی محسوس نہیں کرتا۔

بعض مذاہب میں عورت کو حالت حیض میں اس درجہ تاپاک سمجھا جاتا کہ اسکے
ہاتھ کا کھانا، پینا اور ساتھ لیٹنا منوع سمجھا جاتا مگر اسلام میں سوائے مباشرت، عورت کے
ساتھ لیٹنے اور بوسہ و کنار کرنا جائز ہے۔ مگر عورت کے زیناف حصہ کو یعنی ناف سے لے
کر گھٹنوں تک برہمنہ کریں۔

یہود حائضہ عورتوں کے ساتھ نہ کھاتے پیتے تھے اور نہ ان کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے
تھے بلکہ ان کو گھر سے نکال دیتے تھے اور نصاریٰ حیض و ماہواری کی پرواہ کے بغیر عورتوں
سے مباشرت کیا کرتے تھے۔

چنانچہ حضور ﷺ سے حائضہ عورتوں کے ساتھ سلوک و برداشت اور جنسی معاملات

کے بارے میں حضرات صحابہ نے سوال کیا کہ آخر اس میں حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے؟ اتنا سوال کرنا تھا کہ مندرجہ ذیل آیت نازل ہو گئی:

☆..... اللہ علیکم نے ارشاد فرمایا:

”اور تم سے پوچھتے ہیں جیس کا حکم تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہ جیس کے دنوں اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہو لیں پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا۔“ (البقرة: ۲۲۲)

مگر یہود نے جانبِ عورتوں سے الگ رہنے کا مطلب یہ سمجھ لیا کہ ان کے ساتھ رہنا سہنا جائز ہی نہیں۔

☆..... چنانچہ حضور ﷺ نے مذکورہ آیت کا مندرجہ ذیل مفہوم واضح فرمایا جسے علامہ فخر الدین رازی عَلَيْهِ السَّلَامُ یوں لکھتے ہیں:

”میں نے عورتوں سے حالتِ حیض میں مبادرت سے بازدارتے کا حکم دیا تھا عجمیوں کی طرح انہیں مگر سے نکال دینے کا حکم نہیں دیا تھا۔“

چنانچہ یہودیوں نے جب یہ بات سنی تو کہا اس شخص نے ہر معاملہ میں ہماری مخالفت کرنے کی تھان لی ہے۔

☆..... پھر حضور ﷺ نے اس آیت کی تفسیر بیان فرمائی جسے علامہ قطب الدین نے ”مظاہر حق“ میں یوں لکھا ہے:

”اللہ علیکم نے ایامِ حیض میں عورتوں سے کنارہ کشی کرنے اور ان سے مقاربہ نہ کرنے کا جو حکم دیا تھا اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی بیویوں سے حیض کی حالت میں مبادرت نہ کیا کرو اس کے علاوہ تمام چیزیں جائز ہیں یعنی ان کے ساتھ کھانا، پینا گھروں میں رہنا سہنا، لیٹنا بیٹھنا یہاں تک کہ عورت کے ناف کے اوپر کے حصے سے اپنا بدن ملانا یا ہاتھ لگانا سب چیزیں جائز ہیں۔“

☆..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

”جب ہم میں سے کوئی حالتِ حیض سے ہوتی تو حضور ﷺ اسے حکم دیتے اور

وہ لگوٹ باندھ لیتی اور آپ صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے جماع کے علاوہ میں مlap کرتے،“
(بخاری شریف)

محترم اسلامی بھائیو! حیض و نفاس کے دنوں کے بعد پھر کوئی رکاوٹ نہیں ہے، ان چند دنوں میں عورتیں آرام کر کے تازہ دم ہو جاتی ہیں اور حیض کے بعد ان میں حمل کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔ ان موقع کے علاوہ اگر کوئی طبعی قباحت پیش نہ آئے تو ہر وقت زن و شوہر یا ہمیل سکتے ہیں اور تکین نفس حاصل کر سکتے ہیں اس سے زیادہ آزادی اس باب میں اور کیا مل سکتی ہے؟

☆..... یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ بقول اطیاء:

”عورت کو ہر میئے میں ایک یاد و مرتبہ حیض سے پہلے اور بعض کو حیض کے بعد شہوت کی ایک خاص لہر لختی ہے اس وقت وہ صحبت کے لیے بیتاب ہوتی ہے مگر فطری حیاء کے سبب زبان سے کچھ کہنے کے بجائے اطوار و انداز سے اظہار کرتی ہے۔“

مرد کو چاہیے کہ ایسے وقت کو سمجھنے کی کوشش کرے اور اس وقت اس کی خواہش کو ضرور پورا کرے اس سے محبت بڑھے گی اور اطف بھی خوب آئے گا۔

﴿خواتین حیض و نفاس کی تفصیل ہماری کتاب ”تحنی و ہن“ میں ملاحظہ فرمائیں یہ﴾

بیوی کے ساتھ لوااطت کرنا حرام ہے

اسلام نے بیوی کے ساتھ لوااطت یعنی بیوی کے مقعد میں دخول کرنے کو بھی حرام قرار دیا ہے، عورت مرد کے لئے بزرگی کے ہے، اس کیستی سے مرد کو متنبھہ ہونے کا حق ہے اسی لئے عورت سے جو اولاد ہوتی ہے وہ بھی باپ ہی کی کہی جاتی ہے۔ اور قرآن پاک میں اس کا ذکر یوں آیا ہے کہ:

☆..... اللہ علیکم کا ارشاد ہے:

”تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو۔“ (البقرۃ: ۲۲۳)

اس آیت میں اس بات کی طرف لطیف اشارہ ہے کہ مقاربت میں کسی خاص شکل یا ہبہت کی پابندی ضروری نہیں ہے البتہ کھیتی کا الفاظ خود بتارہا ہے کہ پیداواری کی حدود تک یہ حکم محدود ہے۔ اسی وجہ سے لواطت حرام ہے کیونکہ یہ تو انسانی جنم کی بر بادی ہے نہ کہ اس کی کاشت۔ لیکن بعض لوگ قرآن پاک کی اس آیت سے غلط فہمی کا شکار ہوتے ہیں، اس غلط فہمی کے ازالہ کے لئے آیت میں ”کھیتی“ ہی کا الفاظ کافی ہے۔ علاوہ ازیں صحیح حدیثوں میں بھی ہے کہ غیر فطری استعمال خواہ بیوی ہی کے ساتھ ہو قطعی حرام ہے۔

قرآن کریم عورت کی تعریف یہ کرتا ہے کہ وہ شوہر کے لیے کھیتی کی طرح ہے۔ اس کے لیے افزائش و پرورش کی جگہ اور اس کے بچوں کے پھلنے پھولنے کا ٹھکانا ہے۔

قرآن پاک کا ترتیب دیا ہوا یہ نقشہ عورت کے روپ میں نگاہوں کے سامنے ایک زمین کا منظر پیش کرتا ہے جو پوری طرح آراستہ و پیراستہ اور کھیتی کرنے والے کے لیے بالکل تیار ہو، اس کا کام بس یہ ہے کہ وہ نج بوعے اس کی مناسب غمہداشت اور حفاظت کرے اور پیداوار کے لیے مضر چیزوں کو الگ کرتا ہے۔ خود روجھاڑیوں کو نوج کر پھینکتا رہے اور جب تک وہ ایسا کرے گا چھل پھول اور افزائش اپنی بہار پر ہوگی۔ قرآن نے ایک دوسری جگہ اس کی صراحت کی ہے کہ عورت کے آگے یعنی فرج میں ہی آنا چاہیے۔

☆..... اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

”تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم کیا“۔ (البقرة: آیت ۲۲۲)

اور یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ حکم صرف مقام کاشت میں ہے کہ اس حصہ میں نہیں جو حیوانوں میں بھی نہیں پایا جاتا اور جس کی وجہ سے آدمی انسانیت کو پامال کرتا ہو ابہام سے بھی نیچے گر جائے۔ علاوہ ازیں صحیح حدیثوں میں بھی واضح طور پر اس فعل سے روکا گیا ہے۔

☆..... حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

”جو شخص کسی مرد سے اغلام کرے یا کسی عورت سے لواطت کرے اللہ اس کی طرف رحمت کی نظر سے نہ دیکھے گا“۔ (ترمذی)

☆..... حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:

”اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف مڑکر بھی نہیں دیکھتا جو اپنی بیوی کے سرین میں
دخول کرتا ہے۔“ (نسائی)

☆..... ابن عمرؓ سے کسی نے عرض کیا کہ:
”ہم کنیزیں خریدتے ہیں تو ان سے تھمیض کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا
تھمیض کیا ہے؟ کہا ہم ان کے سرین میں دخول کرتے ہیں آپ ﷺ نے
فرمایا افوه! کیا کوئی مسلمان ایسا بھی کرے گا؟“ (نسائی)

☆..... حضرت حمزہ بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:
”اللہ ﷺ حق بات کہنے میں شرم نہیں فرماتا یہ بات آپ ﷺ نے تمن مرتبہ
فرمائی الہذا تم عورتوں کے پاخانہ کے مقام میں نہ آؤ۔“ (ابن ماجہ)

☆..... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جو شخص کسی کا، ہن کے پاس جاتا ہے اور اس کی بتائی ہوئی باتوں کو سچا جانتا ہے یا
اپنی بیوی سے حالتِ حیض میں یا پاخانہ کے مقام پر مباشرت کرتا ہے تو یقیناً اس
نے شریعت کا انکار کر دیا جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی ہے۔“

☆..... امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:
”ہمیں بے شمار دلائل سے یہ یقین ہو چکا ہے کہ عورتوں سے ڈبر (یعنی پاخانہ کا
مقام) میں جماع کرنے سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے اور ہم کو پختہ یقین
ہے کہ یہ حرام ہے۔“ (سر اعلام النبیاء)

جائے مقعد میں دخول نہ کرنے کی وجہات

☆..... یہ فعل کرنا حکمت خداوندی اور شریعت محمدی ﷺ سے تجاوز کرنا ہے کہ بچے کی
جائے پیدائش میں دخول کرنا قرآن پاک سے ثابت ہے اور اسی کو وہ بھتی سے
تعییر کرتا ہے، پاخانہ کی جگہ اس سے مراد نہیں کیونکہ جب شرمگاہ میں حیض کے
خون کا گزر ہوتا ہے تو ہم بستری حرام ہو جاتی ہے، تو پھر پاخانہ کے مقام کو کیونکر

استعمال کیا جاسکتا ہے جو کہ سراسر گندگی کا ٹھکانا ہے۔ اور ویسے بھی اس انتہائی گندی جگہ کو استعمال کرنا انسانی طبیعت اور فطرت گوار نہیں کرتی۔ کیونکہ یہ جگہ گوز اور پا خانہ کی ہے جس کی طرف آدمی کا دیکھنے کو بھی دل نہیں کرتا۔

اس فعل سے نکاح کے بعض مقاصد ہی ختم ہو جاتے ہیں مثلاً نکاح کے مقاصد میں ایک مقصد افرائش نسل کا بھی ہے اور اس فعل سے نسل منقطع ہوتی ہے۔

یہ فعل عورتوں کے ساتھ کرنا اغلام بازی کا سبب بنتا ہے۔

اس فعل سے میار بیوی، دونوں کے اندر سے محاسن نکل جاتے ہیں اور ان پر شر اور غالب ہو جاتا ہے۔ اور دونوں میں سخت نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک دوسرے سے پیار محبت ختم ہو کر بغض و شتمی اور دل کے اندر رنج و غم اور حزن و ملال جاگزیں ہوتا ہے اور دوری کی صورتیں پیدا ہوتی ہیں۔ جبکہ فعل مباشرت یعنی جائے پیدائش میں دخول کرنے سے میار بیوی دونوں کی ضرورت پوری ہوتی ہے اور ایک دوسرے سے محبت برھتی ہے۔ کیونکہ مرد اپنی بیوی سے ہم بستری کرتے یہ عورت کا مرد پر حق ہے لیکن پا خانہ کے مقام میں دخول کرنے سے عورت کا یہ حق ادا نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کی ضرورت پوری ہوتی ہے۔ کیونکہ عمل عورت کے لئے سخت نقصان دہ اور تکلیف کا باعث ہے۔

یہ فعل مردوں کے حق میں بھی سخت مضر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکماء اور اطباء اس سے سختی سے منع کرتے ہیں، اس لئے کہ شرمگاہ کے اندر مادہ کو جذب کرنے کی پوری صلاحیت موجود ہوتی ہے اور پا خانہ کے راستے میں رطوبت جذب نہیں ہو سکتی۔ اس فعل کے دوران تھکا دینے والی حرکتوں کا ارتکاب لازم آتا ہے۔ کیونکہ یہ فعل کرنے سے عضو تناسل کو ضرورت سے زیادہ زور لگانا پڑتا ہے۔

اس فعل سے عضو تناسل آگے سے موٹا اور پیچھے سے پتلہ ہو جاتا ہے۔ اور عضو تناسل کی جڑ کمزور ہو جاتی ہے اور ساری نیچے کی طرف لٹک جاتی ہے۔

اس فعل سے عضو تناسل کو لواحت کی عادت پڑ جاتی ہے اور مرد کی مکمل توجہ

خوبصورت لڑکوں کی جانب ہو جاتی ہے۔

اس فعل پچھرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور نور سلب ہو کر منہ پر ایسی وحشت، لعنت اور پھٹکار برستی ہے جس کا اثر فوری نمایاں ہوتا ہے اور معمولی فراست والا بھی اسے بخوبی پہچان سکتا ہے اور یہ ہونا بھی چاہیے کیونکہ اس فعل کے بعد فاعل و مفعول کی اصلاح اور درستی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ سوائے اس کے کہ بھی توبہ اور خدا سے روکر مغفرت طلب کی جائے۔ اس کے سوانحات ممکن نہیں۔

محترم اسلامی بھائیو! یہوی کے ساتھ بھی ہم جنسی کی حرمت پر تمام علماء حکما کا اتفاق ہے عقل سليم اور ذوق لطیف کا تقاضا بھی یہی ہے اور صحت و تندرستی کے اصول بھی اس کے مقاضی ہیں عصر حاضر میں جن قوموں اور حکومتوں نے اس فعل فتحج کو جائز اور قانون کے مطابق قرار دیا ہے ان کی نظر میں عفت و عصمت اور طہارت و پاکیزگی کی وہ اہمیت نہیں ہے جو اسلام کے بیہاں پائی جاتی ہے یہ لوگ جنسی جذبات کو کسی ایسی راہ پر لگانا ہی نہیں چاہتے جس سے ملک و قوم کی تعمیر ہو سکے۔

ان چند پابندیوں کے علاوہ اسلام نے میاں یہوی کو اس کا پورا موقع دیا ہے کہ شوہر یہوی سے اور یہوی شوہر سے جیسے چاہے جسی سکون حاصل کریں لیکن ہر مسلمان مردوں عورت کو ان پابندیوں کا علم حاصل کرنا اور ان پر عمل کرنا فرض ہے۔

دولہا وہن شادی والا دن کیسے گزاریں؟

ہمارے ہاں عموماً رخصتی رات کو بہت لیٹ ہوتی ہے، گھر پہنچتے پہنچتے رات کے دو تین نج جاتے ہیں، دولہا وہن تھک کر چور ہو چکے ہوتے ہیں۔ اس لئے دولہا اور وہن کو چاہیے کہ رخصتی والا دن اس طرح نہ گزاریں کہ دونوں بالکل تھکے ہوئے ہوں اور آرام کا کوئی موقع نہ ملا ہو، بلکہ دن میں موقع نکال کر کچھ وقت آرام کر لینا چاہیے تاکہ دونوں کی ملاقات کے وقت طبیعت میں انبساط و شکفتگی اور بدن میں تازگی ہو۔

دولہا دہن کے سونے کا کمرہ کیسا ہو؟

سونے کے کمرے میں مندرجہ ذیل باتوں پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔

..... یہ ایک ایسا کمرہ ہونا چاہیے جہاں سے آواز دوسرے کروں تک نہ پہنچ پائے۔

کیونکہ یہ بات سب پر عیاں ہے کہ مباشرت کے دوران آواز اس جذبات میں ہیجان پیدا کرتی ہیں ایک نئے شادی شدہ جوڑے پر اس خوف کا بہت ہی برا اثر پڑتا ہے کہ ان کی آواز اس اور لوگ بھی سن لیں گے، یہ خوف ان کے جذبات کو سرد کر دیتا ہے اور اس خوف اور جھجک کے ملے جملے اثرات کی وجہ سے بسا اوقات انتشار نہیں ہوتا یا عین مباشرت کے وقت ختم ہو جاتا ہے۔

..... سونے کے کمرے میں بستر کشادہ ہونا چاہیے تاکہ مباشرت اور دیگر لوازمات میں آسانی رہے اور بستر پر بہت زیادہ زم گدا بھی نہیں ہونا چاہیے کیونکہ زیادہ زم گدے کے اندر جسم ڈھنس جاتا ہے اور مباشرت کرنے میں دشواری پیش آتی ہے اور بستر میں چرچاہت وغیرہ بھی نہیں ہونی چاہیے۔

..... سونے کے کمرے میں دری یا قالین ضرور ہونا چاہیے تاکہ بوقت ضرورت اسے بھی استعمال کیا جاسکے۔

..... سونے کے کمرے میں قابل توجہ چیز درجہ حرارت بھی ہے، اگر کمرے میں سردی ہوگی تو جذبات بھی سرد پڑ جائیں گے۔ بعض اوقات تو ممکن ہے کہ ملاپ کا آغاز ہی نہ ہو سکے۔ اس لئے کمرے میں ہیٹر وغیرہ کا انتظام بھی ہونا چاہیے۔

..... سونے کے کمرے میں ایک عدد آئینہ بھی ہو تو بہتر رہے گا کیونکہ اس سے دہن کو بنا و سنگھار میں آسانی رہتی ہے۔

..... سونے کے کمرے میں بھرم روشنی کا بھی انتظام ہونا چاہیے۔ وقتاً فوق تاروشنی کا رنگ تبدیل کرنے سے کمرے کے ماحول میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کی جاسکتی

ہے۔ بلب، ثیوب کی بجائے موم بقی کی روشنی میں عورت کا جسم زیادہ پرکشش اور خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔

سونے کے کمرے میں ان چیزوں کا انتظام بھی کر لینا چاہیے مثلاً پھل فروٹ یا مٹھائی اور کمرے کی کسی قدر زینت اور خوبصورت غیرہ کیونکہ خوبصورت جسی ملاب کا گہرا اثر ہوتا ہے اسی لئے سونے کے کمرے میں خوبصورت کا استعمال بہت بہتر ہے۔ ☆.....

شادی کی پہلی رات کے اصول و آداب

جب شادی اور خصتی ہو جائے اور دو لہاڑہن کو اپنے گھر میں لے آئے تو اب یقیناً ان میں خلوت اور تہائی ہو گی، اس سلسلہ میں کچھ آداب و اصول اور کچھ باتیں دو لہاڑہن اور اس کے ڈہن نشین ہونی چاہیں۔

دہن کے ساتھ جملہ عروسی میں ہنسی مذاق

جو عورت دہن کو جملہ عروسی میں لے جاوے ہو، اسے چاہیے کہ دہن کے محاسن، اس کی مہندی اور اس کی زیب و زینت اور اس کی مخفی خوبیوں کی نشاندہی کرتی جائے یعنی ہاتھ، پاؤں، ناک، آنکھیں وغیرہ کی طرف شوہر کی توجہ منعطف کرائے۔ بس یہی ادائیں شوہر کو بھاتی ہیں اور اسے شوہر کے جذبات برائیختہ ہوتے ہیں لیکن یہ ضرورت سے زیادہ بھی نہیں ہونا چاہئے۔

دہن کے ساتھ اس کی یا پھر دو لہنے کی ماں، دہن یا بھا بھی کا جملہ عروسی میں جانا اور اس کے ساتھ چند لمحات گزارنا فائدہ سے خالی نہیں، اس سے دہن کو انس ہوتا ہے اور بات چیت، ہنسی مذاق، دل لگی سے اس کی وحشت ختم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ شادی کے موقع پر دہن خواہ کتنی ہی خوش کیوں نہ ہو مگر عورت ذات ہونے کے ناطے اس کی حالت و کیفیت اس وقت طبعی شرم و حیا، خوف، گہرا اہم، کمزور دلی اور احساس کمتری کی وجہ سے ایسے اخطراب سے دوچار ہوتی ہے کہ شادی جیسا فرحت و سرور کا موقع بھی بلا وجہ اس کے لئے عملکرنگی

و سرا ایمگنی پیدا کیے ہوتا ہے۔

اس لئے سب سے پہلے مناسب طریقہ سے دہن کی دلجوئی کی جائے۔ از خود دولہایا اس کے گھر کی عورتیں نئی نویلی دہن کے لئے خوشی کا ماحول پیدا کریں اس کے لئے اچھے اچھے کھانوں کا انتظام کریں۔ اس کی بلا وجہ کی گھبراہٹ، پریشانی، خوف اور سرا ایمگنی دور کرنے کی کوشش کریں۔

اس سلسلے میں سب سے زیادہ ذمہ داری دولہا کی ہے جس کیلئے اس نے اپنا گھر بار، ماں باپ، بہن بھائی سب کو چھوڑا ہے۔ اگر دولہا سے پچھی محبت کا یقین دلائے، اس کے ساتھ پیار و محبت کا معاملہ کرے، اس کی خوشی غمی کو اپنی خوشی غمی سمجھئے تو وہ جلد ہی دولہا سے مانوس ہو جاتی ہے۔

☆..... حضرت اسماء بنت زید بن الحکمن سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ:

”رسول اللہ ﷺ کے لیے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بناو سنگار کیا۔ پھر انہیں خدمتِ اقدس میں لے کر حاضر ہوئی۔ حضور ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پہلو میں تشریف لائے۔ پھر آپ ﷺ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اسے گھونٹ گھونٹ پیا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیالہ بڑھا دیا۔ انہوں نے سر جھکا لیا اور شرمگیں۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہا حضور ﷺ کے ہاتھ سے پیالہ لے لو۔ کہتی ہیں، تب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پیالہ لے لیا۔“

محترم اسلامی بھائیو! حضور اکرم ﷺ نے یہاں جو کیا اس کے اندر ان نوجوانوں کے لیے ایک سبق مضر ہے۔

☆..... جو شادی کی پہلی رات اپنی بیویوں کے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں۔

☆..... جو لائقی اور ہوشیاری کی حدود سے تجاوز کر جاتے ہیں۔

☆..... جو جنسی مlap کے لیے بس دہن پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔

☆..... جو دہن سے انس اور میل و محبت کا بر تاؤ نہیں کرتے ہیں۔

..... جونہ ہی تدریجی طور پر دہن کی شرم اور حیا کی کیفیت کو کم کرتے ہیں۔
جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ازدواجی زندگی کی پہلی رات آگے چل کر دولہا دہن کی
پوری زندگی میں محبت یا نفرت کا بیج بوتی ہے۔

دولہا کو شادی کی پہلی رات کیا کرنا چاہیے؟

اگر مہر مجھل (فوراً ادا۔۔۔۔۔) نہ ہو تو دولہا کو کوئی چیز بھی مہر کے علاوہ بطور تخفہ دہن کو
پیش کر دینی چاہیے یعنی لاکٹ یا انگوٹھی وغیرہ۔ اور دولہا کو چاہیے کہ دہن کے ساتھ حسن
سلوک سے پیش آئے کیونکہ شادی کی پہلی رات کو دولہا دہن کا ملاپ ازدواجی زندگی کا
دروازہ کھولنے کے متراffد ہے۔ اس دروازے میں داخل ہونے کے لیے دولہا دہن
دونوں ہی کو بڑے تحمل، سوجھ بوجھ اور دوراندیشی سے کام لیتا چاہیے۔ اس موقع پر کی ہوئی
غلطی یا لاپرواہی زندگی بھر کے لیے دونوں کے من میں گاٹھ بُن سکتی ہے۔ لہذا کچھ ایسی
غلطیاں ہوتی ہیں جو دولہا کو نہیں کرنی چاہیں۔ وہ یقینے بیان کی جاتی ہیں۔

..... دولہا کو کبھی بھی اپنی نئی نویلی دہن کے سامنے کسی دوسری عورت کے حسن، عادات
او صاف، رہن یا پوشاک کی تعریف نہیں کرنی چاہیے کیونکہ عورتوں میں جلن
اور حسد کا جذبہ بہت جلدی پیدا ہوتا ہے۔ یہ بات دہن کو یقیناً ناگوار گزرے گی
اور وہ سمجھے گی کہ اس کے خاوند کی دلچسپی اس کے بجائے کسی دوسری عورت میں
ہے۔ ان باتوں سے دہن اس نتیجے پر بھی پہنچ سکتی ہے کہ اس کا شوہر پہلے ہی سے
کسی عورت کے جال میں پھنسا ہوا ہے۔ اس بات کا خیال اس کے دل میں بینہ
جانا نہایت خطرناک ہے۔

..... دولہا کو چاہئے کہ شادی کی پہلی رات میں مباشرت کے لیے کبھی بھی عجلت
کا اظہار نہ کرے۔ کیونکہ زوجین شادی سے پہلے اجنبی اور بالکل غیر مانوس تھے
آپس میں کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ اب جب شادی کے ذریعہ تعلق
پیدا ہوا ہے تو ظاہر ہے کہ ایک دم سے دہن پوری طرح مانوس نہیں ہو سکتی اور نہ

کھل کر اظہار کر سکتی ہے اس لئے جماع اور صحبت میں جو اس تعلق کی آخری کڑی ہے جلد بازی ہرگز نہ کرے۔ ایسا نہ ہو کہ مرد اپنی مردانگی اور جوانی کا سکھ جمانے میں لگا رہے اور جو کام آہستہ کرنا چاہیے تھا اسے یک بارگی کر گزرنے کے در پے ہو۔ ہرگز نہیں! بلکہ پہلی ملاقات تو صرف بات چیت اور اظہار صحبت کے لیے وقف ہونی چاہیے۔ پہلی رات تو دہن کو آہستہ سے بھینچنا اور چوم لینا، ہی کافی ہے، لیکن بھینچنے اور چونے کی حالت میں پہنچ کر دو لہا عام طور پر زیادہ مشتعل ہو جاتا ہے۔ اس وقت اس اشتعال پر قابو پانا، ہی مناسب ہوتا ہے۔ کیونکہ پہلی ملاقات میں دہن کے ذہن میں جو تصور یافتی ہے اس میں دو لہا اگر خود غرض اور شہوت پرست ہی دکھائی دے تو یہ بہت بڑی بات ہے اور پہلی رات کا یہ جذبات سے عاری رویہ دہن کے دل میں دو لہا کے لیے نفرت اور کراہت پیدا کر دیتا ہے اور وہ دو لہا کے ساتھ مبادرت سے کبھی لطف اندوں نہیں ہوتی اور دہن کے ذہن میں یہ بات جنم جاتی ہے کہ شادی کا مقصد و صرف شہوت ہے اور کچھ نہیں، جس کا نتیجہ باہمی تنازع ہوتا ہے اور بعض اوقات دلوں میں ہمیشہ کے لیے کھوٹ بیٹھ جاتا ہے۔

اس طرح کی مثالیں کم نہیں ہیں کہ دو لہا نے پہلی رات اپنی خواہش پوری کرنے کے لیے دہن کے ساتھ جو زیادتی کی اس سے اس کے لطیف جذبات اور حسین خواب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے منتشر ہو گئے۔ اور یہ ٹوٹا ہو ادل پھر زندگی بھر جڑتا ناممکن ہو جاتا ہے۔

☆ بعض لوگوں میں یہ غلط سوچ پائی جاتی ہے کہ اگر کوئی نوجوان شب اول پر دہ بکارت کے ازالے میں کامیاب نہ ہو سکے تو دوسرے دن اسکے نوجوان دوست اسکا مذاق اڑاتے اور اسے کم زور قرار دیتے ہیں۔ اس لئے اگر شب اول دہن کی طرف سے انکار ہو جائے تو دو لہا صاحب بے چین ہو جاتے ہیں اور اسے مارنے کو دوڑتے ہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اپنے حسن و جمال اور رعنائی و شباب

کی بنا پر عورت اپنے شوہر سے محبت کی طالب ہوتی ہے لیکن عورت فطرہ باحیا ہوتی ہے وہ اتنی جلدی ہم بستری کے لیے آمادہ نہیں ہو سکتی اور اگر اس نے خود کو آمادہ کر بھی لیا تو اس کی خواہش میں جلدابھار پیدا نہیں ہو گا، اور مرد کے پہلے فارغ ہو جانے پر اس کی خواہش ناتمام رہے گی اور اسے کوئی لذت محسوس نہیں ہو گی۔ لہذا جنسی بھوک کی وجہ سے دہن کی طرف دست درازی تکی جائے کیونکہ جو دو دہن سے جنسی تعلقات قائم کرنے میں جلد بازی کا مظاہرہ کرتا ہے اور اس کے نازک ترین اعضا کو جھنجھوڑنے کی کوشش کرتا ہے اس کا یہ روایہ دہن کی جانب سے اس کی ماتھ نفرت کے سلوک کا باعث بنتا ہے۔ لہذا اگر دو دہن کچھ انتظار کرے اور دہن کو مبادرت کے لئے پیار محبت و بوس و کنار سے آمادہ کرے تو دہن نرم پڑ جائے گی اور پھر دو دہن بھی سرت انگیز کیفیت سے دوچار ہو جائے گا۔ اور اگر دہن خوف و گھبراہٹ کی وجہ سے آمادہ نہ ہو تو دو دہن کو چاہیے کہ دہن کی طرف سے رغبت خواہش اور تیاری کا اشارہ ملنے پر پیش قدی کرے ورنہ کام الگی فرصت پر چھوڑ دے۔

.....
دہن کو منوس کرنے کے لیے ایک بات یہ بھی ذہن میں رکھئے کہ شادی کے بعد ایک نئی دنیا اس کے سامنے آتی ہے اور اس میں عجیب و غریب دل آؤ زیاد اور دل فریبیاں ہوتی ہیں۔ ایسے موقع پر اپنے آپ کو سنبھالنا بے حد ضروری ہے کہ بالکل عاشقانہ اور والہانہ انداز نہ ظاہر کیا جائے ورنہ وہ آپ کو اپنا غلام اور خادم تصور کرے گی اور پھر اپنی بات کو منوانا اور اپنے مطالبات تسلیم کروانا شروع کر دے گی۔

.....
دہن کو اپنا مملوک اور گھر کی خادمہ سمجھ کر رکھا پین اور ترش انداز اختیار نہ کرے کہ بات کرتے ہی چہرے پر بل پڑتے ہوں اور یہ خیال ہو کہ ہمارا اس پر رعب جم جائے۔ اس طرح رعب اور وقار پیدا نہیں ہوتا بلکہ دہن کے دل میں شوہر کے خلاف نفرت اور حقارت کے جذبات ابھرتے ہیں۔

محترم اسلامی بھائیو! میاں بیوی کے معاملات خوش اسلوبی کے مقاضی ہوتے ہیں۔ اسی میں لطف پہاں ہے، اسی میں سرت پائی جاتی ہے اور یہی انسانی نفیات سے ہم آہنگ ہے۔ اس لئے دولہا کی طرف سے محبت والفت کا بھی اظہار ہوا اور ساتھ ہی اپنا وقار و مقام بھی محفوظ رہے۔ اس سے طبیعت میں شکستگی پیدا ہوگی اور دہن کی نظر میں آپ کا قوم و حاکم ہونا بھی محفوظ خاطر رہے گا۔ اس لئے دولہا کو چاہیے کہ ہبھاگ رات ایسی گزارے جس سے آپس کے روابط گہرے ہوں پیار محبت اور تعلقات میں اضافہ ہو اور یہ رشتہ تادیرا استوار رہے۔

چنانچہ اس سلسلے میں دولہا کو خوب سمجھ سوچ کر قدم اٹھانا چاہیے۔ دولہا کو چاہے کہ وہ پہلے صورت حال کو بخوبی سمجھ لے اور پھر اس کے مطابق رو یہ اختیار کرے کیونکہ شادی کی پہلی رات کے لمحے زندگی کی انمول گھڑیاں ہوتی ہیں۔

..... "جفیات" کی کتابوں میں لکھا گیا ہے کہ:

"ازدواجی زندگی کا تازک اور سخت لمحہ ہبھاگ رات کی گھڑی ہوتی ہے۔ جب نی تویلی دہن اور غوئیز دولہا مستقبل کے جیسیں خوابوں سے سرشار آرزوں اور مرادوں سے لبریز ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں۔ اس لئے اس رات میاں بیوی کو انتہائی محتاط رو یہ اپنانا چاہیے"

شادی کی پہلی رات باہمی جان پیچان کے لیے ہوتی ہے شادی سے متعلقہ رسم و رواج خواہ سماج کی نظر میں دولہا دہن کو ایک دامگی رشتہ میں باندھ دیتے ہیں، لیکن ان دونوں کے دل تو اس پہلی ملاقات اور اس پہلی جان پیچان ہی میں ایک دوسرے کے زندگیک آسکتے ہیں۔

خوشی قسمتی یا بد قسمتی سے جان پیچان کروانے والا کوئی تیرا آدمی اس موقع پر موجود نہیں ہوتا، اس وقت تو ان دونوں ہی کو ایک دوسرے کے دل میں جگہ بنانی ہوتی ہے، اگر شوہر سمجھدار اور معاملہ فہم ہو تو وہ اس نووارد ہم سفر، قلب مضطراً اور خستہ وزار شریک حیات کی دلجوئی کرتا ہے۔ حسن و خوبی کے ساتھ اس سے میل ملاپ کرتا ہے۔

..... علم نفیات کے ماہرین کا نقطہ نظر یہ ہے کہ:

"مرد اور عورت اگر جفیات کی نزاکتوں سے آگاہ ہوں اور اس علم سے ان کا

ذہن خالی نہ ہو تو صورت حال بالکل اعتدال میں رہتی ہے۔ کہیں بگاڑ پیدا نہیں ہوتا اور فریقین کو کسی قسم کی پریشانی کا شکار نہیں ہونا پڑتا۔“

اگر دولہا اپنی بے سمجھی، ناتجربہ کاری اور جلد بازی کے باعث کوئی غلط اقدام اٹھایتا ہے تو اس کی سہاگ رات پر قسمتی کی تاریکی چھا جاتی ہے اور وہ دولہا جس حسین گھڑی کا ایک مدت سے انتظار کر رہا تھا موقع آنے پر وہ ناقیت کے باعث اس کا غلط استعمال کر رہا ہے۔ دولہا کو اس وقت ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ وہ دہن کے دل کو شوئے، اس میں اعتدال پیدا کرے اور اس کے دل میں محبت کا تجھ یوئے۔ کیونکہ اس موقع پر دہن کے دل میں سرست، اشتیاق، امگ، حیا اور خوف کے ملے جذبات ہوتے ہیں۔ لہذا دولہا اس کیفیت کو سمجھ کر اور اپنے رویے کو اس کے مطابق بنائے کہی دہن کا من جیت سکتا ہے۔ اس موقع پر دہن کی بجائے دولہا کو نمایاں رسول ادا کرنا ہوتا ہے۔

..... دولہا کو دہن کے دل و دماغ کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ اس کا مزارج اور مذاق

کیا ہے؟

..... اس کے خیالات کیا ہیں؟

..... اس کے تصورات ازدواجی زندگی کے متعلق کیا ہیں؟

..... اس کی حرمتیں اور ارمان کیا ہیں؟

..... اس کی زندگی کے بارے میں کیا سوچ ہے؟

محترم اسلامی بھائیو! یہ سب ایسی باتیں ہیں جنہیں جان لینا دولہا کے لیے نہایت ضروری ہے۔ لہذا دولہا کو دہن کی ان کیفیت کا اندازہ لگاتے وقت یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ وہ بے چارکی اپنے ماں باپ بھائی بہن وغیرہ رشتہ داروں اور سہیلوں کو چھوڑ کر ایک نئی جگہ نئے لوگوں کے درمیان آتی ہے جہاں اس کے لیے سب کچھا جبکی ہے ایسی حالت میں دولہا کو چاہیے کہ وہ اسے تسلی دےتا کہ وہ نئے ماحول سے منوس ہو جائے اور یہ گنگت محسوس کرے۔

ویسے تو ہمیں اس سلسلے میں فخر حاصل ہے کہ دنیا کے تمام ملکوں کے مقابلے میں پاکستانی عورت کہیں زیادہ وفا شعار اور ایثار پسند ہوتی ہے۔ سمجھ جگہ یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ سکھ

میں، دکھ میں، افلام میں، بیماری میں یا یوی ہمیشہ خاوند کے ساتھ سایہ کی طرح رہتی ہے۔ یوں تو ہزاروں نہیں لاکھوں مثالیں ایسیں مل جائیں گی جہاں یہ یوں نے خاوند کا ظلم سمجھتے ہے یا نفرت اور بے عزتی برداشت کرتے کرتے ساری زندگی بسر کر دی اور وہ وفا شعار ہیں۔ لیکن اب زمانہ بدل چکا ہے اب عورت کو زر خرید لوٹ دی یا پیر کی جوتی نہیں سمجھا جا سکتا۔ اب اسے شریک حیات اور مشیر کار کا درجہ دینا ہو گا اور نہ ازدواجی زندگی بے کیف اور بے مزہ رہے گی کیونکہ آج کل کی لڑکیاں پرانے زمانے کی عورتوں سے کہیں زیادہ ترقی پسند اور جذباتی ہوتی ہیں۔

آج کی پڑھی لکھی لڑکی خاوند سے بہت سے ارمان اور امیدیں وابستہ کر لیتی ہیں۔ اس نے محبت اور رومان کے ناول پڑھے ہوتے ہیں اور محبت اور رومان سے بھر پور قلمیں دیکھی ہوتی ہیں ان سے اس کے من میں شادی کی جو ایک رنگیں تصویر بنی ہے وہ اسی کے مقابل دو لہاچا ہتی ہے اور ویسی ہی رومانی زندگی کی صفائی ہوتی ہے خواہ حقیقی زندگی ان حسین خوابوں سے کافی مختلف ہو۔ اس لئے اگر دو لہاچا محبت کے اظہار سے دہن کے دل کو جیت سکتا ہے تو یقیناً ان کی ازدواجی زندگی کی یہ ایک مبارک ابتداء ہے۔

دوہن، دو لہاکو اپنا سب کچھ سونپ دے اور اس کا یہ ایشار جسمانی، ڈھنی اور داعی ہو، اس کا انحصار دو لہاکے اپنے حسن سلوک رویے اور کردار کی سنجیدگی پر منحصر ہے، جس کا ثبوت اسے پہلی ملاقات میں بھم پہنچانا چاہیے۔ لہذا اس صورت حال کے پیش نظر شادی کی پہلی رات مباشرت کو زیادہ اہمیت نہ کی جائے ہاں اگر دہن کی طرف سے رغبت خواہش اور تیاری کا اشارہ ملے تو مباشرت کر لیں ورنہ اسے اگلی فرصت پر چھوڑ دے کیونکہ مباشرت کے لئے تو ساری زندگی پڑی ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! ان سب باتوں کا مطلب یہ ہے کہ دو لہاکو اس معاملہ میں کچھ بوجھ حاصل کر کے پوری تیاری کے ساتھ بڑھنا چاہیے کیونکہ لاعلمی اس سلسلے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہوتی ہے۔ اس لیے جہاں دو لہا دہن کا یہ فرض ہے کہ وہ اس اہم موقع کے لیے پوری واقفیت حاصل کریں، وہاں ماں باپ پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے

کہ وہ ان کی رہنمائی کریں اور انہیں اس موضوع سے متعلق اسلامی کتابیں پڑھنے کو دیں تاکہ وہ اس صورت حال کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بخوبی سمجھ سکیں۔ اس موضوع کے متعلق ہمیں قرآن و حدیث سے بھی بہت واضح رہنمائی ملتی ہے۔

شادی کی پہلی رات میں دولہا کو کیا کیا باتیں اور کس طرح کرنی چاہئیں، اس سلسلے میں کوئی کڑے قاعدے قانون نہیں بنائے جاسکتے کیونکہ ہر ایک دولہا ہم کا مزاج، ماحول، حالات اور نفیات الگ الگ ہوتی ہیں جنہیں وہ خود ہی سمجھ کر حسب حال رویہ اختیار کر سکتے ہیں۔ لیکن کچھ اسلامی آداب ہیں جنہیں شادی کی پہلی رات ادا کرنا چاہئے ان کے ازدواجی زندگی پر بہت اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں، ان کا بیان درج ذیل ہے اور پھر مبادرت کرنے کا طریقہ اور اس کے آداب کا بیان کیا جائے تاکہ ایک مسلمان اس فعل کو بحسن طریقہ سے انجام پائے۔

دولہا کا دہن کے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا کرنا

دولہا کو چاہیے کہ وہ دہن کے ساتھ ہم بسری سے پہلے اس کے سر کے اگلے حصہ پر ہاتھ رکھے، اللہ علیکم کا نام لے (بسم اللہ پڑھے) اور برکت کی دعا کرے۔

☆..... جیسا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:

تم میں سے کوئی جب کسی عورت سے نکاح کرے تو اس کی پیشانی (سر کے اگلے حصہ) کو پکڑ کر اللہ رب الحضرت کا نام لے (بسم اللہ پڑھے) اور برکت کی دعا کرے اور یوں کہئے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَ
أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ هَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ،

”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس کی بھلائی کا اور وہ بھلائی جو اس کے اندر پیدا کی گئی اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس کے شر سے اور اس چیز کی برائی سے جو اس کے ساتھ پیدا کی گئی ہے۔“ (ابوداؤ دریف)

محترم اسلامی بھائیو! بیوی کی پیشانی پکڑ کر دعا کرنے کی مناسبت سے ہم دونہا دہن کو بتائیں گے کہ اس دعائیں چونکہ اہلیہ کی خیر و برکت کا سوال کیا جاتا ہے اس لئے یہ دعا بڑی اہمیت کی حامل ہے البتہ دونہا کو چاہیے کہ دعا پڑھنے سے پہلے دہن کو بتا دے، کہیں ایسا نہ ہو کہ دونہن اس دعا کے عمل سے ناواقفیت کی بنار پر کوئی براثر لے لے۔ اسی طرح دونہن کی والدہ یا بڑی بہنوں یا نندوں یا بھائیوں یا گھر کی کسی اور بحکم خاتون کو چاہیے کہ وہ دونہن کو اس دعا کے بارے میں بتا دیں۔

دونہا دہن کا اکٹھے نماز پڑھنا

دونہا دہن دونوں کے لئے مستحب ہے کہ وہ اکٹھے نماز ادا کریں اور نماز پڑھ کر خیر و برکت، اتفاق و اتحاد، محبت والفت اور صالح اولاد کے حصول کی دعا کریں۔ کیونکہ یہ سلف صالحین سے منقول ہے۔

..... حضرت شفیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”ایک آدمی جس کا نام ابو حرب ہے، ان کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں نے نوجوان کنواری لڑکی سے شادی کی ہے اور مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے سے نفرت کرے گی۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا، بے شک محبت اللہ کی طرف سے ہے اور ناجاتی شیطان کی طرف سے ہے۔ کیونکہ وہ تو چاہتا ہے کہ ان اشیاء کو تمہارے لئے ناپسندیدہ بنادے جن کو اللہ نے تمہارے لئے حلال کر رکھا ہے۔ جب وہ تیرے پاس آئے تو اسے حکم دینا کہ وہ تمہارے پیچھے دور کعت نماز ادا کرے۔“

..... ایک اور روایت میں ہے کہ یہ قصہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ:

”انہوں نے ایک شخص کو فیصلت کی، اس نے ایک کنواری لڑکی سے شادی کی تھی۔ لیکن اسے اندر یہ تھا کہ لڑکی اس سے بغض رکھے گی۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تو اس کے پاس جائے تو اسے دور کعت نماز پڑھنے کے لئے کہنا پچھری یہ دعا پڑھنا:

”اللَّهُمَّ بَارِكْ لِي فِي أَهْلِي وَبَارِكْ لَهُمْ فِي الْأَهْلِمَ أَجْمَعْ
بَيْنَنَا مَا جَمَعْتَ بِخَيْرٍ وَفَرِقْ بَيْنَنَا إِذَا فَرَقْتَ إِلَى خَيْرٍ -

”اے اللہ! میرے اہل و عیال میں برکت فرماؤ ران کے لیے میرے اندر برکت فرم۔ اے اللہ! جب تک ہمیں سمجھا کر، خیر اور بھلانی کیسا تھا اکٹھا کر کو، اور جب ہمیں علیحدہ فرم، خیر اور بھلانی کے ساتھ علیحدہ فرم۔“ (مسنون عبد الرزاق)

مباشرت کرنے سے پہلے دعا پڑھنا

بیوی سے مباشرت کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھنی چاہیے جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ اللہ علیہ السلام کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ:

”جب تم میں سے کوئی شخص ہم بستری کے لئے اپنی بیوی کے پاس آئے تو یہ

دعا پڑھئے:

بِسْمِ اللَّهِ الْكَلِمَةِ سَبَحَ بِهِ الشَّيْطَانُ وَجَنَّبَ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقَنَا
”اللہ علیہ السلام کے نام سے یہ عمل شروع کرتا ہوں، اے اللہ! ہم کو شیطان سے بچا اور اس سے جواولاً و عطا فرمائے بھی شیطان سے بچا۔“

محترم اسلامی بھائیو! یہ دعا ستر کھولنے سے پہلے پڑھنی چاہیے اگر ستر کھولنے کے بعد یاد آئے تو دل میں پڑھے زبان سے نہیں اور دعامیاں بیوی دونوں کو پڑھنی چاہیے۔
نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

”اگر اس مlap میں حمل تھہر گیا تو اس بچہ کو شیطان نقصان نہیں پہنچا سکے گا“

(بخاری شریف)

☆ شیطان کے نقصان نہ پہنچانے کے مطلب میں علماء نے کئی مطلب لکھے ہیں مگر ایک عمده مطلب۔ بعض علماء نے یہ بیان فرمایا کہ:

”اس بچہ کا ایمان محفوظ رہے گا۔ شیطان اس کو ایمان سے ہٹا نہیں سکے گا“

اللہ اکبر! یہ کتنی بڑی دولت ہے کہ ایک دعا کی برکت سے بچہ کا ایمان محفوظ ہو جائے

مباشرت سے پہلے نیت کرنا

دولہا ہم بستری کے وقت یہ نیت ضرور کرے کہ اس سے جوازاد پیدا ہو، ان سے مسلمانوں کی کثرت ہو، بچے کا شمار علماء صالحین اور بزرگان دین میں سے ہو۔

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”اس نیت سے مباشرت کرے کہ زناء باز رہوں گا، یہوی کا حق ادا ہوگا۔ دل کو ادھر ادھر بھٹکنے سے حفاظت ہوگی اور اولاد نیک و صالح پیدا ہوگی“

محترم اسلامی بھائیو! ان ہدایات میں دعا کرنے، نماز پڑھنے اور بچوں کی پیدائش کے لیے دعا کے واسطے کہا گیا ہے، ان ہدایات کے اندر یہ اشارہ بھی مضمر ہے کہ دولہا دہن سمجھ لیں کہ شادی اور سہاگ رات کا مقصد محض لذت حاصل کرنا اور لطف لینا نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد ایک اہم دینی ذمہ داری کی ادائیگی اور ان فونہالوں کی پیدائش ہے جس کے سریلے نغموں سے گھر بھر جائے، جو بچپن میں خوبصورتی کا پیکر ہوں اور بڑے ہو کر اپنے دین اور قوم و ملت کی خدمت کریں۔ اس طرح سہاگ رات سے ہی اسلام میاں یہوی کے اندر وہی محسن کو اجاگر کرتا ہے۔

شادی کی پہلی رات کا پہلا مlap

ہمارے معاشرے میں شادی کے موقع پر دولہا اور دہن عموماً نا تجربہ کا رہوتے ہیں اور انہیں کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ مرحلہ کیسے طے کیا جائے گا۔ بعض اوقات ناواقفیت کی بناء پر دیگر سائل کے ساتھ پرده بکارت بھی ان کے لیے ایک مسئلہ بن جاتا ہے۔

عام طور پر نئے شادی شدہ جوڑے پرده بکارت پھٹنے کے عمل سے ناواقف ہوتے ہیں۔ انہیں معلوم نہیں ہوتا کہ شادی کی پہلی رات یا ابتدائی چند راتوں میں کیا کرنا چاہیے حالانکہ یہ طبعی اور فطری بات ہے۔ ان کے دوست اور قریبی لوگ بھی انہیں تمام امور سے آگاہ نہیں کرتے، بس مذاق بازی، ہنسی تماشہ اور استہزا میں رہتے ہیں، یہ نہیں بتاتے کہ پرده بکارت ٹوٹنے کا مرحلہ بہت سخت اور تکلیف دہ بھی ہوتا ہے اس مرحلے کو خوش اسلوبی

اور آرام سے طے کرنا چاہیے۔

اس لئے ذیل میں ہم پرده بکارت کے موضوع پر گفتگو کرتے ہیں۔ اس ضمن میں چند غلط فہمیاں اور ان کے ازالے کی ترکیب بھی ذکر کی جائے گی کیونکہ یہ موضوع پیچیدہ اور اہم ہے اور اس سے نتاً واقفیت بسا اوقات طلاق کا باعث بنتی ہے کیونکہ ہمارے ہاں اکثر دلہن کی عصمت و پاکدامنی کی شہادت کے لئے یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس کا پرده بکارت دولہما کے جنسی تعلق سے پہلا ہے یا یہ پہلے ہی سے پہلا ہوا ہے۔

اس کے لئے یہ کیا جاتا ہے کہ دولہما از خود یا اس کے گھر کی عورتیں ان کے بستر پر ایک سفید چادر بچھا دیتی ہیں تاکہ پرده بکارت کے پھٹنے سے جو خون نکلے وہ اس چادر پر واضح ہو جائے۔ گویا پرده بکارت کی موجودگی کو دلہن کی عصمت اور پاکدامنی کی علامت سمجھا جاتا ہے اور بعض لوگ تو اس معاملے میں اتنا حساس ہوتے ہیں کہ اگر پرده بکارت موجود نہ ہو اور خون نہ نکلے تو وہ دلہن کی عصمت پر نہ صرف شک کرتے ہیں بلکہ نوبت طلاق تک جا پہنچتی ہے۔ لہذا شادی اگر کتواری لڑکی سے ہو اور پرده بکارت معلوم نہ ہو تو فقط اس پرده کے نہ ہونے سے اس کو تمہم نہ کرے کیونکہ پرده بکارت عورت کی عصمت و پاکدامنی کی یقینی علامت نہیں ہے۔

☆..... فقہاء نے لکھا ہے اور اطباء بھی کہتے ہیں اور اب تو جدید ریسرچ سے بھی یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ

”بعض عورتوں کا پرده بکارت یا تو شادی سے پہلے جنسی عمل کی بجائے بہت سی اور دجوہات کی بنابر پھٹ چکا ہوتا ہے مثلاً بعض مرتبہ کہیں کو دنے پھلانگنے سے یا کہیں گر پڑنے سے یا کثرت حیض کی وجہ سے یا کافی مدت تک شادی نہ ہونے سے بھی پرده بکارت ختم ہو جاتا ہے یا پھر بعض عورتوں کا پرده بکارت ہوتا ہی نہیں۔ لہذا اس بات کو بنیاد بنا کر شک و شبہ میں بتلانہ ہوں۔“

پرده بکارت نوٹنے کے سلسلے میں ہم حسب ذیل باتیں بیان کرتے ہیں۔

☆..... یہ پرده اندازم نہانی کے سوراخ میں تھوڑا سا اندر کی طرف ایک بہت پتلی جھلی کی

صورت میں ہوتا ہے۔ پہلی مباشرت کے وقت جب عضو مخصوص اندام نہانی میں داخل ہوتا ہے تو یہ پرده معمولی دباؤ سے بچت کرست جاتا ہے اور معمولی مقدار میں خون نکلتا ہے۔

اگر شادی با کرہ یعنی کنواری لڑکی سے ہو تو پہلی مرتبہ مباشرت کرنے میں اس کا پرده بکارت پھٹنے سے اسے تکلیف ہوتی ہے جس سے وہ گمراجائی ہے ایسے وقت دولہا کو زمی کا معاملہ کرنا چاہیے۔☆

جو چیزیں طویل مدت سے بند ہو، انہیں آسانی سے نہیں توڑا جاسکتا، ان کو توڑنے کے لیے زور لگانا پڑتا ہے یہی حال پرده بکارت کا ہے کہ کچھی کبھار اس کو نٹونٹنے کے سلسلے میں دولہا کو بڑا مقابلہ کرنا پڑتا ہے کیونکہ بعض عورتوں کا پرده بکارت تھوڑا اخت اور مضبوط ہوتا ہے۔ جو مباشرت میں رکاوٹ کا موجب بن جاتا ہے اس قسم کے پرده بکارت کو معمولی آپریشن کے ذریعے دور کرایا جاسکتا ہے پرده بکارت پھٹنے کے بعد خون جاری ہو جائے تو لہن کو چاہیے کہ کچھ دیر کے لئے دونوں رانیں ایک دوسری کے ساتھ اچھی طرح ملا لے اور چند منٹ لیٹی رہے اس طرح خون عموماً بند ہو جاتا ہے۔☆

پرده بکارت پھٹنے کے بعد لہن کسی نہ مرتین شے سے شرمگاہ کی صفائی کرے اور دولہا کے لیے ضروری ہے کہ وہ لہن کو شرمگاہ کی صفائی کے لیے چیزیں مہیا کرے مثلاً رولی یا کوئی نہ کپڑا اور کوئی اچھی دوا گلیسرین یا ویز لین وغیرہ کا اہتمام کرے تاکہ لہن تکلیف کے وقت اسے اپنی شرمگاہ پر لگالے۔☆

پرده بکارت پھٹنے کے بعد معمولی مقدار میں جو خون نکلتا ہے وہ پانچ منٹ یا اس سے کچھ زیادہ دیر تک جاری رہتا ہے۔ اگر یہ خون کئی گھنٹے جاری رہے تو لیڈی ڈاکٹر کی مدد لینی چاہیے۔ اور اگر دولہا یہ محسوس کرے کہ ابھی ابتدائی راتوں میں مباشرت کرنے سے لہن تکلیف سے دوچار ہو گی تو اسے چاہیے کہ جب تک لہن بالکل ٹھیک نہ ہو جائے مباشرت سے احتراز کرے۔☆

.....☆ پرده بکارت کو توڑنے میں دلہا اگر چند روز یا ہفتوں تک کامیاب نہ ہو سکے تو اسے طبیب کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور طبیب کی ہدایت کے مطابق کھانے پینے کا سلسلہ شروع کرنا چاہیے اور قوت باہ کی ادویہ اور غذا میں استعمال کرنی چاہیں مثلاً گوشت، انڈا، مچھلی، پیاز، کالی مرچ، زنجیل، پرندوں کا گوشت، دودھ، مکھن پادام وغیرہ قسم کی جو چیزیں طبیب بتائے تو استعمال میں لانی چاہئیں۔

مباشرت کرنے کا طریقہ

مباشرت، جماع، صحبت کرنا اور ہم بستر ہونا، انسان کی وہ طبیعی اور اہم ضرورت ہے کہ جس کے بغیر انسان کا صحیح طور پر زندگی گزارنا مشکل بلکہ تقریباً ناممکن سا ہے۔

اللہ ﷺ نے اس خواہش کی تکمیل کا جذبہ انسانوں میں ہی نہیں بلکہ تمام حیوانات میں بھی رکھا ہے لیکن شریعت نے انسان کی اس فطری خواہش کی تکمیل کے لیے کچھ آداب اور طریقے رکھے ہیں تا کہ انسان اور حیوان میں فرق ہو جائے۔

اسلام نے مباشرت میں انسان کو مکمل اختیار دیا ہے کہ مرد و عورت اپنی جامالت و قوامت، سہولت اور نشیب و فراز کے اعتبار سے جو طریقہ مناسب سمجھیں اختیار کریں۔

شریعت طہرہ نے شوہر کو بیوی کے پورے بدن سے ہر طرح نفع اٹھانے کی اجازت دی ہے البتہ لواط (اس کا بیان ہم اس باب کے شروع میں تفصیل سے کرائے ہیں، وہاں ملاحظہ فرمائیں) یعنی پچھلے مقام میں صحبت کرنا بیوی سے بھی حرام ہے کہ وہ جماع کرنے کا مقام نہیں، اس لئے صحبت اگلے مقام ہی میں چائز ہے اور اس کے لیے جو بھی طریقہ اختیار کیا جائے شریعت میں اسکی ممانعت نہیں۔

پہلا طریقہ جو ہر جاندار میں فطری طریقہ ہے کہ مرد اور پرہیز اور عورت نیچے ہو اور قرآن کریم میں بھی یہ طریقہ مذکور ہے۔

.....☆ اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

”جب مرد نے عورت کو ڈھانپ لیا تو اسے ہلکا سا حمل ہو گیا۔“ (سورہ العراف: ۱۸۹)

اس طریقے میں بہت سے فوائد ہیں۔

.....☆ اس طریقے سے مرد کو حرکت کرنے کا پورا موقع ملتا ہے جس سے لذت زیادہ حاصل ہوتی ہے۔ اور مرد مکمل طور پر سرگرم ہو کر مباشرت میں زیادہ لطف اور اطمینان محسوس کر سکتا ہے۔

.....☆ اس طریقے سے عورت پر تھوڑا وزن پڑتا ہے جس کی وجہ سے اس کی لذت میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کو بھی جلد فراغت ہوتی ہے۔

.....☆ یہ طریقہ استراحت کے لیے بھی مفید ہوتا ہے۔

.....☆ اس طریقے سے مرد اس طریقہ میں بہت آسانی سے عضو مخصوص کو اندازم نہانی میں داخل کر سکتا ہے۔

.....☆ اس طریقے سے مرد عورت کے ہونٹوں اور خساروں کو چوم سکتا ہے۔

.....☆ اس طریقے سے مرد عورت کے پستانوں کو سہپلا سکتا ہے۔

.....☆ اس طریقے سے اگر عورت سرگرم تعادن دیتی ہے تو وہ بھی مرد کو اپنی بانہوں میں بھر لیتی ہے۔ اور عورت اپنی دونوں ٹانگوں کو گولائی میں اٹھا کر مرد کی رانوں کو بھی سیٹ سکتی ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! بہر حال یہ طریقہ سب سے زیادہ آسان اور پر لطف سمجھا جاتا ہے اور زیادہ تر مرد اس طریقے سے مباشرت کرنا پسند کرتے ہیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ صرف اسی بیت لیعنی طریقہ کو لازمی اختیار کیا جائے اور دوسری کوئی صورت نہ اپنائی جائے۔ بلکہ میاں بیوی کو چاہیے کہ اپنی من پسند بیت سے ایک دوسرے کو آگاہ کر دیں کیونکہ بیت بد لئے اور نئی صورت اپنانے سے لطف و انبساط میں بھی فرق پڑتا ہے۔

.....☆ بعض اطباء نے ذکر کیا ہے کہ بعض بیگمات نے انہیں بتایا کہ:

”بھی ایسا لگتا ہے کہ شوہر کے بوجھ تلے دب کروہ بالکل پس جائے گی (جیسے وہ کوئی ہاتھی ہو) اور بھی تو یوں لگتا ہے کہ اس کا دم گھٹ جائے گا غرضیکہ ہر مرتبہ جماع کے دوران چند لمحے اس بھی انک خواب سے بیوی کو دوچار ہونا پڑتا ہے

اور کچھ دیر کے بعد ہی اسے رہائی نصیب ہوتی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ شوہرنے یہ سمجھ رکھا ہے کہ از روئے شرع صرف اس ایک (طریقہ) کی اجازت ہے۔ تم بالائے تم یہ ہے کہ اس بیچارے کو یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ اپنا توازن اپنے دونوں ہاتھوں پر بھی قائم کر سکتا ہے۔ یہ کیا ضروری ہے کہ اس کا پورا وزن اُسکی بیوی کے اوپر ہی انکار ہے؟

محترم اسلامی بھائیو! بہر حال اگر شوہر زیادہ موٹا ہو تو بقدر مجبوری وہ نیچے اور بیوی اوپر ہے تو اس میں کوئی مصالحتہ نہیں ہے۔ اس سے جنسی ملاب پ میں کچھ دلچسپی بڑھتی ہے اور یکسانیت سے جو بے رغبتی پیدا ہو رہی ہوتی ہے وہ دور ہو جاتی ہے۔ لیکن مباشرت کے تمام طریقوں میں ایسے طریقے بہتر ہیں جن میں مرد عورت کے اوپر ہو، اور مباشرت کے وہ تمام طریقے برے ہیں جن میں مرد نیچے چلتا ہو اور عورت اوپر ہو کیونکہ ایسی صورت میں مادہ تولید مشکل سے اخراج پاتا ہے اور بھی کبھار عضو خاص کی نالی میں مادہ تولید کے قدرے رہ جاتے ہیں جو کہ بعد میں مختلف پتختیں پیدا کروتا ہے۔ لہذا مباشرت کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ مرد عورت کے اوپر ہو۔

البتہ مرد کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنی بیوی سے مقام پیدائش میں مباشرت کرے چاہے وہ کسی بھی سمت سے ہو، آگے سے ہو یا پیچھے سے ہو۔ اس کی دلیل قرآن پاک میں اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہے۔

☆ اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

”تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو۔“ (سورہ بقرہ: ۲۲۳)

☆ حضور ﷺ نے اس کی تفسیر میں فرمایا:

”یعنی سامنے یا پیچھے کی جانب سے بشرطیکہ دخول آگے کے راستے میں کیا ہو۔“ (بخاری، مسلم)

☆ ایک روایت میں ہے کہ:

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور عرض کیا،
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہلاک ہو گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم کیوں ہلاک ہو گئے؟

انہوں نے عرض کیا۔ رات کو میں نے اپنی سواری کا رخ بدل دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت
نازل ہوئی : ”تمہاری عورت میں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح
چاہو۔ یعنی آگے سے آؤ یا پیچھے سے مگر پاخانے کے راستے اور حاضر سے بچو۔

(نسائی، ترمذی، طبرانی)

سواری سے مراد یہ ہے، مطلب یہ ہے کہ پیچھے کی طرف سے آگے جائے
پیدائش میں صحبت کی۔ ہم بستری کے وقت مرد اور پر عورت نیچے ہوتی ہے، عورت کامنہ
اوپر اور مرد عورت پر سوار ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا صورت میں چونکہ عورت کی پشت کی طرف سے
وہ اس پر سوار ہوتے، اس لئے یوں کہا کہ سواری کا رخ بدل دیا۔

☆..... ایک خاتون نے حضرت امام سلمہ رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کی بابت دریافت کیا جو اپنی
بیوی کو منہ کے بلٹا کر اس سے ہم بستری کرتا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے یہی مذکورہ آیت پڑھی۔

محترم اسلامی بھائیو! شادی کا پہلا سال تو تجربات کا سال ہوتا ہے اور بہت سے
لوگ مختلف انداز سے مباشرت کر کے ہر انداز میں فرق محسوس کرنا چاہتے ہیں۔ جب وہ
مختلف تجربات کرچتے ہیں تو بالآخر اس روائی طریقے پر جس میں عورت نیچے اور مرد اوپر
ہوتا ہے لوٹ آتے ہیں پھر بعد کے برسوں میں کبھی کبھی ملاب میں لذت پیدا کرنے اور
یکسانیت کو ختم کرنے کے لیے روائی طریقے سے ہٹ کر کوئی نیا انداز اپناتے رہتے ہیں۔

اہل عرب نے عورت کا نام لباس اور اوزار رکھا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ مرد کا
لباس وہ ہے جو اس کے لئے ستر ہو۔ اس طرح عورت کا لباس بھی وہ ہے جو اس کے لئے ستر
ہو۔ اسی بناء پر بعض فقہاء نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ جماع کے لئے بہترین صورت یہ ہے کہ
عورت نیچے ہو اور مرد اور پر ہو۔

مباشرت کرنے کے آداب

اگر جماعت کا مقصد فقط شہوت کی تمجیل ہی رکھی جائے کہ چاہے جس طرح بھی ہو تو انسان اور حیوان میں فرق ہی کیا ہو گا اس لئے اس کے آداب پر عمل شرعی حق ادا ہونے کے ساتھ ساتھ انسانی حقوق کی ادائیگی بھی ہے۔

اسلام مباشرت کو صرف حصول لذت اور جنسی تسلیم کا ذریعہ ہی نہیں سمجھتا بلکہ اگر اسلامی آداب کا خیال رکھتے ہوئے بقاء نسل اور تحفظ عفت و عصمت کے جذبہ کے تحت یہ عمل انجام دیا جائے تو اجر و ثواب کا مستحق قرار دیتا ہے۔ اس لئے اس عمل میں رغبت پیدا کرنے کے لئے پر بہت سی فضیلتیں بھی بیان کی گئی ہیں تاکہ ایک مسلمان کو اس فعل میں بھی ثواب ملے۔

مباشرت کرنے میں نیت نیک ہو

جماع جنسی خواہش کو پورا کرنے کی نیت اور ارادہ سے نہ ہو بلکہ اچھی نیت سے کیا جائے۔ مثلاً نسخ و نگاہ کو گندہ ہونے سے بچانا، یہوی کا حق ادا کرنا، اولاً دنیک صالح ہو وغیرہ امور خیر کی نیت کر لی جائے تو لطف ولذت کے ساتھ ثواب بھی ملے گا بلکہ حدیث پاک میں صدقہ کرنے کا ثواب ملنے کی بشارت بھی ملتی ہے۔

☆..... حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تمہارا اپنی بیوی سے جماعت کرنا بھی صدقہ ہے اور اس پر ثواب ملتا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک شخص اپنی بیوی سے نفسانی

خواہش پوری کرتا ہے اس میں بھی ثواب ملے گا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ اپنی خواہش کسی غلط جگہ پوری کرتا تو اس پر

گناہ نہ ہوتا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ضرور۔

فرمایا: جب گناہ سے بچنے کے لیے حلال جگہ اس کو صرف کیا تو ضرور ثواب ملے

گا۔ (مسلم)

مباشرت سے پہلے ہنسی مذاق اور جنگی کھیل کو د

مباشرت کا ایک ادب یہ ہے کہ پہلے عورت کو پیار و محبت اور بوس و کنار کے ساتھ مانوس کر لیا جائے اور اسکی تدبیر اختیار کی جائے جس سے وہ بھی مباشرت کرنے پر مائل ہو جائے۔ بنسی مذاق اور جنسی کھیل ازدواجی زندگی میں جنسی مlap کے قاصد تصور کیے جاتے

ہیں۔ مبادرت سے پہلے جنسی کھیل کھینا بھی ایک فن ہے جس پر لطف اندوزی اور کامیاب ازدواجی زندگی کی امارت کھڑی ہوتی ہے۔ اس لئے عورت کو مائل کرنے اور اس کی خواہش کو ابھارنے کی بہت سی صورتیں ہیں جو عورتوں کے مزاج اور احوال کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہیں۔ مثلاً پیار و محبت کی باتیں کرنا، بوس و کنار کرنا، بغل گیر ہونا وغیرہ وغیرہ۔

حضرت نبی کریم ﷺ نے آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے اس بات کی نہایت صراحت سے رہنمائی فرمائی۔

☆..... حضور ﷺ نے فرمایا:

”تم میں کوئی شخص اپنی عورت پر اس طرح نہ نوٹ پڑے جس طرح جانور ثوب پڑتا ہے بلکہ تمہاری درمیان ایک پیغام رسال ہوتا چاہیے۔ دریافت کیا گیا پیغام رسال کیا ہے؟ ارشاد ہوا، یوسف اور القفت کی باتیں۔“ (احیاء العلوم الدین)

اس کے بعد میان یوں کے اندر خوبصورت تحریک پیدا ہوتی ہے اور جنسی حساس اعضا میں توانائی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ جب کہ اس سے پسندیدگی، محبت اور ایک دوسرے سے رابط بروختا ہے۔

☆..... بعض ماہرین کہتے ہیں:

مثالی از واج کی علامت یہ ہے کہ کارکردگی اور عمل آراستہ، باسلیقہ اور قبولیت کے لائق ہو۔ اس اشتراک باہمی کا یہ بھی تقاضا ہے کہ دونوں کے حقوق میں مساوات ہو لطف اندوزی کے لیے جنسی عمل یعنی صحبت میں باہم یکساں اتفاق برقرار ہو۔

مبادرت سے قبل بُنی مذاق اور جنسی کھیل نہ کھینا حالات اور ہنپتی کی علامت ہے کیونکہ بُنی مذاق گہری لذت والا عمل ہے اور اس کی لذت جماع کی لذت سے کسی طرح کم نہیں، علاوه ازیں تمہید کے لیے الفاظ اور جملوں کو بڑی اہمیت حاصل ہے کیونکہ ابتداء کی ان چند گھنٹوں میں الفاظ کے استعمال سے جذبات کھلتے اور احساسات بیدار ہوتے ہیں اور پھر جسم سے زیادہ دل اثر اور تاثیر کا حامل ہوتا ہے۔

☆..... علم نفیات کے خصوصی ماہرین کے ایک فرد نے جنیات پر مشتمل اہم مسائل کو

ہنسی مذاق اور لڑکوں سے گفتگو کے زیر عنوان اس طرح نقل کیا ہے، وہ کہتا ہے کہ:
 ”مرد عورت کے ساتھ ہنسی اور دل بستگی کی باتیں اس طرح بھی نہ کرے کہ وہ
 ایک بار اس کی طرف شادی کے بعد مائل ہو جائے اور بس۔ بلکہ یہ ضروری ہے
 کہ مرد ہر وصال کے موقع پر اس کی طرف مائل ہو، اس کے ساتھ لطف انداز اور
 ملذہ ہو کیونکہ ہر بار کا وصال نہ نویلی شادی کے متراوف ہوتا ہے۔“

محترم اسلامی بھائیو! جنسی مlap سے لطف انداز ہونے کے لیے ہر مرتبہ باہم
 ہنسی مذاق اور جنسی کھیل بے حد ضروری ہے۔

کیونکہ جب بے زبان جانور ہر مرتبہ اس طرح کی حرکتیں دھراتے ہیں تو انہیں
 کو بھی بدرجہ اولیٰ یہی سب کچھ کرنے میں مصائقہ نہیں ہے بلکہ وہ اس کا کہیں زیادہ
 حقدار ہے، اس لئے جو لوگ اس نکتہ کی طرف توجہ نہیں دیتے وہ جانوروں سے بھی گئے
 گزرے ہیں اس لئے کہ جانور پھر بھی ہر lap سے پہلے اپنی دانست میں خوش قعلی اور دل
 گلی کرتے ہیں۔

جانوروں کے کھیل کو دیکھنے والی بات چلی تو اس مناسبت سے امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کی
 ایک تحریر پیش کی جاتی ہے جو آپ نے اپنی کتاب ”لطائف اذ کیاء“ میں درج کی ہے۔

☆..... آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے یوں ذکر کیا ہے کہ:

”تر چڑیا پہلے اپنی ماڈہ کو راغب کرتا ہے، اس کو بلاتا ہے لیکن ماڈہ چڑیا بے التفاتی
 کرتی ہے اور مزید بلانے کا موقع دیتی ہے۔ پھر کچھ زم پڑتی ہے لیکن پھر رک
 جایا کرتی ہے۔ پھر آگے بڑھتی ہے اس کے بعد دونوں ایک دوسرے سے گلے ملتے
 ہیں، اپنی زبان میں پیار کی باتیں کرتے ہیں اور ایک دوسرے کا بوسائیتے ہیں، ہم
 سمجھتے ہیں کہ بہترے شوہروں کو چڑیوں اور دوسرے جانوروں کے ان
 مدرسوں میں عشق و محبت کا یہ گریکھنا چاہیے۔“

شوہر کو چاہیے کہ ہونٹوں سے ہونٹوں کو دعوت دے۔ جب اس کی شریک زندگی
 اس اشارے پر لبیک کہے تو اپنی چستی اور سرگرمی کو یہیں محدود نہ کر لے بلکہ اب ہونٹوں سے

آگے بڑھے اور لعاب سے لعاب کا تبادلہ کرے۔ یہ گریجی بے حد ہیجان خیز اور نشاط انگریز ہے اس سے جنسی جذبات امنڈ کرتے ہیں اور یہ کوئی برائیں بلکہ ہوتا یہ چاہیے کہ ہونٹ سے کان، گردن اور گلے کی طرف مرد اپنی توجہ منعطف کرتا رہے کیونکہ عورت کے جسم میں شہوت کا مرکز مختلف اعضاء میں ہوتا ہے جن کے چھونے اور ملنے سے اس کی شہوت ابھرتی ہے اس لئے شوہر کو اس کی طبیعت و فطرت کا اندازہ لگا کر اقدام کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس سے غفلت برتنے کے نتیجے میں عورت کو تنگی لاحق ہوگی، اس کی ناگواری بڑھے گی اور اس کو جسمانی اور نفسیاتی خطرات کا اندریشہ ہوگا۔ اس لئے شوہر کو چاہیے کہ اپنی بیوی کے دل میں محبت کی جوت جگائے، اس کے دماغ کو متاثر کرے، اس کے دل میں اپنے آپ کو بسائے تاکہ بغل گیر ہونے کے لیے اس کے جذبات برائیختہ ہوں اور وہ پورے طور پر آمادہ ہو جائے۔

بیوی اگر مباشرت کرنے پر آمادہ نہ ہو تو؟

اگر کسی وقت عورت مباشرت کے لیے کسی وجہ سے آمادہ نہ ہو تو شوہر کے لئے راہنمایا صولی یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی سے زبردستی کرنے کی بجائے اس کے خاص اعضاء کا ماس کر کے اس کو مباشرت کے لیے تیار کرے۔ اس لئے میاں بیوی دونوں کو ایک دوسرے کے خاص اعضاء کا علم ہونا ضروری ہے کہ ازدواجی زندگی میں اس کی بڑی اہمیت ہے کیونکہ مباشرت سے قبل عورت اور مرد کے خاص اعضاء کا ماس کرنا بہت ضروری ہے، اس سے مرد اور عورت کا جنسی نظام بیدار ہو جاتا ہے اور ان کے جنسی غددوں اپنا کام کرنا شروع کر دیتے ہیں جس سے مباشرت کرنے میں آنسانی پیدا ہو جاتی ہے۔

اس لئے نئے شادی شدہ افراد کو چاہیے کہ شادی کے ابتدائی دنوں میں وہ ایک دوسرے کے خاص مقامات کے بارے میں واقفیت حاصل کر لیں اور اس سلسلے میں وہ ایک دوسرے سے کھل کر بات چیت کریں کیونکہ لاعلمی میں رہنے سے بہتر ہے کہ وہ کسی ہیچ کچا ہٹ کے بغیر ایک دوسرے کو اپنے خاص اعضاء و مقامات کے بارے میں معلومات فراہم کریں تاکہ وہ اجھنوں اور پریشانیوں سے محفوظ رہ سکیں اور اپنی ازدواجی زندگی کو خوشگوار بن سکیں۔

عورت اور مرد کے حاس اعضاء

عورت میں جو مقامات حاس ہوتے ہیں ان میں بظر، چھوٹے لب، سیون، مقعد، سین، منہ، کوئی، رانیں اور پستان وغیرہ شامل ہیں۔

یہ عورت کے حاس ترین اعضاء ہیں ان کو چھوٹے، دبانے یا ملنے سے عورت میں بہت جلد ہیجان پیدا ہو جاتا ہے لیکن ان کو بہت زیادہ اور دریک چھیڑنا بھی اچھا نہیں ہوتا، اس سے عورت میں بہت بے چینی اور بیتا بی پیدا ہو جاتی ہے جو کہ اسے ناگوار گزرتی ہے۔

نسوانی اعضاء میں چھاتیاں بہت ہی حساس تصور کی جاتی ہیں اور نپلز خاص طور پر بہت حاس ہوتے ہیں۔ چھاتیوں پر ماس عورت کو جنسی طور پر بہت جلد بیدار کر دیتا ہے۔ مگر فطری طور پر عورتوں کی طبائع مختلف ہوتی ہے اس لئے بعض عورتیں ایسی ہوتی ہیں جن کی چھاتیاں حاس نہیں ہوتیں۔

(ہوتث، زبان یا منہ کا اندر وہی حصہ بھی جنسی اعتبار سے اتنا ہی حاس ہوتا ہے جتنے کہ بعض دوسرے جنسی اعضاء کو لہنے اور راتوں کی اندر وہی اطراف بھی جنسی اعتبار سے حاس ہوتی ہیں۔

مرد اپنے مختلف اعضاء کو ماس کے لیے حاس بنالیتے ہیں۔ ان اعضاء میں آنکھیں، کان، گردن، بغلیں، ناف، پیٹ، کمر، ریڑھ کی ہڈی کا نچلا حصہ، سرین، زیر ناف حصہ، جبل الزہرہ سینے کی اطراف، گھنے، گھنٹوں کی پچھلی جانب، پنڈلیاں اور پیروں کے تکوے شامل ہیں۔ بعض مرد سر کے بالوں میں آہستہ آہستہ انگلیاں پھیرنے سے تحریک محسوس کرتے ہیں۔

مباشرت کے لیے عورت کو آمادہ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ مرد اس کے حاس مقامات اور اعضاء کا ماس کرے۔ اس مقصد کے لیے وہ اپنے ہاتھ یا ہونٹ کا استعمال کر سکتا ہے۔ جن اعضاء پر بوسہ دینے سے عورت میں ہیجان پیدا ہوتا ہے ان میں ہونٹ، آنکھیں، کاتوں کی لوئیں، گردن، بھوڑی، گال، چھاتیاں اور ان کی درمیانی جگہ اور

ہر وہ جگہ شامل ہے جہاں عورت کو بوسہ پسند ہو۔ گردن کا بوسہ عورت میں گدگدی پیدا کرتا ہے اور اس کی طبیعت کو بثاش کرتا ہے۔

ساس کے دوران بیوی کو بھی چاہیے کہ وہ غیر ضروری شرم کو ترک کر دے اور ساس کے دوران شوہر کی حرکات کا پورا پورا ساتھ دے اور جو لایا خود بھی آگے بڑھے۔ اور شوہر کی گردن، کانوں کی لوؤں اور شانوں کا بوسہ لے اور اپنی انگلیاں آہستہ آہستہ اس کی کمر پر پھیرے۔ اس طرح ساس کے دوران شوہر اور بیوی کا عمل ظاہر کر دے گا کہ کس حرکت کو طول دی جائے اور کوئی حرکت بند کر دی جائے۔

ساس کے دوران مرد کو چاہیے کہ وہ یہ عمل مسلسل جاری رکھے اور اس میں کسی طرح کا وقفہ نہ آنے دے کیونکہ لباس کو جسم سے الگ کرتے وقت اگر کوئی بٹن، ہٹک یا گرد پھنس جائے تو اس سے میاں بیوی کی طبیعت میں ناگواری پیدا ہو جاتی ہے اور جذبات سرد پڑنے لگتے ہیں۔ اس قسم کی ناگوار صورتحال کو روکنے کے لیے ایسے کپڑے زیب تن کرنے چاہئیں جن کو وقت ضرورت بآسانی جسم سے الگ کیا جاسکے۔ اور جب تک بیوی تیار نہ ہو جائے اپنے جذبات کو قابو میں رکھے اور دخول کرنے میں مشغول نہ ہو، جس کی ایک صورت یہ ہے کہ اپنے ذہن کو دوسرے خیالات کی طرف لے جائے۔ مباشرت اور اس کی لذت سے ذہن کو خالی رکھے اور جو نبی بیوی تیار ہو جس کا اظہار وہ خود ہی مختلف حرکتوں سے کر دیتی ہے مثلاً شوہر کے قریب ہوتے جانا، آنکھوں میں خمار پیدا ہونا، شوہر کے بدن پر ہاتھ پھیننا، شوہر کو چوم لینا، انگڑائی لے کر اپنے بدن کے محاسن ظاہر کرنا وغیرہ تو ملاب پ یعنی دخول کا آغاز کر دے۔

عورت جب انزال کے قریب ہوتی ہے تو اس وقت پستانوں کا چوتا اس کے انزال میں بہت معاون ثابت ہوتا ہے۔

بیوی کے پستان چونا؟

بیوی کے پستان چونا جائز ہے۔ مگر اس مسئلہ میں عوام الناس میں کچھ غلط فہمیاں بھی پائی جاتی ہیں اس لئے ہم یہاں ان اکا ازالہ اور اس مسئلہ اس کی مختصر وضاحت کرتے ہیں۔

.....☆ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بیوی کے پستان چونے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے یہ بات غلط ہے کیونکہ قرآن و حدیث میں کہیں نہیں لکھا کہ ایسا کرنے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔

.....☆ اگر بیوی کے پستان چوتے ہوئے دودھ منہ میں چلا جائے تو اس سے نکاح نہیں ٹوٹا اور نہ ہی رضاعت کا حکم ثابت ہوتا ہے کیونکہ رضاعت کا حکم پیدائش کے بعد پہلے دو سالوں کے اندر دودھ پینے کے متعلق ہے۔

.....☆ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پستان چو سے تو یہ جائز ہے البتہ اس بات کا لحاظ نہایت ضروری ہے کہ دودھ حلق میں نہ جائے۔

.....☆ اگر بیوی کے پستان چوتے ہوئے دودھ منہ میں آجائے تو اسے تحکم دینا چاہیے، کیونکہ مرد کے لئے بیوی کا دودھ پینا حرام ہے یعنی بیوی کا دودھ پینا حرام ہے پستان چونا حرام نہیں۔

محترم اسلامی بھائیو! بیوی کے پستانوں کو چونا شرعی اعتبار سے تو جائز ہے لیکن طبی نقطہ نظر سے پچ کی پیدائش کے بعد جب عورت پچ کو دودھ پلاتی ہے تو پستانوں کو چوتا نقسان دہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ لعاب میں کئی طرح کے جراثیم ہوتے ہیں جو پستانوں میں سراحت کر سکتے ہیں اور اس سے انفیکشن ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

مباشرت میں جب تک بیوی کو فراغت نہ ہو

مباشرت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ جب تک آپ کی بیوی کی فراغت کا اطمینان نہ ہو جائے اس سے الگ نہ ہوں۔ شوہر کا بیوی کے فارغ ہونے سے پہلے الگ ہو جانا صحت کے اعتبار سے بھی مضر ہے۔ اس لئے شوہر کو چاہیے کہ جب اپنی ضرورت پوری کر لے تو بیوی کے پاس سے فوراً نہ ہے کیونکہ اس سے بھی بیوی کو تشویش لاحق ہوتی ہے بلکہ مرد اس کے پاس تادیر موجود رہے اور جب یقین ہو جائے کہ بیوی کو بھی فراغت ہو چکی ہے تو بیوی سے الگ ہوں۔

عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ مرد جلد فارغ ہو جاتا ہے اور عورت کو فراغت نہیں ہوتی جس کی وجہ یہ ہے کہ جنسی طور پر ہر مرد و عورت کے جذبات و احساسات ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں، مرد گرم طبیعت ہوتا ہے اور اس کے اعضاء ظاہر ہوتے ہیں اور اس کے جذبات پر کشش عورت کو دیکھتے ہی فوراً بھڑک اٹھتے ہیں اور وہ بنیادی طور پر منزل ہو کر جنسی تسلیم چاہتا ہے اس لئے وہ جلد فارغ ہو جاتا ہے جبکہ عورت جنسی خواہش اس وقت زیادہ محسوس کرتی ہے جب آہستہ آہستہ اس کے جذبات کو ابھارا جائے اور آخری وقت تک اسے مشتعل رکھا جائے۔ کیونکہ عورت فطری طور پر مرجوب طبیعت ہے اور اس کے اعضاء جنسی پوشیدہ ہوتے ہیں، اور اس کی جنسی خواہش دھیرے دھیرے بیدار ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے انزال میں دریگتی ہے۔ مرد کو چاہئے کہ اپنی فراغت کے بعد عورت کے فارغ ہونے کا انتظار کرے اور اسی حالت پر برقرارر ہے۔ فراغت کی ایک علامت یہ ہے کہ عورت کی گرفت میں جوش ہوت کی حالت میں تھی ختم ہو کر بعدن میں ڈھینلا پن آجائے۔

مبادرت کے بعد ہنسی مذاق اور جنسی کھیل

حضور نبی کریم ﷺ نے جس ہنسی مذاق اور کھیل کو دکی طرف اشارہ کیا، اس پر گفتگو ختم کرنے سے پہلے ہم اس طرف توجہ دلانا بھی مناسب سمجھتے ہیں کہ صحبت کے بعد بھی ہنسی مذاق کے سلسلہ کو جاری رکھنا چاہیے۔

☆ جنسیات کے ایک خصوصی ماہر نے کہا ہے کہ:

”جنسی مlap کے حق میں بعد کے اس مزاج کو بھی بڑی اہمیت حاصل ہے لیکن افسوس کہ عام طور پر اس سے غفلت بر لی جاتی ہے۔ چنانچہ اکثر شوہروں کی عادت یہ ہے کہ صحبت سے فارغ ہونے کے بعد بیوی سے فوراً دور ہو جاتے ہیں۔ یہ جہالت اور لاپرواہی ہے کہ مرد ایک طرف منہ کر کے گہری نیند کی آغوش میں چلا جاتا ہے۔ جب کہ دوسری طرف بیوی ایک قسم کی تہائی محسوس کرتی ہے، کیونکہ اس کے جذبات رفتہ رفتہ سرد پڑتے ہیں۔ اس طرح شوہر محض اپنی

نادانی سے خیرگالی کی سب سے بہتر گھڑی سے خود کو محروم کر لیتا ہے اور یہوی کو بھی ملذذ ہونے کے اہم موقع سے دور رکھتا ہے کیونکہ یہ ساعت بھی آپس کے اشتراک اور پیار و محبت کی گھڑی ہوتی ہے۔ اس وقت بھی عورت دل نشین بات چیت، بوس و کنار اور نرم و لطیف مزاج کو اتنا ہی چاہتی ہے جتنا جسمانی قرب اسے عزیز ہوتا ہے۔“

محترم اسلامی بھائیو! اس لئے شوہر کو چاہئے کہ صحبت کے بعد یہوی کو اچھی طرح لطف انداز کرے۔ بنسی مذاق اور مناسب کھیل سے اس کی خواہش کو تسلیم کا سامان بھم پہنچائے۔ اتنا بھی کافی ہے کہ اس سے زمی اور محبت سے بات چیت کرے۔ بلکہ ہلکے ہلکے بوسے اس کے رخسار پر ثابت کرتا رہے۔ نرمی سے اسے بھینچے اور آغوش میں سیٹئے رہے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ جس قسم کی محبت کی توقع مرد ہو رت سے کرتا ہے، اس قسم کی توقع عورت مرد سے کرتی ہے۔ اگر عورت کو سیرابی نہیں ہوئی اور اس حال میں مرد الگ ہو گیا تو عورت کے دل میں مکمل جنسی تسلیم نہ ہونے کی وجہ سے بجاۓ محبت کے نفرت پیدا ہوگی اور اگر ہر مرتبہ یہی قصہ چلتا رہا تو خطرہ ہے کہ وہ اپنی خواہش کی تخلیکے لیے کوئی اور راہ تلاش نہ کرے۔

مباشرت کے وقت پر وہ کے اہتمام کی تاکید

مباشرت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ مباشرت میں حتی الامکان پر وہ کا اہتمام ہونا چاہیے یہ ایسا کھوفہ ہونا چاہیے جس میں کوئی دوسرا نہ ہو، بلکہ نادان بچہ بھی نہیں ہونا چاہیے، اگر بچہ سویا ہوا ہو تو الگ بات ہے۔ اسی طرح کلام پاک یادی نی کتابیں ہوں تو ان پر کپڑا ذال دیا جائے۔ نیز جماع کے وقت بالکل بیگنا ہونا اچھا نہیں بلکہ بقدر ضرورت ستر کھولنا چاہیے اور باقی بدن پر کپڑا اور غیرہ ذال لینا چاہیے کیونکہ حضور مسیح ﷺ نے عربیانی سے منع فرمایا ہے۔

☆..... حضرت عبد اللہ بن سر جس رض سے روایت ہے کہ حضور مسیح ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے ہم بستر ہو تو اپنی اور بیوی کی سرین پر کپڑا ذال لے اور گدھے کی طرح بالکل برہنہ نہ ہوں“۔

☆ ایک اور جگہ حضور ﷺ نے فرمایا:

”نگے ہونے سے پر ہیز کرو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ فرشتے رہتے ہیں جو بھی تم سے علیحدہ نہیں ہوتے سوائے رفع حاجت کے وقت اور جب مرد اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے پس تم ان سے شرم کرو اور انکی عزت کرو۔“ (ترمذی شریف)

محترم اسلامی بھائیو! اس حدیث میں صرف دو موقع پر ستر کھولنے کی اجازت دی گئی ہے، رفع حاجت کے وقت اور جنسی تعلقات قائم کرتے وقت۔ رفع حاجت کے وقت آدمی بالکل بے ستر نہیں ہوتا بلکہ بقدر ضرورت ہی اپنا ستر کھولتا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنسی تعلقات قائم کرتے وقت بھی مرد و عورت کو بقدر ضرورت ہی اپنا ستر کھولنا چاہیے۔

☆ بستان میں لکھا ہے کہ:

”نگے ہونے سے اولاد بے حیا بیدا ہوتی ہے۔“

محترم اسلامی بھائیو! ایسے تو میاں بیوی کو ایک دوسرے کا پورا بدن دیکھنا جائز ہے کوئی گناہ نہیں مگر بلا ضرورت اچھا نہیں۔

☆ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

”اپنی بیوی اور اپنی اونٹی کے سواہر کی سے اپنا مقام ستر چھپا کر رکھو۔“

(ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

☆ ابن عروہ حنبلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

”میاں بیوی کے لئے ایک دوسرے کے سارے بدن کو دیکھنا اور چھونا جائز ہے حتیٰ کہ شرمنگاہ کو چھونا بھی جائز ہے کیونکہ شرمنگاہ سے ہی تو وہ (بیوی) سے فائدہ اٹھاتا ہے لہذا بقیہ بدن کی طرح شرمنگاہ کو دیکھنا اور چھونا بالکل جائز ہے۔“

(الکواکب)

☆ شرمنگاہ کو دیکھنا مکروہ ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ:

”میں نے رسول اللہ ﷺ کے مقام پرده کو نہیں دیکھانہ آپ ﷺ نے میرا ستر زندگی بھر دیکھا۔“

مباشرت کے وقت احترام قبلہ

مباشرت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ مباشرت کے موقع پر قبلہ رخ نہ ہونا چاہیے کہ یہ احترام قبلہ کے خلاف ہے۔ یعنی بوقت مباشرت نہ سر قبلہ کی طرف ہو اور نہ پاؤں قبلہ کی طرف ہو۔ مباشرت کے علاوہ بھی جب انسان کا ستر کھلا ہو تو منہ اور پیٹھ قبلہ رونہ کرے۔

مباشرت کے وقت بولنا

مباشرت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ عین صحبت کی حالت میں بولنا بھی مناسب نہیں۔

.....☆
بستان میں لکھا ہے کہ:

”صحبت کے وقت باتیں کرنے سے بچ کے گونگے پیدا ہونے کا خوف ہے۔“

مباشرت کے وقت غیر عورت کا خیال

مباشرت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ مباشرت کے وقت اپنی بیوی کے علاوہ کسی غیر عورت سے مباشرت کرنے اور لطف انداز ہونے کا خیال نہ ہن میں نہیں ہونا چاہیے ورنہ یہ بھی زنا کے متادف ہو گا اور اس طرح ارزال بھی جلد ہو جاتا ہے۔ (یہ ایک مرض ہے اس کا بیان ہم حصہ دوم میں کر آئے ہیں وہاں ملاحظہ فرمائیں)

اگر شوہر کو سرعت ارزال کا خطرہ ہو تو بوقت مباشرت ذہن اس طرف نہ رکھ تو جلدی ارزال نہ ہونے میں مفید ثابت ہو گا یعنی جماع کرتے وقت ذہن میں مباشرت کا خیال نہ ہو کہ اس سے بیوی کی جنسی خواہش کو مکمل کرنے میں مدد ملے گی۔

شوہر اگر دوبارہ مباشرت کرنا چاہے تو؟

مباشرت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ شوہر کو اگر دوبارہ مباشرت کرنے کی خواہش ہو اور غسل یا وضو سے فارغ ہو چکا ہو تو دوبارہ مباشرت کرنے میں مصالحت نہیں لیکن اگر بھی غسل نہ کیا ہو اور پھر مباشرت کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ پہلے شرم گاہ کو دھو لے، کیونکہ

حدیث میں آتا ہے کہ استخاکر کے اعضاء کو دھوکر و ضوکر کے سوئے اس سے پاکیزگی بھی حاصل ہوگی اور دوبارہ جماع کرنے میں نشاط پیدا ہوگا۔

☆ حضرت ابوسعید رض سے مردی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:
”جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کر لے پھر وہ دوبارہ صحبت کا ارادہ کرے تو اسے ضوکر لینا چاہیے۔“ (صحیح مسلم شریف)

☆ مستدرک الحاکم میں اس حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ:
”اس سے دوبارہ جماع کے لئے خوب چستی پیدا ہو جاتی ہے۔“

☆ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:
”ایسا کرنے سے عضو میں تو اتنا آتی ہے اور ازسرنو چستی پیدا ہوتی ہے۔“
محترم اسلامی بھائیو! اگر کسی وجہ سے وضو نہ ہو سکے تو کم از کم تجمیم کر لے یادوں
اپنے جنسی اعضاء الگ الگ کپڑے سے صاف کر لیں تاکہ کچھ درجہ میں تو پاکی حاصل
ہو جائے لیکن جماع سے فارغ ہونے کے بعد جب تک بدن گرم رہے مختنڈی ہوانہ کھانی
چاہیے اور فوراً ہی مختنڈا پانی وغیرہ بھی استعمال کرنا صحت کے لیے مضر ہے، البتہ کوئی پلکی مقوی
چیز کھائے میں حرج نہیں۔ بہر حال دوبارہ جماع کرنے سے پہلے بھی اسباب نشاط اختیار
کریں اور بیوی کو پیار و محبت کے ذریعہ پوری طرح تیار کریں۔

جنسی مlap میں کتنا وقفہ ہو؟

اکثر لوگ یہ جانتے کہ خواہشمند ہوتے ہیں کہ ایک جنسی مlap کے بعد دوسرے
جنسی مlap میں کتنا وقفہ ہونا چاہیے؟ اس سلسلے میں بہت سے مفکروں، معالجوں اور
دانشوروں نے اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا ہے لیکن اگر اسے طبی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو
کوئی اگر مہینے میں ایک بار کی اجازت دیتا ہے تو دوسرا سال میں ایک بار کی۔ لیکن اس میں
کہیں بھی دوآدمیوں میں اتفاق نہیں پایا جاتا اور اگر اسے سائنسی نقطہ نظر سے بھی دیکھا
جائے تو جنسی Mlap میں وقفے کے لیے کوئی باقاعدہ اصول مقرر نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس کا

انحصار ہر شخص کی اپنی عمر، صحت، جسمانی حالت، طبیعت اور خواہش پر منحصر ہے۔
 ☆..... جنسی ملáp میں وقفع کے سلسلے میں سائنس دانوں نے یہ طے کیا ہے کہ
 ”جتنے وقفع کے بعد میاں بیوی مباشرت میں تھکان یا کمزوری محسوس نہ
 کریں اور رات کو مباشرت کے بعد دن میں ان کے کام کا ج کا حرج نہ ہوتا
 ہو، ان کے لئے وہی وقفع موزول ہے۔“

محترم اسلامی بھائیو! اگر مباشرت کے بعد تھکن محسوس ہو تو یہ جنسی ملáp میں
 زیادتی کی علامت ہے اس لئے جنسی ملáp لمبے وقفع کے بعد کرنا چاہیے اور جب جنسی
 ملáp کے بعد فرحت اور سکون محسوس ہو تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ جنسی ملáp میں زیادتی
 نہیں ہو رہی۔

جنسی ملáp میں استرا و قفعہ ہو

جنسی ملáp میں وقفع کے سلسلے میں مندرجہ ذیل دو باتیں ہمیشہ ذہن میں رکھنی چاہیے۔
 ☆..... پہلی بات تو یہ ہے کہ مباشرت اس وقت کرنی چاہیے جب جنسی ملáp کی فطری و
 بھی خواہش موجود ہو، کیونکہ جب تک بھی خواہش پیدا نہ ہو جماع کرنا صحت کے
 لیے نقصان دہ ہے۔ اور بھی خواہش کی علامت یہ ہے کہ اعضاے شہوت کو
 حرکت دیئے بغیر اور ذہن کو صحبت کی طرف منتقل کیے بغیر شہوت پیدا ہو تو سمجھو بھی
 شہوت ہے درست نہیں۔

☆..... دوسری بات یہ ہے کہ جنسی ملáp میں ہمیشہ اعتدال سے کام لینا چاہیے کیونکہ
 جنسی ملáp کی کثرت سے اس فعل کا لطف زائل ہونے لگتا ہے اور فریقین
 آکتے لگتے ہیں۔

محترم اسلامی بھائیو! اس سلسلے میں شوہر کو تھاطر رہنا چاہیے کیونکہ مباشرت میں
 پیش قدمی وہی کرتا ہے، لہذا اسے اس بات کا پورا دھیان رکھنا چاہیے کہ جتنے وقفع کے بعد
 وہ اپنی بیوی کے ساتھ مباشرت کرتا ہے وہ اس کی صحت کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اتنے
 وقفع میں اسکی بیوی میں بھی جنسی خواہش پیدا ہوتی ہے یا نہیں۔ کیونکہ اکثر شوہروں سے یہ

غلطی ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی بیوی کی مرضی جانے کی کوشش نہیں کرتے اور اپنی خواہش پوری کرنے کے درپے ہوتے ہیں اس طرح مبادرت میں بیوی کا تعاون حاصل نہ ہونے کی وجہ سے شوہر کو مبادرت میں فطری لذت حاصل نہیں ہوتی اس طرح دونوں فریقین اکٹا ہٹ کاشکار ہو جاتے ہیں۔

☆..... جنسیات کے جدید ماہر ہیولاک کا قول ہے کہ:

”مبادرت میں اتنے وقت کا وقفہ ہو کہ ہر محبت میں نیا پن محسوس ہو۔“

محترم اسلامی بھائیو! جب تک بھیجنے سے باہمی رومان پیدا نہ ہو، چھوٹے سے بھلی کی نہ دوڑ جائے اور اضطراب کی کیفیت طاری نہ ہو تب تک مبادرت مکمل اور دو طرفہ نہیں کہی جاسکتی۔ اور یہ بات تب ہی ممکن ہے جب مبادرت کچھ وقفے سے کی جائے جیسے شادی کے کچھ ابتدائی دنوں میں یا بیوی کے کافی دن بعد میکے سے لوٹنے پر یا شوہر کے لمبے سفر سے واپس آنے پر، مبادرت میں عام دنوں کی نسبت زیادہ لذت ملتی ہے۔ لہذا جنسی ملاپ کے وقفے کو تھوڑا سا بڑھا دینا بہتر ہے لیکن کوئی میاں بیوی اگر عنک دن کے وقفے سے مبادرت کرتے ہیں تو اگر وہ اس وقفے کو بڑھا کر پانچ، چھ دن کا کروں تو یقیناً مبادرت میں زیادہ کشش اور لذت پیدا ہو جائے گی۔

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ میاں بیوی میں سے کسی ایک کو زیادہ خواہش ہوتی ہے اور دوسرے کو کم۔ ایسا بھی ممکن ہے کہ کوئی عورت ہفتے میں صرف ایک مرتبہ ہی جنسی ملاپ سے مطمئن رہے۔ مگر کوئی عورت ایسی بھی ہو سکتی ہے کہ جس کے لیے ہفتے میں ایک بار جنسی ملاپ ناکافی ہو اور وہ زیادہ مرتبہ ملاپ کی خواہشمند ہو اور یہی حال مرد کا بھی ہو سکتا ہے۔ ازدواجی زندگی میں میاں بیوی کے درمیان مکمل جنسی ہم آہنگی تھی ممکن ہے جب دونوں میں برابر وقفے کے بعد جنسی ملاپ کی خواہش پیدا ہو۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو تو اپنے دل میں دوسرے کے بارے میں کوئی بدگمانی پیدا نہیں کرنی چاہیے۔

☆..... اطباء لکھتے ہیں کہ:

”ایک مہینہ میں ایک ہی مرتبہ اسے اختیار کیا جائے اور اگر زیادہ تقاضا ہو تو دو مرتبہ اور اگر اس پر بھی اطمینان نہ ہو تو پھر ہفتے میں ایک بار“

ہفتہ میں ایک مرتبہ جماع کرنا حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں جمع کی شب میں جماع کا غسل وغیرہ کر کے جمع کی نماز پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

☆..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص جمعہ کے دن غسل جنابت کرے پھر نماز جمعہ کے لئے آئے تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے ایک اوٹ کی قربانی کی، پھر جو دوسری گھنٹی میں جمعہ کے لئے آئے وہ ایسا ہے جیسے اس نے گائے کی قربانی کی، پھر جو تیسرا گھنٹی میں آئے وہ ایسا ہے جیسے اس نے مینڈھے کی قربانی کی اور جوچھی گھنٹی میں آیا اس نے مرغی صدقہ کی اور جو پانچویں گھنٹی میں آیا اس نے انڈے کا صدقہ کیا۔“

(بخاری شریف)

بہر حال اگر تقاضا اس سے بھی زیادہ کا ہو تو ہفتہ میں دو مرتبہ اختیار کیا جائے۔

کیونکہ ایک صحت مند مردوں کی سے منی عام طور پر جنسی ملáp کے بعد تین روز میں بھر جاتا ہے اور اس میں صحت مند خلیوں کی تعداد عرجنگ پر ہوتی ہے۔ اس لئے صحت مند مردوں کو یہ مشورہ دیا جاسکتا ہے کہ وہ جنسی ملáp میں کم از کم تین روز کا وقفہ ضرور رکھیں۔

شادی کے ابتدائی دنوں میں میاں یہوی عموماً کثرت سے مباشرت کرتے ہیں بعض لوگوں کی شادی کوئی سال گزر جانے کے باوجود یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ لیکن بعض جوڑوں میں جنسی ملáp کی رغبت کافی کم ہو جاتی ہے لہذا جنسی ملáp کے سلسلے میں دوسرے لوگوں کی مثال اپنے سامنے نہیں رکھنی چاہیے۔ اگر دوسرے لوگ کثرت سے مباشرت کرتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کی نقل کی جائے، ایسا کرنا نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ مباشرت میں کمی بیشی ایک انفرادی معاملہ ہے۔ لہذا شادی کے ابتدائی دنوں کو چھوڑ کر بعد کے دونوں میں ہفتہ میں دو مرتبہ سے زیادہ ہم بستری کرنا مناسب نہیں۔

☆..... ”بستان“ میں لکھا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

”جو شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ اس کی صحت اور تندرستی زیادہ عرصہ تک قائم رہے تو اس کو چاہئے کہ صحیح اور رات کو کھانا کھایا کرے، قرض سے سبد ووش رہے، ننگے پاؤں نہ پھرائ کرے اور یہوی سے قربت کم کی جائے۔“

جنسی ملأپ میں کثرت کے نقصانات

جیسا کہ کثرت مباشرت کے موضوع پر باب دوم میں گفتگو ہو چکی ہے مگر یہاں قارئین کی مزید آگاہی کے لئے جنسی ملأپ میں وققے سے متعلق کچھ اور نقصانات بیان کیے جاتے ہیں تاکہ اس فعل میں اعتدال اختیار کیا جائے۔

☆..... ہر رات میں یا ایک ہی رات میں بار بار مباشرت کرنا صحت کے لیے بہت ہی مضر ہے کیونکہ فعل مباشرت سے قوت جسمانی کا جس قدر زیاد ہوتا ہے دیگر کسی جسمانی فعل سے نہیں ہوتا۔ بالخصوص آج کے دور میں جب کہ قوی بالکل کمزور ہو گئے اور نہ غذا میں خالص ہیں اس لئے بار بار مباشرت کرنا انسان کی جوانی کو بہت جلد ختم کر دے گا۔ ایک مرتبہ مباشرت کرنے سے منی کی کثیر مقدار خارج ہوتی ہے اور منی کی تیاری میں اچھی غذا کا کثیر حصہ صرف ہوتا ہے، تو اس طرح اچھی غذا کی ایک بہت بڑی مقدار ایک مرتبہ مباشرت کرنے میں چلی جائے گی۔ اور اس کی وجہ سے صحت پر بہت جلد اثر پڑے گا اور آدمی مختلف بیماریوں کا شکار ہو جائے گا۔ جن میں ایک اہم بیماری سرعت انزال ہے اور آدمی جب سرعت انزال کے مرض میں بنتا ہو گا تو جماع کی لذت اور اس کے لطف میں بھی کمی ہو جائے گی اور عورت کی تسلیم نہ کر پانے پر آپس میں رنجش شروع ہو جائے گی۔

☆..... کثرت انزال سے مادہ منویہ کمزور اور پتلا ہوتا چلا جائے گا جس کا اثر اولاد پر بھی پڑے گا کہ وہ کمزور اور ضعیف الخلق ت پیدا ہو گی۔

☆..... کثرت مباشرت کا ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ عورت فطری طور پر باحیا اور خواہش نفسانی کے پورا کرنے کے معاملہ میں تھوڑے پر قناعت کرنے والی ہوتی ہے اور ایک مرتبہ تسلیم و جماع کرنا اس کے لئے مہینہ بھر کے لیے کافی ہو سکتا ہے لیکن اگر بار بار عورت کی شہوت کو چھیڑ چھاڑ کر کے ابھارا جائے تو عورت کی

طبعیت اس طرح شہوانی ہو جائے گی کہ ہر وقت اس کے دماغ میں یہی خیالات پکنے لگیں گے تو پھر اس کے بعد شہوت کا بھوت اس پر سوار ہو جائے گا اور اسے اس کی عادت ہو جائے گی۔ جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ کچھ مدت کے بعد آپ عاجز ہوں گے اور وہ اس کے لیے آمادہ ہو گی۔ وہ آپ کو دعوت مباشرت دے گی اور آپ مجبور یاں ظاہر کرتے ہوں گے۔ آپ تھک کر آرام کرنا چاہتے ہوں گے اور وہ جانے پر مجبور کرتی ہو گی۔

.....☆
کثرت مباشرت سے مردمی قوت کمزور پڑ جاتی ہے۔

.....☆
کثرت مباشرت سے اعصاب متاثر ہوتے ہیں اور رعشہ، فانج اور تنفس کا عارضہ لاحق ہوتا ہے۔

.....☆
کثرت مباشرت قوت سماں و بصر پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔

.....☆
کثرت مباشرت سے ریس پھول کر چوڑی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے رگوں میں فاسد مواد جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

.....☆
کثرت مباشرت سے نیان کا عارضہ بھی لاحق ہو جاتا ہے۔

.....☆
کثرت مباشرت سے سراور موجھوں اور دارہ کے بال گرنے لگتے ہیں۔

.....☆
کثرت مباشرت سے تپ دق (یعنی ایک ایسی بیماری جس سے پھیپھڑوں میں زخم ہو جاتے اور منہ سے خون آنے لگتا ہے) ہو جاتی ہے۔

.....☆
کثرت مباشرت سے خون کی کمی ہو جاتی ہے یعنی ضرورت سے زیادہ مٹی خارج ہونے سے معدہ، جگر کمزور ہو جاتا ہے اور ایک آدمی کو صحت مہدرہنے کے لئے جس قدر خون کی ضرورت ہوتی ہے اتنی مقدار میں خون نہیں بن پاتا۔

.....☆
میاں بیوی میں تفریق کا بھی خطرہ ہے کیونکہ اگر عورت کو خواہش نہ ہو اور مرد اس سے مباشرت کرے تو عورت اس فعل کو اپنے اوپر دبال سمجھے گی یا کثرت مباشرت کرنے کی وجہ سے مرد اگر مرض سرعت ازال میں بتلا ہو گا تو عورت کی تسلیم نہ کر پانے پر آپس میں رنجش شروع ہو جائے گی اور یہ دونوں چیزیں

تعقات کے لئے بہت ہی مضر ہیں اور اگر اس دوران کوئی خبیث غلط راستہ پر چلانے والا مل گیا تو اس راہ پر پھسل جانا بعید نہیں۔

محترم اسلامی بھائیو! یہ صرف کثرت مباشرت کے انجام پر نظر نہ کرنے اور بے قابو ہونے کا نتیجہ ہے کہ پھر اس کا انجام ذلت و رسالت اور دُاکرزوں و حکیموں کے چکر لگانے کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا۔ مگر پہلے والی بات پھر بھی پیدا نہیں ہوتی۔ اس لئے بہت ہی سوچ سمجھ کر اس انمول دولت اور لذت سے نفع اٹھانا چاہئے تاکہ صحت قوت اور جوانی باقی رہے اور لطف دائی رہے اور اولاد بھی تند رست و سالم پیدا ہو۔

محترم اسلامی بھائیو! یہوی کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی اور اپنے شوہر کی صحت کی خاطر کثرت مباشرت سے پرہیز کرے کیونکہ ایک سمجھدار بیوی اپنی ذہانت، نرم اخلاق، زیب و زینب اور ترغیبی اداوں سے ہم بستری کی مدت میں توازن پیدا کر سکتی ہے اور کمی و زیادتی کے بغیر اپنی اور اپنے شوہر کی جوانی کو حفظ اور تادم برقرار رکھ سکتی ہے۔
مشہور حکیم و فلسفہ سفر اسکا ایک مکالمہ تیش کیا جاتا ہے جو ایک سال سے ہوا:
☆ سائل نے پوچھا: مباشرت ایک صحت مند آدمی کو کتنے دنوں کے بعد کرنی چاہیے؟
سترات نے کہا: سال میں صرف ایک مرتبہ۔

سائل نے پھر پوچھا: اگر اتنا بھی برداشت نہ ہو تو؟

سترات نے کہا: هفتے میں ایک بار۔

سائل نے پھر پوچھا: اگر اتنا بھی ضبط نہ آئے تو؟

سترات نے کہا: هفتے میں ایک بار۔

سائل نے پھر پوچھا: اگر اتنے پر بھی صبر نہ آئے تو؟

سترات نے کہا: اگر کوئی اتنا بھی ضبط نہیں کر سکتا تو اپنی روح نکال کر پھینک دے اور زندگی سے ہاتھ دھو کر مردوں کی صفات میں شامل ہو جائے۔

محترم اسلامی بھائیو! ضبط کا رجحان ضروری اور لازم ہے لیکن ضبط نفس کے چیزیں ہاتھ دھو کر پڑ جانا بھی کوئی عقلمندی نہیں ہے۔ ایسی کوشش جسم اور فطرت کے خلاف ہٹ دھرمی

کے سوا کچھ معنی نہیں رکھتی، ایسے شوہر یہ سمجھنے سے قادر ہے ہیں کہ بیوی کے دل میں بھی کچھ ارمان ہیں۔ اس کے شباب کا بھی کچھ تقاضا ہے۔ اس کی بھی جسمانی اور روحی ضرورتیں ہیں۔ وہ اس کے جذبات کی توہین کرتے ہیں۔ حیاداری کے باعث بیوی کبھی شوہر سے مباشرت کی درخواست نہیں کرتی۔ اپنے جذبات کو دبائے رکھنے کی اس میں شوہر سے زیادہ صلاحیت ہوتی ہے۔ چنانچہ یہ مرد ہی کا فرض ہے کہ وہ بیوی کے جسم اور فطرت کا پوری طرح جائز ہے اور اس کی جنسی خواہش سے بے اعتنائی نہ بر تے۔

ایسی مثالوں کی کمی نہیں ہے کہ جب عورت کی جنسی خواہش کی طرف توجہ نہ دی جائے یا اس کی خاطر خواہ تسلیم نہ کی جائے تو وہ اعصابی یا کاریوں میں بتلا ہو جاتی ہے اور اسے بے ہوشی کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔ صرف اتنا ہی نہیں ایسی حالت میں بعض عورتیں غیر مردوں سے بھی الجھ جاتی ہیں۔ چنانچہ نوجوان شوہر کو ہمیشہ اس بات کا دھیان رکھنا چاہیے کہ کہیں وہ ضبط نفس کے لئے بیوی کی حق تلفی تو نہیں کر رہا ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ضبط نفس کو ضرورت سے زیادہ اہمیت نہیں دینی چاہیے۔ ہر ایک چیز کی ایک حد ہوتی ہے۔ حد سے گزرنا ہمیشہ خطرناک ہوتا ہے۔

مباشرت کس وقت کرنی چاہیے؟

شرعی اعتبار سے

شرعی اعتبار سے مباشرت کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں بلکہ دن رات جس وقت طلب ہو قربت کی جاسکتی ہے بشرطیکہ بیوی حالت حیض و نفاس یا فرض روزہ میں نہ ہو (اس کا بیان ہم اس باب کے شروع میں تفصیل سے کر آئے ہیں وہاں ملاحظہ فرمائیں)۔ لہذا مباشرت کا مناسب وقت وہی ہے جب انسان کو اس فعل کی طلب و آرزو پیدا ہو، اس وقت ہی مباشرت کرنا سب سے زیادہ مناسب اور پر لذت ہوتا ہے۔

طبی اعتبار سے

طبی اعتبار سے مبادرت کامناسب وقت وہ ہے جب غذا ہضم ہو جائے، کیفیت معتدل ہو، بھوک نہ لگی ہو، ورنہ جنسی قوت کمزور ہو جائے گی۔ نہ ہی پیٹ بھرا ہو، ورنہ امراض قونخ (بڑی انتہی کا درد) وغیرہ میں بتلا ہونے کا خطرہ ہے۔ تکان وغیرہ بھی نہ ہو، نہ ہی غسل کیا ہو۔ قیا اندرولی دلی تاثر جیسے رنج و غم یا بے اندازہ خوشی اور سرت کے موقع پر بھی ہم بستری سے پرہیز کرنا چاہیے۔

تاریخ کے اعتبار سے

☆.....صاحب احیاء لکھتے ہیں کہ:

”چاند کی تاریخ کے اعتبار سے پہلی اور پندرہویں اور آخری رات کے علاوہ بقیہ راتوں میں یہ فعل نہ کرنا چاہیے کیونکہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان تین راتوں میں شیاطین زمین پر زیادہ چھلتے ہیں۔“

ہفتہ اور دنوں کے اعتبار سے

ہفتہ کے اعتبار سے جمعہ کی شب میں بعض فقهاء نے مبادرت کو مستحب لکھا ہے۔

☆.....حضرت علی (رض) نے وصایا میں لکھا ہے کہ:

”دوشنبہ (پیر) کو مبادرت کرنے سے فرزند قاری پیدا ہوتا ہے اور شب سہ شنبہ (منگل) میں مبادرت کرنے سے سختی اور شب پنج شنبہ (جمعرات) عالم و مفتی اور پنج شنبہ قبل دوپہر کے حکیم پیدا ہوتا ہے۔ اور جمعہ قبل نماز کے صحبت کرنے سے فرزند سعید پیدا ہوتا ہے اور اگر شب جمعہ میں صحبت کرے تو فرزند مخلص (رقاء اسلامیں) پیدا ہوگا۔“

اوقات کے اعتبار سے

بعض لوگ مبادرت کے لئے رات کا اور بعض دن کا وقت تجویز کرتے ہیں لیکن مبادرت کے لیے دن کی بہت رات کا وقت زیادہ اچھا ہے اور رات میں بھی

شروع حصہ کی پر نسبت رات کا آخری حصہ زیادہ مناسب ہے کہ رات کے ابتدائی حصوں میں سولیا جائے تاکہ دن بھر کی تحکم سے راحت ملے اور مکمل سکون حاصل ہو۔

رات میں تھوڑی دریسوں کے بعد مباشرت کرنے کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اس کے بعد غسل یا وضو کر کے آسانی سویا جاسکتا ہے اور اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ رات کا تھوڑا سا حصہ ہی جتابت یعنی ناپاکی میں گزرے گا اور پھر اس کے بعد غسل جتابت کر کے آسانی نماز ادا کی جاسکتی ہے مگر رات میں وقت اتنا تنگ نہ ہو کہ صبح کی نماز باجماعت فوت ہو جائے۔

شوہر آخر رات میں نیند سے اٹھ کر جب یہ غسل انجام پاتا ہے تو منہ یا ناک میں معدہ سے اٹھنے والے بخارات جنم جاتے ہیں۔ جس سے منہ اور ناک کی بوبدل جاتی ہے۔ اور جب دونوں میں سے کسی کے ناک میں یہ بوپڑتی ہے تو ان کو ناگواری اور ایک دوسرے سے بیزاری کا احساس ہوتا ہے۔ جب کہ اس کا مقصد ہر دو میں دائمی طور پر الففت اور محبت پیدا کرنا ہے اور یہ عمل اسے کے منافی ہے۔ اس لئے آخر رات میں مباشرت کرنے سے پہلے یہ مناسب ہے کہ سواک یا منجن وغیرہ سے منہ صاف کر لیا جائے۔ من صاف رکھنا ویسے بھی منسون اور فطرت میں داخل ہے مگر اس موقع پر اس کا اور زیادہ اہتمام کرنا چاہیے کہ ابتدائی مراحل میں منہ کی بو سے ایک دوسرے کو اذیت نہ پہنچے بلکہ کوئی خوبصوردار چیز الائچی وغیرہ منہ میں ڈال لی جائے تو اچھا ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! مباشرت کا بہتر وقت نماز فجر پڑھنے کے فوراً بعد کا ہے کیونکہ اس سے پہلے بسا اوقات نماز قضا ہونے کا خوف ہوتا ہے اور اس وقت میاں بیوی کا بدن اور افکار یک سوا اور آسودہ ہوتے ہیں۔ ہم بستری کے بعد انہیں خواہ تھوڑی دری کے لیے سہی مگر سونے کی گنجائش رہتی ہے اور یہی چیزان کے لیے بڑی حد تک تسلیم کا باعث ہوتی ہے اور اس پر جن دیگر پر ہیزی امور کا ذکر ہوا ہے کہ اس وقت منہ وغیرہ گندा ہوتا ہے اس کا ازالہ نماز کے وضو میں سواک یا منجن وغیرہ کے استعمال سے خود بخود ہو جاتا ہے۔

شوہر اگر بے خبری میں آئے تو!

شوہر کو چاہیے کہ اگر وہ ایسی حالت میں آئے کہ جب اس کی بیوی اس کی آمد سے بے خبر ہو تو وہ گھر آ کر بُنسی مذاق کرے، اس سے بوس و کنار کرے اور اسی طرح اسے بہلانے پھلانے، جب یہ محسوس کرے کہ وہ بالکل تیار ہو گئی ہے اور اس کے جذبات بھر آئے ہیں تو اس سے مباشرت کرے۔

اس میں حکمت یہ ہے کہ جس قسم کی محبت کی توقع مرد عورت سے کرتا ہے، اس قسم کی توقع عورت مرد سے کرتی ہے، اگر وہ اچانک بے خبری کے عالم میں آئے اور اپنا مطلب نکال لے تو عورت بدستور تشنہ رہے گی، جس سے اس کو تشویش اور حیرانی لاحق ہو گی۔ لیکن اگر مذکورہ ہدایات پر بخوبی عمل کیا گیا تو عورت کے لیے بھی یہ مرحلہ آسان اور راحت کا باعث ہو گا۔

حمل کی حالت میں مباشرت

حمل کے دوران اگر مشکلات کا سامنا ہو اور عورت کی صحت بھی اچھی ہو اور وہ کسی بیماری میں بختانہ ہو تو حمل کے آٹھویں ماہ تک مباشرت کرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے کہ عام حالات میں حمل کے ابتدائی دنوں اور آخری دنوں کو چھوڑ کر مباشرت عموماً نقصان دہ نہیں ہوتی اس لئے بہت سے ماہرین جنیات بچے کی ولادت سے چار ہفتے قبل تک مباشرت کی اجازت دیتے ہیں۔ اس معاملے میں میاں بیوی کو اپنی لیڈی ڈاکٹر یا سرجن سے براہ راست گفتگو کرنی چاہیے وہ اس کا تسلی بخش جواب دے سکتے ہیں۔

اگر کسی عورت کو عادشاً حمل ساقط ہو جانے کا خطرہ ہو جو خون کے اخراج یا درد آمیز تشنگ سے واضح ہو جاتا ہے تو اس صورت میں اگر یہ حمل پہلے تین مہینوں کے دوران گر گیا ہو تو پھر دوبارہ حاملہ ہونے کی صورت میں عورت کے ساتھ شروع کے تین مہینوں کے دوران کسی قسم کی جنسی یا جسمانی سرگرمی میں حصہ لینا خطرناک ہو گا۔ اس قسم کی عورت کو مسلسل لیڈی ڈاکٹر کی نگرانی میں ہونا چاہیے۔ لیڈی ڈاکٹر اس کی پچھلی تکلیف اور موجودہ

حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے عام طور پر اسے اپنی مصروفیات محدود کر دینے کا مشورہ دیتی ہے اور بعض اوقات اسے بستر پر لیٹے رہنے کے لئے کہتی ہے۔

اگر حمل ساقط ہونے کا خطرہ مل جائے اور بچہ ماں کے پیٹ میں معمول کے مطابق نشوونما پاتا رہے تو اس صورت میں مبادرت کی اجازت دی جاسکتی ہے لیکن اس کا ایک پہلو قابل توجہ ہے اور وہ آسن کا ہے جس کے لئے مندرجہ ذیل آسن بہتر رہتے ہیں۔

☆..... حمل کے دوران ایسی حالتیں جن میں عورت اپنے گھنٹوں کو اوپر کھینچ لیتی ہے یا شوہر کی کمر پر رکھی لیتی ہے شروع کے کچھ عرصہ تک آرام دہ ہو سکتی ہیں۔

☆..... حمل کے پہلے پانچ ماہ تک عورت کا بڑھا ہوا پیٹ جنسی مlap میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالتا لیکن اس کے بعد پیٹ پر دباؤ عورت کے لئے تکلیف دہ ہوتا ہے اس صورت میں مرد عورت کے ہمپ کے نیچے ایک یادو سنکے رکھ کر عورت کے اوپر آ کر مبادرت کر سکتا ہے۔

☆..... حمل کے دوران پہلو کے بل آنے سامنے لیٹ کر مبادرت کرنے سے کسی لفظان کا خطرہ نہیں ہوتا اور یہ آسن حمل کے آخری دنوں تک اختیار کیا جاسکتا ہے لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ مرد اپنے جسم کا بالائی حصہ عورت کے بالائی حصے سے دور رکھے۔

☆..... حمل کے ساتویں اور آٹھویں ماہ میں عورت پر بوجھ ڈالے بغیر شوہر کا اوپر رہ کر مبادرت کرنا مشکل ہے بشرطیکہ یوں اپنے گھنٹے پیٹ کے اطراف میں کافی اوپر کھینچ لے لیکن اس حالت میں عورت کو سانس لینے میں دشواری ہو سکتی ہے۔ اس لئے حمل کے آخری دنوں میں میاں یوں کے لیے بہتر ہے کہ وہ اس آسن سے مبادرت کریں کہ پہلو پر لیٹ کر شوہر یوں کے پیچھے سے اندا姆 نہیں لیعنی اگلے حصے میں مبادرت کرے۔

☆..... ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق:

”حمل کے ابتدائی چھ ہفتوں کے دوران عورت کے جنسی اعضاء کے ساتھ بالکل

کوئی چھیر چھاڑنیں کرنی چاہیے اور مبادرت سے مکمل طور پر پرہیز کرنا چاہیے۔

نپچ کی ولادت سے پہلے مبادرت پر اس لئے پابندی عائد کردی جاتی ہے تاکہ انداام نہایت میں نقصان دہ جراثیم نہ داخل ہونے پائیں یا نپچ کی حفاظتی تھیلی وقت سے پہلے نہ پھٹ جائے تاہم اس کا امکان نہیں کم ہوتا ہے۔

☆..... تازہ ترین تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ:

”جب عورت کو ازالہ ہوتا ہے تو اس وقت رحم میں بار بار کھنچاؤ پیدا ہوتا ہے۔ یہ کھنچاؤ ابتدائی دنوں میں حمل کو گرا سکتا ہے اور آخری دنوں میں مقررہ وقت سے پہلے ہی نپچ کی پیدائش کی علامات پیدا کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔“

چنانچہ عورت کے لئے لازم ہے کہ جب نپچ کی ولادت قریب ہو تو وہ مبادرت سے پرہیز کرے کیونکہ اس صورت میں وہ ازالہ سے بچ سکتی ہے اور مندرجہ ذیل خطرات سے دور رہ سکتی ہے۔

☆..... حاملہ عورت سے دوران مبادرت پیٹ پر بوجھ پڑنے سے استغاط حمل کا خطرہ ہے۔

☆..... دوران حمل مبادرت کرنے سے بعض اوقات بچہ شیر ہا ہو جاتا ہے اور پیدائش کے وقت عورت کو نہایت خوفناک مرحلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ ایسی حالت میں کئی

دفعہ عورت کا پیٹ چاک کر کے بچہ نکالنا پڑتا ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! شوہر کو بھی چاہیے کہ اپنی بیوی کی صحت و تند رسمی اور زندگی کی خاطریا اپنی پیدا ہونے والی اولاد کی خاطر صرف دو منٹ کی لذت کے لئے حاملہ سے مبادرت نہ کرے ورنہ بعد میں سوائے پچھتاوے کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

عزل جائز ہے

دوران مبادرت یوقت فراغت مرد کا اپنا آہ نتال عورت کی شرمگاہ سے باہر نکال لینا تاکہ منی فرج میں داخل ہو کر حمل کا باعث نہ بنے۔ عزل کہلاتا ہے۔

اب اس کی کئی صورتیں پیدا ہو چکی ہیں مثلاً آہ نتال پر ایک مخصوص خول یا الفافہ پہن کر مبادرت کی جاتی ہے تاکہ مادہ منویہ لفافے میں جمع ہو اور عورت کے رحم میں نہ جاسکے

یا پھر اسی طرح عورت ایک مخصوص خول رحم کے منہ پر ڈال لتی ہے تاکہ مادہ رحم میں نہ جاسکے۔ اسے لوپ یا چھلا کہتے ہیں۔

آدمی کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنی بیوی سے عزل کرے۔ اگر عزل کسی طبی ضرورت کے تحت کیا جائے تو پھر اس کے جواز میں کوئی قباحت و کراہت نہیں لیکن اگر عزل طبی ضرورت کے علاوہ کیا جائے تو پھر بھی راجح پہلو اگرچہ اس کے جواز کا ہے مگر اس میں کراہت و ناپسندیدگی ضرور پائی جاتی ہے کیونکہ عہد رسالت مابین اللہ عزوجلہ میں لوگ کسی طبی ضرورت کے بغیر بھی عزل کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ احادیث میں اس کا ذکر ہے۔

.....☆ حضرت جابر بن زیادؓ کہتے ہیں:

”هم عزل کرتے تھے جبکہ قرآن نازل ہوتا تھا۔“

.....☆ ایک اور روایت میں ہے:

”نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں عزل کرتے تھے نبی ﷺ کو وجہ یہ خبر پہنچی تو آپ نے ہمیں منع فیصل کیا۔“ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

.....☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: میری ایک لوٹدی ہے میں اس سے عزل کرتا ہوں۔ میں وہی کچھ چاہتا ہوں جو آدمی چاہتا ہے۔ یہودیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ عزل، چھوٹا مَوْدَة (یعنی لڑکی کو زندہ گاڑنے کے متراff) ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہودیوں نے جھوٹ بولا ہے، اگر اللہ اس کو پیدا کرنا چاہے تو تجھے کچھ کر سکنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔“

(داود، ترمذی، مسند احمد)

.....☆ حضرت جابر بن زیادؓ سے روایت ہے کہ:

”ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: ہماری ایک لوٹدی ہے وہ ہماری خدمت بھی کرتی ہے اور ہمارے درختوں کو پانی بھی دیتی ہے۔ میں اس سے ہم بستری کرتا ہوں لیکن میں یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ حاملہ

ہو جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو چاہے تو اس سے عزل کر بے شک وہ
(بچہ) آکر ہی رہے گا جو اللہ نے لکھ دیا۔ کچھ دنوں کے بعد یہی شخص آیا اور عرض
کرنے لگا: میشک! لوئڈی حاملہ ہو چکی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں نے
تھہیں بتا دیا تھا کہ وہ آکر ہی رہے گا جسے اللہ نے تقدیر میں لکھ دیا ہے۔“
(صحیح مسلم، ابو داؤد، تیمی، مسند احمد)

عزل نہ کرنا بہتر ہے

عزل اگرچہ جائز ہے مگر اس کو ترک کرنا کئی وجوہات کی بنا پر افضل ہے۔

☆..... اس میں عورت کے لئے تقصان اور تکلیف ہے کہ اس کو لذت حاصل نہیں ہوتی
اگر عورت اس بات پر متفق بھی ہوتی بھی عزل مندرجہ ذیل دیگر وجوہات کی بنا پر
بہتر نہیں ہے۔

☆..... اس سے نکاح کے بعض مقاصد ہی ختم ہو جاتے ہیں مثلاً نکاح کے مقاصد میں
سے ایک یہ بھی ہے کہ امت محمدی ﷺ میں اضافہ ہو۔

☆..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے شادی کرو کیونکہ میں

”تمہاری کثرت کی وجہ سے دیگر قوموں پر فخر کروں گا۔“ (ابو داؤد، سنانی)

اس لئے تو نبی ﷺ نے اس کو ”خفیہ قتل“ کا نام دیا ہے جب آپ ﷺ سے عزل
کے متعلق سوال ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا:
”یہ تو خفیہ قتل ہے۔“ (صحیح مسلم)

محترم اسلامی بھائیو! بعض لوگ اس حدیث کو حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ والی حدیث
کے خلاف تصور کرتے ہیں کہ جب یہودیوں نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ ”یہ قتل ہے“ تو
آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ”یہود جھوٹ بولتے ہیں اگر اللہ اس (بچہ) کو پیدا کرنا چاہے تو
تجھے کوئی اختیار نہیں ہے۔“

☆..... حافظ ابن حجر عسقلانی نے دونوں احادیث کا مشترک مفہوم بیان کیا کہ

”آپ ﷺ کا یہ کہنا کہ یہ خفیہ قتل ہے یہ یہودیوں کے قول سے ایک الگ چیز ہے کیونکہ وہ تو اسے زندہ درگور کرنے سے تعبیر کرتے ہیں، یہ اس سے کہیں کم ہے کیونکہ زندہ درگور تو پیدائش کے بعد ہوتا ہے جبکہ عزل میں تو بچے کے وجود کا تصور بھی نہیں ہوتا۔ اگرچہ ظاہری طور پر ایسے ہی معانی محسوس ہوتے ہیں مگر اس کا حکم ظاہر پر نہیں ہے۔ قطع ولادت میں دونوں کے مشرک ہونے سے یہ لفظ بلاگیا ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ یہ فقط تشیہ کے لئے استعمال ہوا ہے پیدا ہونے سے قبل ارادہ قتل کو پیدا ہونے کے انتہا قتل سے تشیہ دی گئی ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ عزل بچہ کی پیدائش سے راہ فرار اختیار کرتے ہوئے کیا جاتا ہے۔ اس کی نیت کا اعتبار کرتے ہوئے اسے خفیہ قتل کہا گیا گویا کہ وہ بچہ کو قتل کرنا چاہتا ہے۔

(الہدیب)

☆..... رسول اللہ ﷺ کے پاس عزل کا ذکر کیا گیا ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی بھی یہ کیوں کرتا ہے؟“ آپ ﷺ نے یہیں فرمایا: تم میں سے کوئی نہ کر لے۔

☆..... ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”تم (عزل) کرتے رہو گے تم یہ کرتے رہو گے البتہ تم یہ کرتے رہو گے؟ کوئی ایسی جان نہیں جس نے قیامت تک پیدا ہونا ہے مگر وہ ہو کر رہے گی۔“

(صحیح مسلم)

☆..... حافظ حجر جنید نے فتح الباری میں یہ اشارہ کیا ہے کہ:

”عزل کو نبی ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے حرام قرار نہیں دیا بلکہ ناپسند کیا ہے۔“

☆..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عزل کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا:

”اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔“ (صحیح ابن خزیم)

محترم اسلامی بھائیو! حاصل مطالعہ یہ ہے کہ نزال حرام نہیں بلکہ ناپسندیدہ ہے لیکن اگر کفار کی طرح عزل اس ذہن سے کیا جائے کہ کہیں اولاد کی کثرت نہ ہو کہ ان پر خرچ

وغيرہ کہاں سے ہوگا اور ان کی تربیت وغیرہ کون کرے گا؟ تو اس وقت عزل مکروہ کی بجائے حرام ہے کیونکہ وہ لوگ اپنی اولاد کو فقیری کے ذرے قتل کر دیتے تھے، اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن کریم میں حکم دیا گیا ہے۔

☆..... اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

”اور اپنی اولاد قتل نہ کرو مغلی کے باعث ہم تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیں گے۔“
(الانعام: آیت ۱۵)

☆..... اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

”اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مغلی کے ذرے ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی بے شک ان کا قتل بری خطا ہے۔“
(بنی اسرائیل: آیت ۳۱)

محترم اسلامی بھائیو! رازق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اس نے ہر جان دار کو رزق دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔

☆..... ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

”اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو۔“
(سورہ حود: پارہ ۱۲ آیت ۶)

لہذا ہر انسان اپنا رزق لے کر دنیا میں آتا ہے۔ آپ نے اپنے آس پاس کئی مرتبہ دیکھا ہوگا کہ کوئی شخص مغلی تھا مگر شادی کے بعد یا اولاد ہو جانے کے بعد اس کے حالات تبدیل ہو گئے اس طرح کی بے شمار مثالیں آپ کو مل سکتی ہیں لہذا آنے والا اپنا رزق لے کر آئے گا کیونکہ موت، زندگی اور رزق پہلے نے ہی لکھ دیا جاتا ہے بہر حال اس خوف سے عزل کرنا حرام ہے۔ لیکن اگر عورت یہ کارہ ہو اور کوئی مستند اکثریہ صحبتا ہے کہ حمل کی وجہ سے اس کا مرض زیادہ ہو جائے گا تو منع حمل ادویات اور عزل وغیرہ جائز ہے اور اگر مرض زیادہ ہی خطرناک ہو تو مانع حمل ادویہ کا استعمال کرنا واجب ہے۔

ایسی عورتیں جن سیکھ باشرت نہیں کرنی چاہیے

تجربہ اور قیاس سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ بعض عورتوں سے جماع کرنا بالخصوص قوت باہ کو کمزور کرتا ہے۔ جن عورتوں سے صحبت کرنے سے قوت باہ متاثر ہوتی ہے

وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ بورڈھی عورت، سے جماع کرنے سے قوت باہ کمزور ہو جاتی ہے کیونکہ اس میں بڑھاپے کے باعث رطوبات کی کثرت مقام خاص کوڈھیلا اور کشادہ کر کے لذت کو کم کرتی ہے نیز یا تھہمائے عمر حرم حد سے زیادہ مادہ منویہ کھینچ کرخت نقصان پہنچاتا ہے۔

☆ ایسی عورت جس کی عمر بلوغت سے کم ہو، اس کی طبیعت کے عدم سیلان خصوصاً صحبت کے وقت اس کی پریشانی سے نفس کی نفرت نیز اس کا حرم زیادہ منی کھینچ کر تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔

☆ ایسی عورت جو ایام ماہواری میں ہو، اس سے جماع کرنا تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔ جگہ کی گندگی کی وجہ سے نفس کی نفرت کمزوری کا سبب نہیں ہے اور پیشاب کی نالی میں کوئی مرض لاحق ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔

☆ ایسی عورت جس کو ایک عرصہ سے جماع کا اتفاق نہ ہوا ہو۔ اس سے ملنا بہت سے فضلات بجھ ہونے اور جگہ خراب بدبودار ہونے کے باعث نقصان دہ ہوتا ہے۔

☆ بیمار اور بد شکل عورتوں سے، جماع کرنا باوجود گندگی اور بدبو کے نفس کی نفرت کے باعث باہ کو کمزور کرنے والا ہے۔

☆ کنواری عورت سے، جماع کرنا اگرچہ اس زمانے میں اکثر لوگوں کو محبوب ہے اور علمی کے باعث سب سے بہتر سمجھتے ہیں لیکن مباشرت کے وقت پریشانی اور مواد کا بہنا، بسبب نفرت قوت باہ کو کمزور کرتا ہے۔

☆ ایسی عورت سے، جماع کرنا جس سے پوری پوری لذت حاصل نہ ہو فرحت و خوشی نہ ہونے کے باعث پیدائش منی کو کم اور قوت باہ کو ضعیف کرتا ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! وہ عورتیں جن سے جماع کرنا بہتر نہیں ہے ان کا حال مندرجہ بالآخر یہ سے واضح ہے۔ لیکن مرد جب اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرتا ہے تو خوشی

اور فرحت پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح قوئی کو تقویت اور طبعی حرارت کو ابھار ملتا ہے۔ باوجود منی زیادہ نکلنے کے اور اس کا زیادہ اہتمام ہونے کے سبب سے باہ ضعف نہیں ہوتا۔

جُب اور غسلِ جنابت کے احکام

ایسے مرد اور عورت کو جن پر غسل فرض ہو ”جب“ کہتے ہیں اور اس ناپاکی کی حالت کو ”جنابت“ کہتے ہیں۔

☆ جب خواہ مرد ہو یا عورت، جب تک غسل نہ کر لے وہ مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا۔
☆ نہ قرآن شریف پڑھ سکتا ہے۔

☆ نہ قرآن میں دیکھ کر تلاوت کر سکتا ہے۔
☆ نہ قرآن زبانی پڑھ سکتا ہے۔

☆ نہ قرآن مجید کو چھو سکتا ہے۔
☆ نہ کعبہ میں داخل ہو سکتا ہے۔

☆ نہ کعبہ کا طواف کر سکتا ہے۔

☆ اللہ ﷺ نے ارشاد فرماتا ہے:
”او راگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب سحرے ہو تو۔“

(اللائمه: آیت ۶)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

”رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں تصویر اور کتا اور جب ہو۔“
(ابوداؤد)

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:
”جو شخص غسلِ جنابت میں ایک بال کی جگہ بے دھونے چھوڑ دے گا تو اس کے ساتھ آگ سے ایسا ایسا کیا جائے گا (یعنی عذاب دیا جائے گا)۔“

☆ حافظ ابن رجب اور ششم بن عدی نے اپنی سند سے حضرت ابیان بن عبد اللہ بن جحلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا:

”ہمارا ایک پڑوی مر گیا تو ہم کفن میں شریک ہوئے جب قبر کھودی گئی تو اس میں بلے کی مثل ایک جانور تھا، ہم نے اس کو مارا تو وہ نہ ہٹا چنا، نچہ دوسری قبر کھودی گئی تو اس میں بھی وہی بلا موجود تھا اس کے ساتھ بھی وہی کیا گیا جو پہلے کیا گیا تھا لیکن وہ اپنی جگہ سے نہ ہلا اس کے بعد تیسرا قبر کھودی گئی تو اس میں بھی وہی معاملہ ہوا جو پہلے تھا۔ آخر لوگوں نے مشورہ دیا کہ اب اس کو اس قبر میں دفن کر دو جب اس کو دفن کر دیا گیا تو قبر میں سے زور دار آواز سنی گئی تو ہم اس شخص کی بیوی کے پاس گئے اور اس سے مرنے والے کے عمل کے بارے میں دریافت کیا کہ اس کا عمل کیا تھا؟ اس پر مرنے والے کی بیوی نے بتایا: ”وہ غسل جنابت نہیں کرتا تھا۔“

محترم اسلامی بھائیو! غسل جنابت میں بلا عندر تاخیر نہیں کرنی چاہیے کہ نہ جانے کب موت آجائے۔ لہذا غسل جنابت میں اتنی تاخیر کرنا کہ نماز قضا ہو جائے حرام ہے پس معلوم ہوا کہ غسل جنابت نہ کرنا یا اس میں ایسی کوتا ہی کرنا جس سے غسل جنابت کے فرائض میں سے کسی ایک میں بھی بال برابر کمی رہ جائے تو یہ گناہ دعذاب کا باعث ہے۔

غسل جنابت کا طریقہ اور احتیاطیں

غسل کرنے کی جگہ ایسی ہو کہ غسل کرنے والے پر کسی کی نظر نہ پڑے اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر مرد اپنا ستر یعنی ناف سے لے کر گھٹنے سیت کسی موٹے کپڑے سے چھپا لے۔ اگر موٹا کپڑا نہ ہو تو حسب ضرورت دو یا تین کپڑے لپیٹ لیں کیونکہ باریک کپڑا ہو گا تو وہ پانی سے بدن پر چیک جائے گا اور گھنٹوں اور رانوں کی رنگت ظاہر ہو گی۔

غسل خانہ میں برہنہ ہو کر غسل کرنا اگرچہ جائز ہے مگر بہتر ہے کہ تہبند وغیرہ باندھ کر غسل کریں۔ اور غسل کرتے وقت اس بات کا خیال رکھے کہ اگر برہنہ غسل کر رہیں ہیں تو قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ ہو اور اگر تہبند وغیرہ باندھے ہوئے ہیں تو جس طرف بھی چاہے منہ کر لیں یا پیٹھ۔

غسل کھڑے ہو کر یا بینچہ کر دنوں طرح کر سکتے ہیں مگر بینچہ کر کرنا بہتر ہے کہ اس میں زیادہ پردوہ ہے۔

غسل خانے میں بلاخت ضرورت کے کوئی دنیاوی کلام نہ کرے اور نہ تی ذکر و درود یا کلمہ شریف پڑھے یہ سمجھنا کہ بغیر کلمہ شریف پڑھے غسل نہیں ہوتا یہ غلط بات ہے۔ اگر استنجا وغیرہ کی حاجت ہو تو غسل کرنے سے پہلے ہی اس سے فارغ ہو لیں کیونکہ غسل کرنے کی جگہ پیشاب کرنا وساوس کو بڑھاتا ہے اور اگر غسل کرنے کی جگہ ایسی ہے جہاں پانی کھڑا رہتا ہے یا زمین پکجی ہے تو ایسی جگہ پیشاب کرنے سے غسل کا جو بھی پانی زمین پر گرے گا وہ بھی ناپاک ہو جائے گا اور نہایت وقت وسو سے آتے رہیں گے کہ اس پھرے ہوئے پانی سے بدن پر چھینٹے تو نہیں پڑے گے اور اگر ناپاک پانی کا ایک قطرہ بھی پاک پانی والے بر تمیں گر گیا تو وہ سارا پانی ناپاک ہو جائے گا اور اس سے غسل نہ ہو گا لہذا ایسی جگہ پیشاب کرنے سے بالکل اجتناب کرے۔ ہاں اگر پختہ فرش ہے اور پانی بھی وہاں سے فوراً انکل جاتا ہے تو وہاں پیشاب کر سکتے ہیں مگر پھر بھی اس سے پچھا تو بہتر ہے۔

غسل کرنے سے پہلے غسل کی نیت کب ہیں یعنی بغیر زبان ہلائے دل میں اس طرح نیت کریں کہ میں پاکی حاصل کرنے کے لئے غسل کرتا ہو، اگر نیت نہ کی تو غسل تو ہو جائے گا مگر نیت کا ثواب نہ ملے گا۔

نیت کرنے کے بعد سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ کلاسیوں تک تین تین مرتبہ دھوئے، پہلے سیدھے اور بعد میں اٹھ اس کا خیال رکھے کہ ہاتھوں کو دھونے کیلئے کسی چھوٹے برتن مثلاً ڈونگے وغیرہ یا گلاس کے ذریعے باٹھ سے ایسے پانی نکالیں کہ ہاتھ کا کوئی حصہ حتیٰ کہ انگلی کا ناخن بھی پانی میں نہ ڈوبے ورنہ پانی مستعمل ہو جائے گا اور غسل کرنے کے قابل نہیں رہے گا، ہاتھ دھونے کے بعد اب جتنا ہاتھ دھولیا ہے اتنا پانی میں ڈال دینے میں کوئی حرج نہیں۔

اس کے بعد استنجا کے مقام کو دھوئے، چاہے وہاں نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو، اس کے بعد اگر جسم پر کہیں نجاست لگی ہو تو اس کو دھولیں مگر احتیاط کے ساتھ کیونکہ اگر نجاست کو بہا کر لے

جانے والے پانی کا ایک قطرہ بھی بالٹی میں گر گیا تو پانی ناپاک ہو جائے گا اور غسل کے قابل نہ رہے گا۔ اس کے بعد ایسا ہی وضو کرے جیسا کہ نماز کیلئے کیا جاتا ہے مگر پاؤں نہ دھوئیں۔

اس کے بعد پہلے سارے بدن پر تمیل کی طرح پانی مل لے خصوصاً سردیوں میں تاکہ جسم کے ہر حصے پر پانی با آسانی بہہ جائے۔ اس کے بعد پہلے سیدھے موٹڈھے پر تین بار پانی بہائے اور پھر اٹھے موٹڈھے پر تین مرتبہ پانی بہائے، پھر سر سے لے کر پاؤں تک تمام بدن پر تین بار پانی اس طرح بہائے کہ جسم کا کوئی حصہ بال برابر بھی خشک نہ رہے۔

☆..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ”جو شخص غسل جنابت میں ایک بال کی جگہ نبے دھوئے چھوڑ دے گا تو اس کے ساتھ آگ سے ایسا ایسا کیا جائے گا (یعنی عذاب دیا جائے گا)۔“

غسل میں تین فرضیں ہیں

غسل جنابت کی اہمیت کو تو عام طور پر سب مسلمان جانتے ہی ہیں لیکن اسلامی قوانین کے مطابق بہت کم لوگ غسل کرتے ہیں۔ جسم پر چند لوٹے پانی کے ڈال کر صرف اسے ترکر لینے یا ندی، ہتالاب میں ایک غوطہ لگائیں سے غسل جنابت نہیں ہوتا جب تک یہ مندرجہ ذیل تین فرضیں اچھی طرح پورے نہ کیے جائیں۔

(۱) کلی کرنا

منہ میں تھوڑا سا پانی لے کر پنج کر کے ڈال دینے کا نام کلی نہیں بلکہ جب کلی کریں تو اس طرح کریں کہ منہ کے ہر حصے میں ہونٹ سے لے کر حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی پہنچ جائے۔ اگر دانتوں کی جڑوں یا سوراخوں میں کوئی ایسی چیز یعنی بوٹی کے ریشے یا پان کی چھالیہ وغیرہ، پھنسی ہوئی ہے جو وہاں پانی کے پہنچنے میں رکاوٹ بنتی ہے تو اس کو چھڑانا بھی ضروری ہے۔

(۲) ناک میں پانی چڑھانا

جلدی جلدی ناک کی نوک پر پانی لگائیں سے کام نہیں چلے گا بلکہ جب ناک میں پانی ڈالیں تو دونوں نھننوں کا جہاں تک نرم حصہ ہے وہاں تک پانی پہنچائے کہ پانی کو کھینچ کر

ذرا اور چڑھائے ورنہ بال برابر بھی جگد دھلنے سے رہ گئی تو غسل نہیں ہوگا۔ اگر ناک کے اندر رینجھ سوکھنی ہے تو اس کا چھڑانا بھی ضروری ہے نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔

(۳) تمام جسم پر یانی بہانا

سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تکوؤں تک جسم کے ہر رونگٹے پر اس طرح پانی بہہ جانا ضروری ہے کہ جسم کا کوئی حصہ بال برابر بھی خشک نہ رہے کیونکہ جسم کی بعض مندرجہ ذیل جگہیں ایسی ہیں کہ اگر احتیاط نہ کی جائے تو وہ سوکھی رہ جائیں گی اور غسل نہ ہوگا۔

..... کان کے ہر حصہ پر اور اس کے سوراخ کے منہ پر اور کانوں کے پیچھے سے بال ہٹا کر پانی بہائے۔

..... ٹھوڑی اور گلے کے جوڑ پر منہ اور پہاڑھا کر پانی بہائے۔

..... بغلوں پر پہاڑھا کر پانی بہائے۔

..... جسم کے موٹاپے کی وجہ سے پیٹ پر بلیں یعنی سلوٹیں پر جاتی ہیں انہیں اٹھا کر پانی بہائے۔

..... ناف کو انگلی ڈال کر دھوئے۔

..... اگر بیٹھا کر نہایے تو ران اور پیڑا یعنی ناک کے پیچے کے حصے کا جوڑ، ران اور پنڈلی کے جوڑ پر پانی بہائے۔

..... دونوں سرین کے ملنے کی جگہ پر پانی بہائے۔

غسل کرنے کے بعد پاؤں کپڑے پہننے کے بعد دھوئے ورنہ پاؤں بھی وضو کے ساتھ ہی دھولے جب کہ وہاں پانی نہ تھاہرے یا کسی اوپنچے پڑھے یا چوکی پر بیٹھیں ہوں۔

غسل کرنے کے بعد پاک کپڑے مثلاً تولیہ وغیرہ سے جسم کو پوچھ لیں اور کپڑے پہن کر غسل خانے سے باہر آئے۔

پوشیدہ اعضاء کی صفائی

مردوں اور عورتوں کو اپنے پوشیدہ اعضاء کی صفائی کا بہت خیال رکھنا چاہیے۔

صفائی صرف اسی کا نام نہیں کہ ظاہری حصہ جسم اور لباس کو صاف رکھا جائے کہ جس پر لوگوں

کی نظر پڑتی ہے۔ بلکہ صفائی کے یہ معنی ہیں کہ جسم کے تمام اعضاء پاک و صاف رکھے جائیں۔ خصوصاً پوشیدہ اعضاء کی صفائی کی طرف خاص توجہ دیتی چاہیے۔

☆ مردوں کو اپنے عضوت ناصل کی جلد پیچھے کھینچ کر حشفہ کے پیچھے جمع ہوئی گندگی صاف کرنی چاہیے کیونکہ اس گندگی سے بدبوتو آتی ہی ہے لیکن بعض مرتبہ صفائی نہ کرنے سے عضوت ناصل میں خارش بھی ہونے لگتی ہے۔

☆ فوٹے ایک ایسی جگہ ہے جس کی صفائی کی جانب عام طور پر لوگوں کا خیال نہیں جاتا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بے تو جبی کی وجہ سے فوٹوں کی جلد پر بھی گندگی جم جاتی ہے رانوں کے اتصال کی صفائی کا خیال بھی خاص طور پر رکھنا چاہیے کہ اس مقام پر سلوٹ پڑنے سے پسند اور گندگی جلد خجع ہو جاتی ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! ان اعضاء و مقامات کی صفائی نہ کرنے سے میل جم جاتی ہے جس سے سوزش پیدا ہو جاتی ہے اور اکثر اوقات انسان کو جریان، احتلام، داد جیسے امراض آگھیرتے ہیں۔

زیناف و بغل کے بال صاف کرنا

بغلوں اور زیناف اگے ہوئے بالوں کو وقتاً فوقتاً کاٹ کر صاف کر دینا صحت کے لئے بہت ضروری ہے کیونکہ ان مقامات کے بالوں میں اکثر پسندہ خشک ہو جاتا ہے اور وہاں گندگی کی وجہ سے بدبو پیدا ہو جاتی ہے بلکہ خطرناک قسم کے جنسی و جسمانی امراض بھی جنم لینے کا خدشہ ہوتا ہے۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق:

”بغل کے بال صاف کرنے اور بال زیناف موٹڈھنے کے سلسلے میں زیادہ سے زیادہ چالیس دن کی مدت مقرر فرمائی ہے۔“ (نسائی شریف)

☆ طب جدید کے مطابق:

”ہماری جلد میں تروتازگی کو قائم و دائم رکھنے کے لئے اللہ عزیز نے ایسے غدوہ پیدا فرمائے ہیں جن کو رغبی غدوہ کا نام دیا جاتا ہے جس کے وہ حصے جہاں سے

بالوں کو صاف کرنے کا شرعی حکم ہے، قدرت کی کارگیری دیکھنے کے وہاں پر قدرتی طور پر ہی یہ غدوں کم ہوتے ہیں تاکہ ان کی رطوبت وہاں پر آگئے والے بالوں کی نشوونما کو متاثر نہ کرئے۔

☆..... جدید سائنسی تحقیق کے مطابق:

”جلد کے ان مذکورہ مخصوص حصوں کو ہمہ وقت آسیجن کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر ان حصوں پر بال بڑھے ہوئے ہوں تو ایک تو جلد کو آسیجن کی براہ راست فراہمی مشکل ہو جاتی ہے، دوسرے کہ یہ بالوں کی کثرت کی وجہ سے ان حصوں کی کامیابی صفائی نہیں ہو سکتی عینتاً میل کی پیپرڈیاں جنم کر جلد کے سامنے بند ہو جاتے ہیں اور جلد کو آسیجن کی فراہمی منقطع ہو جانے کے سبب جلدی خارش، الرجی، پھوزے اور پھنسی وغیرہ کا خاصاً امکان ہوتا ہے علاوہ ازیں قوت مخصوصہ بھی متاثر ہوتی ہے۔“

☆..... اطباء کی آراء کے مطابق:

”چالیس دنوں کے بعد بھی اگر مخصوص حصوں حصوں سے بالوں کو صاف نہ کیا جائے تو بال اس حد تک بڑھ جاتے ہیں کہ نہ صرف آسیجن کی فراہمی میں نمایاں کی واقع ہو جاتی ہے بلکہ یہ حصے میں پکھیل اور جرا شیوں کی آمادگاہ بن کر جو میں اور پس پڑنے کا سبب بنتے ہیں۔“

☆..... فرانس کے ماہرین جلد کے مطابق:

”اگر بغل کے بالوں اور زیناف بالوں کو تاخیر سے صاف کیا جائے تو اس کے برے اثرات نہ صرف جلد کے اندر پائے جانے والے روغنی غدوں پر پڑتے ہیں، بلکہ خطرناک قسم کے جنسی امراض بھی جنم لینے کا خدشہ ہوتا ہے حتیٰ کہ آتشک، ایڈز، سوزاک اور کوڑھ وغیرہ کے جرا شیم بھی پیدا ہو سکتے ہیں جو دوران مقاومت عورتوں میں بھی منتقل ہو سکتے ہیں۔“ (سن نبوی ﷺ اور جدید سائنس)

سبحان اللہ! مذکورہ بالا خدشات کے پیش نظر ہی رہبر انسانیت ملکہ نہ نبی نوع انسان کو یہ ہدایت فرمائی ہے کہ زیناف بغل کے بالوں کو چالیس دن کے اندر اندھر صاف کر لیا کرو۔ (خواتین عسل کی احتیاطیں اور پوشیدہ اعضاء کی صفائی ”تحفہ الہم“ میں ملاحظہ فرمائیں)

باب پنجم

عورت کی عظمت

رشتہ ازدواج کی استواری کے لئے اسلام نے کچھ حقوق اور احکام بیان کئے ہیں اور ان کے اوپر عمل پیرا ہونے کی تائید کی ہے۔ یہ ایک مسلم بات ہے کہ دو اجنبی جو زناج کے رشتہ سے مل رہے ہیں الگ الگ دل و دماغ اور فکر و عمل رکھتے ہیں بسا اوقات دونوں کی طرزِ معاشرت میں بھی کسی نہ کسی درجہ میں فرق ہوتا ہے۔ بسا اوقات دونوں میں کلی موافقت پہلی ملاقات ہی میں ہو جانا ایک بعید از قیاس بات ہے۔ پھر عورت و مرد کے دماغی توازن میں یکسانیت بھی غیر ممکن ہے دونوں کی فطرت میں بھی قدرت نے کچھ خاص عادات و اخلاق مکروہ رکھے ہیں ان ساری باتوں کو پیش نظر رکھ کر اسلام نے مرد کو عورت کے تعلقات کے سلسلہ میں کچھ ضروری ہدا یتیں دی ہیں اور کچھ اختیارات پرداز کئے ہیں اور اسی طرح عورتوں کے بھی کچھ فرائض و اختیارات ہیں (جو آپ ہماری کتاب ”تحفہ ولہن“ میں ملاحظہ فرمائیں) یہاں شوہر کے فرائض و اختیارات اور عورت کی عظمت کا اجمالی بیان ہو گا۔

محترم اسلامی بھائیو! یہ باب خاص کران لوگوں کے لیے تحریر کیا گیا ہے جو عورت کو پاؤں کی جوئی کے سوا کچھ نہیں سمجھتے اور نہ اپنی بیویوں کے حقوق ادا کرتے ہیں۔

عورت کیا ہے؟

عورت خدا کی بڑی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔

عورت دنیا کی آبادکاری اور دینداری میں مردوں کے ساتھ تقریباً برابر کی شریک ہے۔

عورت مرد کے دل کا سکون اور روح کی راحت ہے۔

عورت مرد کے ذہن کا اطمینان اور بدن کا چیز ہے۔

عورت دنیا کے خوبصورت چہرہ کی ایک آنکھ ہے۔

عورت نہ ہوتی تو دنیا کی صورت کانی ہوتی۔

عورت کا وجود انسانی تمدن کے لیے بے حد ضروری ہے۔

عورت نہ ہوتی تو مردوں کی زندگی جنگلی جانوروں سے بدتر ہوتی۔

عورت بچپن میں بھائی بہنوں سے محبت کرتی ہے۔

عورت شادی کے بعد شوہر سے محبت کرتی ہے۔

عورت ماں بن کر اپنی اولاد سے محبت کرتی ہے۔

عورت دنیا میں پیار و محبت کا ایک "تاج محل" ہے۔

عورت نے غفوں شباب میں مردانگی کو سنوارا۔

عورت نے درشی کی جگہ ہوش مندی اور شرافت کو پیدا کیا۔

عورت نے وحشت کو محبت اور سرت سے بدل دیا۔

عورت نے خود غرضی اور انسانیت کی جگہ سیر چشمی اور قربانی کا جذبہ دیجت کیا۔

عورت نے لاپرواں کی بجائے تعلق اور استواری کا درس دیا۔

عورت نے مردوں کی تندخوی اور سختی کو نرم اور سیک بار کیا۔

عورت انسانی وجود کے لیے چیزیں رشک کا سامان اور راحت و سلامتی کا نشان ہے۔

عورت آدم علیہ السلام و حضرت حوا کے ساتھم انہوں کی "ماں" ہے اس لئے وہ سب کے لیے قابل احترام ہے۔

عورت اپنے قد زیبا، رخ روشن، دلفریب شباب اور حسین و شیریں آرزوؤں کے ساتھ ہمارے سامنے جلوہ گر ہوئی۔

عورت محض جسم کا نام نہیں، یہ ابتداء سے بے لوث محبت، حسن و جمال، رعنائی،

آراستہ اور شاستہ جذبات اور ازاد محزر ز اور استوار تعلق کا جیتا جا گتا جسم ہے۔

عورت حسن و جمال، نرمی، شفقت اور میل محبت کے ساتھ جسم پائی جاتی ہے۔ عورت ہی ہے

عورت ہی ہے جس کے چہرے کے خدو خال اور نظروں اور ہونٹوں کا قبسم غرض ایک ایک

چیز میں نگاہیں اخلاق و اطوار سے پیوست ہوتی ہیں۔

عورت گھر کا جراغ ہے۔

عورت گھر ساتی ہے۔

عورت محبت قائم رکھتی ہے۔

عورت نچے پیدا کرتی ہے۔

عورت خانگی بنیادوں کو استوار کرتی ہے، یہی اس کی سب سے بڑی فضیلت ہے۔

☆.....جیسا کہ قرآن پاک میں ہے:

”اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے

بنائے کہ ان سے آرام پاؤ اور تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی، پیشک اس

میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کے لیے۔“ (سورہ روم پ ۲۱: آیت ۲۱)

یہ آیت کریمہ ایک اوپنچے اور بلند مفہوم کی طرف اشارہ کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ عورت اور مرد کے درمیان تعلقِ محض اس قدر نہیں کہ وہ ایک ساتھ ایک جگہ سوتے ہیں۔ بلکہ ان کا آپس کا تعلق میل ملا پ اور شفقت و محبت کا تعلق ہے اور کسی عورت کی ہستی کے اعزاز اور اس کے بلند مقام پر قائز ہونے کی اس سے بڑی علامت کیا ہو سکتی ہے؟

☆.....امام ابن الجوزی رضی اللہ عنہ نے لکھا ہے:

”ایک شاعر کا کچھ عورتوں پر گزر ہوا۔ ان کے حسن و جمال سے متاثر ہو کر اس

نے کہا، اور بعض نے ایک دوسرا اپس منظریہ بتایا کہ ایک شاعر کو اپنی بیوی

پر بڑا غصہ آیا اس نے کہا:

”یقیناً عورتیں شیطان ہیں جو ہمارے لیے پیدا کی گئی ہیں ان شیطانوں کی

شرارتیں سے ہم بس خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔“

بیوی نے اس کے جواب میں نرمی اور شاستگی سے کہا:

”یقیناً عورتیں خوبصوردار پودا ہیں جو تمہارے لیے پیدا کی گئی ہیں اور تم میں سے

ہر کوئی خوبصوردار پودوں کو سوچنا پسند کرتا ہے۔“

☆.....یونانی شاعر میرودس نے صحیح ہی کہا ہے کہ:-

”کسی لڑکی کو جب تم نے بیوی بنالیا تو اب اس کے ماں باپ اور بھائی بگر رہو،
کیونکہ جوڑ کی صرف تمہاری خاطر اپنے ماں باپ اور اپنے بھائیوں کو چھوڑ بیٹھے
اور تمہارے پیچھے پیچھے رہے تو حق تھی ہے کہ وہ تمہارے اندر باپ کی شفقت
ماں کا پیار اور بھائی کی نرمی اپنی آنکھوں سے دیکھے، جب تم ایسا کرو گے تو بہتر
شوہر کہلانے کے حق دار ہو گے۔“

عورت مہترین رفق اور اہلیہ

☆..... اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”اور عورتوں کا بھی حق ایسا ہی ہے جیسا ان پر ہے شرع کے موافق۔“

(سورہ البقرۃ: آیت ۲۲۸)

☆..... ایک اور مقام پر اس طرح ارشاد فرمایا:

”تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے تاکہ ان سے آرام پاؤ اور
تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی۔“ (سورہ الروم: آیت ۲۱)

بعض لوگ اس طرح کے گمراہ ہوتے ہیں کہ اپنی اہلیہ کو صرف بیوی سمجھے بیٹھتے ہیں
اور اس سے جنسی ملاپ کی حد تک سلوک کرتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنی اور اہلیہ کی زندگی کو
ویران، بے نتیجہ اور تنگ و تاریک بنادا لتے ہیں۔

خوش قسمت اور با سعادت شوہرو ہوتے ہیں جو اپنی بیوی کے ساتھ رفق زندگی
اور دوست کا سا برتاؤ کرتے ہیں اور دوستی کا پورا حق ادا کرتے ہیں۔ نیز مذکورہ آیت شریفہ
بھی اسی دوستی کی توثیق کرتی ہے اور اسے محبت و رحمت کا نام دیتی ہے۔

☆..... جس نے یہ کہا ہے بہت خوب کہا ہے کہ:

”جو ازدواجی رشتہ اس رشتہ میں بندھ جانے والوں کو زیادہ سے زیادہ جنسی ملاپ
کی سوغات دیتا ہے کچھ اور نہیں دیتا، اسے ازدواجی رشتہ کہنا مناسب ہی نہیں
ہے۔ کیونکہ اگر کسی وجہ سے جنسی ملاپ عمل میں نہ بھی آئے تو بھی ازدواجی
سلسلہ تاویر برقرار رہتا ہے۔ تو شا نہیں اور جب ازدواجی رشتہ کا بڑا فائدہ صرف

جنہی ملأپ اور ہم بستری کی شکل میں سامنے آتا ہے تو حقیقت میں یہ رشتہ بخاری عذاب کا پیش خیمہ ہے کیونکہ شوہر کو اس سے اعلیٰ اور اوپر مقام پر فائز ہونا چاہیے تاکہ جسم ہی سیر نہ ہواں سے زیادہ اس کی روح بھی آسودہ اور سیراب ہو۔

☆..... دوسرا کہتا ہے کہ:

” یہ کوئی صحیح بات نہیں کہ عورت مرد کے لیے لذت کا ایک سامان ہے اور بس! کیونکہ عورت کی محبت اس وقت سے مرد کے نیہاں خانہ دل میں ہی ہوتی ہے جب وہ اس سے منگنی کرتا ہے۔ تب سے وہ اس کا احترام کرتی ہے اور جب زندگی میں وہ اس کی رفیق سفر اور شریک حیات بن جائے تو کیونکہ اس سے محبت کم ہو سکتی ہے۔ پھر یہی عورت اسکی آئندہ نسلوں کی تخلیق میں اس کی شریک ہوتی ہے۔ کسی مرد کے لیے زیادہ خوش قسمتی اور خود اس کی الہیہ کے لیے خیر و خوبی کا باعث اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا کہ وہ یہ جان لے گا کہ ازدواجی سعادت کے اثرات خواں سے ہو کر قلب کی طرف منتقل ہوتے ہیں، اور جذبات کا باہم تبادلہ ہوتا ہے اور مرد کو چاہیے کہ اپنی الہیہ کے ساتھ زیادہ سے زیادہ نرمی، شاشکی اور میل محبت کا برداشت کرے تاکہ اس کا اعتماد زیادہ سے زیادہ حاصل ہو۔ ”

محترم اسلامی بھائیو! اس میں شک نہیں کہ ہمدرد، دوست اور غمگسار میاں بیوی کی زندگی نہایت بہتر اور شاداب ہوتی ہے جب کہ زندگی کے اشیج پر جانوروں کی طرح زندگی گزارنے والے میاں بیوی کی زندگی بدترین اور بے کیف گزرتی ہے۔

عورت اللہ علیک کی نعمت ہے

محترم اسلامی بھائیو! زمین پر گزرنے والی زندگی میں لطف کا سامان نہ رہے تو یہ زندگی سخت بے کیف اور خشک ہو جاتی ہے۔

اس لئے حکمت الہی علیک نے زندگی کے ہر فطری گوشہ کو لطف و شادمانی کے

اسباب فراہم کیے ہیں۔ اس حکمت پر غور و حوض کرنے سے انسان فرحت اور انبساط کی حقیقت اور اس کی غرض و غایت کو بخوبی سمجھ سکتا ہے اور یہ معلوم کر سکتا ہے کہ اٹھانا کوئی چیز نہیں بلکہ اس کی حیثیت محض ذریعہ اور واسطہ کی ہے اور اصل مقصد اس سے کہیں زیادہ قیمتی اور باعزت ہے اور مقصد جتنا بیش قیمت اور باعزت ہوتا ہے اس کے ذرائع بھی اتنے ہی معزز اور قیمتی ہوتے ہیں۔

☆..... اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تمہارے لیے تمہاری ہی جنہیں سے جوڑے بنائے کہ ان سے آرام پاؤ اور تمہارے آپس میں محبت اور حمت رکھی، بے شک اس میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کے لیے۔“ (سورہ روم: آیت ۲۱)

قدیم زمانے میں عورت یوی کے بجائے ایسا جانور تھی جس میں روح نہ ہو۔ پھر سب سے پہلے فرانس کی ایک کافرنز میں اس کے ساتھ انصاف کی سب سے پہلی جو کوشش کی گئی، اس میں یہ طے کیا گیا کہ یہ جانور نہیں انسان ہے، جس کو مردوں کی غلامی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔

لیکن قرآن کریم کی اس آیت کی روشنی میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورت اللہ رب العزت کی ان گنت نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے جس کو اس نے کسی اور منی سے نہیں، خود مرد کے بدن سے بنایا، تاکہ یہ اس کی خدمت گزار بن کر نہیں بلکہ اس کی شریک حیات بن کر شانہ بثانہ زندگی کے دن گزارے۔

☆..... چنانچہ ارشاد ہوا:

”عورت اسی لیے پیدا کی گئی تاکہ مردوں کو اس سے سکون اور راحت ملے“
سکون ایک خاص قسم کی نفسانی کیفیت اور پوشیدہ احساس کا نام ہے۔ اس سعادت سے جو کوئی بہرہ ور ہوتا ہے، پورا سماج بھی اس سے شاد کام ہوتا ہے اور جس طرح جلوٹ کا نفع عام ہوتا ہے، خلوٹ میں اس کی وجہ سے وہ محبت میر آتی ہے جس میں کسی تضع یا بناوٹ کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔

بہر کیف زندگی کا یہی وہ لائق احساس اور ضروری سرمایہ ہے جو مردوں کو صرف عورت کی آغوش میں مل سکتا ہے کہیں اور نہیں!

☆.....اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

”وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا
کہ اس سے چین پائے۔“ (سورہ الاعراف پ ۹: آیت ۱۸۹)

اس آیت میں قرآن پاک نہایت وضاحت کے ساتھ پر سکون جذبات بھری زندگی کا درج ذیل نقشہ کھینچتا ہے کہ:

..... بیوی کی آغوش وہ شبستان ہے جہاں معاش کی فکر میں سرگردیاں، جان توڑھنے،
دن بھر کی مسلسل بھاگ دوڑ کے بعد شوہر سکھ چین کی گھریاں گزارتا ہے اور تھک
کر چور ہو جانے کے بعد از صرف نو تازہ دم ہو جاتا ہے۔

..... شوہر کی تمام تر خواہش یہ ہوتی ہے کہ زندگی کی یہ ہم سفر جب بھی اس سے ملے اس کا چہرہ تراویثارہ، گلب کی طرف شاداب، پھول کی طرح کھلا ہوا اور ہشاش بٹاٹ رہے۔ بیوی اسکے کان گوش برآواز ہوں، دل محبت سے سرشار ہو، بات کرے تو نرمی اور شیرینی سے اس طرح ہم کلام ہو جس سے غم غلط ہوں اور ساری تھکن جاتی رہے۔ بیوی راحت و سکون کا وہ گھوارہ ہے جہاں اس کے شوہر کو سکون نصیب ہوتا ہے۔

.....☆ بیوی کی ہمدردی اور محبت کی پاکیزہ چھاؤں میں شوہر کی خواہشات کو تسلیم ملتی ہے اور دل حرام کاری سے بچتا ہے، ایک ایک عضو کو ذلت اور حقارت کی گندگی سے نجات ملتی ہے اور اس طرح یورا بدن جیا ہی اور ہلاکت کے گڑھ سے نکل آتا ہے۔

☆.....ایک اور مقام پراللہ علیکم نے ارشاد فرمایا:

”وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس“۔ (سورہ بقرۃ پ: ۲ آیت ۱۸۷)

☆.....امام طبری عَلَيْهِ السَّلَامُ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

”زن و شوہر ایک دوسرے کے حق میں بمنزلہ پوشک کے ہے کیونکہ اس طرح

ہم آغوش ہوتے ہیں جیسے بدن کا لباس بدن سے ملا ہوتا ہے۔ جب دو آدمی ایک دوسرے سے اس طرح گھل مل جاتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ وہ ایک قلب ایک پوشک کی طرح ہم آہنگ ہیں یا ایک دوسرے کے لیے پوشک کا درجہ رکھتے ہیں کیونکہ پوشک بھی (پردہ پوشی اور) سکون کا باعث ہوتی ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! عموماً ہر آدمی کے حق میں اس کی بیوی کا یہی حال ہوتا ہے۔ اس کے سہارے اسے سکھ چین اور سکون قلب نصیب ہوتا ہے۔ اس طرح گویا میاں بیوی ساتھ ساتھ رہائش اور سکونت ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کے لیے آڑ اور بخنزہ پوشک کے بن جاتے ہیں۔ میاں بیوی کے درمیان استوار رابطہ کو حسین واطیف پیرائے میں گنتی کے ان چند لفظوں "لباس" میں آن واحد میں جسم اور روح کے درمیان تعلق کو بیان کیا گیا ہے۔

.....☆..... لباس کو انسان کے بدن میں زبردست اہمیت حاصل ہے۔ لباس انسان کے لیے آڑ اور پردہ کا کام دیتا ہے اور یہی لباس اس کے قد و قامت پر اس طرح فٹ ہوتا ہے کہ نہ کہیں سے چھوٹا اور نہ بڑا ہوتا ہے۔

.....☆..... میاں بیوی جب ایک دوسرے سے قطعی ہم آہنگ ہوتے ہیں اور ان کا آپس میں مlap ہوتا ہے تو دونوں اس طرح یک جان و دو قلب ہوتے ہیں اور یوں آپس میں شیر و شکر ہو جاتے ہیں کہ کچھ پتہ نہیں چلتا کہ کس کی حد کہاں اور کس کا زاویہ کیا ہے اور اس مضبوط مlap کے لیے دونوں ہی بے قرار ہوتے ہیں، اور ایک دوسرے کی طرف اس طرح کھینچ آتے ہیں جیسے کپڑا اپنے والا کپڑے کی طرف کھینچتا ہے۔

.....☆..... میاں بیوی دونوں جسمانی طور پر ایک دوسرے کی پردہ پوشی اور حفاظت کا سامان ہوتے ہیں اور روحانی اور نفسیاتی لحاظ سے ایک دوسرے کا سہارا ہوتے ہیں۔

.....☆..... میاں بیوی میں سے ہر کوئی ایک دوسرے کی عزت، عصمت، جان، مال اور اس کے سرستہ رازوں کی ختنی سے حفاظت کرتا ہے اور پہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی راز آشکار ہو اور کوئی اسے آنکھوں سے دیکھ لے یا کافوں سے سن لے۔

..... میاں بیوی دونوں ایک دوسرے کی ڈھال ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کو برائی سے بچانے کے لیے اس طرح سینہ پر ہو جاتے ہیں جیسے تن کا کپڑا دوپھر کی تمازت اور سردی کی شدت سے بچاتا ہے۔

..... میاں بیوی دونوں تن زیب پوشک کی طرح ایک دوسرے کے تن بدن اور قد و قامت پر چپاں ہوتے ہیں۔ پوشک پہن کر ہر کوئی سکھ کا سانس لیتا ہے، اپنے دائرہ عمل میں سرگرم اور چاق و چوبند ہوتا ہے۔ لباس پا کر زیب و زینت اور حسن و جمال کی دولت سے مالا مال ہوتا ہے جس سے دیکھنے والوں کو شادمانی اور سمرت ہوتی ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! اس لیے اس قدر گھرے اور پھلیے ہوئے مفہوم کی منظر کشی کے لیے غالباً تشبیہ کے اس ایک جملہ یعنی ”لباس“ سے بہتر کوئی جملہ نہیں ہو سکتا۔ چونکہ مرد و عورت کے درمیان رابطہ اس حد تک گھرا ہوتا ہے کہ اس لیے ان کا ایک دوسرے سے ملاپ ناگزیر ہے۔ تا کہ ایک دوسرے کا لباس ہو، ایک کو دوسرے سے خوبصورتی اور کمال حاصل ہو۔ پر وہ پوشی اور ذاتی حفاظت کے لیے دونوں ہی ایک دوسرے سے وابستہ اور پیوستہ رہتیں۔

..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”لباس سے مراد یہ ہے کہ تمہارے لئے تمہاری بیویاں سکون کا باعث ہیں اور تم اپنی بیویوں کے لیے سکون کا سامان ہو“۔

..... کسی اور نے کہا ہے کہ

”میاں بیوی ایک دوسرے کے لیے پوشک کی طرح ہیں کہ جس طرح پوشک جسم سے چھوٹی ہے اس طرح میاں بیوی ایک دوسرے سے بے لباس ہو کر ملتے ہیں۔ یعنی وہ ایک دوسرے کا لباس ہیں“۔

شوہر کے حقوق و فرائض

شریعت میں ہر شخص کو اس بات پر متوجہ کیا گیا ہے کہ وہ اپنے فرائض ادا کرے حقوق کے مطالبے پر زور نہیں دیا گیا ہے جیسا کہ آج کی دنیا، حقوق کے مطالبے کی دنیا ہے اور ہر شخص اپنا حق مانگ رہا ہے اور اس کے لئے مطالبه کر رہا ہے تحریکیں چلارہا ہے، مظاہرے کر رہا ہے، ہڑتاں کر رہا ہے، گویا کہ اپنا حق مانگنے اور اپنے حق کا مطالبه کرنے کے لئے دنیا بھر کی کوششیں کی جا رہی ہیں اور اس کے لئے باقاعدہ انجمین قائم کی جا رہی ہیں جن کا نام ”انجمن تحفظ حقوق فلاں“ رکھا جاتا ہے لیکن آج ”ادائیگی فرائض“ کے لئے کوئی انجمن موجود نہیں، کسی بھی شخص کو اس بات کی فکر نہیں ہے کہ جو فرائض میرے ذمے عائد ہیں وہ میں ادا کر رہا ہوں یا نہیں۔

مزدور کہتا ہے کہ مجھے میرا حق ملنا چاہیے، سرمایہ دار کہتا ہے کہ مجھے میرا حق ملنا چاہیے۔ لیکن دونوں میں سے کسی کو یہ فکر نہیں ہے کہ میں اپنا فرائض کیے ادا کروں؟ مرد کہتا ہے کہ مجھے میرے حقوق ملنے چاہیں اور عورت کہتی ہیں کہ مجھے میرے حقوق ملنے چاہیں اور اس کے لئے کوشش اور جدوجہد جاری ہے لیکن کوئی خدا کا بندہ یہ نہیں سوچتا کہ جو فرائض میرے ذمے عائد ہو رہے ہیں وہ میں ادا کر رہا ہوں یا نہیں؟

محترم اسلامی بھائیو! ہر شخص اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف توجہ کرے۔ اگر ہر شخص اپنے فرائض ادا کرنے لگے تو سب کے حقوق ادا ہو جائیں۔ شوہر اگر اپنے فرائض ادا کرے تو بیوی کا حق ادا ہو گیا اور اگر بیوی اپنے فرائض ادا کرے تو شوہر کا حق ادا ہو گیا، شریعت کا اصل مطالبه یہی ہے کہ تم اپنے فرائض ادا کرنے کی فکر کرو۔

میاں بیوی کے باہمی تعلقات میں بھی اللہ عزیز نے یہی طریقہ اختیار کیا کہ دونوں کو ان کے فرائض بتا دیئے۔ شوہر کو بتا دیا کہ تمہارے فرائض یہ ہیں اور بیوی کو بتا دیا کہ تمہارے فرائض یہ ہیں۔ ہر ایک اپنے فرائض ادا کرنے کی فکر کرے اور درحقیقت زندگی کی گاڑی اسی طرح چلتی ہے کہ دونوں اپنے فرائض کا احساس کریں اور

دوسرے کے حقوق کا پاس کریں، اپنے حقوق حاصل کرنے کی اتنی فکر نہ ہو، جتنی دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی فکر ہو۔ اگر یہ جذبہ پیدا ہو جائے تو پھر یہ زندگی استوار ہو جاتی ہے۔

بیوی کے ساتھ حسن سلوک

زندگی میں یہ کوئی حیرت انگیز بات نہیں کہ میاں بیوی میں کشیدگی پیدا ہو جاتی ہے اور اس سلسلہ میں شیطان کو بہکانے کا موقع ہاتھ آ جاتا ہے اور اس سے عفت و عصمت کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔

عورتیں نازک طبع، تند خواہ اور مغلون مزاج ہوتی ہیں، اس لئے اسلام میں ان حقائق دو افاقت سے چشم پوشی اختیار نہیں کی گئی ہے بلکہ عورتوں کی فطری کمزوریوں کو پیش نظر رکھ کر مردوں کو اس سلسلہ میں مفید ہدایتیں دی گئی ہیں تاکہ زن و شوہر کی باہمی زندگی میں ناخوشگواری نہ آنے پائے اور اگر عورتوں کے کسی قول و فعل سے ان کو اذیت پہنچو تو ایسے موقع پر صبر و تحمل سے کام لیا جائے۔

☆.....جیسا کہ ارشادِ ربانی ﷺ ہے:

”اور ان سے اچھا برتاؤ کرو پھر اگر وہ تمہیں پسند نہ آئیں تو قریب ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ تعالیٰ میں بہت بخلائی رکھے۔“ (النساء: ۱۹-۲۰)

اس آیت میں ایک جامع ہدایتِ ربانی ہے کہ مردوں کو اگر ان کی بیویاں ناپسند ہوں اور طبیعت کے تقاضے کے خلاف معلوم ہوں تو ایسے وقت جذبات کی جگہ عقل سے کام لینا چاہیے اور ناگواری کو برداشت کرنا چاہیے، کیونکہ یہ کوئی عجوبہ بات نہیں ہے کہ انسان کی اپنی افتاب طبع کی وجہ سے ایک چیز ناپسند ہو اور اللہ ﷺ کی طرف سے اس میں کوئی منفعت مضر ہو، جو اس کے لئے دین و دنیادنوں میں موجب خیر و برکت ہو۔

☆.....ارشادِ بیوی ﷺ ہے۔

”کوئی مسلمان مرد کسی مسلمان عورت کو اس لئے مبغوض نہ رکھے کہ اس کی کوئی عادت ناگوار خاطر ہے اس لئے کہ اگر ایک عادت ناپسند ہے تو اس کی کوئی

دوسری عادت پسندیدہ بھی ہوگی۔ (سلم شریف)

برے پہلوؤں کے ساتھ بھلائی کے پہلو بھی عموماً عورت میں پائے جاتے ہیں، پس آدمی کو چاہیے کہ برائیوں کی تلافی بھلائی کے پہلوؤں سے کرتا رہے۔ اور خود گھروالوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے۔

☆..... حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھروالوں کے ساتھ بہتر (سلوک والا) ہو میں اپنے گھروالوں کے ساتھ بہتر (سلوک کرتا) ہوں۔“ (بلرانی)

☆..... ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

”مسلمانوں میں کامل ایمان والا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے بہتر ہوں اور ان میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا ہو۔“ (ترمذی)

☆..... حضرت عائشہؓ فرمائی ہیں کہ:

”حضور ﷺ کے کاموں میں معروف رہتے تھے۔ جب نماز کا وقت آتا، آپ فوراً نماز کے لئے نکل جاتے۔“ (بخاری)

یعنی گھروالوں کی نگہداشت فرماتے۔ چنانچہ آپ خود جوتیاں گا نہیں، بکری کا دودھ دو ہتے اور اپنا کام آپ کیا کرتے۔

محترم اسلامی بھائیو! مردوں کا اس طرح گھر یا کام از خود کرنا، ان کے لیے بے حد مناسب اور موزوں ہے، بشرطیکہ انہیں اس کے موقع حاصل ہوں۔ اس طرح حضور نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ پر چلتے ہوئے وہ خانگی امور میں گھروالوں کی مدد کر سکتے ہیں۔

☆..... سید الکونینؓ نے عورتوں کی طبی و فطری کمزوری کی نشاندہی فرماتے ہوئے مردوں کو ہدایت فرمائی:

”تم نصیحت قبول کرو عورتوں سے بھلائی کرو کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلیوں میں سب سے ثیرہ حصہ اور پرواہ ہے، لہذا تم اگر اس کو سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑاؤ لو گے (مگر سیدھانہ کر سکو گے) اور اگر چھوڑ دو گے تو ہمیشہ کے لئے بھی رہ جائے

گی۔ اس لئے عورتوں کے متعلق فصیحت قبول کرو۔” (بخاری شریف)

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ ٹیز ہاپن عورتوں کی سرشت میں داخل ہے یہ اس سے جد نہیں ہو سکتی ہاں! ان کی ضروری حد تک اصلاح ہو سکتی ہے اور وہ بھی رفق و ملاطفت سے ہونی چاہیے اس لئے اس کی توکوش ہی نہ کی جائے کہ وہ بالکل سیدھی ہو جائے اور ہر چیز اور ہر کام میں مرد کی موافقت کرے کیونکہ دونوں کی طبیعت دو طرح کی پیدا کی گئی ہے، اگر کسی نے غلط فہمی سے ایسی کوشش کی تو اطمینان کے بجائے پریشانی ہی سامنے آئے گی۔ ہاں، اس سے غافل بھی نہیں ہونا چاہیے کہ عورت اپنی من مانی پر اتر آئے کیونکہ میاں بیوی کے درمیان جو تعلقات ہیں وہ بہت گہرے ہیں گھر کا سارا نظام دونوں کی مصالحت اور اتحاد عمل میں مضر ہے، عورت زندگی کی ساتھی ہے اس سے ایک منش کے لئے ہم بے نیاز نہیں ہو سکتے، اگر باہر کا سارا نظام ہر درست رکھتا ہے تو گھر کا سارا اندر وہی نظام عورت کے ہاتھ میں ہے۔ گھر میں کھانے پینے کا نظم، بچوں کی پرورش اور ان کی تربیت اور اس طرح کی دوسری تمام چیزیں عورت سے تعلق رکھتی ہیں، پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ میاں بیوی میں یہاں گلت اور موافقت نہ ہو اور زندگی کی گاڑی ٹیز رفتاری سے روای دواں ہو،

☆..... جس نے کہاچ کہا کہ:

”مرد اور عورت زندگی کی گاڑی کے لئے دوپیے ہیں بغیر ان کی دوستی اور اتحاد عمل کے یہ گاڑی نہیں چل سکتی،“

پھر ساتھ ہی یہ تدبیر بھی ہے کہ عورتوں کی بہت سی باتوں سے عفو و درگزر کی جائے اور ان کی بد خلقی پر صبر و تحمل سے کام لیا جائے۔

محبت اور نرمی سے بیوی کی اصلاح بقدر ضرورت ہو سکتی ہے جس میں کوئی اشکال نہیں، نرمی اور محبت سے سمجھانے کا مطلب یہ ہے کہ بیوی کو اپنا پورا اعتماد دے کر بتایا جائے کہ تم اپنے مقام کو پہچانو، تمہاری ذرا سی لغزش سے اتنے فتنے اٹھ سکتے ہیں۔ اس بات سے تمہارے خاندانی وقار کو بھی سُخیں لگے گی اور تمہارے شوہر کے لئے بھی یہ غلطی ضرر رساں ثابت ہو گی، اگر بیوی دیندار اور غیرت مند ہے تو یہی پہلو اختیار کیا جائے الغرض عورت کے مزاج کا

لحوظ بہر حال ضروری ہے۔

☆..... ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے مرد کوچل کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا:

”عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے بالکل سیدھی ہرگز نہ ہوگی اس سے فائدہ کے حصول کی خواہش ہو تو اس کی بھی کے ساتھ فائدہ حاصل کر سکتے ہو اور اگر بالکل سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑڈا لوگ اور اس کو توڑنا اس کو طلاق دینا ہے۔“

(سلم شریف)

محترم اسلامی بھائیو! تجربات کی دنیا میں ان حدیثوں کے سمجھنے میں ذرا بھی دشواری پیش نہ آئے گی، ہم اپنی زندگی میں رات دن دیکھتے ہیں کہ عموماً عورتیں ضدی، اپنی بات پر اڑ جانے والی اور درشت خوبیتی ہیں، پھر ان کو کسی حالت پر بھی قران نہیں، خوش رہیں تو سر اپا امتنان و تشکر اور اگر خفا ہو جائیں تو ناشکری کی انتہائی سرحد سے بھی پار ہو جائیں۔

☆..... سورج گرہن والی حدیث میں عورتوں کے متعلق حضور ﷺ کا یہ قول موجود ہے:

”عورتیں شوہروں کی ناشکرگزار ہوتی ہیں اور ان کے احسان کی مکر، تم اگر ان کے ساتھ زندگی بھرا حسان کرو، پھر اگر کوئی بات تمہاری طرف سے ان کے خلاف طبیعت ہو گئی تو بول اخیس گی کہ میں نے کبھی بھی تم سے کوئی بہتری نہیں دیکھی،“

(بخاری شریف)

اگر بیوی محبت سے پیش آئے تو؟

☆..... اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

”پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں تو ان پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو۔“

(سورۃ النساء: ۳۲۳)

یعنی جن کاموں کی اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ان میں بیوی جب شوہر کی اطاعت کر لے تو پھر شوہر کو اسے تھک کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ لہذا نہ اسے سزادے نہ چھوڑے، پوری آیت میں ان مردوں کو تنبیہ کی گئی ہے جو بلا وجہ عورتوں کے ساتھ زیادتی کرتے ہیں۔

☆..... ایک اور مقام پر فرمایا:

”اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو۔“

(سورہ البقرۃ: آیت ۲۱۶)

محترم اسلامی بھائیو! عجیب بات ہے کہ اکثر شوہر خوش بختی اور مسرت کے خواہاں ہوتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ انہیں اپنے رفیق سفر اور شریک زندگی کو خوشی دینی چاہیے۔ کیونکہ لینے کی نسبت دینا کہیں زیادہ اچھا ہوتا ہے۔ لہذا صبر اور برداشت کا مادہ جن مردوں اور عورتوں میں ہے وہ بہتر میاں بیوی ہوتے ہیں۔ کیونکہ ازدواجی زندگی میں بہت ساری کھائیاں اور چٹائیں حائل ہیں اور اکثر میاں بیوی کی راہ میں یہ رکاوٹیں حائل ہوتی ہیں۔ اب اگر صبر سے کام لیا جائے تو یہ رکاوٹیں پست ہوں گی۔ لیکن اس سلسلہ میں اکثر دکھانا دونوں کے لئے بے حد خطرناک ہوگا کہ بہت جلد خاندان تباہ ہو جائے گا۔ اس لئے حضور ﷺ نے میاں بیوی کو امکانی حد تک ایک دوسرے سے ترمی اور شاستگی برتنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اس طرح باہم اتفاق ہوگا، زخم بھرس گے اور خاندان محفوظ نہ رہے گا، بچوں کے انجام کی فکر اور جدائی کا رنج میاں بیوی کو آپ ہی سوچنے اور اکثرے رہنے کی بجائے نرم پڑنے پر مجبور کرے گا جس سے ازدواجی زندگی خوش و خرم اور قائم و دام رہتی ہے اور میاں بیوی اگر ایک دوسرے کی خوش قسمتی اور نیک بختی کے گن گائیں اور ایک دوسرے سے نیک توقع رکھیں تو یہ بہت ساری مشکلات اور پریشانیوں کا علاج ہوگا۔

بیوی کے سامنے صبر کرنے کے فوائد

☆..... عورت کے مقابلہ میں بردباری اور صبر کرنے سے نفس کو مشقت لاحق ہوتی ہے۔

غصہ ٹوٹ جاتا ہے۔

☆..... اخلاق سنورتے ہیں۔

☆..... تکلیفوں پر صبر کرنے سے معاملہ نہیں، ہوشیاری اور خوش اسلوبی پیدا ہوتی ہے۔

☆..... حالات کا سامنا کرنے کی عادت پڑتی ہے، جس سے دل خوش ہوتا ہے، باطن

میں صفائی آتی ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! بیوی کے ساتھ صبر اور برداشت سے کام لینا چاہیے۔ لیکن

اس کا یہ مطلب نہیں کہ آدمی ہاتھ باندھے اس کے سامنے کھڑا رہے۔ یوں کوہ طرح کی برائی کرنے کی پوری چھوٹ حاصل ہو اور شوہر تھی کہے کہ میں تو بس صبر کروں گا۔ ہرگز نہیں! ہمارا مقصد یہ نہیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ صبر کرنا یوں کو بھی سکھایا جائے اور نرمی اور احتیاط سے اس کام کو انجام دیا جائے۔ مثلاً

☆..... اگر یوں کسی وقت غصے میں ہوتا خود ہرگز گرم نہ ہو کیونکہ گرمی سے گرمی کا اور برائی سے برائی کا بدل نہیں دیا جاتا لہذا ایسے وقت صبر سے کام لینا چاہیے۔ پھر جب بات آئی گئی ہو جائے اور فضا ہموار ہو جائے تو حکمت اور دانائی سے معاملہ کو نشایا جائے تاکہ نرمی اور آسانی سے اس کے ذہن میں بات اتاری جا سکے اور یہ بتایا جائے کہ اسے کیا کرنا چاہیے؟

☆..... مارپیٹ ہرگز نہ کی جائے۔ اس کی بجائے شائستگی اور نرمی سے کام لیا جائے یہ ممکن نہیں کہ یہ سب کچھ ہو اور اس کا کوئی نتیجہ نہ لٹکے جب کہ یہ مجرب اور مستند صورت ہے۔ مرد بڑی حکمت اور عقل و شعور رکھتا ہے۔ جہاں عقل مندی، نرمی، صحیح رہنمائی اور نیک رہبری کی ضرورت اور مناسب موقع ہوا سے اپنے فریق مخالف کے سامنے ان چیزوں سے کام لینا چاہیے اور یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ اصلاح و تربیت کے لیے ہرگز ہرگز مناسب نہیں ہوتی۔ خصوصاً لڑائی جنگ کے کا وقت سمجھنے سمجھانے کے لیے موزوں نہیں ہوا کرتا۔

☆..... مشہور فلسفی ستراط اپنی خانگی زندگی سے بڑا لالا رہا کرتا تھا۔ ایک نوجوان شادی سے کترارہا تھا۔ ستراط نے اسے نصیحت کرتے ہوئے کہا:

”تم ہر حال میں شادی کرلو! اگر تمہاری یوں نیک رہی تو خوش و خرم رہو گے اور اگر تمہارے نصیب میں بد اخلاق یوں لکھی ہو گی تب بھی تمہارے اندر حکمت اور دانائی آجائے گی۔ اور یہ دونوں چیزیں انسان کے لیے سو دمند ہیں۔“

محترم اسلامی بھائیو! یہ اوصاف ازدواجی زندگی کی بقا کے ضامن ہیں۔ دونوں میں سے جس کسی کو غصہ آئے، دوسرے کو چاہیے کہ اسے برداشت کر لے کیونکہ غصہ ایک نش

ہوتا ہے جس میں آدمی یہ نہیں جانتا کہ وہ کیا کرتا اور کہتا ہے۔ اس وقت شیطان کا اس پر غلبہ ہوتا ہے۔ اس لئے دوسرے فریق جیسا غصہ کر کے آدمی شیطان کے ہاتھ مضبوط نہ کرے، اور گمان کے باہر کوئی کام کر کے دشمنی اور عداوت کی جڑیں مضبوط نہ کرے کہ اس سے گھر تاہ او ر گھروالے خواہ مخواہ بر باد ہوتے ہیں۔

☆..... اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

”اور ان سے اچھا برتاؤ کرو۔“ (سورہ النساء: آیت ۱۹)

☆..... اسی آیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”عورتوں کو بھلائی کی تاکید کرتے رہو! کیونکہ وہ ٹیز ہی پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور سب سے ٹیز ہی پسلی اور پرکی ہوتی ہے۔ اگر تم اسے سیدھی کرنے جاؤ گے تو توڑ دو گے اور اگر چھوڑ دو گے تو وہ ٹیز ہی ہی رہے گی۔ لہذا عورتوں کو بھلائی کی نصیحت کرتے رہو۔“

ان کی عادات و اطوار میں بھی اور براہی دوتوں شامل ہیں اور یہ ان کا خاصہ ہے، اب اگر کوئی انسان اس سے گھر یا مقاصد کی تجھیں چاہے گا تو اسے معمولی باتوں سے چشم پوشی کرنا ہوگی۔ خلاف طبیعت کوئی بات سرزد ہونے پر غصہ پینا ہوگا۔ ہاں اگر غیرت کی کوئی بات ہو یا ظلم و زیادتی کا دفعہ نہ ہو تو اور بات ہے۔

”اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو ٹیز ہونے کے باوجود اس سے فائدہ اٹھاؤ گے۔“

ان الفاظ سے یہ فائدہ ملتا ہے کہ بیوی کی ناپسندیدہ حرکتوں پر چشم پوشی کر کے اس کی پسندیدہ چیزوں سے فائدہ اٹھانا آسان ہوتا ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! حضور نبی کریم ﷺ کے ارشادات کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ عورت بدی اور براہی کی پوٹ ہے اور اس، خرابی کے لیے ہی پیدا کی گئی ہے، بلکہ جیسا کہ ہم نے عرض کیا آپ ﷺ نے حقائق کو پیش فرمایا تاکہ آدمی خوابوں اور خیالوں کی دنیا میں نہ رہے اور دل میں اس براہی سے چوکنار ہے جو اس کی طرف سے پہنچ سکتی ہے پھر جب کوئی ناگوار حرکت یا براہی عادت سامنے آئے تو فراخ دلی سے اس پر صبر کرے، بعض وحدہ اور دل

میں بے جا اثر نہ لے، آخر وہ بھی انسان ہے، بھلائی اور برائی جیسے تمام انسانوں کے اندر ہے اس کے اندر بھی موجود ہے۔

☆..... اس ارشادِ نبوی ﷺ کا یہی مفہوم ہے کہ:

”مومن مرد کسی عورت سے بغض اور دشمنی نہ کرے، اگر اس کی ایک عادت بری ہے تو دوسری عادت ضرور بھلی ہوگی۔“

بہر کیف تاقیام دنیا سے آج تک دین اسلام جس قدر عورتوں کے حقوق کی رعایت کرتا ہے ان کی تائید اور حمایت حقیقی وہ کرتا ہے کوئی دین اور مذہب اس کے ہم پلہ اور مساوی نہیں ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! مرد ایک ایک بات پر بحث و مباحثہ شروع کر دے تو نباه مشکل ہو جائے، مرد میں نسبتاً ضبط و تحمل کا مادہ عورت سے زیادہ ہوتا ہے اس لئے اس پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ اگر باہمی زندگی میں کوئی نازک موقع آجائے تو صبر و تحمل کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہ دے۔ عورت اس معاملہ میں کمزور ہے۔

عورت کے عضلات

عورت اپنی قوت میں بھی مرد کے مقابل نہیں ہے اور صبر و تحمل کا مادہ بھی اس میں فطرشا کم ہے کیونکہ ضبط اور برداشت کی قوت کا دار و مدار عضلات کی طاقت پر ہے اور عورت کے عضلات نسبتاً مرد کے کمزور ہوتے ہیں۔

☆..... ڈاکٹر دوفارینی اسی یکلو پیڈیا میں لکھتا ہے:

”مجموعی حیثیت سے اگر دیکھا جائے تو عورت کے جسم کے عضلات مرد کے عضلات سے اس درجہ مختلف، اور جنم اور قوت کے لحاظ سے اسی قدر ضعیف ہیں کہ اگر ان کی طبعی قوت کے تین حصے کے جامیں تو دو حصے قوت مرد کے حصے میں آئیں گی اور صرف ایک حصہ قوت عورت میں ثابت ہوگی۔ عضلات کی حرکت کی سرعت اور ضبط کا بھی یہی حال ہے۔ مرد کے عضلات عورت کی نسبت حرکت میں زیادہ تیز اور اپنے فعل میں زیادہ قوی ہیں۔“

عورت میں خوبیاں

مگر ان خامیوں کے ساتھ ساتھ عورت میں بہت سی خوبیاں بھی ہیں جو مرد کو بہت بھاتی ہیں اور جن سے مرد کو قلبی سکون و اطمینان میسر ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر بعض اہم اور نازک ذمہ داریاں ڈال رکھی ہیں۔ جیسے حمل کاٹھرنا، بچوں کو دودھ پلانا اور ان کی پرورش کرنا وغیرہ۔ اسی لحاظ سے ان کے اندر کچھ اوصاف اور خواص بھی ودیعت کر رکھے ہیں تاکہ یہ کام بآسانی انجام پائے اور ظاہر ہے یہ ذمہ داریاں اور اوصاف مردوں سے یکسر مختلف ہیں اس لئے مردان اوصاف کو ہمیشہ تعجب کی نظر سے دیکھتا ہے کیونکہ اس کے اپنے علیحدہ اوصاف اور خواص ہیں۔ اس لئے عورت کی ایک پہلو کی کمزوری کو سامنے رکھ کر اس کو مطعون نہیں کرنا چاہیے۔

تجربات کی دنیا میں اسے ماننا پڑے گا کہ عورتیں عموماً جفا کش، قناعت پسند، شوہر پر جان چھڑ کنے والی، بچوں کی پرورش پر شمار، گھر میں معاملات کی بہتر تنظیم اور وفا و اخلاص کی پیکر ہوتی ہیں، کہا جاسکتا ہے کہ کمزوری سے زیادہ خیر اور بھلائی کے پہلو عورت میں پائے جاتے ہیں۔

☆.....ڈاکٹر فریڈرک کہن نے اپنی کتاب "ہماری جنسی زندگی" میں لکھا ہے:
 "عورت اپنے بچپن کی سرشت کو اپنے جسم میں ہی نہیں بلکہ اپنی طبیعت اور نفسانی کیفیت میں بھی محفوظ رکھے ہوتی ہے۔ چنانچہ بچوں کی عادتیں اگر اس کے اندر نہ پائی جائیں، یا ان میں فرق آجائے تو لمبی عورت بہتر مان نہیں بن سکتی۔
 بہتر اور اچھی ماں اپنے اسی بچگانہ شعور اور احساس کے ذریعہ ہی بچوں کی خواہشات اور ان کے تقاضوں کو سمجھ لیتی ہے اور مرد کا بچگانہ شعور چونکہ آگے بڑھ چکا ہوتا ہے، اس لئے بچوں کی حاجتوں اور ضرورتوں کو مرد سمجھ بھی نہیں سکتا۔"

☆..... ماں، باپ سے کہیں زیادہ اپنا بچپن اور بچگانہ احساس باقی رکھے ہوتی ہے۔ ہمارے سوچنے سے زیادہ اس کے اندر شفقت کا جذبہ موجود ہوتا ہے، وہی

اور فکری زندگی سے کہیں زیادہ اس کی حس بیدار ہوتی ہے، کیونکہ اس کو بچے کی ایک ایک عادت برداشت کرنی ہے، مشکلات میں ختنے کے بجائے وہ بچے کے ساتھ نرمی کرتی ہے۔

.....☆ قدرت نے عورت کو شوہر اور بچے کا درمیانی روپ بخشنا ہے تاکہ خاندان کے مرکزی مقام میں بیٹھ کر مختلف ذہن رکھنے والے افراد میں اتفاق و اتحاد کا اہم فریضہ انجام دے سکے۔ عورت کی انہی امتیازی خصوصیات کے اندر قدرت نے مرد کے لئے راحت کا سامان، حسن و جمال اور دلکشی پیدا کر رکھی ہے۔

.....☆ عورت کی محنت و جنگائشی کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب گردش زمانہ کی وجہ سے مصائب کا ہجوم ہوتا ہے اور اس کا شوہر کسی وجہ سے مصیبت اور تکلیف میں گرفتار ہو جاتا ہے:

.....☆ حل اور وضع حل کی شدید تکلیف پر نظر کرو اور دیکھو کہ عورت دنیا میں کیسے کیے آلام اور مصائب کی متحمل ہو سکتی ہے، اگر مرد کی طرح اس کا احساس قوی ہوتا تو ان تمام سختیوں کی کیونکر متحمل ہو سکتی، وہ حقیقت نوع انسانی کی یہ بڑی خوش قسمتی ہے کہ قدرت نے اس کو قوی احساس سے محروم کر رکھا ہے ورنہ بنی نوح انسان کے نازک اور تکلیف دہ فرائض کی انجام دہی ایک غیر ممکن بات ہو جاتی ہے۔

.....☆ حدیث شریف میں ہے کہ:

”عورتوں کے بارے میں خدا سے ڈرو! کیونکہ تم نے انہیں خدا کے عہد و پیمان کے ساتھ اپنایا ہے اور خدا کے حکم سے ان کی شرمگاہوں کو حلال تھہرا یا ہے۔“

محترم اسلامی بھائیو! اب جو انسان بھی نیک اور بامدیر ہو گا حقائق سامنے آنے پر ان کو تسلیم کرے گا اور بیوی سے اس کے فطری اوصاف کے ساتھ معاملہ کرے گا اور فائدہ اٹھائے گا اور اگر وہ بے مدیر ہو گا، تو وہ بیوی کو پتھر کی مورتی سمجھے گا اور جیسی اس کی سوچ، فطرت، نفسانیت اور احساس ہو گا، اسکے مطابق اسکے ساتھ سلوک کرے گا، جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ فوراً اتنا کام ہو گا، خسارہ اٹھائے گا، گھر اور خاندان بتاہ و بر باد ہو کر رہ جائے گا۔ جب کہ

یہ اسے آباد رکھنے کے درپے ہوگا۔ لیکن تدبیریں سب اس کے برکت کرے گا جو حضور ﷺ نے صاف اور دل نشین انداز میں بیان فرمادی ہیں۔ حضور ﷺ نے آگاہ فرمادیا کہ عورتوں کے ساتھ نرمی اور مدارات کرنی چاہیے۔ ان کی تیزی ہی طبیعت کے باوجود انکے ساتھ کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔

بلاشبہ یہ صنف نازک ہیں ان کے دل چھوٹے اور نازک ہوتے ہیں عشوہ وادا ان کی فطرت ہے، بات بات پر ہنسنے اور خوش ہونے والی بھی ہیں اور ذرا سی خلاف طبیعت بات پر چراغ پا ہونا بھی جانتی ہیں اس لئے مرد کو عورت کی مجموعی حیثیت کا پاس کرتے ہوئے کوئی غلط برداشت نہیں کرنا چاہیے۔ قرآن پاک میں طلاق دینے کا جہاں تذکرہ کیا گیا ہے وہاں مردوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ عورتوں پر ظلم نہ ہونے پائے۔

عورتوں پر ظلم کی ممانعت

☆..... اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”او رأيْهِن ضرر دينَ كَمَلَ لَيْهِ رُوكِنَانَهُ هُوَ كَمَلَ حَدَّسَتِهِ بِرِحْصَوْهُ، اور جو ایسا کرے وہ اپنا ہی تقصیان کرتا ہے اور اللہ کی آیتوں کو تھشمہانہ بنالو“۔ (سورہ البقرۃ: آیت ۲۳۱)

یوں تو یہ آیت طلاق کے سلسلہ ہی میں ظلم و تعدی کی روک تھام کے لئے اتری مگر غور کیا جائے تو اس میں بڑی جامیعت ہے اور عورت کے حالات پر اللہ رب العزت نے رم فرمایا ہے اور مردوں کو زیادتی سے روکا ہے۔

☆..... نبی کریم ﷺ نے بھی عورت کی تیز مزاجی کو سامنے رکھ کر ارشاد فرمایا:

”تم میں سے کوئی اپنی بیوی کو اس طرح نہ پہنچنے لگے جس طرح غلام کو پہنچا جاتا ہے اور پھر دوسرے دن جنکی میلان کی تکمیل کے لئے اس کے پاس پہنچے۔“

(بخاری شریف)

عورت اس لئے نہیں پیدا کی گئی کہ اسے پہنچا جائے، ہاں اس کی خام عقلی اور ضدی طبیعت کے پیش نظر اسلام نے ضرورتاً خاص حالات میں معمولی تنیبہ کی اجازت دی ہے اور اس کا موقع بھی بہت بعد میں رکھا ہے یہ بھی غالباً اس لئے کہ نظام حیات میں خرابی نہ

آنے پائے اور عورت کی عفت و عصمت محفوظ رہ سکے۔

☆..... عورت کی مارپیٹ سے رحمت عالم ﷺ نے ایک اور موقع پر روکا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

”اپنی شریک حیات کو لوڈی کی طرح ہرگز نہ پیو۔“ (ابوداؤد کتاب الطہارۃ)

☆..... ایک دفعہ حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ بیویوں کے حقوق ہم پر کیا ہیں؟ اس کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا:

”تم جب کھاؤ اس کو کھلاؤ، اور تم جب پہنواں کو پہناؤ، نہ اس کے چہرہ پر مارو اور نہ برائجلا کہو، اور نہ جداً اختیار کرو، اس کا موقع بھی آئے تو یہ گھر میں ہی ہو۔“ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

محترم اسلامی بھائیو! یہ ساری تاکید ہے کہ یہ اس لئے فرمائے ہیں کہ بعض موقعوں پر مردوں کو یہ اجازت دی گئی ہے کہ بعض خاص حالات میں عورتوں کو تسلیہ کی جاسکتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ مرد اس اجازت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور عورتوں کو ستانے یا اذیت دینے لگیں یا اس کو تحرارت کی نگاہ سے دیکھیں اور غریب عورت کی زندگی بے کیف بناؤ ایں۔

بیوی سے اچھا برتاو کرنا

رسول اکرم ﷺ نے تعلیم دی کہ مومن کی شان یہ ہے کہ حسن اخلاق کا پیکر اور مردوت و حسن کردار کا مجسم ہو، اور اس شعبہ میں بہترین مسلمان وہ ہے جو اپنے بال بچوں اور بیوی کے لئے اخلاق و مردوت میں سب سے اچھا ثابت ہو۔

☆..... ارشاد نبوی ﷺ ہے:

”ایمان میں کامل ترین مومن وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہو، اور اپنی بیویوں کے لئے بہترین ثابت ہو۔“ (ترمذی کتاب الرشاع)

اس حدیث میں صراحة یہ ہے کہ کامل اور بہترین مومن کی شناخت یہ ہے کہ حسن سلوک میں سب سے اچھا اپنی بیوی کے ساتھ ہو، اس سے یہ معلوم ہوا کہ مردوں کو اپنی

بیویوں کے حق میں سراپا محبت و شفقت ہونا چاہیے اور بیوی کی ہر جائز دل دہی کرنی چاہیے۔ بیوی کے ساتھ جو اپنے آپ کو اچھا ثابت کرنے میں کامیاب ہو، یہی مرد کی نیک فطرت کی دلیل ہے، ورنہ کچھ دیر کے لئے مصنوعی طور پر توبہ سے بدتر آدمی بھی تاثر جمادیت ہے کہ وہ بڑا نیک اور اچھا ہے۔

سرور کا نات صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے محبت

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بیوی ہیں ان کے متعلق روایتوں میں متعدد واقعات ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ان کی وفات کے بعد برابر یاد کرتے اور اسی حد تک نہیں، بلکہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد ان کی جو سہیلیاں زندہ تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ بھی حسن سلوک فرمایا کرتے تھے۔

☆.....حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ:

”حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو حضور کر آپ کی اور کسی بیوی پر مجھے رشک نہیں ہوتا تھا گوئیں نے ان کو نہیں دیکھا تھا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کثرت سے ان کا ذکر فرماتے کہ وہ میرے لئے اچھی نہ تھیں، اُس محبت کا یہ عالم تھا کہ گھر میں جب کبھی بکری ذبح ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا یاد آ جاتیں اور گوشت کا ایک حصہ ان کی سہیلیوں میں تقسیم فرمادیتے“۔ (بخاری شریف)

☆.....حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

اکثر آپ سے میں کہا کرتی تھی کہ کیا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سوا اور کوئی عورت نہیں ہے؟ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت یاد کو دیکھ کر کہتی، جب کبھی میں یہ باتیں کہتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے بات یہ ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے ان سے اولادی تھی اور وہ اسی نیک اور باوفا تھی۔ (مشکوہ، بخاری و مسلم)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بیویوں سے محبت

اس عملی تعلیم کا یہ اثر تھا کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اسی رنگ میں رنگ گئے تھے اور ان بزرگوں کو بھی اپنی بیویوں سے بڑی مخلصانہ محبت تھی۔

.....☆ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی ہیں، ایک دفعہ جہاد کے سلسلہ میں سفر میں تھے، جہاد سے واپسی ہوئی تو راستہ میں کسی نے بتایا کہ آپ کی بیوی بیمار ہیں یہ سننا تھا کہ آپ بے چین ہو گئے اور بڑی تیزی سے وہاں سے روانہ ہوئے اور جلد پہنچنے کی خاطر آپ نے اس موقع پر مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں۔ (بخاری)

.....☆ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ایک فرزند ارجمند کے متعلق بھی ایک واقعہ مذکور ہے کہ ان کو اپنی بیوی سے بیحمد للہ محبت تھی اور محبت کا یہ عالم تھا کہ ان کو بیوی سے جدا ہو کر جہاد میں جانا بھی شاق گزرتا تھا۔ اسی وجہ سے کبھی کبھی جہاد کی شرکت سے محروم بھی رہے۔ اس کی اطلاع جب ان کے والد بزرگوار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ہوئی تو بیٹے کو بلا کر کہا کہ بیوی کو طلاق دے دو، پہلے تو صاحبزادے نے نالے کی کوشش کی مگر والد محترم کا اجر اصرار ہوا تو اطاعت پر مجبور ہو گئے اور بیوی کو علیحدہ کرو دیا۔ علیحدہ کرنے کو تو کرو دیا مگر دل سے محبت نہ تھی، جدائی پر دردناک اشعار کہتے لگے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بیٹے کی اس حالت کا علم ہوا تو بلا کران سے کہنا پڑا کہ ”رجوع کرلو“۔ (اسود صحابہ جلد اول)

.....☆ حضرت بریہ رضی اللہ عنہ اور مغیث رضی اللہ عنہ کی محبت کا واقعہ حدیث کی کتابوں میں بہت مشہور ہے اور دلچسپ بھی۔ حضرت بریہ رضی اللہ عنہ پہلے وعدی تھیں اور ان کی شادی حضرت مغیث رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی یہ جب آزاد کردی گئیں تو شرعی طور پر ان کو پہلے شوہر کے ساتھ رہنے کا اختیار حاصل ہو گیا۔ حضرت بریہ رضی اللہ عنہ نے آزادی کے بعد طے کر لیا کہ مغیث رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہ رہیں گی، حضرت مغیث رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو بیوی کی جدائی پر مدینہ کی گلیوں میں روتے پھرتے تھے۔ (بخاری، ان واقعات کے لیے دیکھئے اسود صحابہ جلد اول)

محترم اسلامی بھائیو! اسلام کے قوانین عفت و عصمت کا یہ فیض تھا کہ جو عورتیں کل تک دنیا کی نگاہ میں حفیرہ ذلیل تھیں وہ آسمان عزت و عظمت کی آفتاب و ماہتاب بن کر چکیں اور وہ کیسے یہ عزت و رفت حاصل نہ کرتیں جبکہ جب نی کریم ملی ہم نے ان کو ان کے حقوق دلوائے۔

بیوی کے حقوق کی اہمیت

محترم اسلامی بھائیو! عبادت و ریاضت کتنی قابل ستائش چیز ہے مگر اسلام نے یہاں بھی یہ برداشت نہیں کیا کہ عورتوں کے حقوق پر دست درازی کر کے ان کو محروم رکھا جائے اور ان سے علیحدہ رہ کر کوئی دن رات عبادات میں مشغول رہے۔

شرع شروع میں ایک سے زائد صحابیوں کے اس طرز عمل پر کہ راتوں کو عبادت گزاری میں بسرا کرتے تھے اور ”زن و شوہر“ کے باہمی تعلقات کی ان کی نگاہوں میں وقت نہ تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا کران کو سمجھایا کہ:

”تم پر تمہاری بیوی کا بھی ضروری حق ہے۔“ (بخاری کتاب النکاح)

اس سلسلہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر و بن العاص اور حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہم کا واقعہ بڑی تفصیل کے ساتھ حدیث کی کتابوں میں مذکور ہے۔

شوہر بیوی کے جذبات کا پاس کرے

بتانایہ مقصود ہے کہ شوہر کے فرائض میں یہ بھی داخل ہے کہ وہ بیوی کی ہر طرح دلجوئی کرے اس کے تمام داعیات و جذبات کا پاس کرے۔

☆..... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے متعلق مشہور ہے کہ:

”ایک رات بحیثیت خلیفہ گشت کر رہے تھے کہ ایک گھر سے دردناک اشعار پڑھے جانے کی آواز آئی آپ کھڑے ہو گئے اور غور سے سننے لگے ایک عورت یہ شعر اپنے دکھ بھرے انداز میں پڑھ رہی تھی۔

”خدا کی قسم اگر اللہ بھائی کے عتاب کا خوف نہ ہوتا تو بلاشبہ اس چار پائی کے کنارے جنبش میں ہوتے“۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کی وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا کہ اس عورت کا شوہر جہاد کے سلسلہ میں باہر ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر اس سچے جذبہ محبت کا بڑا گہر اثر پڑا۔ انہوں نے اپنی صاحبزادی ام المؤمنین حضرت خصہ رضی اللہ عنہ سے

جو حضور ﷺ کی ازواج مطہرات میں تھیں پوچھا عورت بغیر مرد کے کتنے دنوں صبر کر سکتی ہے؟

حضرت خصہ ﷺ نے فرمایا ”چار مہینے“ یہ معلوم کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بحیثیت خلیفہ پہ سالاروں کے نام یہ حکم بھیج دیا۔

”جو سپاہی شادی شدہ ہو وہ اپنی بیوی سے چار مہینے سے زیادہ دور نہ رہے۔“

(تفسیر ابن کثیر)

محترم اسلامی بھائیو! اس تاریخی واقعہ سے ثابت ہوا کہ آدمی پر ان باتوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ بیوی کے داعیات و جذبات کو بھول نہ جائے اور اگر زیادہ مدت کے لئے پر دلیں میں رہے تو بال بچوں کو ساتھ رکھے۔

شوہر بیوی کے لئے نظافت کا انتظام کرے

ابی بیوی کے لئے اپنے آپ کو بہتر اور اچھا ثابت کرنے کی عملی صورتیں یہ ہیں کہ بیوی کی خاطر مدارات، دل جوئی وغیرہ کام مردوں کو خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے جن کی طرف ارشادات نبوی ﷺ میں اشارے کئے گئے ہیں۔

شوہر کو چاہیے کہ بیوی کے سامنے آئے تو صاف سترے کپڑوں میں آئے، تاکہ اس کو دیکھ کر بیوی کو سرت ہو اور یہ محسوس کر کے وہ خوشی سے بچوں جائے کہ میرا شوہر لباس میں، وضع قطع میں صاف سترہ، پا کیزہ مذاق ہے۔ گندہ گھناؤنا، بد سیقدہ اور بچوہر نہیں ہے۔

آخر جب مرد چاہتا ہے کہ اس کی بیوی صاف ستری رہے، میلی کچیلی نہ رہے تو اس طرح عورتوں کی بھی طبعی خواہش یہی ہوتی ہے کہ ہمارے شوہر خوش وضع ہوں، یوں بھی مسلمانوں کو کب اس کی اجازت دی گئی ہے کہ اپنے آپ کو مسوخ و منحوں شکل میں رکھیں۔

رسول اللہ ﷺ کی ساری زندگی، صفائی، پا کیزگی، خوش وضعی کی اپنی مثال آپ ہے۔ کون نہیں جانتا کہ سفر و خضر ہر حال میں آئینہ، لکھی، سرمهہ دانی اور اسی قسم کی چیزیں جن سے اپنی جسمانی اصلاح اور درستگی میں مدد ملتی ہے رسول اللہ ﷺ لازماً اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے۔ نبی اکونین ﷺ نے اس کو ناپسند فرمایا ہے کہ آدمی بری بہیت میں رہے۔

☆.....حضرت عطاء بن يسار رضي اللہ عنہ کا بیان ہے کہ:
 ”حضور مسیح علیہ السلام مسجد میں تشریف فرماتھے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے فرمایا کہ بالوں کو درست کر لے۔ چنانچہ اس نے اشارہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پا کر سر اور داڑھی کے بال درست کرنے اور اس شخص کے پلٹتے وقت جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اچھی بہیت میں دیکھا تو فرمایا کیا یہ بہیت پہلی بہیت سے بہتر نہیں ہے جو شیطان کی سی معلوم ہوئی تھی؟

☆.....یہ حدیث بھی مشہور ہے۔

”اللہ پاک ہے، پا کی کو بند کرتا ہے اللہ پا کیزہ ہے پا کیزگی کو محجوب رکھتا ہے۔“

(مشکوٰۃ شریف)

محترم اسلامی بھائیو! ان حدیثوں کے پیش نظر اگر یہ کہا جائے کہ شوہر کو بیوی کے لئے خصوصاً صاف سفر ادا ہنا چاہیے اور بیوی کو شوہر کے لئے تو یہ ایسی بات ہوگی جس پر عمل کرنا چاہیے۔

شوہر بیوی کی محبت میں اظہار و فاداری کرے

شوہر کا یہ بھی اخلاقی فرض ہے کہ بیوی کے ساتھ و فاداری اور خوش اخلاقی کا برداشت کرے۔ اگر حادث زمانہ کی وجہ سے عورت پر کوئی ناگہانی مصیبت آجائے تو محبت اور لطف و کرم میں کمی نہ کرے، بلکہ پہلے سے بڑھ کر اخلاق و مرمت سے پیش آئے۔

بیوی یا مار پڑ جائے تو علاج کرائے، بیوی پر کوئی دوسرا مصیبت آئے تو اس کے دفعیہ کی کوشش کرے۔ کسی یہماری کی وجہ سے بیوی کی شکل و صورت میں فرق آجائے تو بیوی کو بد صورت دیکھ کر بے مرمتی اور بد اخلاقی کا برداشت نہ کرے۔ بلکہ اس کی دل دہی اور دل جوئی کرے۔ مرد اگر ایسا نہ کرے گا تو عورت کا دل ٹوٹ جائے گا اس کی سرت حرزن و ملال میں تبدیل ہو جائے گی اور عورت مرد کی بے وقاری پر گھٹ گھٹ کر جان دے دیگی۔

شوہر بیوی پر اعتماد کرے

مرد کا یہ بھی فریضہ ہے کہ بیوی پر اعتماد کرے اور گھر کے اندر ونی معاملات اس کے حوالہ کر دے، تاکہ وہ اپنی حیثیت کو جان سکے اور اس کی عزت و عظمت اور اس کا وقار اس میں خود اعتمادی پیدا کرے، نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو گھر کا گھر ان مقرب رکیا ہے۔

☆.....ارشاد بیوی ﷺ ہے:

”عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی نگران ہے۔“ (بخاری شریف)

محترم اسلامی بھائیو! اور دوسرا بہت سی حدیثوں سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ جن میں کہا گیا ہے کہ عورتیں اپنے شوہر کے مال کی محافظت ہیں۔ بیوی پر اعتماد سے یہ بھی فائدہ ہو گا کہ اس کا وقار بلند ہو گا اور یہ اپنے آپ کو گھر کی ذمہ دار سمجھے گی جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ مرد کو بڑی حد تک سکون رہے گا اور اس کو اطمینان کی زندگی میسر ہو گی۔

شوہر بیوی کی رازداری کرے

بیوی کا مرد پر ایک حق یہ بھی ہے کہ مرد عورت کے پردہ کی بات کو دوسروں سے نہ کہے بلکہ اس راز کو راز ہی کے درجے میں رہنے دے۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے سختی سے منع فرمایا کہ کوئی مرد اپنی بیوی کے پردہ کی باتوں کو افشاء کرے:

☆.....ارشاد گرامی ہے:

”لوگوں میں اللہ ﷺ کے نزدیک بدترین وہ شخص ہے جو اپنی بیوی کے پاس جائے اور اس کی بیوی اس سے ملے پھر مرد اس راز کی بات کو پھیلاتے۔“

(مسلم کتاب النکاح باب تحریم افشاء الراءة)

معلوم ہوا کہ مرد و عورت کی راز والی باتیں دوسروں کو معلوم نہ ہوئی چاہیں۔

☆.....امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم شریف میں لکھا ہے کہ:

”اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ عورت و مرد کے باہمی تعلقات کا تفصیلی تذکرہ کرنا حرام ہے مثلاً یہ کہے کہ جماع کے باب میں یہ بات باہم پیش آئی اور پھر زن و شوہر کے راز کی کہانی بیان کرے۔ حتیٰ کہ بلا فائدہ جماع کا جمالی تذکرہ بھی کراہیت سے خالی نہیں۔“

بیوی کا نفقہ

شریعت نے جہاں مردوں پر بیویوں کی بہت کچھ ذمہ داری عائد کی ہے ان میں سے ایک ذمہ داری یہ بھی ہے کہ بیوی کو نفقہ (کپڑا، کھانا اور گھر) دیا کرے اور بیوی کو ان ضروریات سے بے نیاز کر دے جو اس کے لئے ضروری ہیں تاکہ وہ بال بچوں کی تربیت آزادی کے ساتھ کر سکے۔

☆.....اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ:

”اور جس کا بچہ ہے اس پر عورتوں کا کھانا اور پہننا ہے حسب دستور، کسی جان پر بوجھنہ رکھا جائے گا مگر اس کے مقدور بھر“۔ (ابقرۃ: ۲۳۳)

معلوم ہوا کہ بیوی کے ”نفقہ“ کا بار شوہر پر اس لئے ڈالا گیا ہے تاکہ وہ بچہ پیدا کرے اس کی تربیت اور نشود نہایت بیوی بے فکر ہو کر کوشش رہے، جس کا بڑا فائدہ یہ ہو گا کہ خود بچہ کی نفیات پر بھی خوشگوار اثر پڑے گا اور وہ افکار کے ہجوم سے طبعی طور پر محفوظ رہے گا۔

مقدار نفقہ

☆.....حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیوی ہندہ بنت عتبہ کا واقعہ مشہور ہے کہ:

”بارگاہ نبی کریم ﷺ میں حاضر ہوئیں اور شکوہ سخ ہوئیں کہ میرے شوہر کجوس آدمی ہیں بخوبی اتنا بھی دینے کو تیار نہیں کہ جو میرے بچوں کو کافی ہو، یہ رو دادنا کر دریافت کیا: اگر میں ان کے مال سے بچوں کو کھلاوں تو اس میں کیا کوئی حرج ہے“۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

”اتا نے لیا کہ زوج تیرے اور تیرے بال بچوں کے لئے کافی ہو“۔ (بخاری و مسلم)
فقہائے کرام نے نفقہ کی ادائیگی کو واجب کہا ہے خواہ بیوی مالدار ہو یا غریب ہو، جیسی بھی ہو، اگر وہ شوہر کے زیر فرمان ہے تو نفقہ دلوایا ہے، نفقہ کا حصل کھانا کپڑا اور مکان ہے:

”لغت میں نفقہ اس چیز کو کہتے ہیں جو آدمی اپنے بال بچوں پر خرچ کرتا ہے اور شریعت میں نفقہ کھانا، کپڑا اور مکان کا نام ہے“۔ (در المختار یار الدختر)

اس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔

شوہر بیوی کو والدین سے ملنے کی اجازت دے

بیوی کے حقوق میں سے شوہر پر ایک حق یہ بھی ہے کہ بیوی کو اس کے ماں باپ سے ملاقات کی اجازت دے اور قریبی رشتہ دار سے بھی، یعنی ان لوگوں سے جو حرم ہیں۔ خود حضور ﷺ نے اسی دستور تھا کہ اپنی لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہؓ کے گھر جا کر ملاقات کرتے تھے۔ حضرت ابو بکر و عمرؓ اپنی اپنی صاحبزادیوں سے ملنے کی غرض سے کاشانہ نبوی علی علیہ السلام میں حاضری دیا کرتے۔

حدیث کی کتابوں میں اس طرح کے واقعات بکثرت مذکور ہیں۔

☆.....فقہائے کرام نے لکھا ہے کہ:

”ہفتہ میں ایک دن والدین سے ملنے کے لئے جائے تو شوہر کو روکنا نہ چاہیے مگر یہ اس وقت جبکہ بیوی کے والدین کسی معقول عذر کی وجہ سے خود حاضری سے مجبور ہوں، ورنہ وہ خود آکر لڑکی سے مل جائیں۔“ (درستار یار الدختر)

کامیاب شادی کے راز

محترم اسلامی بھائیو! کہتے ہیں کہ اگر میاں بیوی میں سے کوئی ایک یہ دعویٰ کرے کہ ان دونوں کے درمیان سو فیصد اندر زندگی اور زندگی ہم آہنگی ہے اور ان میں کبھی کسی بات پر اختلاف نہیں ہوا تو سمجھ لجئے کہ پھر دونوں میں سے کسی ایک کی یقیناً اپنی کوئی رائے یا سوچ نہیں ہے۔

اس لئے کہ جہاں دو ذہن ہوں گے ان میں کسی نہ کسی بات پر اختلاف ہونا فطری چیز ہے کیونکہ ”اختلاف برائے اصلاح“، انسانی شغور کی علامت ہے اگر یہ اعتدال میں ہو تو ازدواجی زندگی کے حسن میں مزید نکھار پیدا کر دیتا ہے لیکن اگر یہ حد سے تجاوز کر جائے اور میاں بیوی میں ہر دوسری بات پر بحث و تکرار اور ”تو تو میں میں“ کی نوبت آجائے تو یہی ”اختلاف رائے“ زندگی کے حسن کو گہنا کر رکھ دیتا ہے۔

دونوں افراد ایک دوسرے سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ ہستابتا گھرانہ جہنم میں

تبدیل ہو جاتا ہے اور اس کی آگ کی تپش صرف میاں بیوی ہی نہیں بلکہ گھر کا ہر فرد محسوس کرتا ہے لیکن زیادہ اذیت بہر حال ان دونوں کو ہی برداشت کرنا پڑتی ہے۔

دیکھا جائے تو میاں بیوی میں سے کوئی نیہ نہیں چاہتا کہ گھر کی پرسکون اور خوشنگوار فضا خراب ہو لیکن اس کے باوجود اسی جھگڑے اور بحث و تکرار کی نوبت آ جاتی ہے۔

اگر ان معاملات کا بنظر غائر جائزہ لیا جائے تو ایسے بہت سے عوامل سامنے آتے ہیں جو میاں بیوی میں جھگڑوں، کشیدگی اور بسا اوقات علیحدگی کا باعث بن جاتے ہیں۔ لیکن ان سب عوامل کو احاطہ تحریر میں لانا چند صفحات میں ممکن نہیں ہم صرف ان چند اہم عوامل کا تذکرہ کریں گے جو بہت عام ہیں اور تقریباً ہر میاں بیوی کا کسی نہ کسی طرح ان سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ ہم چند مشورے اور تجاویز بھی دیئے گئے جن پر عمل کر کے ان چھوٹے موٹے تازیات اور جھگڑوں کو مکمل طور پر ختم نہ کیں لیکن کم ضرور کیا جا سکتا ہے اور اگر دونوں میاں بیوی چاہیں تو انی زندگیوں کو مزید تنخ ہونے سے نہ صرف بچا سکتے ہیں بلکہ بیشتر خاندانوں کی طرح جائز اختلاف کے دائرے میں رہتے ہوئے ایک مطمئن اور خوشنگوار زندگی گزار سکتے ہیں۔

میاں بیوی ایسے نظریات یا خیالات میں لیک پیدا کریں

محترم اسلامی بھائیو! میاں بیوی کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ بعض اوقات حالات اور وقت کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے خیالات یا نظریات کو بدلنا ضروری ہو جاتا ہے۔

اکثر جھگڑے اسی بات پر ہوتے ہیں کہ دونوں میں سے کوئی ایک اپنی بات پر بختی سے اڑ جاتا ہے اور بہت دھرمی کا یہ رویہ دونوں کے مابین ناچاقی اور کشیدگی کا باعث بنتا ہے۔

اپنے خیالات یا نظریات سے دستبرداری اپنی تحقیر یا بے عزتی محسوس کی جاتی ہے حالانکہ بہت ممکن ہو کہ دونوں میں سے کسی ایک کا مقصد بھی ایک دوسرے کی تحقیر یا بے عزتی کرنا نہ ہو بلکہ دونوں اپنی جگہ یہی سمجھ رہے ہوں کہ جو وہ سوچ رہا ہے یا سوچ رہی ہے اسی

میں دونوں کا فائدہ ہے۔

مثال کے طور پر بیوی یہ کہہ رہی ہے کہ جس لڑکے سے انہوں نے تین سال قبل اپنی بیٹی کا رشتہ طے کیا تھا اس کا چال چلنے اب صحیح نہیں رہا اور یہ رشتہ توڑ دینا چاہیے لیکن شوہر اس بات پر ڈٹ جاتا ہے چونکہ اس نے زبان دے رکھی ہے اور وہ اس کا رشتہ دار بھی ہے لہذا یہ رشتہ برقرار رہے گا تو اس قسم کا رو یہ سخت جھگڑے کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ حالانکہ اگر بیوی واقعی حق پر ہے تو حالات کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے فیصلہ بد لئے میں کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح بعض شوہروں اور بیویوں میں اس قسم کے جملوں کا تبادلہ ہوتا ہے۔

☆..... میں ٹوٹ جاؤں گی لیکن جھکوں گی نہیں۔

☆..... دنیا کی کوئی طاقت میرے فیصلے کو بدل نہیں سکی۔

☆..... ایسا کرنا تو میری سر شست میں ہی نہیں ہے۔

اس طرح کے جملے معاملات کو حل کرنے کی بجائے مزید بگاڑ دیتے ہیں اور میاں بیوی میں اختلاف کی خلیج بڑھتی ہی چلی جاتی ہے لہذا آپ کی کوشش ہونی چاہیے کہ انہماں پسندی سے گریز کیا جائے اور اپنی سوچ کو اتنا پکیدار بنا میں کرو وہ وقت اور حالات کے تقاضوں کے مطابق بدلی جاسکے۔

میاں بیوی ایک دوسرے پر حاوی ہونے کی کوشش نہ کریں

محترم اسلامی بھائیو! اگرچہ عام طور پر مردوں کی جانب سے اس کوشش کا زیادہ اظہار ہوتا ہے کیونکہ وہ "اللہ تعالیٰ" نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی ہے، "کا اکثر غلط مفہوم لیتے ہیں اور بعض بیویاں بھی ایسا چاہتی ہیں کہ شوہران کی کوئی بات رد نہ کریں اور گھر میں صرف وہی ہو جیسا وہ چاہتی ہیں اس قسم کی کوشش کا انجام بھی سوائے لڑائی جھگڑے کے اور پچھنچنیں ہوتا۔

میاں بیوی دونوں کو ایک دوسرے کی حیثیت اور مقام کا احساس ہونا ضروری ہے۔ چونکہ مرد فطری طور پر حاکیت پسند ہے۔ لہذا بیویوں کو یہاں تھوڑے سے تحمل اور بردشت کی ضرورت ہے۔ وہی چائز بات جو وہ دھنس دھمکی یا لڑائی جھگڑا کر کے شوہر سے

منوانا چاہتی ہیں۔ اگر وہی بات پیار و محبت اور سکون سے کہی جائے تو شاید ہی دنیا کا کوئی ایسا شوہر ہو گا جو یوی کا دل توڑے یا اس کی خواہش کا حترام نہ کرے۔

بیویوں کو یہ بات جان لئی چاہیے کہ ان کا تحکما نہ لہجہ مرد کے لئے برداشت کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے بلکہ بہت حد تک ناقابل برداشت ہوتا ہے۔ لہذا کسی بد مزگی سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ کوئی بھی کام کرنے سے قبل اپنے شوہر کی رائے لی جائے ساتھ ہی اپنی رائے کو ہموار کرنے کی کوشش کی جائے اگر پھر بھی کوئی بات نہ بنے تو درمیان کی راہ نکالی جائے۔ مثال کے طور پر شوہر رات کے کھانے میں گوشت کھانا چاہتا ہے جبکہ بیوی کا دل نسی بزری پکانے کو چاہ رہا ہے تو بیوی بزری گوشت ملا کر درمیان کی راہ نکال سکتی ہے۔

شوہر کا آونگ پر جانے کو دل چاہ رہا ہے جبکہ بیوی باہر جانے کے موڈ میں نہیں ہے تو وہ اسے کہہ سکتی ہے کہ رات کا کھانا کھانے کے بعد قریبی پارک یا سڑک پر چھل قدمی کر لیں گے۔

میاں بیوی غصے میں بھی ایک دوسرے کی عزت و احترام کو قائم رکھیں

محترم اسلامی بھائیو! صرف ہو یا عورت غصہ دوتوں کو آتا ہے کسی کو کم اور کسی کو زیادہ تاہم اس کے اظہار کا طریقہ کا مختلف لوگوں کا مختلف ہوتا ہے۔

☆ بعض غصے میں چیننے چلانے لگتے ہیں۔

☆ بعض خاموشی اختیار کر لیتے ہیں۔

☆ بعض خواتین آنسو بہانے لگتی ہیں۔

☆ بعض ایے بھی ہیں جو گالی گلوچ اور مار پیٹ پر بھی اتر آتے ہیں۔

محترم اسلامی بھائیو! غصے کے اظہار کا یہ طریقہ نہ صرف جاہلانہ بلکہ انتہائی تکلیف دہ بھی ہے۔ میاں بیوی میں سے کوئی ایک کتنا ہی غصے میں کیوں نہ ہو اسے یہ بات کبھی نہیں بھولنی چاہیے کہ انہیں تھوڑی دیر بعد بہر حال شیر و شکر ہوتا ہے اور اس رشتے کی شاید سب سے خوبصورت بات یہی ہے کہ اس میں جس تیزی سے لڑائی ہونے کا پتہ نہیں چلتا اسی تیزی سے صلح صفائی ہونے میں بھی دیر نہیں لگتی لہذا اگر ایسی نوبت آتی ہے تو دونوں کو چاہیے

کے عزت و احترام کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

آپ جس قدر زیادہ ایک دوسرے کی دل آزاری یا تحقیر کا باعث نہیں گے بعد میں اسی قدر آپ کو شرمندگی اور ندامت کا سامنا کرتا پڑے گا اور بہت ممکن ہے کہ ایک دوسرے کی طرف سے دل میں خلش بھی زیادہ دریںک برقرار رہے۔

میاں بیوی اپنے نکلنے نظر کو واضح طور پر بیان کریں

محترم اسلامی بھائیو! اکثر چھوٹے موٹے بھگڑے مخفی ایک دوسرے کی بات کو ٹھیک طرح نہ سمجھنے کے باعث ہوتے ہیں۔ شوہر کہنا کچھ چاہتا ہے اور بیوی کچھ اور سمجھ لیتی ہے بیوی نے کوئی بات از راہ مذاق کبھی اور وہی بات شوہر کی ناراضگی کا باعث بن گئی اس قسم کی صورتحال سے سچنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ایک دوسرے کے طرز گفتگو، لب ولبجھ اور جملے کی ساخت کو سمجھا جائے۔

.....☆ مثال کے طور پر میاں بیوی کی رشتہ دار سے مل کر رات کو واپس آرہے تھے۔

بیوی نے کہا: ”کیا خیال ہے کوئلڈ ڈرینک نہ پی لی جائے؟“

جبکہ شوہر کا مودود چائے کا ہو رہا تھا اس نے بیوی کی طرف دیکھنے لیغیر کہا: ”گھر جا کر چائے پین گے“

بیوی سن کر خاموش ہو گئی کیونکہ اسے سخت پیاس لگ رہی تھی مگر چہرے پر غصے کے اثرات واضح تھے۔ تھوڑی دیر بعد شوہرنے بیوی کی طرف دیکھا تو اسے غصے میں پایا اور پھر دل میں سوچنے لگا پتہ نہیں اس کامنہ کیوں بنا ہوا ہے اگر کوئی مسئلہ ہے تو اسے چاہیے کہ مجھے بتا دے۔

بیوی سمجھ رہی تھی کہ شوہرنے اس کی بات کو رد کیا ہے لیکن بد قسمی سے شوہر نہیں سمجھ سکا کہ اسے واقعی اتنی پیاس لگی ہوئی ہے۔ حالانکہ شوہرنے اپنی طرف سے مخفی اپنی رائے ظاہر کی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ بیوی نے تفریجی اور سرسری انداز میں کولڈ ڈرینک کی فرمائش کی ہے۔

☆ بعض اوقات اس قسم کی صورت حال مرد کی طرف سے بھی پیش آسکتی ہے۔ فرض کریں کہ شوہر کے سر میں شدید درد ہے اور وہ چاہتا ہے کہ بیوی بام لگائے یا سرد با دے جبکہ بیوی نے کافی درتیار کرنے میں یا گھر کے کسی اور کام میں مصروف ہے۔ شوہر نے آہنگی سے کہا پتہ نہیں آج سر میں درد کیوں ہو رہا ہے؟“
بیوی کبھی معمول کا درد ہے ابھی سوجائیں گے تو تھیک ہو جائے گایا تنا کہا ”کیوں؟“

اور پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔ شوہر دل ہی دل میں بیوی کو کونے لگا کہ ”اسے میری پرواہ ہی کیا ہے؟“

محترم اسلامی بھائیو اور بہنوں! بہتر ہے کہ اس قسم کے حالات پیدا نہ ہونے دیں۔ اپنی گفتگو اور نکتہ نظر واضح انداز میں بیان کریں یہ سوچنا کہ دوسرا فرد آپ کے اشاروں کو سمجھنے گا درست نہیں۔ ایک آڑھ بار تو اشارہ سمجھا جا سکتا ہے لیکن ضروری نہیں کہ ہمیشہ ایسا ہی ہو۔

اگر بیوی واضح انداز میں یہ کہتی کہ اسے شدید پیاس لگ رہی ہے تو اس کا شوہر اسے کو لڈڑکن ضرور پلاتا اور اسی طرح اگر شوہر بات واضح کرتا کہ اس کے سر میں شدید درد ہے تو بیوی ضرور اس کی خواہش کا احترام کرتی۔

میاں بیوی ایک دسرے کے کام میں تعاون کریں

محترم اسلامی بھائیو! اکثر گھروں میں جھگڑے کی ایک وجہ عام طور پر شوہر کا گھر کے کاموں میں ہاتھ نہ بٹانا ہے۔ خاص طور پر اس معاملے میں ان گھروں میں زیادہ بحث و تکرار ہوتی ہے جہاں میاں بیوی دونوں ملازمت کرتے ہوں۔ تو بیوی شوہر سے توقع رکھتی ہے کہ وہ گھر کے کام کا ج میں اس کا تھوڑا بہت ہاتھ بٹائے کیونکہ اسے دو محاذوں پر بے کیک وقت لڑنا پڑ رہا ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں اگر شوہر کی جانب سے تعاون نہ ہو تو اسکے مزاج میں چیز چڑاپن آ جاتا ہے۔

بیوی کو چاہیے کہ وہ لڑائی جگہے کی بجائے اپنے شوہر سے تعاون کی درخواست کرے اور انہیں دلائل سے قائل کریں کہ اس کی طرح وہ بھی تحکم کر گھر آئی ہے۔ بیوی شوہر کو بتائے کہ اس کے تعاون سے ان کی زندگی کس قدر بہل ہو جائے گی، بیوی طعن و تفنج سے گریز کرتے ہوئے بیمار و مجبت اور مختنڈے دل و دماغ سے اپنا موقف اور نکتہ نظر واضح کرے۔ محترم اسلامی بہنو! عورتوں کو یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ عورت کا نازم ہجہ مردوں کی کمزوری ہے جس قدر وہ ہجہ زم رکھیں گی اسی قدر جلد مطالبات پورے کرائیں گی۔ میٹھی چھری والی کہاوت تو آپ نے سن رکھی ہوگی۔ یہ طریقہ شوہر پر آزمائے میں کوئی حرج نہیں۔ جب کوئی کام نرمی سے ہو رہا ہو تو سختی کا مظاہرہ کرنے کی بھلا کیا ضرورت ہے۔

میاں بیوی اپنے اندر نظم و ضبط پیدا کریں

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! عام طور پر بیویوں کو شوہروں سے یہ شکایت رہتی ہے کہ وہ گھروں پر نظم و ضبط کا مظاہرہ نہیں کرتے۔

☆ شوہر فتر سے گھر آنے پر کپڑوں کو ادھر ادھر پھینک دیتے ہیں،

☆ چیز استعمال کرنے کے بعد اسے واپس اس کی جگہ پر نہیں رکھتے،

☆ شوہر ہمارے کام بڑھاتے رہتے ہیں اس پر مستزادیہ کہ شوہر کو اس بے ترتیبی کا حاس بھی نہیں ہوتا۔

اس طرح کی چھوٹی چھوٹی باتیں بھی بسا اوقات جگہے کا سبب بن جاتی ہیں جبکہ بعض گھروں میں معاملات اس کے برعکس ہوتے ہیں اور اسی قسم کی شکایات شوہروں کو بیویوں سے ہوتی ہیں۔

☆ بیوی گھر میں خوش سلیقگی کا مظاہرہ نہیں کرتی۔

☆ بیوی صفائی سترائی کامناسب خیال نہیں رکھا جاتا۔

☆ بیوی کھانا ہماری خواہش اور پسند کے مطابق نہیں بناتی،

☆ بیوی مہماںوں سے اچھے طریقے سے پیش نہیں آتی۔

یوں نظم و ضبط کا فقدان اور سلیقے کی کمی مستقل جیجیجیخ کا روپ دھار لتی ہے۔ حالانکہ ان میں سے بیشتر معاملات ایسے نہیں ہیں کہ جن سے گھر کی پرسکون فضا کو خراب کیا جائے۔ اصل چیز ایک دوسرے کی عزت و توقیر اور احترام کرنا ہے۔

شوہر اگر سمجھتا ہے کہ اس کے پاس وقت ہے تو وہ بیوی کے ہمراہ مل کر خود بھی صفائی سترائی کر سکتا ہے۔ شوہر بچوں کا لئے تیار کرنے میں بیوی کی مدد کر سکتا ہے۔ شوہر کو اگر بیوی سے یہ شکایت ہے کہ وہ گھر میلوں کا مخوب سیلیقگی اور دل لگی سے نہیں کرتی تو شوہر کو چاہیے کہ وہ بیوی کو پیار و محبت سے سمجھائے اور اسے بتائے کہ گھر اگر صاف سترہا ہوگا، مہمانوں سے تمہارا راویہ اچھا ہوگا تو لوگ تمہاری ہی تعریف کریں گے اور تمہیں ہی اچھا جانیں گے، اس میں دونوں کی عزت ہے اور کوئی ایسا کام نہیں جو ہم سے کھانا چاہیں اور سیکھنے سکتے ہوں۔

محترم اسلامی بھائیوں اور بہنو! خصوصاً امور خانہ و اداری میں مہارت کے لیے خاتون خانہ کو ذرا سی توجہ اور محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ دونوں افراد جتنے زیادہ مختلف ہوں گے اتنا ہی انہیں معاشرہ زیادہ عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھئے گا۔

میاں بیوی گھر کا بجٹ سوچ سمجھ کر بنائیں

محترم اسلامی بھائیوں اور بہنو! ہمارے ہاں گھر کا بجٹ بنانا عام طور پر خاتون خانہ کے پرداز ہوتا ہے اور اکثر جگہزے آمدی اور اخراجات میں توازن نہ ہونے کے باعث جنم لیتے ہیں۔

سمجھدار بیوی کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے شوہر کے وسائل کو سامنے رکھتے ہوئے گھر کا بجٹ تشکیل دے۔ ورنہ تنازعات کو پیدا ہونے سے روکنا مشکل ہو جائے گا۔ خصوصاً ملازمت پیشہ افراد کی بیویوں کو اس معاملے میں کہیں زیادہ سمجھداری کا ثبوت دینے کی ضرورت ہوتی ہے انہیں اپنی ترجیحات کا تعین اس طرح کرنا چاہیے کہ ممینے کی آخری تاریخوں میں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔

وہ اگر سمجھتی ہیں کہ ایک سوت بنانے سے کام چل سکتا ہے تو دو یا تین سوت

خریدنے کی ضرورت نہیں۔ اس لئے کہ بعد میں ان کو ہی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بعض شوہر بھی فضول خرچی کی عادت کا شکار ہوتے ہیں۔ بیویوں کو اس ضمن میں مداخلت ضرور کرنی چاہیے۔

میاں بیوی نمودونماش سے پرہیز کریں

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! نمودونماش سے مراد اپنے وسائل سے زیادہ خرچ کرنا اور دوسروں کے سامنے دیا نظر آنے کی کوشش کرنا جو حقیقت میں آپ ہوتے نہیں۔ یہ چیز نہ صرف شرمندگی کا باعث بنتی ہے بلکہ انسان ریحانی طور پر پریشانیوں کی دلدل میں پھنس جاتا ہے اور اس کا انجام میاں بیوی کے آپس میں جھگڑوں کی صورت میں سامنے آتا ہے کسی بھی چیز کی خریداری سے قبل اپنی حیثیت کو نظر اندازنا کریں اور یہ بھی ممکن ہے کہ نمودونماش کی کوشش آپ کے کردار کو دوسروں کی نظر میں مشکوک بنادے۔

مثال کے طور پر اگر آپ کے عزیز واقارب یہ بات جانتے ہیں کہ آپ کی ماہانہ آمدنی 10 ہزار ہے لیکن آپ گھر میں 30 ہزار کا فرنچیپر لے آتے ہیں یا 10 ہزار کے پردے لے آتے ہیں خواہ اس کے لیے آپ کے عزیز واقارب یہ کہہ دیں کہ پردے، بہت خوبصورت ہیں یا فرنچیپر بہت عمدہ ہے لیکن وہ یہ بات بھی سوچ سکتے ہیں کہ آپ نے کوئی لمبا ہاتھ مارا ہے۔

اگر بیٹی کو جھیڑ دیتے وقت یا بیٹے کا ولیمہ کرتے وقت محض نمودونماش کی خاطر آپ اپنی استطاعت سے زیادہ خرچ کرتے ہیں تو یقین جانئے سوائے آپس کے جھگڑوں اور مالی پریشانیوں کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا قرض کا بوجھ آپ کی تمام خوشیوں کو ناگ بن کر ڈستا رہے گا اور مستقل نوعیت کے جھگڑے آپ کے آنگن میں رونقیں چھین لیں گے۔

یہ بات ہر میاں بیوی کے ذہن میں ہونی چاہیے کہ وہ اپنی ذات کو گروی رکھ کر نمودونماش میں دنیا کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہاں لاکھ، کروڑ، ارب بلکہ کھرب پتی لوگ بھی موجود ہیں آخر وہ کس کس چیز میں اور کہاں تک دوسروں کا مقابلہ کریں گے؟

اپنی آمدنی میں اضافے کی کوشش کریں

محترم اسلامی بھائیو! قناعت پسندی بلاشبہ اپنی جگہ اہم اور ضروری ہے تاہم یہ اس قدر زیادہ نہیں ہونی چاہیے کہ آپ میں آگے بڑھنے کی جدوجہد کا جذبہ ہی ختم ہو جائے اور آپ جس جگہ سے شروع ہوئے تھے وہیں ریثماڑھوں۔

اگر آپ ایک ملازمت کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آپ کے پاس اتنا وقت ہے کہ آپ اسے استعمال کر کے اپنی آمدنی میں اضافہ کر سکتے ہیں تو آپ کو ایسا ضرور کرنا چاہیے اسی طرح اگر بیوی سمجھتی ہے کہ وہ کوئی ہنر اپنا کر آمدنی میں اضافہ کر سکتی ہے تو محنت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

بہت سارے جھگڑوں کی وجہ پر یہ کی اور مالی پریشانیاں ہیں۔ پیٹ خالی ہو تو کچھ بھی اچھا نہیں لگتا لہذا آپ کی کوشش ہونی چاہیے کہ آمدنی کے لئے اور ثابت ذرائع تلاش کیے جائیں آپ جس قدر مالی طور پر مستحکم ہوں گے معاملات کو سلیمانی آپ کے لیے اتنا ہی آسان ہوتا جائے گا۔

میاں بیوی بچت کرنا یہ کھیس

محترم اسلامی بھائیو! اور بہنو! آپ عمر کے کسی حصے میں ہوں بچت کرنے کی عادت اپنا شعار بنائیں۔ یہ عادت مشکل وقت میں آپ کے کام آئے گی۔ آپ کی کوشش ہونی چاہیے کہ نئی تنخواہ آنے تک کچھ نہ کچھ رقم آپ کے پاس ضرور ہو۔

میاں بیوی میں اکثر جھگڑے اس وقت سامنے آتے ہیں جب اچانک کوئی ضرورت سامنے آجائی ہے جیسے خاندان میں کوئی شادی، بچوں کا داخلہ وغیرہ۔

اس صورت میں اگر آپ نے کوئی بچت کر رکھی ہوگی تو آپ کو کسی دوست کے آگے ہاتھ پھیلانے کی نوبت نہیں آئے گی۔ بہتر ہوگا کہ بجٹ بناتے وقت آپ کے ذہن میں ہو کہ آپ نے اس مرتبہ کتنی بچت کرنی ہے۔

عزیز واقارب کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں

بعض اوقات چھوٹے موٹے جھگڑے اس وجہ سے بھی ہوتے ہیں کہ بیوی کوشہر سے اور شوہر کو بیوی سے یہ شکایت ہوتی ہے کہ اس کے رشتہ داروں کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی جس کے وہ حقدار ہیں۔

مثال کے طور پر اگر بیوی کے رشتہ دار گھر آتے ہیں تو شوہر کہتا ہے ”چوچائے بناؤ۔“ لیکن جب اس کے اپنے رشتہ دار آتے ہیں تو وہ کوئلہ ڈر نک اور دیگر لوازمات بھی سجاو دیتا ہے۔ بیوی کے لیے یہ چیز اختلاف کا باعث بن سکتی ہے اور اگر اسی قسم کا رو یہ بیوی کی جانب سے اپنایا جاتا ہے تو بھی دونوں میں تنازع کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔

اسی طرح اگر بیوی کے بھائی یا اس کے کسی عزیز کو مالی مدد کی ضرورت پڑتی ہے تو بیوی کی کوشش ہوتی ہے کہ اس کا شوہر اس کے بھائی یا عزیز کی مدد کرے، اسی طرح شوہر کی خواہش ہوتی ہے۔ لیکن اس کے عزیز و رشتہ دار کی مدد کرتے وقت بیوی کی کسی قسم کی مزاحمت کی صورت میں بھی تنازعات پیدا ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔ لہذا دونوں کو کوشش کرنی چاہیے کہ اگر وہ استطاعت رکھتے ہیں تو ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے عزیز واقارب کے کام آئیں کیونکہ اسی میں دونوں کی عزت ہے دونوں کو اس معاملے میں فراغ دل ہونا چاہیے۔

صرف اپنے عزیزوں کو اہم جاننا اور انہی کی فلک کرنے کا عمل درست نہیں۔ گھر کی فضا کو خوشنگوار رکھنے کے لیے دونوں کو ایک دوسرے کے جذبات سمجھنے چاہئیں۔

اس کے علاوہ بعض اوقات بیوی یا شوہر کی جانب سے یہ پابندی لگائی جاتی ہے کہ تم فلاں شخص سے نہیں ملوگی یا فلاں رشتہ دار کے ہاں نہیں جاؤ گی۔ اس قسم کی پابندیاں بھی میاں بیوی میں ناخوشنگوار صورتحال کا سبب بنتی ہیں۔ تاہم بعض بیویاں بھی شوہر کو ان کے ایسے رشتہ داروں کے ہاں جانے یا ملنے ملانے سے منع کرتی ہیں جن سے انہیں کوئی تکلیف پہنچی ہو۔

اس قسم کے رو یہ کسی طور پر درست نہیں، آپ ایک دوسرے کو جتنی ذہنی اور جذباتی آزادی دیں گے اسی قدر جھگڑے کم سے کم ہوں گے۔

کیریئر بنانے میں آزادی کا حق دیں

اگرچہ اب وہ دور نہیں جب خواتین کی ملازمت کو براخیال کیا جاتا تھا لیکن آج بھی ایسے کئی گھرانے ہیں جہاں خواتین کی ملازمت کو اچھا تصور نہیں کیا جاتا اور اسے گھر تک ہی محدود رکھا جاتا ہے خواہ وہ کتنی ہی پڑھی لکھی کیوں نہ ہوں اس معاملے میں بھی شوہروں کی جانب سے مزاحمت گھر یا بد مرگی اور لڑائی جھگڑے کا باعث بنتی ہے۔

اس قسم کے مسائل کو رشتہ ناطے کرتے وقت ہی حل کر لینا بہتر ہوتا ہے کیونکہ بعض خاندانوں میں لڑکی کا ملازمت کرنا انتہائی معیوب سمجھا جاتا ہے لڑکی کو چاہئے کہ اگر وہ ملازمت کا ذہن رکھتی ہے تو پہلے سے ہی ایسی نوعیت کا جائزہ لے کر مسئلہ کے رخ کو واضح کر دےتاکہ ناخوشگواری پیدا نہ ہو۔

بعض اوقات شوہر کو اپنا مستقبل بیرون ملک ملازمت کرنے میں زیادہ مضبوط محسوس ہوتا ہے لیکن یہوی اسے اس کی اجازت نہیں دیتی ان حالات میں بھی ان دونوں کے مابین کشیدگی اور لڑائی جھگڑے کی توبت آجائی ہے۔

میاں یہوی دونوں کو مشکل حالات میں ایک دوسرے کو یہ حق دینا چاہیے کہ وہ اپنے مستقبل کو زیادہ بہتر اور حفظ بنا سکیں اس میں کسی ایک کامغاد نہیں بلکہ پورے گھرانے کا مغادرا بستہ ہوتا ہے۔

میاں یہوی ایک دوسرے کے اعتماد اور خلوص کو ٹھیک نہ پہنچا سکیں

محترم اسلامی بھائیوں اور بہنو! دنیا میں کوئی بھی رشتہ اس وقت تک برقرار نہیں رہ سکتا جب تک اس میں اعتماد اور خلوص شامل نہ ہو۔ ایک دوسرے پر بے بنیاد شک کرنا مضبوط سے مضبوط رشتے کو بھی کھو کھلا بنا دیتا ہے۔

شوہر کے دفتر سے لیٹ آنے کا مطلب اس کی مشکوک سرگرمیاں ہی نہیں کام کا بوجھ بھی ہو سکتا ہے تاہم اگر یہ معمول بن جائے تو تشویش کی بات ہو سکتی ہے لیکن پھر بھی ایک دم برائیختہ ہونے یا الزام تراشی پر اتر آنے کی بجائے تحمل و سکون سے بھی بات کی جاسکتی

ہے ہو سکتا ہے کہ حقیقت کھلنے پر آپ کو شرمدگی کا سامنا کرنا پڑے۔

اس قسم کے حالات سے ہمیشہ کے لیے دلوں میں فرق بھی آسکتا ہے چنانچہ اعتماد کے رشتے کو بھی کمزور مبت ہونے دیں۔ ایسے افعال سے گریز کریں جس سے دلوں میں شکوک و شبہات جنم لینے کا خدشہ ہو۔ اس لئے کہ بیشتر جھگڑے ان چھوٹی مولیٰ باتوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ لہذا ان سے بچنے کی حتیٰ الامکان کوشش کریں ایک دوسرے کی ذات پر یقین اور اعتماد ہی اس رشتے کی خوبصورتی کی علامت ہے۔

میاں بیوی حلق کا بہادری سے سامنا کریں

لڑکیاں ہوں یا لڑکے شادی سے قبل اپنے ذہن میں تصورات کے حین مغل ضرور بناتے ہیں، ہر چیز کو اپنی مرضی کے مطابق اچھا اور خوبصورت سوچتے ہیں مگر شادی ماں باپ کی مرضی سے ہو یا ذاتی پسند سے ضروری نہیں کہ تمام باتیں حقیقی زندگی میں ایسی ہوں جیسا وہ سوچا کرتے تھے۔

بہت ساری چیزیں اپنے مزاج کے برعکس سامنے آسکتی ہیں۔ لہذا کامیاب زندگی گزارنے کے لیے تفاہات یا اختلافات سے بھی سمجھوتا کرنا پڑتا ہے۔ ایسی اختلافی چیزوں کو زندگی کی حقیقت جانتے ہوئے برداشت کرنے کی عادت ڈالیں ورنہ آپس میں جھگڑوں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

☆..... میں نے بھی ایسا نہیں سوچا تھا۔

☆..... مجھے پتہ ہوتا کہ ایسی چیزوں کا بھی سامنا کرنا پڑے گا تو شادی ہی نہ کرتا یا نہ کرتی۔

☆..... میرے تصور میں بھی ایسا نہیں تھا جیسا ہو رہا ہے۔

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! اس قسم کے جملے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ آپ حلق کا سامنا کرنے سے بھاگتے ہیں۔ تصورات ٹوٹنے سے بے شک تکلیف ضرور ہوتی ہے اور اختلافات سے سمجھوتہ کرنا کافی مشکل لگتا ہے لیکن مشکلات کا بہادری سے مقابلہ کرنا ہی زندگی ہے۔ آپ جس قدر زیادہ حلق پسند نہیں گے حالات کا مقابلہ کرنا اتنا ہی آسان ہوتا جائے گا۔

میاں بیوی ایک دوسرے کی غلطیوں سے درگزر کرنا یہ کچھیں

میاں بیوی میں اکثر جھگڑے انتہائی معمولی باتوں پر بھی ہوتے ہیں بعض بیویاں اور شوہر ایک دوسرے کی ذرا سی غلطی یا کوتاہی بھی برداشت نہیں کرتے۔

بیوی کی جانب سے:

☆ کھانے میں نمک کی زیادتی، چائے میں پتی کی کی۔

☆ کسی دوست سے فون پر ذرا سی طویل گفتگو

☆ تیاری میں دیر۔

☆ کپڑے دھلنے کے باوجود داعغ

☆ ماں باپ کے ہاں شوہر کی اجازت کے بغیر رات کا قیام اور اس جیسی دیگر معمولی نوعیت کی باتیں جھگڑے کا سبب بن جاتی ہیں۔

اسی طرح شوہر کی جانب سے:

☆ بغیر بتائے کسی دوست کے پاس ایک آدھ کھٹنے کا قیام۔

☆ سودا سلف لانے میں کسی چیز کا بھول جانا۔

☆ بیوی کے رشتہ داروں پر بلکل پھلکی تقید۔

☆ خریداری کا پروگرام اچائک ملتوي کرنا۔

☆ ماں باپ کے ہاں بیوی کے ساتھ جانے سے کبھی کبھی انکار۔

☆ تختواہ میں تاخیر۔

☆ ٹو وی دیکھنے کے دوران بیوی کی باتوں کوئی ان سنی کرنا اور اس جیسی کئی معمولی باتیں جھگڑے کا سبب بن جاتی ہیں۔

اس ضمن میں دونوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ کوئی بھی انسان غلطی سے ماوراء نہیں ہوتا بھول چوک انسانی فطرت میں شامل ہے۔ لہذا ایسی باتیں جنہیں آسانی سے نظر انداز کیا جاسکتا ہے اور ان سے زندگی میں کوئی بڑی خرابی پیدا ہونے کا خدشہ بھی نہیں ہوتا انہیں مسئلہ نہ بنایا جائے بلکہ ایسی غلطیوں کی ہنسی مذاق میں بھی نشانہ ہی کی جاسکتی ہے۔

میاں بیوی غلطی کا اعتراف اور مغدرت کرنا سیکھیں

محترم اسلامی بھائیوں اور بہنو! میاں بیوی میں اکثر جھگڑے مخفی اس بات پر ہوتے ہیں کہ دونوں میں سے کوئی بھی اپنی غلطی تسلیم کرنے اور اس پر مغدرت کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا دونوں اپنی جگہ خود کو غلطی سے ماوراء خیال کرنے لگتے ہیں۔

یہ روایہ میاں بیوی کے تعلقات کو خراب سے خراب تر کر دیتا ہے بالخصوص اکثر مرد غلطی کے اعتراف کو اپنی مردانگی پر ضرب خیال کرتے ہیں حالانکہ غلطی کرنا اتنا بڑا جرم نہیں۔ جتنا اس کا اعتراف نہ کرنا ہے۔

جب بھی کسی معاملے پر اختلاف سامنے آئے یا جھگڑے کی نوبت آجائے تو اس کے بعد دونوں کو چاہیے کہ خاموشی سے معاملے کی صورتحال کا جائزہ لیں اور ایمانداری سے اپنا اپنا احصاب کریں۔ اگر کوئی ایک یہ سمجھے کہ واقعی اس کی غلطی ہے اور اسی کی وجہ سے جھگڑے کی نوبت آئی ہے تو کھلے دل سے اس کا اعتراف کرئے اور وہ عمل آئندہ نہ دہرانے کا نہ صرف دل میں ارادہ کرے بلکہ اس کا اظہار اپنے شریک زندگی سے بھی کرے کہ وہ کوشش کرے گا یا کرے گی کہ آئندہ ایسی نوبت نہ آئے۔

”غلطی کا اعتراف یا مغدرت حالات کو معمول پر لانے کا بہترین اور زود اثر نہیں ہے دونوں افراد بہت جلد ایک دوسرے سے شیر و شکر ہو جائیں گے۔“

میاں بیوی ایک دوسرے کے پسندیدہ مشاغل میں بے جا دخل اندازی مت کریں

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! ہر شخص کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ فارغ وقت میں اپنی پسند کی کتابیں پڑھے، گیم کھلیے یا کوئی اور مشغله اختیار کرے۔ عام طور پر میاں بیوی کی جانب سے ایک دوسرے کے مشاغل میں بے جا دخل اندازی کی جاتی ہے اور اکثر اس بات پر جھگڑا بھی ہو جاتا ہے۔

دونوں کو اتنا فراخ دل ہونا چاہیے کہ وہ ایک دوسرے کے مشاغل میں بے جا دخلت نہ کریں بلکہ ممکن ہو تو ایک دوسرے کے مشاغل اور تفریحی سرگرمیاں میں دچپی لیں اس سے گھر کا ماحول خوبیگوار رہے گا۔

میاں بیوی ایک دوسرے کو محبت کا یقین دلاتے رہیں

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! چاہے اور سراہے جانے کا احساس انسانی فطرت کا حصہ ہے لیکن ہمارے ہاں عام طور پر شادی کے شروع کے دونوں میں تو میاں بیوی دونوں ہی اس چیز کا خیال رکھتے ہیں کہ ایک دوسرے کی خوبیوں اور اچھائیوں کی تعریف کی جاتی ہے محبت، خلوص اور اعتماد کا یقین دلا دیا جاتا ہے۔ مگر سال دو سال گزر جانے کے بعد دونوں اس چیز کا خیال نہیں رکھتے جس سے زندگی بوریت کا شکار ہونے لگتی ہے۔

میاں بیوی دونوں کی کوشش ہونی چاہیے کہ وہ وقت انداز ایک دوسرے کو محبت کا یقین دلاتے رہیں بالخصوص سالگرہ یا خوشی کے موقع پر ایک دوسرے سے محبت بھرے جملوں کا تبادلہ کرتے رہیں۔

میاں بیوی ازدواجی تعلقات میں اعتدال پیدا کریں

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! پیشک محبت پیار اور رومانس کا میاں ب شادی شدہ زندگی کی بنیاد ہے۔ کسی بھی چیز کی خوبصورتی اسی وقت تک قائم رہتی ہے جب تک اس میں اعتدال رہے کیونکہ زندگی کی تمام خوبصورتی اعتدال پر ہی قائم ہے لہذا ازدواجی تعلقات میں بھی توازن اور اعتدال کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔

عام طور پر ازدواجی معاملات میں شوہروں کی جانب سے اعتدال کا پہلو نظر انداز کیا جاتا ہے اور ممکن ہے کہ دونوں کے درمیان یہ چیز کشیدگی اور بد مذکور کا سبب بن جائے دونوں کی کوشش ہونی چاہیے کہ دن اور رات کے تقاضوں میں فرق کو لحوظ خاطر رکھا جائے ورنہ اپنارنگ کھو بیٹھیں گے اور زندگی کی سانیت اور بوریت کا شکار ہو جائے گی۔

ایسے معاملات میں وہی ہم آہنگی کے لئے ایک دوسرے کے مزاج اور مودہ کو ضرور سامنے رکھیں یاد رکھیں محبت کا جذبہ اسی وقت تک قائم رہ سکتا ہے جب دونوں افراد ایک دوسرے کی خواہش کا احترام کرنا اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوں۔

اگر دونوں میں سے کوئی ایک یہ جان لے کہ صرف اس کی خواہش کو اہمیت دی جائے تو محبت کا یہ جذبہ نہ صرف سرد پڑ سکتا ہے بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم بھی ہو سکتا ہے۔

شوہر اپنی بیوی کا دل کیسے جیتے؟

محترم اسلامی بھائیو! خاوند کے لیے ممکن ہے کہ وہ تھوڑی سی توجہ کر کے اپنی بیوی کا دل جیت سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں شوہر کو درج ذیل ہدایات پر عمل کرنا چاہیے۔

شوہر کو بیوی سے محبت و شفقت کرنی چاہئے

شوہر کو بیوی سے محبت و شفقت کرنی چاہئے۔ کیونکہ جو عورت اس کی رفیقہ حیات بن کر اس کا گھر بانے آئی ہے وہ پیچھے ایک ہنتے بنتے گھر کو اداں کر کے آئی ہے۔ اس نے شوہر کے لیے اپنے ماں باپ کو چھوڑا ہے۔

☆ محبت و شفقت کرنے والے بھائیوں کو چھوڑا ہے۔

☆ دل لگی کرنے والی بہنوں کو چھوڑا ہے۔

☆ خیال رکھنے والے باپ اور ہر ادا پر جان قربان کرنے والی ماں کو چھوڑا ہے۔

☆ ایک بیمار بھرا ماحول چھوڑا ہے جس میں وہ پلی بڑھی اور جوان ہوئی تھی۔

☆ اسے خدشہ ہے کہ آگے اسے وہ ماحول ملے گا یا نہیں۔

☆ شفقت کرنے والی ماں ملے گی یا ظلم کرنے والی ساس۔

☆ خیر خواہی کرنے والی بہنیں ملیں گی یا نشر چھوٹے والی نندیں۔

ان حالات میں عورت کو سب سے زیادہ اپنے شوہر کی توجہ مطلوب ہوتی ہے

کیونکہ شوہر ہی اس کے سر کا تاج ہے۔ شوہر کے ساتھ ہی اس کا جینا مرنا ہے۔

☆ اب اگر شوہر اسے محبت نہیں دے گا تو وہ کہاں جائے گی؟

☆ اگر شوہر بیوی کا دل نہیں بہلائے گا تو اسکی ادا کی کیسے دور ہو گی؟

☆ اگر شوہر اپنی بیوی کا خیال نہیں کرے گا تو شوہر کے ساتھ نئی زندگی کا سفر دہ کیسے طے کرے گی؟

☆ اگر شوہر اپنی بیوی کو راحت نہیں دے گا تو اس کی زندگی خوشگوار کیسے ہو گی؟

محترم اسلامی بھائیو! یاد رکھیے اگر اس کی زندگی خوشگوار نہیں ہو گی تو آپ کی پہلی

سے خوشنگوار زندگی بھی بے مزہ ہو جائے گی۔ آپ اگر چاہتے ہیں کہ شادی کے بعد ازدواجی خوشیاں حاصل کریں اور پرمرت زندگی کا سفر شروع کریں تو شادی کی پہلی رات ہی یہ فیصلہ کر لیں کہ

☆..... آپ اپنی بیوی سے ٹوٹ کر محبت کریں گے۔

☆..... آپ اپنی بیوی کے ناز و نخرے برداشت کریں گے۔

☆..... آپ اپنی بیوی کے ساتھ شفقت کے ساتھ پیش آئیں گے۔

☆..... آپ اپنی بیوی کی چاہتیں پوری کریں گے۔

یہ فیصلہ اپنے آپ تک محدود نہ رکھیں بلکہ اپنی بیوی کو بھی اس میں شریک کریں۔ شادی کی پہلی رات اپنی بیوی کو دوسرا باتوں اور نصیحتوں کے ساتھ یہ بات بھی بتا دیں اور پورے اعتماد اور خلوص کے ساتھ بتائیں آپ یقین جانیے کہ جب آپ اپنی بیوی کو اپنا یہ فیصلہ نہ سنائیں گے تو اس کی نوے فیصلہ پر یقینیاں اور خدشے اسی وقت دور ہو جائیں گے اور وہ بھی اس کے نتیجے میں آپ کو اپنے دل میں جگہ دئے گی اور اتنی دے گی کہ جن ماں باپ کی آغوش میں وہ جوان ہوئی تھی اور جن بہن بھائیوں کے ساتھ ساری زندگی کھیلتی رہی تھی اب ان کی جگہ بھی وہ آپ کے لیے خالی کر دے گی۔

شوہرا پنے گھر یوم معاملات اپنی بیوی کو سمجھا دے

محترم اسلامی بھائیو! آپ اگر مشترکہ رہائش رکھتے ہیں تو اپنی بیوی کو بڑے پیار سے اپنے گھر کا ماحول سمجھانے کی کوشش کریں۔ اپنی بیوی کو اپنے والد اور والدہ کا مزاج بتائیں اپنی بیوی کو اپنی بہنوں کے مزاج اور عادات سے آگاہ کریں۔ اپنی بیوی کے سامنے اپنے گھر یوم معاملات کا وہ حصہ واضح کریں جس میں اسے شریک ہونا ہے۔

یہ باتیں اس لیے سمجھانا ضروری ہیں کہ وہ اس ماحول میں ایک نئے فرد کی حیثیت سے شامل ہو رہی ہے، اسے جتنی جلدی ماحول سے آگاہی ہو جائے گی اتنی ہی جلدی وہ اپنی اجنبيت دور کر لے گی، اپنے کام ذمہ داری سے پورے کرے گی، آپ کے حقوق

میں لا پرواہی اور کوتاہی سے بچے گی۔

محترم اسلامی بھائیو! مشترکہ رہائش میں جہاں کئی فوائد ہیں وہاں کئی نقصانات بھی ہیں، ان نقصانات میں سے ایک اہم نقصان یہ ہے کہ لڑکے کی ماں اور بیٹیں گھر میں آنے والی بہو کو جلدی قبول نہیں کرتیں۔

عام طور پر وہ بہو کو بہو نہیں بلکہ ایک خادمہ سمجھتیں ہیں اور اس کے ساتھ نوکرانی جیسا سلوک کرتی ہیں، بات بات پر اس پر اعتراض اور نکتہ چینی کرتی ہیں، اس بیچاری سے کوئی غلطی ہو جائے تو اسے بڑھا چڑھا کر بیان کرتی ہیں۔

آپ اگر اپنی بیوی کی طرفداری کریں گے تو آپ کو بھی زدن مرید ہونے کا لقب دیا جائے گا اور کئی گھر بیلوں بھنوں کا آپ کو بھی سامنا کرنا پڑے گا اور اگر آپ اپنے والدین اور بہنوں کی طرفداری کریں گے تو ممکن ہے کہ آپ بھی بیوی پر ظلم کریں اور وہ بھی ایسٹ کا جواب پتھر سے دے اور ازدواجی زندگی جہنم کا عذاب بن کر رہ جائے۔

اس سے پہلے کہ ایسے حالات پیدا ہوں آپ داشتندی سے درج ذیل کچھ باقی شروع ہی میں اپنی بیوی کو سمجھاویں مثلاً:

☆ شوہر اپنی بیوی کو بتائے کہ میری والدہ کا رویہ اس طرح کا ہے لہذا اگر کے فلاں فلاں کاموں میں پہلے ہی یہ کوشش کرنا کہ انہیں ناراض ہونے کا موقع نہ ملے۔

☆ شوہر اپنی بیوی کو سمجھائے کہ اگر میری والدہ یا بہنوں تم پر کسی وجہ سے کوئی اعتراض کریں، نکتہ چینی کریں یا طعن و نظر کریں تو سمجھنا یہ ان کی عادت ہے۔ اس کے لیے اول توبیہ تصور کرو کہ میں ان کے لیے گونگی بھری ہوں۔ مجھے کیا لگے یہ کیا کیا اعتراضات کر رہی ہیں اگر کان میں کوئی آواز پڑ جائے تو دوسرے کان سے نکال دینا۔ انہیں آگے سے کوئی جواب نہ دینا۔

☆ شوہر اپنی بیوی کو سمجھائے کہ اگر گھر میں میری والدہ یا بہنوں یا تمہاری دیواریوں اور جھانیوں کی طرف سے کام کاج کے سلسلہ میں کوئی زیادتی ہو جائے تو خود صبر کر لیتا اور انہیں معاف کر دینا۔

..... شوہر اپنی بیوی کو سمجھائے کہ کوشش کرنا گھر کی چھوٹی چھوٹی باتیں میرے سامنے ظاہرنہ ہوں اگر کوئی بہت ضروری بات ہو تو مجھے بتا دینا میں خود طریقے سے گھروالوں کو سمجھانے کی کوشش کروں گا۔

..... شوہر گھر یو معاملات میں بیوی کی باتیں سن کروالدہ اور بہنوں کو برائجھلانہ کہیں اور نہ ہی ان کی باتیں سن کر بیوی پر ظلم کریں بلکہ دونوں طرف سے مصالحتانہ رو یہ اختیار کرے۔

..... شوہر کو چاہیے کہ اگر ہو سکے تو بیوی کے لیے الگ رہائش کا انتظام کرے، ورنہ گھر میں اس کا چولہا علیحدہ کر دے کیونکہ اکثر لڑائیاں اکٹھے رہنے کی وجہ کام کا ج پر ہوتی ہیں اور اس کا سب سے بہتر حل یہی ہے۔

شوہر اپنا مزاج اپنی بیوی کے سامنے کھول کر بیان کروے

شوہر کو چاہیے کہ شروع ہی میں اپنا مزاج اپنی بیوی کے سامنے اچھی طرح کھول کر بیان کروے کہ

..... مجھے فلاں فلاں چیزیں پسند ہیں اور فلاں فلاں ناپسند۔

..... میری یہ یہ عادتیں ہیں میری یہ یہ خوبیاں اور یہ یہ خامیاں ہیں۔

..... میرے سونے جانے کے یہ یہ اوقات ہیں۔

..... میرے کام کا ج کے یہ یہ اوقات ہیں۔

آپ کا مزاج سمجھنے کے بعد آپ کی بیوی خود بخود ایسا رو یہ ظاہر کرے گی جس پر آپ کو اعتراض کا موقع نہیں ملے گا اور وہ بھی آپ سے خوش رہے گی۔

شوہر اپنی بیوی کی تعریف اور خوشنامہ کرے

محترم اسلامی بھائیو! عورت کی یہ کمزوری ہے کہ وہ اپنی تعریف اور خوشنامہ کو پسند کرتی ہے اس لیے شوہر کو چاہیے کہ دن میں دو چار مرتبہ اپنی بیوی کی تعریف ضرور کر دیا کرے خواہ الفاظ کی حد تک ہی تعریف کرے، اس کا بڑا فائدہ ہو گا۔

☆.....شوہر کبھی بیوی کے کھانے پکانے پر تعریف کر دے،
 ☆.....شوہر کبھی بیوی کے لباس کی تعریف کر دے،
 ☆.....شوہر کبھی بیوی کے حسن و جمال کی تعریف کر دے۔

یہ مت سمجھیں کہ کھاپکانا، کپڑے استری کرنا یا مگر کام کا ج کرنا تو اس کی ذمہ داری ہے، میں کیوں تعریفیں اور خوشامدیں کرتا پھر وہ، یہ کام تو ساری بیگنات کرتی ہیں یہ کوئی آسمان سے اتری ہے کہ ان کاموں پر اس کی تعریفیں اور وادہ وادہ کی جائے، نہیں! یہ سوچ درست نہیں ہے۔ اس طرح آپ اپنی بیوی کی محبت حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہو سکیں گے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی ازدواجی زندگی پر خوشیوں کی برسات ہو تو آپ کو اس کی تعریف کے دو بول ضرور کہنے چاہئیں۔ آپ یقین جانیے کہ آپ کے یہ دو بول سن کر اس کی سارے دن کے کام کا ج سے ہونے والی تھکاوت دور ہو جائے گی اور آپ بھی اسے اپنے سامنے تروتاز رہ پھول کی طرح محسوس کریں گے اور تعریف کا فائدہ یہ ہو گا کہ وہ اپنا کام پہلے سے اور اچھا کرنے کی کوشش کرے گی۔

شوہر اپنی بیوی کو خادمہ نہ سمجھئے

اگرچہ شوہر کی خدمت اور اطاعت کرنا بیوی کے فرائض میں شامل ہے لیکن اس کا یہ معنی نہیں کہ شوہر اسے خادمہ سمجھ لے اور ایک باندی یا نوکرانی کی طرح ہر وقت حکم پر حکم دیتا رہے اس طرح وہ شوہر کی خدمت سے اکتا جائے گی۔ اور شوہر کے اس حاکمانہ رویے سے تنگ آجائے گی اور پھر آہستہ آہستہ اس رویے کے خلاف رد عمل بھی ظاہر کرے گی حکم عدالتی اور نافرمانی بھی کرے گی، اس طرح گھر میں آئے دن لڑائی جھنگڑے کی فضا پیدا ہوتی رہے گی۔

محترم اسلامی بھائیو! اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی بیوی آپ کی مطیع فرمان رہے، آپ سے محبت کرے، آپ کا کہمانے، آپ کے اشاروں پر چلے، تو پھر شوہر کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کو خادمہ نہیں بلکہ اپنی محبوبہ سمجھیں اور محبوبہ کی طرح اس سے بر تاؤ کرے۔ شوہر کو چاہیے کہ وہ گھر کے چھوٹے موٹے کام بیوی کو کہنے کی بجائے خود ہی کر لیا کرے۔

آپ دیکھیں گے کہ ایک وقت آئے گا کہ آپ کو اپنی بیوی سے پوچھنے کی نوبت بھی نہ آئے گی کہ فلاں کام ہوا ہے یا نہیں، کیونکہ جب آپ اپنی بیوی کا خیال رکھیں گے اسے بھی اپنی طرح انسان سمجھیں گے تو وہ بھی آپ کی ہر چیز کا خیال رکھے گی۔

شوہر اپنی بیوی کو اُس کے گھروالوں سے ملنے والے

محترم اسلامی بھائیو! ایک عورت شادی کے باوجود اپنے ماں باپ اور بہن بھائیوں کو آخر کیسے بھلا کتی ہے۔ شوہر کی محبت سے اگرچہ بیوی کے دل میں ماں باپ اور بہن بھائیوں کی پہلی والی محبت نہ رہے گی لیکن اس کے باوجود اس سے ماں باپ کی یاد ہمیشہ ستائی رہے گی اس لیے شوہر کو چاہیے کہ اپنی بیوی کی اس کیفیت کو خود سمجھے اور اس کے مطالبات سے پہلے ہی اسے اپنے گھروالوں سے ملنے کا موقع مہیا کرے، ہفتے یا مہینے میں ایک آدھ مرتبہ خود ساتھ لے جا کر اس کے گھروالوں سے ملوالا یا کرے۔

شادی کے بعد شروع شروع میں عورت کا دل میکے سے زیادہ اداس ہوتا ہے لیکن بعد میں نچے ہو جانے کی وجہ سے اس میں خود بخود کی آجائی ہے اس لیے یہ کام آپ بوجھ سمجھ کرنا کریں۔

شوہر اپنی بیوی کے خاندان والوں کا احترام کرے

بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ بیوی سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس کے سارے خاندان کو کوتنا شروع کر دیتے ہیں کہ ہاں ہاں تمہارا تو سارا خاندان ہی ایسے ہے، اگر آپ اپنی بیوی سے ایسا رویہ بر تیں گے تو پھر آپ بھی یہ ذہن سے نکال دیں کہ وہ آپ اور آپ کے خاندان کی عزت کرے گی۔

شوہر اپنی بیوی کو سیر و تفریح کا موقع دے

ہر انسان اپنی تھکاوٹ دور کرنے کے لیے راحت چاہتا ہے اور سیر و تفریح اس راحت کا بہترین ذریعہ ہے۔ مرد کو تو باہر کے کام کا ج میں مصروف رہ کر بھی سیر و تفریح کا

موقع ملتا رہتا ہے مگر عورت کو گھر کے کام کا ج میں یہ موقع نہیں ملتا۔

شوہر کو چاہیے کہ وہ خود ہی کوشش کرے کہ ہفتہ دو ہفتے یا مہینہ دو مہینے کے بعد اپنی بیوی کو ستر و حجاب کا لاحاظہ رکھتے ہوئے سیر و تفریح کروالائے۔ قریب کسی میوزیم، چڑیا گھر، تفریح پارک وغیرہ میں چلے جائیں۔ کچھ دریٹی خوشی میں گزار کرو اپس لے آئے۔ اس سے ڈنی سکون ملتا ہے۔ تھکا وٹ دور ہوتی ہے اور چڑی چڑاپن پیدا نہیں ہوتا۔

خود حضور ﷺ نے اپنے اہل و عیال کو تفریح کا موقع دیا کرتے تھے۔ کبھی آپ ﷺ نے اپنی بعض بیویوں کو جبشی صحابہ کا حکیل دکھایا۔ کئی مرتبہ آپ ﷺ نے اپنی تفریح کے آڈو ڈر کر مقابلہ کریں اور پھر حضرت عائشہؓ کو جتادیتے۔ یہ ساری چیزیں پڑوے کے اہتمام سے ہوتی تھیں۔

محترم اسلامی بھائیو! یہاں یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ حضور ﷺ سے بڑھ کر آخر کس کی مصروفیات ہو سکتی ہیں مگر اس کے باوجود وجہ آپ ﷺ اپنی ازدواج کی تفریح کے لیے وقت دے سکتے ہیں تو ہم لوگ کیوں نہیں دے سکتے۔

شوہر اپنی بیوی کو راحت بھی دے

ہمارے اسلامی معاشرے میں عورت کو شادی کے بعد خاوند کی خدمت بھی کرنا پڑتی ہے اور خاوند کے تمام گھر والوں کی بھی بلکہ شادی کے بعد خاوند کی ماں اور بیویں یہ سمجھتی ہیں کہ اب بہو گھر میں آگئی ہے تو ہمیں کام کا ج کرنے کی کیا ضرورت ہے، سارے گھر کا بوجھ ایک جان پرڈاں دیا جاتا ہے، جہاں ایک دن کا کام چار عورتیں کرتیں تھیں وہ اب سارا کام اکٹلی بہو کے سر تھوپ دیا جاتا ہے۔

ظاہر ہے وہ بھی انسان ہے، اس کا بھی کوئی مقام ہے، وہ نوکرانی نہیں، بہو ہے۔ جتنی اس کی استطاعت ہے اس سے بڑھ کر وہ کام نہیں کر سکتی اور جب بچے ہو جائیں تو

اسے بچے بھی سنجھانے پڑتے ہیں۔

ایسے موقع پر دیندار ساس تو مناسب طریقے سے کاموں کی ذمہ داریاں تقسیم کر دیتی ہے لیکن اکثر سائیں ایسا نہیں کرتیں بلکہ بات بات پر بہو میں کیڑے نکالتیں ہیں۔ اسے کوتی رہتی ہیں۔

اب یہ خاوند کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے گھر کے معاملات میں توازن قائم کرے، اپنی بیوی کے لیے راحت اور آرام کا موقع بھی پیدا کرے، اگر خاوند بھی بے جا بیوی کو کوئے اور گھر والوں کی ہاں میں ہاں ملائے تو یہ بیوی پر ظلم ہے اس سے زندگی کی گاڑی خوشگوار طریقے سے نہیں چل سکتی۔

شوہرا بیوی کو وقت بھی دے

محترم اسلامی بھائیو! شادی کے بعد عورت کو سب سے زیادہ ضرورت شوہر کی ہوتی ہے، وہ چاہتی ہے کہ شوہر اسے زیادہ سے زیادہ وقت دے سارا سارا دن بھی شوہر اس کے پاس بیٹھا رہے تو وہ اکتا نہیں بلکہ خوش رہتی ہے۔

اگر شوہر وقت نہ دے یا کم وقت دے تو وہ مالوں ہو جاتی ہے، اس میں چڑچڑاپن پیدا ہونے لگتا ہے، اس لیے شوہر کو چاہیے کہ وہ خود ہی بیوی کا احساس کرے، جب تک بچے پیدا نہ ہوں تب تک بیوی کو شوہر کے وقت کی کچھ زیادہ ضرورت ہوتی ہے، بچوں کے بعد وہ بچوں میں مصروف ہو جاتی ہے اور شوہر سے زیادہ وقت نہیں مانگتی۔

لیکن اگر شوہر کارو یہ یہ ہو کہ صبح سے شام تک گھر سے باہر کام میں مصروف ہے اور واپس آ کر بھی دفتر کی فائلیں اور کاروباری ریکارڈ کھول کر بیٹھ جائے تو ظاہر ہے بیوی کو اس بات پر غصہ آئے گا۔

شوہر کو چاہیے کہ شادی کے بعد اپنا نظام الاوقات معین کرے، بیوی کو علم ہو کہ شوہر نے فلاں سے فلاں وقت میں فلاں کام کرنا ہے اور فلاں وقت میرے لیے فارغ ہونا ہے اور ان اوقات کی پھر شوہر بھی پابندی کرے۔ یہ شوہر کا اخلاقی فرض بھی ہے اور بیوی کو خوش رکھنے کا ذریعہ بھی۔

شوہر اپنی بیوی کی دل جوئی کرے

محترم اسلامی بھائیو! اگر آپ اپنی بیوی سے خوش ہیں اور وہ بھی آپ سے خوش ہے، مگر کام احوال خوشنگوار ہے اور سارے کام ٹھیک چل رہے ہیں تو اس کے باوجود بیوی سے اور بہتر سلوک کریں۔

☆ شوہر کبھی اپنی بیوی کو باہر سے کوئی چیز بطور تختہ لادے۔

☆ شوہر کبھی اپنی بیوی کی حوصلہ افزائی کرے۔

☆ شوہر اپنی بیوی کو گھر یا خرچ کے علاوہ پچھر قم دیتا رہے کہ یہ تمہارا جیب خرچ ہے۔

☆ بیوی کبھی پریشان دکھائی دے تو شوہر فوز اپنی بیوی کی پریشانی دور کرے۔

☆ بیوی کی طبیعت ناساز دکھائی دے تو اسے دوالا کر دے اس کا جسم دبائے۔ اس کی دل جوئی کرے۔

محترم اسلامی بھائیو! ان چیزوں کا فائدہ یہ ہو گا کہ آپ کی بیوی آپ سے ہمیشہ خوش رہے گی اور آپ کی خوشنگوار زندگی قائم رہے گی ورنہ ہو سکتا ہے کہ شیطان کو آپ کی زندگی میں رخنہ ڈالنے کا موقع مل جائے۔ شیطان اس چیز سے بڑی نفرت کرتا ہے کہ میاں بیوی کی زندگی خوشنگوار ہو۔ وہ بیوی کے دل میں یہ بات ڈال سکتا ہے کہ دیکھو یہم سے اور پراؤ پر سے محبت کرتا ہے دل سے نہیں۔

☆ اس نے کبھی تمہیں کوئی تختہ نہیں دیا۔

☆ اس نے کبھی تمہاری دل جوئی نہیں کی۔

☆ اس نے کبھی تمہیں اضافی توجہ نہیں دی۔

اس طرح کے خیالات پیدا ہوں تو بات بگزتی ہے آپ شیطان کو یہ موقع ہی نہ دیں۔

شوہر اپنی بیوی کی قدر کرے

محترم اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا ہو گا کہ ایک شخص نے اگر کوئی گرل فرینڈ بنا کری ہو تو وہ ہر وقت اس کے گیت گاتا ہے، اس کے سامنے اس کی تعریفیں کرتا ہے، اس کے لیے بناؤ سنگھار ہر دم قائم رکھتا ہے، اس کو اپنی محبت کا یقین دلانے کے لیے خون سے خط لکھ کر بھیجتا ہے۔

حالانکہ یہ سارے عمل شیطان کو خوش کرنے والے ہوتے ہیں اور اللہ علیکم السلام
سے سخت ناراض ہوتا ہے، مگر یہ حرکتیں شادی شدہ بھی کرتے ہیں اور کنوارے بھی۔ یہ بھی
نہیں سوچتے کہ جس سے عشق رچا رہے ہیں اس کے اور کتنے عاشق ہوں گے۔

اس کے مقابلہ میں ایک عورت جسے آپ بیاہ کرلاتے ہیں، ساری زندگی کی رفیقة
حیات بناتے ہیں جو آپ کی بیوی ہے، آپ کی رازدان ہے، آپ کے بچوں کی ماں
ہے، آپ کی عزت ہے، آپ کے علاوہ کسی اور کی طرف وہ نگاہیں اٹھا کر بھی نہیں دیکھتی مگر
اسے آپ یہ قدر و اہمیت دینے کے لیے تیار نہیں ہوتے حالانکہ وہی اس کا حق رکھتی ہے۔
آپ اپنی معشوقہ کے لیے تو اونچی آواز سے نہیں بولتے مگر بیوی کو مخاطب کرنے
کے لیے دو گالیاں نکالنا ضروری سمجھتے ہیں۔ یہ روایہ درست نہیں۔

شوہر کو چاہیے کہ بیوی کی قدر کرے۔ اسکی خدمت و اطاعت کا اعتراف کرے
اور اس کے سامنے ان چیزوں کا اظہار بھی کرے تاکہ اس کا سر عزت سے بلند ہو اور وہ بھی
شوہر کی قدر کرے اور شوہر کو زیادہ اہمیت دے۔

"بیوی اگر غلطی کرے تو شوہر سے معاف کر دے"

محترم اسلامی بھائیو! یہ خیال دل سے نکال دیں کہ آپ کی بیوی سے کبھی کوئی
غلطی اور کوتا ہی نہ ہوگی، وہ بھی ایک انسان ہے۔ انسان ہونے کے ناطے کمی کوتا ہی
کا صدور بھی اس سے ہوگا۔ جہاں آپ کی بیوی نے آپ کے بیسوں حقوق پورے کرنے
ہیں، بچوں کی تربیت کرنی ہے وہاں ان کاموں میں کبھی غفلت، لاپرواہی اور سُتی ہو سکتی
ہے۔ کبھی بیماری کی وجہ سے کوئی کام خراب بھی ہو سکتا ہے، کبھی تھکاؤٹ کی وجہ سے کوئی کام
لیٹ بھی ہو سکتا ہے۔

اگر بیوی سے کبھی لاپرواہی ہو جائے، آپ کا کوئی نقصان ہو جائے یا وہ وقت پر
کوئی چیز مہیا نہ کر سکے تو فوراً اس پر برداشروع نہ کر دیں بلکہ حوصلے اور تحمل سے کام لیں۔
اس کی کوتا ہی کو نظر انداز کر دیں، اس کی غلطی معاف کرنا سیکھیں اس بات کو یقینی بنانے کے

لیے یہوی کی دوسری دمدادیاں اور نیکیاں سوچئے۔

یاد کریں کہ آپ کی یہوی سارا دن کس طرح کام کاج میں مصروف رہتی ہے۔
چھٹے ایک عرصہ سے کبھی اس نے کوتا ہی نہیں کی آج اگر کوتا ہی ہو گئی ہے تو پھر کیا ہوا۔

☆ کیا آپ سے کبھی کوئی کوتا ہی نہیں ہوئی؟

☆ کیا آپ اپنے عزیز و اقارب اور والدین کے سارے حقوق ہمیشہ پورے کرتے
رہے ہیں؟

☆ کیا آپ اللہ علیکم کے حقوق بندگی میں کبھی سستی اور غفلت کا شکار نہیں ہوئے؟

☆ کیا آپ نے اپنے کار و بار میں اپنی غلطی سے کبھی نقصان نہیں اٹھایا۔

☆ ایک دو دن گھر کے کام کاج ذرا آپ سنjal کردیکھیں تاکہ آپ کو اندازہ ہو سکے
کہ یہ کام کتنے مشکل ہیں؟

☆ پچوں کی دیکھ بھال کتنا مختطلب کام ہے؟

☆ کپڑے دھونا کتنا مشقت کا کام ہے؟

امید ہے جب آپ ان چیزوں پر غور کریں گے تو آپ میں یہوی کو معاف کرنے
کا جذبہ پیدا ہو جائے گا۔ یہ کبھی نہ سوچیں کہ یہ یہوی تو ہے ہی ایسی کوئی اور ہوتی تو کبھی
لا پرواہی کا ارتکاب نہ کرتی۔ نہیں، یہ سوچ غلط ہے۔ آپ اس کی جگہ کوئی اور حور پری بھی
ڈھونڈ لائیں گے تو وہ بھی کوتا ہی کرے گی، ممکن ہے وہ اس سے بڑ کر لا پرواہی ثابت
ہو، پھر آپ کیا کریں گے؟ آپ یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ عورت سے کمی کوتا ہی اور سستی
ہو سکتی ہے اور مجھے اس کی کوتا ہیوں کو نظر انداز کرنا ہوگا۔

محترم اسلامی بھائیو! بعض اوقات عورت سے کوئی غلطی ہو جائے تو سمجھدار یہوی
خود ہی معافی مانگ لیتی ہے اور آئندہ اس غلطی کو نہ کرنے کی یقین دہانی کرواتی ہے مگر بعض
عورتیں کچھ لا پرواہوتی ہیں انہیں بار بار سمجھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

اگر آپ کی یہوی کاشماز بھی انہی عورتوں میں ہوتا ہے تو پھر بھی پریشان ہونے کی
ضرورت نہیں بلکہ اپنی یہوی کو حکمت کے ساتھ سمجھائیں اور بار بار سمجھائیں۔ ان شاء اللہ

پہلی وہ آپ کی بات سمجھ لے گی اور اپنی اصلاح کر لے گی۔ لیکن ضروری ہے کہ آپ اصلاح کے لیے حکیمانہ اسلوب اختیار کریں ورنہ ممکن ہے کہ آپ کے غلط انداز سے سمجھانے کاالتا نقصان ہو اور بیوی مزید بگڑ جائے۔ بیوی کو سمجھانے کے لئے درج ذیل طریقے منظر رکھیں۔

.....☆ بعض اوقات بیوی شوہر کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے قصد اکوئی ایسا نخرا یا شرارت کرتی ہے جسے شوہر صاحب نافرمائی، بلکہ شکوہ یا غلط رویہ سمجھ جیشتے ہیں اور اسے سنجیدہ اور خشک انداز میں وعظ و نصحت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ بیوی سمجھ جاتی ہے کہ شوہر صاحب میرا مقصد نہیں سمجھے اور شوہر کی نصیحتیں بیوی پر پھر بن کر برس رہی ہوتی ہیں۔ ایسی صورت میں غلطی دراصل شوہر کر رہا ہوتا ہے جو اپنی بیوی کا مزاج سمجھیں تاکہ اس کی غلطی اور نخرے میں فرق کر سکیں۔ اس کی پیار طلب شرارت اور نافرمائی میں احتیاز کر سکیں۔

.....☆ بعض غلطیاں بیوی سے ایسی ہوتی ہیں جن کی موقع پر اصلاح ضروری ہوتی ہے لیکن ہر غلطی ایسی نہیں ہوتی کہ شوہر فوراً اصلاح کے لیے لیکھر شروع کر دے۔ لہذا شوہر پہلے یہ دیکھے کہ اپنی بیوی میں جو غلطی محسوس کر رہا ہے وہ ایسی ہے کہ اس پر فوراً اصلاح کی جائے یا کسی اور مناسب وقت پر اس غلطی کی اصلاح کے لیے بیوی کو سمجھانا مناسب ہے، پھر اس کے مطابق عمل کرے۔

.....☆ شوہر کو چاہیے کہ بیوی کو سمجھانے کے لیے طنزیہ انداز اختیار نہ کرے اور جتنی غلطی ہے اس سے بڑھ کر ازالہ نہ دے۔ شوہر انتہائی خلگفتہ انداز میں بیوی کو سمجھانے کی کوشش کرے تاکہ بیوی یہ سمجھے کہ میرا شوہر میرے لیے مشق و مہربان ہیں، دشمن نہیں۔

.....☆ شوہر کو چاہیے کہ بیوی کو سمجھانے کے لیے مناظرانہ انداز بھی اختیار نہ کرے، تاکہ بحث و مباحثہ کی کیفیت پیدا نہ ہو۔ بلکہ شوہر داعیانہ و مصلحانہ انداز اختیار کرے، ایک وقت اگر بیوی اپنی ضد پر اصرار کرے تو اس کے ساتھ مزید نہ اٹھے۔

بلکہ کسی اور وقت میں دوبارہ سمجھانے کی کوشش کرے۔

..... شوہر کو چاہیے کہ دوسروں کی موجودگی میں بیوی کی اصلاح کے لیے اس کی غلطیاں بیان نہ کرے اس میں بیوی کی ہتھ ہے اور اس طرح وہ شوہر کی بات کا براثر لے گی۔ حضور نبی کریم ﷺ کی سنت مبارکہ تھی کہ آپ ﷺ تو علیحدگی میں سمجھاتے یا پھر اس انداز میں سمجھاتے کہ صرف غلطی کرنے والے کو علم ہوتا کہ مجھے سمجھایا جا رہا ہے اور دوسروں کو بالکل خبر نہ ہوتی کہ غلطی کس نے کی ہے۔

..... شوہر کو علم ہونا چاہیے کہ بعض غلطیاں ایسی ہوتی ہیں جن میں منہ سے کچھ کہنے کی وجہے عمل سے سمجھانا پڑتا ہے۔ اگر غلطی اس نوعیت کی ہو تو پھر شوہر زبانی تقریر کرنے کی وجہے خود عمل کر کے سمجھانے کی کوشش کرے۔

..... شوہر جب کسی غلطی پر بیوی کو نوکنا اور سمجھانا چاہتا ہو تو بیوی کی بیچھلی تمام غلطیوں کو پھر سے دہرانے کی کوشش نہ کرے کہ تم تو ہمیشہ سے ایسی ہو اور ایسی رہو گی یا گالیاں دغیرہ نہ دے اس سے بگاڑھی پیدا ہو گا۔ اس لیے کہ اس سے دو دلوں میں نفرت بڑھتی ہے۔ بیوی پر شوہر تو پہلے ہی سے ناراض ہے اور شوہر کی گالیاں سن کر بیوی بھی شوہر سے ناراض ہو جائے گی اور شیطان کو موقع مل جائے گا کہ مزید نفرت کے بیج بوئے۔

محترم اسلامی بھائیو! محدث ارشاد ہی ہے جو بیوی کی غلطی کو یا تو معاف کر دے یا سمجھانا ضروری سمجھتا ہو تو اور پر بیان کی گئی ہدایات کو مد نظر رکھتا ہو۔

شوہر اپنی بیوی پر ہاتھ نہ اٹھائے

محترم اسلامی بھائیو! عورت نازک اور حساس طبیعت کی مالک ہے اگر آپ کی بیوی کوئی غلطی کر بیٹھے تو اس پر ہاتھ نہ اٹھائیں۔ نہ ہی اس پر لاثی لے کر برستانہ شروع کر دیں بلکہ جو غلطی اس سے ہو گئی ہے، اس پر پیار محبت کے ساتھ اسے سمجھائیں، اگر غلطی کے نتیجہ میں آپ کا کوئی نقصان ہو گیا ہے تو سوچئے:

☆ بیوی کو مارنے سے کیا وہ نقصان پورا ہو جائے گا؟

☆ بیوی کو مارنے سے کیا ضائع ہونے والی چیز واپس آجائے گی؟

☆ ہو سکتا ہے جو چیز ضائع ہوئی، اس کا ضائع ہو جانا ہی بہتر ہو۔

☆ پھر یہ کہ ایک نقصان تو ہو گیا ہے، اگر بیوی کو مارا تو یہ دوسرا نقصان ہے اور اس کا خمیازہ بھی مجھے ہی بھلکتا پڑے گا۔

☆ بیوی کو مارنے سے اگر کوئی سخت چوت آگئی اور ہسپتال تک نوبت جا پہنچی تو سارا خرچہ میرا ہی ہو گا۔

☆ بیوی جتنے دن بیمار رہے گی اتنے دنوں کا کھانا یا تو خود پکانا ہو گا یا مزید رقم خرچ کر کے ہوٹلوں سے کھانا ہو گا، جو ہو گا بھی مہنگا اور ہو گا بھی ناقص۔

☆ پھر گھر کی صفائی، کپڑوں کی دھلانی اور بچوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داریاں بھی مجھے پوری کرنا ہوں گی۔

☆ پھر کار و بار میں حرج اور رہنمی شناو بھی الگ سے برداشت کرنا پڑے گا۔

☆ پھر جب ہفتہ وس دن اس طرح گزریں گے تو مجھے یہ بات سمجھے میں آئے گی کہ میں نے بیوی کو مار کر اس کی غلطی سے بڑی غلطی کی ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! بیوی پر ہاتھ اٹھانے سے پہلے یہ ساری باتیں سوچ لیں اور پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ اسلام نے اس بات کو سخت ناپسند کیا ہے اور اگر بیوی کو مارنے کی اجازت دی بھی ہے تو کڑی شرائط کے ساتھ۔ یعنی بیوی کی غلطی پر فوز اسے مارنے کی اجازت نہیں دیں بلکہ یہ حکم دیا گیا ہے کہ پہلے اسے سمجھائیں۔ جب سمجھانے کی ساری مدد ایسا فیل ہو جائیں تو پھر اس کا بستر الگ کر دیں۔ اس سے بھی وہ نہ سمجھے اور اپنی غلطیوں پر ڈٹی رہے تو پھر اسے ہلکی مار مار دیں۔ اتنا نہ مار دیں کہ جسم پر نشان پڑ جائیں یا کوئی ہڈی پسلی ٹوٹ جائے۔

خود حضور ﷺ کا عمل مبارک ہمارے سامنے ہے، آپ ﷺ نے کبھی اپنی کسی بیوی پر ہاتھ نہیں اٹھایا اگر کبھی کوئی شکایت ہوئی تو صرف زبان عمل سے اصلاح کی کوشش کی۔

☆ آپ ﷺ نے فرمایا:

”تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں سے سب سے بڑھ کر اچھا سلوک کرتا ہے اور میں تمہارے مقابلے میں سب سے بڑھ کر اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہوں۔“

ہمیں بھی حضور ﷺ کی اس سنت پر عمل کرنا چاہیے۔

اگر بیوی پر غصہ آجائے تو شوہر کیا کرے؟

اگر کسی وجہ سے شوہر کو اپنی بیوی پر سخت غصہ آجائے تو فرمائیوں پر غصہ اتنا نے کی وجہ سے اس غصے کی وجہات تلاش کرے اور ان وجہات کو ختم کرنے کی کوشش کرے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو وہ اپنا غصہ دور کرے کیونکہ غصے کی حالت میں انسان جذباتی ہو کر غلط قدم اٹھایتا ہے اور بعد میں اسے افسوس ہوتا ہے۔ اکثر طلاق میں غصے کی وجہ سے ہوتی ہیں اور جب غصہ مختدرا ہو جاتا ہے تو افسوس ہوتا ہے کہ اتنی چھوٹی بات پر طلاق دے دی۔

غضہ دور کرنے کے لیے ان درج ذیل تجویز پر عمل کریں:

.....☆ اگر آپ کھڑے ہیں تو بیٹھ جائیں، بیٹھنے ہیں تو لیٹ جائیں۔

.....☆ غصہ آئے تو تعودہ پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے شیطان کی پناہ مانگیں۔

.....☆ وضو یاغسل کریں تاکہ جسم نارمل ہو جائے۔

.....☆ اپنے آپ میں غصہ دیانے کی کوشش کریں کیونکہ پہلوان وہ نہیں جو مدمقابل کو گرا لے بلکہ اصل پہلوان تو وہ ہے جو اپنے غصے کو پچھاڑ لے تاکہ غصہ سے پچھاڑ لے یہ طے کر لیں کہ غصہ کی حالت میں کوئی قدم نہیں اٹھا بلکہ جب غصہ مختدرا ہو جائے گا تب کوئی فیصلہ کروں گا۔

.....☆ غصہ کے وقت گھر سے کچھ دیر کے لیے باہر چلیں جائیں یا کسی اور اہم کام میں مصروف ہو جائیں۔

.....☆ اگر نماز کا وقت ہو تو پہلے نماز پڑھیں یا پھر نفل نماز پڑھنے میں مصروف ہو جائیں۔

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ غصہ کسی اور پر ہوتا ہے مگر شوہر سے یہوی پر اتار دیتا ہے۔ آپ ایسی غلطی کبھی نہ کریں۔ بھلاکی کیا بات ہوئی کہ غصہ تو باہر کسی شخص پر آیا مگر اس کی بجائے شوہرنے آکر بیوی کو پیننا شروع کر دیا۔ یہ تو نہایت احمقانہ بات ہے اور اس کا ارتکاب بھی احمد اور بے وقوف لوگ ہی کرتے ہیں۔

☆ آپ جب باہر سے گھر آئیں تو باہر کی دنیا کو باہر ہی چھوڑ آئیں۔

☆ آپ باہر کے کاموں کو اپنے دماغ میں بھی لے کر نہ آئیں۔

☆ آپ کی باہر کسی سے اونچ نجخ ہوئی، کوئی مصیبت یا پریشانی کا مسئلہ پیدا ہوا تو اسے باہر ہی چھوڑ آئیں، آپ گھر کی دنیا میں باہر کی باتوں کو یاد ہی نہ کیا کریں۔ اس طرح آپ میں اتنی طاقت اور برداشت پیدا ہو جائے گی کہ آپ باہر کے غصے کو گھر والوں پر نہیں اتاریں گے۔

آپ سوچیے کہ شوہر سارا دن باہر کے جنجال میں رہنے کے بعد شام کو گھر واپس آئے اور ادھر اس کی بیوی گھر کو صاف سترانگ کر کے، کھانا بنائے اور بنے سفرورے انداز میں شوہر کا انتظار کر رہی ہو، پھولوں کی طرح چیچھاتے نیچے ابو کے انتظار میں اداں بیٹھے ہوں اور اس کے آنے پر سب میں خوشی کی لہر دوڑ جائے مگر وہ گھر میں داخل ہوتے ہیں گالیاں کلنے لگے، چیزیں اٹھا اٹھا کر پھینکنا شروع کر دے اور جنت بھرے گھر کو آنا فائنا جہنم کا گڑھا بینا دے تو کیا فائدہ؟

کیا اس سے اس کا باہر ہونے والا نقصان پورا ہو جائے گا؟ نہیں، اس سے تو اس کی پریشانی اور بڑھے گی، پہلے اکیلا پریشان تھا اب بیوی نیچے بھی پریشان ہوں گے۔ سمجھدار شوہروہ ہوتا ہے جو اس موقع پر گھر کے سکون سے فائدہ اٹھاتا ہے اور گھر کی خوشی میں باہر کے غصے کو بھلا دیتا ہے۔

بیوی کے بارے میں سنی ہوئی باتوں پر عمل نہ کریں

یہ بڑا ہم نسخہ ہے۔ ازدواجی زندگی کو خوشنگوار بنانے کے لیے اسے ہمیشہ کے لیے پلے باندھ لیں۔ آپ اپنی بیوی سے خود آگاہ ہیں۔ اس کی عادات و اطوار کو جتنا اچھا آپ

سمجھتے ہیں اتنا کوئی نہیں سمجھتا۔ آپ کو معلوم ہے کہ آپ کی بیوی میں کیا خوبیاں اور کیا خامیاں ہیں۔ اس لئے کسی اور کی باتوں میں آکر اپنی بیوی پر تغییر کر دیں۔

آپ کی بہنیں یا والدہ آپ کی بیوی کے بارے میں آپ سے جو شکایتیں کر دیں آپ خاموشی سے سن لیں اور زیادہ سے زیادہ بھی کہیں کہ میں اس کو خود سمجھالوں گا۔ ضروری نہیں ہے کہ ان کی شکایتیں سو فیصد درست یا سو فیصد غلط ہوں۔ اس لیے ان شکایتوں کی بنیاد پر نہ تو اپنی بیوی پر ظلم کر دیں اور نہ ہی والدہ اور بہنوں کو برا بھلا کہیں۔ بیوی کے پاس جائیں تو اس کے ساتھ ہمدردیاں ظاہر کر دیں اور گھروالوں کے پاس جائیں تو ان کی طرفداری کر دیں۔

ساتھ ساتھ خود کو شش کر دیں کہ اصل وجوہات تک پہنچیں، بات کی تہہ تک پہنچنے کے بعد جس کی جتنی غلطی ہو اسے حکیمانہ انداز میں الگ لے جا کر سمجھائیں اور اس طرح ہر ایک کو اپنی اصلاح کرنے اور دوسرے کو معاف کرنے کی عادت ڈالوائیں۔ والدہ اور بہنوں کے لیے والد صاحب کی خدمات بھی حاصل کر دیں جبکہ بیوی کو خود سمجھائیں اس طرح آہستہ آہستہ گھر سے نفرت اور بھگڑے کا ماحول ختم ہو گا اور آپ کو ازدواجی خوشیاں میرا جائیں گی۔ ان شاء اللہ

شوہرا پناقصور بیوی پر نہ ڈالے

بعض اوقات غلطی شوہر کی ہوتی ہے مگر وہ قصد اس کا قصور وار بیوی کو ٹھہرا دتا ہے آپ کبھی ایسا نہ کر دیں کیونکہ اس کے نتائج خطرناک نکلتے ہیں۔ بیوی توجہتی ہے کہ شوہرن غلطی کی ہے مگر جب شوہر اپنی غلطی تسلیم نہیں کرتا بلکہ اس کا الزام بیوی کے سر تھوپنے کی کوشش کرتا ہے تو گویا شوہر اپنی بیوی پر سے اپنا اعتماد ختم کر رہا ہے۔ ظاہر ہے اس کا نتیجہ یہی نکلے گا کہ ان کی ازدواجی زندگی تملکیوں کا شکار ہو جائے گی۔

بعض خاص کاموں کا تعلق عورتوں سے ہوتا ہے اور ان کاموں میں ان کی رائے پر اعتماد ہی مناسب رہتا ہے، ایسے کاموں میں کوشش کر دیں کہ اپنی بیوی کی بات کو ترجیح دیں بلکہ ایسے کاموں کی ذمہ داری اسی پر ڈال دیں اور اسے ہی ان میں خود مختار بنادیں۔ اس

سے گھر میں کبھی لڑائی جھگڑا پیدا نہ ہوگا۔

لیکن بعض مردوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ ہر کام میں مداخلت ضروری سمجھتے ہیں، خواہ انہیں اس کام کی سمجھے ہو یا نہ ہو اور جب عورتوں سے متعلقہ خاص کاموں میں بھی وہ مداخلت کرتے ہیں تو اس سے گھر میں اختلاف پیدا ہوتا ہے اور ہر وقت تو تو، میں میں کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

مجھدار شوہرو ہی ہے جو عورتوں کے کاموں میں عورتوں کے فیصلوں کو درست سمجھے۔ اس سے بیوی بھی خوش ہوتی ہے کہ آخر میری بھی اس گھر میں کوئی مانی جاتی ہے اور مجھ سے بھی مشورہ کیا جاتا ہے۔

بعض مردوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ ہر وقت اپنی بیویوں کے کاموں پر تنقیدی نگاہ رکھتے ہیں۔ ہر کام میں سوالات کی بوجھاڑ کر دیتے ہیں۔

.....☆
یہ کیا کیا؟

.....☆
یہ کیسے کیا؟

.....☆
وہ کیوں نہ کیا؟

.....☆
یہ پہلے کیوں کیا؟

.....☆
وہ بعد میں کیوں کیا؟

اس طرح کی تنقید اور بے جا سوالات سے عورت چڑھاتی ہے اور ظاہر ہے اگر وہ بھی آگے سے ترکی بہتر کی جواب دے تو شوہر کو غصہ آئے گا اور بات بڑھے گی۔ اور اگر وہ شوہر پر غصہ نہ کرے گی تو دل ہی دل میں کڑھے گی یا گھر کے سامان یا بچوں پر غصہ نکالے گی۔

شوہر بیوی کو طعنہ نہ دے

محترم اسلامی بھائیو! کہتے ہیں تکوار کا زخم تو مندل ہو جاتا ہے مگر زبان کا زخم مندل نہیں ہوتا۔ یہی حال طعنوں کا ہے۔ کسی کو طعنہ دینے سے بظاہر کوئی نقصان ہوتا نظر نہیں آتا مگر اندر ہی وہ طعنہ اپنا اثر کھاتا ہے۔

☆..... بعض ماہرین نفیات کا کہنا ہے کہ:

”کئی عورتیں پیچیدہ امراض کا شکار اس لیے ہوتی ہیں کہ انہیں زندگی بھروسہ دل سے طعنے سننا پڑتے ہیں۔“

☆..... کبھی خادم طعنے دے رہا ہے۔

☆..... کبھی ساس طعنے دے رہا ہے۔

☆..... کبھی نندوں کی باری ہے۔

☆..... کبھی جیٹھانیوں اور دیورانیوں کی

اگر آپ سمجھدار شوہر ہیں تو آپ کبھی اپنی بیوی کو طعنے نہ دیں۔ اس پر طنزیہ جملے نہ کسیں۔ اس سے یا تو وہ نفیاتی مریض بن جائے گی اور آگے بھی یہاں بچوں کو جنم دے گی یا پھر برداشت سے باہر ہو جائے گی اور آپ پر زبان درازی شروع کر دے گی۔

ظاہر ہے یہ دونوں صورتیں خود آپ کے لیے نقصان دہ ثابت ہوں گی اور آپ کی ازدواجی زندگی خوشیوں کی بجائے الجھنوں کا شکار ہو جائے گی۔

بیوی اگر ساس کی خدمت نہ کرے تو شوہر کیا کرے؟

محترم اسلامی بھائیو! یاد رہے کہ اسلام کے قانونی نقطہ نظر کے مطابق عورت پر فرض نہیں کہ وہ سرال کی خدمت گزاری کرے۔ اگر وہ سرال کی خدمت بجالاتی ہے تو یہ اس کی نیکی اور احسان ہے اور اگر وہ یہ خدمت نہیں کرتی تو اسلامی قانون کے مطابق آپ اس کے خلاف کوئی اقدام نہیں کر سکتے، اس لیے کہ ان کی خدمت ان کے بیٹے پر فرض ہے۔

اس لیے اگر کوئی بیوی اپنے شوہر کے والدین کی خدمت نہیں کرتی تو وہ اپنی بیوی کو مار پیٹ کر اس کام کے لیے ہرگز مجبور نہ کرے وہ زیادہ سے زیادہ اپنی بیوی کو پیار سے سمجھائے کہ میرے والدین بوڑھے ہیں، خدمت کے مستحق ہیں، میرے ساتھ تم بھی ان کی خدمت میں۔ سہناد و وہ خوش ہوں گے اور ہمارے حق میں دعائے خیر کریں گے اور ان سے ہم نیکی کریں گے تو کل کوہمیں بھی نیک اولاد اور نیک بہوئیں ملیں گی۔

بیوی شکوہ مزاج ہو تو شوہر کیا کرے؟

محترم اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے کہ کسی کی بیوی کا مزاج شکایتی ہوا اور آئے دن وہ آپ کو اپنے دکھڑے ساتی رہتی ہو۔ شوہر سارے دن کا تھکا ماندہ گھر لوٹے اور آگے بیوی شکایتوں کا رجسٹر کھول کر بیٹھ جائے۔ ایسی صورت میں اچھا اور بحمد اللہ شوہر وہ ہے جو یہ جانتا ہو کہ میں نے برداشت سے کام لینا ہے۔ میرے علاوہ اور کون ہے جو اس کے دکھڑے سے نہ گا۔

اس لیے شوہر کو چاہیے کہ اپنی بیوی کے شکوے توجہ سے سنبھالے۔ اس کی شکایتوں پر اسے برا بھلانہ کہیے بلکہ اسے یقین دہانی کروائے کہ ہاں میں تمہارے یہ سارے مسائل حل کروں گا۔ آپ کا اتنا کہنا بھی بیوی کے لیے بڑا خوشگوار ثابت ہو گا اور اس کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔ لیکن اگر شوہر غصے کا رو یہ طاہر کرے گا تو اس کے کئی نقصانات پیدا ہوں گے مثلاً:

☆..... آپ کی بیوی اگر آپ کو اپنے شکوے نہیں منائے گی تو دل ہی دل میں کڑھتی اور جلتی بھتی رہے گی اور کئی یہاں یوں میں بتا ہو جائے گی۔

☆..... آپ کی بیوی اگر آپ کے سامنے شکوے رکھ کر دل کا غبار نہیں نکالے گی تو پھر بچوں پر غصہ نکالے گی، ان کی تربیت کی طرف پوری توجہ نہیں دے گی۔

☆..... آپ کی بیوی بچوں پر نہیں تو پھر آپ کے گھر کے دوسرے افراد مثلاً اس، سر اور نندوں وغیرہ کے ساتھ بد تیزی کرے گی گھر میں توڑ پھوڑ اور نقصان کرے گی۔

☆..... آپ کی بیوی اپنے والدین اور بہنوں بھائیوں کو جا کر آپ کی شکایتیں کرے گی اُنہیں آپ کے خلاف بھڑکائے گی اور آپ کو ظالم اور خود کو مظلوم طاہر کرے گی۔

ظاہر ہے اس سے دو گھر انوں میں نفرت کی آگ پیدا ہو گی۔

☆..... آپ کی بیوی اپنی سہیلیوں اور گھر میں آنے والی محلے کی دوسری عورتوں کے سامنے بھی شکوے کرے گی اور اس کا نقصان یہ ہو گا کہ سارے محلے اور رشتہ داروں میں آپ اور آپ کے گھروالوں کو ظالم سمجھا جائے گا۔

محترم اسلامی بھائیو! ان تمام نقصانات کا حل یہی ہے کہ آپ کی بیوی اپنے سارے دکھرے آپ کے سامنے ہی پیش کرے۔ اس طرح گھر کی بات گھر کی چار دیواری بلکہ صرف میاں بیوی کے درمیان رہے گی اور وہیں حل ہو جایا کرے گی۔ نہ گھر میں شور و غواہ ہو گا، نہ محلے میں ڈھنڈ راپیا جائے گا اور نہ خاندانوں کی باہمی لڑائیوں کو سراٹھانے کا موقع ملے گا۔

مرد اگر سمجھدار ہو تو بیوی کے بذریعہ اور بد اخلاق ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہم لوگ بیویوں پر بے جا ظلم و زیادتی کرتے ہیں اور اور پر سے یہ موقع بھی رکھتے ہیں کہ وہ زبان نہ کھولیں۔ اگر وہ اپنی صفائی بھی پیش کرنا چاہیں تو ہم انہیں فوراً زبان دراز اور بد اخلاقی کی ڈگری جاری کر دیتے ہیں۔

سمجھدار شوہروہ ہے جو بیوی کے زبان دراز ہونے کی وجہات تلاش کر کے ان کا سد باب کرتا ہے کہ وہ سیدھا بیوی کی زبان کاٹنے کو لپتا ہے۔ آپ اپنی بیوی کو زبان چلانے کا موقع ہی نہ دیں تو پھر وہ کیسے زبان چلائے گی۔ اگر آپ اس کے جائز شکوہ کو زبان درازی خیال کرتے ہیں تو یہ آپ کی بھول ہے۔

بعض اوقات عورت کی گفتگو کا انداز ہی ایسا ہوتا ہے کہ ہم اسے بد اخلاقی اور زبان درازی خیال کر لیتے ہیں حالانکہ وہ دل سے اپنے شوہر کو چاہنے والی ہوتی ہے۔

سمجھدار شوہروہ ہی ہے جو ان زناکتوں کو خوب سمجھتا ہے اور بیوی کے لیے مہربان

ثابت ہوتا ہے۔ اس کے لئے چند یہ تدبیریں ہیں:

☆ شوہر بیوی کے جائز شکوے خوشی سے نہ۔

☆ شوہر بیوی کو اجازت دے کہ دوسروں کی بجائے مجھ پر اپنا غصہ جیسے چاہون کا لارو

☆ شوہر بیوی کے سامنے خود زبان درازی نہ کرے۔

☆ شوہر بیوی پر نہ ہی ہاتھ اٹھائے۔

کبھی کبھار ایسے بھی ہو سکتا ہے کہ بیوی غصہ میں آ کر شوہر کو واقعی نازیبا جملے کہہ

بیٹھے۔ ایسے موقع پر اس پر کوئی حکم صادر کرنے سے پہلے آپ خود یہ سوچ لیں کہ

اس نے اگر آج آپ کو کچھ سخت الفاظ کہہ دیئے ہیں تو کیا ہوا:

.....☆ کیا آپ نے کبھی اپنی بیوی کو سخت القاظ نہیں کہے؟

.....☆ کیا آپ نے کبھی اپنی بیوی کو برا بھلانہ نہیں کہا؟

.....☆ کیا آپ نے کبھی اپنی بیوی کو گندی گالیاں نہیں دیں؟

.....☆ کیا آپ نے کبھی اپنی بیوی پر غصے کا اظہار نہیں؟

.....☆ کیا آپ اپنا ماضی بھول گئے ہیں کہ آپ کے ایسے بے شمار غلط روایوں پر کبھی آپ کی بیوی نے اف تک نہ کہا اور آج ایک مرتبہ اس کی زبان سے کچھ سخت جملے نکلے ہیں تو آپ اسے جان سے مار دینے پر تسلی بیٹھے ہیں؟

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ میری بیوی مجھ سے محبت نہیں کرتی۔ اگر آپ کی بیوی آپ سے محبت نہیں کرتی تو اس میں خود اپنے آپ کا جائزہ لیں کہ آپ اپنی بیوی کو کتنی محبت دے رہے ہیں اور اس میں آپ کہاں کہاں غلطی کر رہے ہیں۔ آپ محبت کریں گے تو وہ آپ سے بڑھ کر محبت کا جواب دے گی۔

.....☆ اگر آپ کی بیوی کو آپ سے محبت نہ ہوتی تو وہ ایک مجھ بھی آپ کے ساتھ رہنے کے لیے آمادہ نہ ہوتی۔

.....☆ اگر آپ کی بیوی کو آپ سے محبت نہ ہوتی تو وہ ایک نظر بھی آپ پر ڈالنے کو خوش نہ ہوتی۔ اگر تو آپ کا معاملہ ایسا ہے تو پھر یہ واقعی قابل غور پہلو ہے لیکن عام طور پر ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ صورتحال یہی ہوتی ہے کہ ہر بیوی کو اپنے شوہر سے محبت ہوتی ہے مگر اس کے اظہار کا انداز کچھ اور ہوتا ہے۔ آپ اس انداز کو سمجھ جائیں گے تو پھر آپ کو یہ شکایت نہ ہوگی کہ میری بیوی مجھ سے محبت نہیں کرتی۔

بیوی خوبصورت یا معیاری نہ ہو تو شوہر کیا کرے؟

محترم اسلامی بھائیو! شادی سے پہلے ہر مرد نے اپنی ہونے والی بیوی کے بارے میں بڑا اونچا معیار قائم کر رکھا ہوتا ہے مگر جب شادی ہوتی ہے تو بیوی اس معیار پر پورا نہیں اترتی۔ چنانچہ شوہر کا دل بھننے لگتا ہے اور کبھی کبھار بات طلاق تک جا پہنچتی ہے۔ بیشتر

طلاقوں کی بیاناتی ہوتی ہے کہ یہوی میرے معیار کی نہیں۔

دراصل یہ بھی شیطان کا ایک دھوکا ہے جس کے ذریعے وہ خاندانوں کو اجاڑتا ہے آپ کو چاہیے کہ اس شیطانی دھوکے سے بچے اور یہ یاد رکھیے کہ جو معیار آپ چاہتے ہیں اس پر اس دنیا میں کوئی عورت پوری نہیں اترے گی۔

آپ لاکھ صحیح رہیں کہ اگر فلاں لڑکی میری یہوی بنتی تو وہ میرے معیار پر پوری اترتی مگر حقیقت یہ ہے کہ اگر اسی لڑکی سے آپ کی شادی ہو جاتی تو آپ اس میں بھی سو نقص نکال دیتے اور اس کے بعد کسی اور خاتون کے بارے میں یہ کہتے سنائی دیتے کہ وہ میرے معیار پر پورا تر سکتی تھی.....!

اگر آپ اپنے ڈنی معیار کو کچھ بخچے لے آئیں گے تو آپ یہ حسرت کرنا چھوڑ دیں گے ورنہ آپ اس حسرت میں جلتے رہیں گے اور بیسوں عورتیں بدلنے کے باوجود آپ کی یہ حسرت کبھی پوری نہ سکے گی۔

مثال کے طور پر ایک چیز آپ سے دو رکسی شوکیس، میں بڑے سلیقے سے رکھی ہو تو وہ جاذب نظر معلوم ہوگی مگر جب وہی چیز آپ کے ہاتھ میں آجائے تو آپ چند دنوں یا چند گھنٹوں میں اس سے دل بہلانے کے بعد اسے چھوڑ دیں گے۔ اب اسے دوبارہ اسی شوکیس میں بھی رکھ دیں تو آپ کے لیے وہ جاذب نظر نہیں رہے گی کیونکہ آپ اس سے کھیل چکے ہیں، اب اس کی جگہ کوئی نئی چیز آپ کے لیے جاذب نظر ہوگی، خواہ وہ اس سے بھی کمتر ہی کیوں نہ ہو۔

یہی مثال عورت کی بھی ہے۔ پہلے چار دن آپ کو ایک عورت جاذب نظر معلوم ہوگی، بعد میں وہی آپ کے معیار حسن پر فیل ہو جائے گی اور اس کی جگہ کوئی نئی عورت جو آپ کی دسترس سے دور ہے وہ آپ کو بھلی لگے گی خواہ ماہرین حسن کے نزدیک اس کا حسن پہلی سے سو درجہ کم ہی کیوں نہ ہوں۔

اس لئے یاد رکھیے کہ شادی ایک ذمہ داری کا نام ہے، بدلتی خواہشات کی پیروی کا نام نہیں۔ آپ یہ سوچئے کہ جس عورت سے آپ نے شادی کی ہے۔

☆ اب وہ آپ کی بیوی ہے۔

☆ اب وہ آپ کی عزت ہے۔

☆ اب آپ اپنی بیوی کو ہی حسینہ عالم سمجھیں۔

☆ اب آپ اپنی بیوی سے ہی سارے شوق پورے فرمائیں۔

☆ اب آپ اپنی بیوی کے ہی ناز و خزرے برداشت کریں۔

☆ اب آپ اپنی بیو، علاوہ دوسری عورتوں کی طرف لمحائی نظرؤں سے نہ
..... حیں۔

☆ اب وہ آپ کے بچوں کی ماں ہے۔

اگر آپ میں استطاعت ہے تو آپ ایک اور شادی کر لیں اگر دو بیویوں کے
اخراجات پورے کرنے کی استطاعت نہیں تو ایک ہی پر قناعت کریں، اگر اس بیوی میں کمی
ہے تو یاد رکھیے کہ دنیا کی ہر عورت میں کوئی نہ کوئی کمی ضرور ہوتی ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! حسن کا جو معيار آپ نے اپنے لئے قائم کیا ہے ذرا اس
پر اپنی بہنوں کو تول کر دیکھ لیں۔ اگر آپ کی بہنیں اس معيار پر پورنہ اتریں اور یقیناً وہ بھی
اس معيار پر پورنہ اتریں گی تو کیا آپ پسند کریں گے کہ آپ کے بہنوی آپ کے یا آپ
کے دوستوں اور رشتہ داروں کے سامنے یہ کہتے دکھائی دیں کہ فلاں صاحب کی بہن
تو ہمارے معيار پر پوری نہیں اتری۔

کیا اس بنیاد پر اگر وہ آپ کی بہنوں کو طلاق دینا چاہیں تو آپ کو ان کا یہ طرز عمل
پسند آئے گا یا آپ اس بات پر آگ بگولہ ہو جائیں گے؟

غور کیجئے کہ دوسروں کے لیے تو ایک چیز آپ پسند نہ کریں اور خود آپ اسی کا
ارتکاب کریں، یہ کہاں کا انصاف ہے؟

آپ ذرا یہ بھی سوچیے کہ:

☆ آپ نے جس طرح کے حسن کا معيار قائم کیا ہے کیا آپ خود اس پر پورا تر تھے ہیں؟

☆ آپ جتنی خوبیاں مانگتے ہیں۔ کیا آپ اس قابل ہیں کہ آپ کو واقعی اتنی خوبیوں

والی بیوی ملے؟

..... آپ جتنی حسین پری عورت چاہتے ہیں کیا اس کے مقابلے میں آپ کا حسن بھی دیسا ہے؟

..... آپ جس طرح کا پیانہ لے کر شریک حیات تلاش کرنے نکلے ہیں وہی پیانہ لے کر اگر کوئی لڑکی والا دلبہ تلاش کرنے نکلا ہو تو صحیح بتائیے کیا آپ اس پیانے پر پورا اتریں گے؟

آپ خود تو اس معیار کے مقابلہ میں صفر ہوں اور اپنے لیے وہ عورت چاہیں جو سو فیصد اس معیار پر پوری اترے، یہ بے وقوفی اور حماقت ہے۔ اگر آپ قناعت کی اہمیت جانتے ہیں اور تقدیر پر راضی رہنے کو ایمان کا حصہ سمجھنے ہیں تو پھر آپ اپنی اسی بیوی کے ساتھ اس امید پر زندگی گزارے کہ اللہ نے جو آپ کے لیے اس عورت کا انتخاب فرمایا ہے تو اس میں کوئی بہتری ہے اور بھی عورت آپ کے لئے فائدے مند ہے۔

بیوی اگر دیندار ہو تو شوہر کیا کرے

محترم اسلامی بھائیو! اگر آپ کی بیوی دیندار ہے تو اس بات پر اللہ جنت کا بے پناہ شکر ادا کریں کیونکہ دیندار بیوی اس دنیا کی بہترین چیز ہے۔

..... دیندار بیوی آپ کے حقوق کا لحاظ کھے گی، دیندار بیوی آپ کی خدمت کرے گی۔

..... دیندار بیوی آپ کے والدین سے حسن سلوک کرے گی۔

..... دیندار بیوی آپ کی وقاردار اور خیر خواہ بن کر آپ کی زندگی خوشگوار بنادے گی۔

الہذا پنی بیوی کو نماز پڑھنے، تلاوت قرآن کرنے اور صدقہ خیرات کرنے سے کبھی منع نہ کریں بلکہ ان کاموں میں اس کی مدد اور حوصلہ افزائی کریں۔

..... اگر آپ کی بیوی کے عقائد قرآن و سنت کے مطابق صحیح ہیں تو اسے خواہ مخواہ غلط عقائد اپنانے پر مجبور نہ کریں۔

..... آپ کے گھروالے اگر غلط عقائد رکھتے ہیں تو اسے گھروالوں کے ساتھ چلنے

پر مجبور نہ کریں۔

☆..... آپ کی بیوی اگر غیر محروم سے پردہ کرتی ہے تو اسے بے پردگی پر مجبور نہ کریں۔

☆..... اگر وہ آپ کے بھائیوں یعنی دیوروں، جیھوں کی موجودگی میں نہیں آتی تو اس پر اسے برانہ کہیں۔

☆..... آپ کی والدہ یا بہنیں اگر دین پر عمل کرنے میں اس کے لیے کوئی رکاوٹ پیدا کریں تو آپ کا فرض ہے کہ آپ اپنی بیوی کی مدد کریں تاکہ وہ دین پر عمل کر سکے

بیوی اگر بے دین ہو تو شوہر کیا کرے

محترم اسلامی بھائیو! بیوی اگر بے دین ہو تو یہ دیندار شوہر کے لیے بہت بڑی آزمائش ہے۔ اگر تو شوہر بیوی کے پیچھے لگ گیا تو سمجھئے کہ وہ بھی دین سے گیا۔ اس لیے اول تو شادی سے پہلے ایسی عورت کا انتخاب کریں جو دیندار ہو۔ اگر بالفرض کوئی بے دین ہی قسمت میں لکھی تھی تو اسے پہلے دن سے دین کی اہمیت سمجھانا شروع کروں۔

☆..... آپ اپنی بیوی کو قرآن کا ترجمہ "کنز الایمان" پڑھوائیں۔

☆..... آپ اپنی بیوی کو ذہنی کتابیں پڑھنے کے لیے لا کر دیں۔

☆..... آپ خود اپنی بیوی کے عقائد کی اصلاح کی کوشش کریں۔

☆..... آپ سے آپ کی بیوی سوالات کرے تو اس کے تسلی بخش جواب دیں۔

☆..... آپ کوشش کریں کہ پیار و محبت سے یہ سارا معاملہ ٹھیک ہو جائے۔

محترم اسلامی بھائیو! اگر اس میں کامیابی نہ ہو رہی ہو تو بقدر ضرورت سختی بھی کی جاسکتی ہے کیونکہ اصل کامیابی تو آخرت کی کامیابی ہے اور یہ کامیابی تجھی حاصل ہو سکتی ہے جب میاں بیوی دونوں دیندار بن جائیں۔

اس سلسلہ میں اللہ ﷺ سے دعا کریں، عورت کو طلاق کی دھمکی بھی دیں لیکن اگر سخت کی جائے تو نوبت دھمکی تک نہیں آئے گی۔ ان شاء اللہ ﷺ

☆☆☆☆☆☆☆

باب ششم

اسلام کا قانون طلاق اور عفت و عصمت کی حفاظت

محترم اسلامی بھائیو! اسلام نے اپنے قوانین میں میاں بیوی کے درمیان محبت، یگارگت اور جذبہ ایشارکی بے انتہا عائیت مخواڑکی ہے تاکہ نکاح کے جو مقاصد ہیں وہ روئے زمین پر حاضر ہوں اور انسانیت اطمینان و سکون کا سانس لیتی رہے، کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے میاں بیوی کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہو سکے اور اس طرح عصمت و عفت اور اخلاق کی مشی پلید ہو۔

یہی وجہ ہے کہ میاں بیوی میں سے ہر ایک کے حقوق دوسرے پر اس طرح جتا گئے ہیں کہ اگر دونوں اپنے فرائض ادا کرتے رہیں تو پھر بخش اور کشیدگی کی کبھی نوبت نہ آئے گی۔

اسلام نے قوم کو بھی ان تمام حرکتوں سے بچتی کے ساتھ رودکا ہے جو میاں بیوی کے تعلقات کو خراب کرتی ہیں، قرآن پاک میں جادو کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کی سب سے بڑی برائی یہ بتائی گئی ہے کہ اس سے میاں بیوی میں تفریق پیدا کرتے ہیں۔
☆.....اللَّهُ أَعْلَمُ كَا ارشاد ہے:

”تو ان سے سکھتے وہ جس سے جدائی ڈالیں مرد اور اس کی عورت میں۔“

(ابقرۃ: ۱۰۲)

میاں بیوی میں بچھوت ڈالنا براگناہ ہے اور شیطان اس کام سے بہت خوش ہوتا ہے۔

☆.....سید الکوئینیں محمد رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ ابلیس اور اس کی ذریت کی شیطانیت کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

”ابلیس اپنا تخت شاہی بچھا کر جلوہ افروز ہو جاتا ہے اور اپنی شیطانی فوج کو انسانوں میں بھیجتا ہے تاکہ ان میں فتنے برپا کرے۔ چنانچہ شیطانی فوج اپنی خدمات کی انجام دہی پر روانہ ہو جاتی ہے اور ابلیس اس فوج میں اس کو زیادہ نوازتا ہے جس نے سب سے بڑھ کر فتنہ برپا کیا ہو، شیطانی فوج جب اپنی فتنے

گری سے واپس آتی ہے تو ان میں سے ہر ایک اپنے سردار کے رو بروکار گزاری پیش کرتا ہے کہ میں نے یوں کیا، میں نے یوں کر دالا اور میں نے یہ عظیم الشان کام انجام دیا۔ اسی سلسلہ میں ایک شیطان آگے بڑھتا ہے اور اپنے سردار کے رو بروآ کر کھڑا ہو جاتا ہے اور اپنی رپورٹ پیش کرتا ہے: ”میں نے اپنی ڈیوٹی بڑی تندی سے ادا کی اور اس وقت تک اطمینان کی سانس نہ لی جب تک میں نے میاں بیوی میں پھوٹ ڈالنے میں کامیابی حاصل نہ کر لی۔“

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

”ابنیں یہ رپورٹ سن کر خوشی سے اچھل پڑتا ہے اور اس شیطان کو اٹھ کر اپنے سینہ سے چھٹا لیتا ہے اور تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے تو نے خوب کیا اور سب سے بازی لے گیا۔“

☆..... حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”میاں بیوی کی تفریق اور پھوٹ سے شیطان کی مسرت کی وجہ یہ ہے کہ وہ زنا کی کثرت کو پسند کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ حرامی بچ پھیلیں اور زمین پر فتنہ و فساد کی گرم بازاری ہو۔“ (حاشیہ مکلوہ عن المرقاۃ)

محترم اسلامی بھائیو! کسی ذی عقل انسان پر یہ بات راز نہیں ہے کہ میاں بیوی کی باہمی کشیدگی اور علیحدگی سے کیا برا بیاں پیدا ہوتی ہیں اس لیے اس شخص کی جتنی بھی نہمت کی جائے کم ہے جو بالمقصد میاں بیوی کے تعلقات خراب کرنے کی فکر میں منہک رہتا ہے اور بیوی کو شوہر سے اور شوہر کو بیوی سے بد نظر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ انسان نہیں انسانیت کا دشمن ہے۔

☆..... اسی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جس نے بیوی کو خاوند کے خلاف بھڑکایا وہ ہم میں سے نہیں۔“

میاں بیوی کے تعلقات کو بگاڑنا جس سے بنا بنا یا گھر بر بار ہو، عصمت و عفت کو خطرہ لاحق ہو اور اخلاق و اعمال کے گندہ ہونے کا اندیشہ ہو کسی صورت میں بھی اسلام

کو قابل قبول نہیں۔

ہم رشتہ ازدواج کے قیام کی بحث میں اس طرف اشارہ کر آئے ہیں کہ شادی کرنے سے پہلے عورت و مردوں کو ایک دوسرے کے حالات معلوم کر لیں ممکن حد تک دیکھ بھال کر لی جائے اور طرفین کو جب ہر طرح تسلی حاصل ہو جائے تو یہ رشتہ وجود میں لاایا جائے تاکہ یہ رشتہ زیادہ سے زیادہ مضبوط ثابت ہو اور زن و شوہر میں اخوت و محبت قائم رہ سکے۔ لیکن کوئی شبہ نہیں کہ کبھی بائیں ہمہ کوئی ایسی بات پیش آ جاتی ہے کہ جو نکاح کے مقاصد ہیں وہ پورے ہوتے نظر نہیں آتے ان مشکلات میں اسلام نے کچھ ایسے معقول قوانین نافذ کیے ہیں جن پر عمل کرنے سے عفت و عصمت پر خطرات کے جو بادل منڈلانے لگتے ہیں وہ مل جاتے ہیں اور عورت و مرد اطمینان کی زندگی گزارنے کا راستہ پایتے ہیں۔

طلاق کا بیان . NARISLAM.COM

طلاق کا مسئلہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے کہ اگر عورت و مرد کا تعلق ازدواج ناکام ہو جائے۔ یعنی بیوی کے ساتھ کی بات پر اختلاف پیدا ہو کر کشیدگی بڑھ جائے اور میاں بیوی میں صلح و آشتی اور اتحاد و اتفاق کی زندگی محال ہو جائے تو ایسے موقع پر حدود اللہ ﷺ کے اندر ہتے ہوئے مرد اپنی خواہش سے عورت کو علیحدہ کر سکتا ہے، رشتہ نکاح کے قیام کا منشاء تو بلاشبہ یہی ہے کہ عورت اور مرد اس رشتہ میں مسلک ہو کر عفت کی زندگی گزاریں اور تاہیات اس بندھن کو کھلنے نہ دیں مگر کبھی زندگی میں ایسا موز بھی آ جاتا ہے کہ وہاں اس رشتہ کا ختم کرنا ہی سودمند ہوتا ہے۔ لیکن شوہر کے لئے اس وقت بھی عجلت پسندی اچھی نہیں کبھی گئی ہے۔ بلکہ اس معاملہ میں کچھ درجے رکھے گئے۔

☆..... اللہ ﷺ ارشاد فرماتا ہے:

”اور جن عورتوں کی نافرمانی کا نہیں اندیشہ ہو، تو انہیں سمجھا و اور ان سے الگ سو و اور انہیں مارو پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آ جائیں تو ان پر زیادتی کی کوئی راہ نہ

چاہو۔“ (اتسام: ۳۳)

قرآن پاک میں "جسمانی اذیت" تک کی اجازت خاص حالات میں دی گئی ہے۔ مگر اس کی اجازت سے غلط فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ قرآن میں جو کچھ فرمایا گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ عملی طور پر اس اجازت سے مجبوریوں کے خاص حالات ہی میں فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

☆..... پہلا درجہ یہ ہے کہ مرد عورت کو زبان سے سمجھائے اور منا لینے کی کوشش کرے۔

☆..... دوسرا درجہ یعنی زبانی فہماش بے اثر ہو کر رہ جائے،

☆..... تیسرا درجہ تب حکم دیا گیا ہے کہ اپنی خوابگاہ میں عورت کے ساتھ سونا چھوڑ دے اور یہ حدگی کی یہ شکل بھی جب ناکام ہو جائے۔

☆..... تب مرد چاہے تو اس اجازت سے فائدہ اٹھاسکتا ہے لیکن اس ضرب یا مار کی نوعیت کیا ہو۔

☆..... رسول اللہ ﷺ نے اس کی حد بندی کرتے ہوئے فرمایا ہے:

"اُن عورتوں کو مار دا اس طرح کہ جلد نہ کھائے۔" (مسلم شریف)

ضرب کے بعد بھی معاملہ درست نہ ہو تو ایسی صورت میں دونوں جانب سے پنج مقرر کرایا جائے۔

☆..... قرآن پاک میں اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"اور اگر تم کو میاں بیوی کے جھگڑے کا خوف ہو تو ایک پنج مردوں کی طرف سے بھیجو اور ایک پنج عورت والوں کی طرف سے۔" (النساء: ۲۵)

مگر ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھا جائے کہ جو بھی پنج مقرر کئے جائیں وہ مخلص ہوں، کیونکہ ان کا اخلاص ہی ان گھنیموں کو سمجھاسکتا ہے، ورنہ پھر فائدہ کی بجائے شدید نقصان کا احتمال ہے۔ قرآن پاک سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

☆..... اللہ ﷺ فرماتا ہے:

"یہ دونوں اگر صلح کرنا چاہئیں گے تو اللہ ان میں میل کر دے گا بے شک اللہ جاننے والاخبردار ہے۔" (النساء: ۲۵-۳)

بہر حال بخش دیانت داری اور اخلاص کے ساتھ دونوں میاں بیوی کے اختلاف کو خوش اسلوبی سے حل کرنے کی انتہک جدوجہد کریں اور دونوں کو ایک مرکز پر لا کر باہم جوڑ دیں۔ محترم اسلامی بھائیو! میاں بیوی کا بھی اخلاقی فریضہ ہے کہ بخش سے تعاون کریں اور وہ جو صورت صلح اور میل ملاپ کی پیدا کر رہے ہیں ان پر عمل پیرا ہونے کی پوری کوشش کریں۔ مگر یہ بالکل آخری صورت ہے۔

جاہلیت کا قانون طلاق

اسلام سے پہلے جاہلیت میں طلاق کا یہ دستور تھا کہ مرد عورتوں کو متعدد طلاقیں دیتے اور جو عریت اور اس طرح برسوں عورتوں کو ستاتے رہتے تھے۔

☆..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ”ایک شخص اپنی بیوی کو بخشنی چاہتا طلاقیں دیتا اور عدت کے اندر رجوع کر لیتا، جس کا نتیجہ یہ تھا کہ عورت اس مرد کی زوجیت سے نہیں نکل سکتی تھی ایک مرد سو سے اوپر تک طلاق دیا کرتا تھا۔“ (ترمذی کتاب الطلاق)

اس افراط و تفریط کا اخلاق اور عرفت و عصمت پر جواہر پڑا اس کی تفصیل تو بہت لمبی ہے۔ مختصر یہ کہ لاکھوں عورتوں کی عصمت غارت ہوئی، لاکھوں مردوں کے اخلاق و اعمال بر باد ہوئے، ان گنت گھر اجڑے، نہ معلوم کتنے ملکوں اور آبادیوں کے اخلاقی اقدار پست ہوئے اور قانون طلاق کی ناہمواری کی وجہ سے بیشمار آفاتیں اور مصائبیں پیش آئیں۔

اسلام کا قانون طلاق

اسلام نے طلاق کا جو ضابط دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اس کی تفصیل سے پہلے یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ طلاق کی اجازت اور گنجائش دوسرے مذاہب و ادیان میں بھی ہے۔ یہود کے یہاں طلاق میں بہت ڈھیل ہے، شوہر کی خواہش ہی طلاق کے لیے کافی سمجھی گئی ہے۔ یعنی شوہر اگر چاہے کہ موجودہ بیوی کو علیحدہ کر دے اور اس سے خوبصورت بیوی کر لائے تو اس کو طلاق کی اجازت حاصل ہوگی۔ اسی طرح عورت کے معمولی معمولی

عیوب بھی وجہ طلاق بن سکتے ہیں۔ مثلاً

☆ عورت کی دونوں آنکھیں برابر نہ ہوں، چھوٹی بڑی ہوں۔

☆ عورت کی بغل سے بوآتی ہو۔

☆ عورت لئگری یا کبڑی ہو

☆ عورت بانجھ ہو۔

جس طرح یہ خلائقی عیوب طلاق کی وجہ کے لیے کافی سمجھے گئے ہیں اسی طرح کچھ

اخلاقی عیوب بھی جیسے:

☆ عورت سخت مزاج ہو۔

☆ عورت زیادہ بولتی ہو۔

☆ عورت کندہ ذہن ہو۔

☆ عورت لاپچی ہو۔

☆ عورت کے کھانے میں نفاست پسند نہ ہو۔

☆ عورت کی خوراک زیادہ ہو اور اسی طرح کے دوسرے عیوب۔

محترم اسلامی بھائیو! مرد کو طلاق کے لیے اتنے وسیع اختیارات، مگر عورت کے ساتھ یہ ظلم ہے کہ وہ مرد کے ہزاروں عیوب کے بعد بھی مرد سے علیحدگی کا مطالبہ نہیں کر سکتی۔

اس اندر ہری رات میں اسلام کا ماہتابِ عالم تاب چمکا اور اس کے جلوں میں طلاق کا اسلامی قانون روئے زمین پر نازل ہوا اور اس نے افراط و تفریط کو چھوڑ کر اعتدال کا راستہ پیش کیا اور مظلوم انسانوں کے لیے ابر کرم بن کر برسا، یعنی اس مسئلے میں بھی مردا اور عورت کو ان کا پورا پورا حق دیا گیا، کسی کو اس کے جائز حق سے محروم نہیں کیا گیا۔

اسلام نے طلاق کے باب میں عجلت سے سختی کے ساتھ روکا ہے کہ اس فعل سے دو شخص اور دو خاندانوں کا تعلق ہے، انکی عزت و آبر و اور عفت و اخلاق کا معاملہ ہے، شریعت میں گو طلاق جائز ہے مگر اس کو حلال چیزوں میں سب سے زیادہ مبغوض بتایا گیا ہے۔

طلاق قرآن کی روشنی میں

☆..... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”طلاق (جس کے بعد رجعت ہو سکے) دوبار تک ہے۔ پھر بھائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نسکی کے ساتھ چھوڑ دینا۔“ (البقرة: آیت ۲۲۹ ترجیح کنز الایمان)

طلاق احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں

☆..... حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے:

”اے معاذ! کوئی چیز اللہ تعالیٰ نے غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ روئے زمین پر پیدا نہیں کی اور کوئی شے روئے زمین پر طلاق سے زیادہ ناپسندیدہ پیدا نہ کی۔“ (دارقطنی)

☆..... ایک مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تمام حلال چیزوں میں خدا کے نزدیک زیادہ ناپسندیدہ طلاق ہے۔“

☆..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”ابليس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے اور اپنے لشکر کو بھیجتا ہے اور سب سے زیادہ مرتبہ والا اس کے نزدیک وہ ہے جس کا فتنہ بڑا ہوتا ہے۔ ان میں ایک آکر کہتا ہے میں نے یہ کیا، یہ کیا۔ ابليس کہتا ہے کہ تو نے کچھ نہیں کیا۔ دوسرا آتا ہے اور کہتا ہے میں نے مرد اور عورت میں جداگانی ڈال دی۔ اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے، ہاں تو ہے۔“ (امام احمد)

طلاق کی تعریف

نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے اس پابندی کے اٹھادیتے کو طلاق کہتے ہیں اور اس کے لئے کئی الفاظ مقرر ہیں۔ اس کی دو صورتیں ہیں

☆..... ایک یہ کہ ایس وقت نکاح سے باہر ہو جائے اسے ”بائیں“ کہتے ہیں۔

☆..... دوم یہ کہ عدت گزرنے پر باہر ہو گی اسے ”رجعنی“ کہتے ہیں۔

طلاق کی شرائط

طلاق کے لئے شرط یہ ہے کہ شوہر عاقل و بالغ ہو۔ نابالغ یا مجنون نہ خود طلاق دے سکتا ہے اس کی طرف سے اس کا ولی مگر نشوالے نے طلاق دی تو واقع ہو جائے گی کہ یہ عاقل کے حکم میں ہے اور نہ خواہ شراب پینے سے ہو یا بھنگ وغیرہ کسی اور چیز سے افیون کی پینگ میں طلاق دے دی جب بھی واقع ہو جائے گی۔ طلاق میں عورت کی جانب سے کوئی شرط نہیں نابالغ ہو یا مجنون نہ ہر حال طلاق واقع ہو جائے گی۔ (درختار، عالمگیری)

طلاق کا طریقہ اور اقسام

طلاق بائن یعنی شوہر کو بیوی سے جدا کر دینے والی طلاق جس سے نکاح زائل ہو جائے۔

طلاق رجعی یعنی قابل رجوع، اسکی طلاق جس کو واپس لیا جاسکتا ہو۔ اگرچہ شریعت نے میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کا حلal طریقہ طلاق کو قرار دیا ہے لیکن اسے بہر حال مکروہ بتایا ہے اور بلا وجہ اس پر عمل کرنا سخت ناپسندیدہ ہے۔ پھر بھی ایسے اصحاب پیش آسکتے ہیں جو کبھی طلاق کو واجب، کبھی مستحب، کبھی حرام اور کبھی مکروہ قرار دیتے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

طلاق واجب

طلاق اس وقت واجب ہو جاتی ہے جب شوہر اپنی بیوی کے جائز مطالبات جنسی اور معاشرتی ادا کرنے سے عاجز ہو یا بیوی بدکار ہو۔

طلاق حرام

طلاق حرام ہے اس وقت جس کا نتیجہ یہ ہو کہ وہ کسی گناہ میں ملوث ہو جائیں یا کسی کی حق تلفی کا سبب بن جائیں۔

طلاق مکروہ

طلاق مکروہ ہے اگر وہ بغیر کسی وجہ کے دی جائے۔

طلاق مستحب

طلاق مستحب ہے اگر بیوی نماز روزے اور فرائض کو ادا نہیں کرتی ہو بد اخلاق ہو، پہنچ عزت کرتی ہے۔

اسن طریقہ یہ ہے کہ صرف ایک طلاق دی جائے جو جمعی ہوتی ہے اور پھر چھوڑ دیا جائے یعنی دوران عدت دوسری طلاق نہ دی جائے عدت گزرنے کے بعد بیوی خود نکاح سے باہر ہو جائے گی۔

یعنی اگر چاندرات کو اس شخص نے ایک طلاق رجتی دی تو اگلے ماہ کی چاند رات تک انتظار کرے اور اس کے بعد طلاق دے پھر تیرے میں کی چاندرات تک انتظار کرے گا اور تباہ تیرے طلاق دے گا، اگر میں نے کے دوران طلاق دی ہے تو دوسری طلاق تین دن گزرنے کے بعد اکتسویں دن دے گا اور تین طلاق مزید تیس دن گزرنے کے بعد دے گا۔

طلاق صریح

صریح الفاظ میں طلاق دینا کہ ان الفاظ سے کچھ اور مراد نہ لی جائے مثلاً بیوی سے کہا کہ:

.....☆ میں تجوہ کو طلاق دیتا ہوں

.....☆ یا تجوہ کو طلاق ہے

.....☆ یا میں نے تجوہ کو طلاق دی

.....☆ یا تو مطلقاً ہے

.....☆ یا میں نے تجوہ کو چھوڑ دیا۔

یہ سب الفاظ صریح شمار ہوں گے۔ ان الفاظ کے کہتے ہی طلاق پڑ جائے گی خواہ سنجیدگی سے کہے یا مذاق سے، دل میں نیت کرے یا نہ کرے ہر صورت سے طلاق نافذ ہو جائے گی۔

پھر طلاق صریح رجعی بھی ہو سکتی ہے یعنی قابل رجوع اور باس بھی ہو سکتی ہے یعنی ناقابل رجوع۔

طلاق رجعی کی صورت

جب کسی عورت کو صریح الفاظ میں ایک یادو طلاق دی اور پھر عدت کے اندر طلاق دینے والے کو اپنے اس فعل پر پشیمانی ہوئی اور توٹا ہوا رشتہ جوڑنے کی خواہش ہوئی تو وہ طلاق سے رجوع کر سکتا ہے یعنی دوبارہ نکاح کے بغیر اسے اپنی زوجیت میں رکھ سکتا ہے خواہ بیوی راضی ہو یا نہ ہو۔

طلاق رجعی کب باس ہو جاتی ہے

اگر پہلی بار صریح الفاظ میں ایک یادو طلاق دینے کے بعد عدت بھرا سے رجعت نہیں کی تو اب عدت (یعنی تین حض کی مدت) گزرنے کے بعد ایک طلاق باس پڑ جائے گی اور اگر دو کی صراحة کی تھی تو دو طلاق باس بھی میں گی جس کے بعد ازاں دو اجی تعلق بغیر دوبارہ نکاح کے ممکن نہیں ہے اور یہ نکاح بھی جب ہو سکے گا کہ دونوں رضا مند ہوں۔ شوہر حض اپنی مرضی سے نکاح کرنا چاہے گا تو نہیں ہو گا۔

طلاق کس صورت میں مغلظہ ہو جاتی ہے؟

جب طلاق دینے والے نے صراحة تین طلاقیں دیں ہو تو پھر وہ نہ تورجعت کر سکتا ہے اور نہ اس عورت سے نیا نکاح کر سکتا ہے تاوقتیکہ وہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کر کے اس سے طلاق نہ حاصل کر لے اس کو اصطلاح شرع میں حلالہ کہتے ہیں۔

طلاق کی تعداد

شریعت نے طلاق کی تعداد میں مقرر فرمائی ہے لہذا طلاق کا الفاظ کہا جائے تو اس میں وہ تعداد داخل ہوگی ایک دو یا تین جس کی نیت کی گئی ہے صریح طلاق میں اگر تعداد کا ذکر نہیں کیا تو اس سے ایک طلاق رجیع پڑ جاتی ہے۔ تعداد کی صراحت اگر طلاق دیتے وقت کردی تو وہی تعداد طلاق کی مان لی جائے گی۔ اگر اس کے بعد بھی عورت سے تعلق رکھے گا تو زندگی بھر حرام کاری کا مجرم رہے گا اور جوا ولاد ہوگی وہ ناجائز ہوگی۔

طلاق رجیع کے بارے میں ہدایات

واضح رہے کہ طلاق رجیع سے رشتہ نکاح نہیں ٹوٹتا لیکن کشیدگی یا بد مزگی پیدا ہو جانے سے کمزور ہو جاتا ہے۔ ایک صالح یوں کو ایسی حالت میں کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جس سے کشیدگی بڑھے بلکہ ایسا طرز عمل اختیار کرنا چاہیے جس سے دلوں میں خوشگواری پیدا ہو اور رشتہ پھر مضبوط جڑ جائے۔

☆.....فقط ہانے لکھا ہے کہ.....☆

”اس کے لئے منتخب ہے کہ اس زمانے میں زیادہ بناو سکھار کر کے رہے، طلاق رجیع میں عورت کو شوہر کے گھر ہی میں رہنے کا حکم ہے۔ یہ حکم عدت تک کے لئے ہے، اس مدت میں عورت کا رویہ ایسا ہونا چاہیے کہ شوہر دوبارہ اس کی طرف مائل ہو جائے، عدت گزرنے کے بعد اس کو شوہر سے پردہ کرنا چاہیے اور اس کے گھر سے چلے جانا چاہیے۔“

اس حالت میں مرد کو بھی بار بار اپنے فیضے پر غور کرنا چاہیے اور تعلق میں کمزوری پیدا کرنے والے اساب کو دور کر کے اسے پھر سے استوار کرنے کی خواہش کرنی چاہیے اصل خیر پر عمل کرنے کی کوشش کر لینے کے بعد بھی اگر رشتہ جڑا نظر نہ آئے تو پھر یوں کے ساتھ غیر عورت جیسا برتاو کرنا یعنی پردہ کر لینا چاہیے اور عدت کے بعد گھر سے رخت کر دینا چاہیے مگر یہ خصتی ایسی ہو جس کو سراج حمیلا قرآن میں کہا گیا ہے۔

عدت گز رجانے کے بعد طلاق رجی طلاق بائی ہو گئی۔ اب اگر مرد و عورت دونوں چاہتے ہیں کہ رشتہ نکاح قائم ہو جائے تو پھر جس طرح شروع میں نکاح ہوا تھا اسی طرح دوبارہ دو گواہوں کے سامنے نکاح کر کے رشتہ نکاح قائم کر سکتے ہیں۔

طلاق بائی کے بارے میں ہدایات

طلاق بائی یا مخالفہ پانے والی عورت کو شوہر سے پردہ کرنا اور اس کو غیر مرد تصور کرنا چاہیے البتہ عدت بھرا کی کے گھر میں رہے گی اور نفقہ شوہر کے ذمے ہو گا۔ عدت میں بناؤ سُنگھار کر کے نہیں رہے گی کیونکہ وہ انتہائی ناخوشگوار حالات سے دوچار ہو گی۔

طلاق فقہاًءے کرام کی نظر میں

..... فقہاً کرام نے لکھا ہے کہ:

طلاق دراصل ممنوع ہے ہال کوئی عارض یا ایسی ضرورت پیش آجائے کہ بغیر طلاق کے کوئی گنجائش ہی نہ ہو تو ایسے وقت میں البتہ جائز ہے جیسے میاں یوں میں ایسی عداوت یا بغرض وکیلہ پیدا ہو جائے کہ تباہ غیر ممکن ہو اور حدود اللہ ﷺ کی ٹوٹنے کا خطرہ لاحق ہو جائے۔ اگر مرد میں وظیفہ زوجیت پورا کرنے کی صلاحیت سرے سے باقی نہ رہے جیسے عین (نامرد) ہو، خصی ہو، مجبوب (عضو بریدہ یعنی کٹا ہوا) ہو، شکاڑ (مرد کی ایسی کمزوری کا نام ہے کہ جس کی وجہ سے ڈپی کے وقت عضو خاص کا انتشار باقی نہ رہے) کی شکایت ہو تو ان مجبوریوں کے وقت البتہ طلاق واجب ہو جاتی ہے۔

طلاق کی باغ ڈور مرد کے ہاتھ میں ہے

طلاق کی باغ ڈور مردوں کو پر دکی گئی اور یہ ایک حقیقت ہے کہ مرد نسبتاً دور اندیش، معاملہ فہم، برد باد اور عقل میں عورت سے بڑھا ہوا ہوتا ہے۔

مرد شادی کے سلسلہ میں کافی اخراجات برداشت کرتا ہے اور اسے مہر کی کافی رقم

ادا کرنی پڑتی ہے، پھر عدت کے زمانے کا نفقہ بھی مرد ہی کے ذمہ ہے اور دوسری شادی کی اسے ضرورت ہوئی تو پھر اس کو اخراجات برداشت کرنے ہوں گے، لہذا ان ذمہ داریوں کے ہوتے ہوئے مرد کے لیے طلاق کا استعمال آسان نہیں ہے۔ طلاق کے سلسلہ میں ان دوسرے قوانین کو سامنے رکھ کر غور کیا جائے تو یہ بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ اس طرح طلاق کے امکانات برائے نام رہ جاتے ہیں۔

طلاق کے چند اہم ضروری مسائل

☆ گونگے نے اشارے سے طلاق دی تو طلاق ہو گی جبکہ لکھناہ جانتا ہوا اور اگر لکھنا جانتا ہو تو اشارے سے نہ ہو گی بلکہ لکھنے سے ہو گی۔

☆ کوئی اور فقط کہنا چاہتا ہے زبان سے فقط طلاق نکل گیا یا فقط طلاق بولا مگر اس کے معنی نہیں جانتا ہو ایسا غفلت میں کہاں سب صورتوں میں طلاق واقع ہو گئی۔

☆ دوسرے سے طلاق لکھوا کر بھیجی تو طلاق ہو جائے گی لکھنے والے سے کہا میری عورت کو طلاق لکھ دے تو یہ اقرار طلاق ہے۔ یعنی طلاق ہو جائے گی اگرچہ وہ نہ لکھے۔

☆ عورت کو بذریعہ تحریر طلاق سنت دینا چاہتا ہے تو اگر ایک طلاق دینی ہو تو یوں لکھے کہ:

”جب میری یہ تحریر بھے پہنچے اس کے بعد حیض سے پاک ہونے پر بھے طلاق ہے“
اور اگر تین دینی ہوں تو یوں لکھے:

”میری تحریر بھئے کے بعد جب تو حیض سے پاک ہو بھے سنت کے موافق تین طلاقیں“

تو یہ بھی اسی ترتیب سے واقع ہوں گی یعنی ہر حیض سے پاک ہونے پر ایک ایک طلاق پڑے گی اور اگر عورت کو حیض نہ آیا تو لکھ دے:

”جب چاند ہو جائے بھے طلاق پھر دوسرے مہینے میں طلاق پھر تیرے مہینے

میں طلاق یا وہی لکھ دے کہ سنت کے موافق تین طلاقوں۔” (عامگیری)

☆ خط میں طلاق لکھی اور اس کے بعد محصلہ ان شاء اللہ عجلہ لکھا تو طلاق نہ ہوئی اور اگر فصل کے ساتھ لکھا تو طلاق ہو گئی۔ (عامگیری)

☆ کسی نے پوچھا تو نے اپنی عورت کو طلاق دے دی اس نے کہا ہاں یا کیوں نہیں تو طلاق ہو گئی اگرچہ طلاق دینے کی نیت سے نہ کہا ہو۔ مگر جبکہ ایسی سخت آواز اور ایسے لمحے سے کہا کہ جس سے انکار سمجھا جاتا ہو تو نہیں۔ (درستار)

☆ کسی نے کہا تیری عورت کو طلاق نہیں کہا کیوں نہیں یا کہا کیوں تو طلاق ہو گئی اور اگر کہا نہیں یا ہاں تو نہیں ہوئی۔ (فتاویٰ رضویہ)

☆ انگلیوں سے اشارہ کر کے کہا تجھے اتنی طلاقوں تو ایک دو تین جتنی انگلیوں سے اشارہ کیا اتنی طلاقوں ہوئیں۔ یعنی جتنی انگلیاں اشارے کے وقت کھلی ہوں ان کا اعتبار ہے بند کا اعتبار نہیں اور صفت وہ کہتا ہے کہ میری سراہ بند انگلیاں یا ہاتھی تو یہ قول دیانتا معتبر ہو گا قضاۓ معتبر نہیں اور اگر تین انگلیوں سے اشارہ کر کے کہا تجھے اس کی مثل طلاق تو نیت تین کی ہو تو تین ورنہ ایک پائیں اور اگر اشارہ کر کے کہا تجھے اتنی اور نیت طلاق ہے اور لفظ طلاق نہ بولا جب بھی طلاق ہو جائے گی۔ (درستار، رد الاجتر)

☆ غیر مدخلہ (جس سے ہم بستری نہ کی ہو) کو کہا تجھے تین طلاقوں تو تین ہوں گی اور اگر کہا تجھے طلاق، تجھے طلاق یا کہا تجھے طلاق، طلاق، طلاق یا کہا تجھے طلاق ہے ایک اور ایک تو ان صورتوں میں ایک پائیں واقع ہو گی باقی لغو بیکار ہیں۔ یعنی چند لفظوں سے واقع کرنے میں صرف پہلے لفظ سے واقع ہو گی اور باقی کے لئے محل نہ رہے گی اور موطوہ میں بہر حال تین واقع ہو گی۔ (درستار)

☆ اگر کہا ڈیڑھ طلاق تو دو ہوں گی اور اگر کہا آدمی اور ایک تو ایک۔ یونہی اڑھائی کہا تو تین اور دو اور آدمی کہا تو دو۔ (درستار)

.....☆ عورت نے کہا مجھے طلاق دے دے مجھے طلاق دے دے
اس نے کہا دے دی تو ایک ہوئی اور تم کی نیت کی تو تم۔ (درختار)

.....☆ کسی نے کہا تو اپنی عورت کو طلاق دے دے اس نے کہا ہاں ہاں طلاق واقع نہ
ہوئی اگر چہ بہ نیت طلاق کہا کہ یہ ایک وعدہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

طلاق سپرد کرنے کے مسائل

.....☆ عورت کے اولیاء نے طلاق لینی چاہی۔ شوہر عورت کے باپ سے یہ کہہ
کر چلا گیا کہ تم جو چاہو کرو اور والد زوجہ نے طلاق دے دی تو اگر شوہر نے
تفویض کے ارادے نہ کہا ہو تو طلاق نہ ہوگئی۔ (عامگیری)

.....☆ شوہر سے کسی نے کہا فلاں شخص نے تیری عورت کو طلاق دے دی، اس نے
جواب میں کہا اچھا کیا۔ تو طلاق ہو گئی اور اگر کہا برائیا تو طلاق نہ ہوئی۔

.....☆ کسی اور سے کہا، تو میری عورت کو رجتی طلاق دے۔ اس نے باسن دی جب بھی
رجتی ہو گئی اور اگر وکیل نے طلاق کا لفظ نہ کہا بلکہ میں نے اسے کر دیا یا جدا کر دیا
تو کچھ نہیں۔ (رواحتار)

.....☆ عورت سے کہا اپنے کو تو طلاق دے دے جیسے تو چاہے تو عورت کو اختیار ہے
باسن دے یا رجتی، ایک دے یاد دیا تین مگر مجلس بدلنے کے بعد اختیار نہ رہے گا۔
(عامگیری)

.....☆ شوہرنے کسی شخص سے کہا میں نے تھے اپنے تمام کاموں میں وکیل بنایا، وکیل
نے اس کی عورت کو طلاق دے دی۔ واقع نہ ہوئی اور اگر کہا تمام امور میں وکیل
کیا جن میں وکیل بنانا جائز ہے تو تمام باتوں میں وکیل بن گیا یعنی اس کی عورت
کو طلاق بھی دے سکتا ہے۔ (بہار شریعت جلد اول باب الطلاق)

طلاق مریض کے سائل

☆..... مریض نے عورت کو تین طلاق دی تھیں اس کے بعد عورت مرد ہو گئی پھر مسلمان ہوئی اب شوہر مرا اتو وارث نہ ہوگی اگرچہ ابھی عدت پوری نہ ہوئی ہو۔ (عائییری)

☆..... مریض نے طلاق دی تھی اور خود عورت نے اسے عدت کے اندر قتل کر دا اتو وارث نہ ہوگی کہ قاتل مقتول کا وارث نہیں ہوتا۔ (عائییری)

رجعت کا بیان

☆..... اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”جب عورتوں کو طلاق دے اور ان کی عدت پوری ہونے کے قریب پہنچ جائے تو ان کو خوبی کے ساتھ روک سکتے ہو۔“ (ابقیرۃ ۲۳۱)

☆..... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی زوجہ کو طلاق دی تھی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی خبر پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے ارشاد فرمایا کہ: ”ان کو حکم کرو کہ رجعت کر لیں۔“

رجعت کے معنی

رجعت کے یہ معنی ہیں کہ جس عورت کو رجحی طلاق دی ہو عدت کے اندر اسے اسی پہلے نکاح پر باقی رکھنا۔

رجعت کا مسنون طریقہ

رجعت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ: کسی لفظ سے رجعت کرے اور رجعت پر دو عادل شخصوں کو گواہ کرے، عورت کو بھی اس کی خبر کر دے کہ عدت کے بعد کسی اور سے نکاح نہ کر لے، اگر کر لیا تو تفریق کر دی جائے گی، اگرچہ دخول کر چکا ہو کہ یہ نکاح نہ ہوا اور اگر قول سے رجعت کی مگر گواہ نہ کئے یا گواہ بھی کئے مگر عورت کو خبر نہ کی تو مکروہ خلاف سنت ہے مگر رجعت ہو گئی مگر مکروہ ہے۔ اسے چاہئے کہ پھر گواہوں کے سامنے رجعت کے الفاظ کہے۔

رجعت کے الفاظ

رجعت کے الفاظ یہ ہیں کہ: میں نے تجھ سے رجعت کی یا اپنی زوجہ سے رجعت کی یا تجھ کو واپس کیا یا روک لیا، یہ سب صریح الفاظ ہیں کہ ان میں بلانیت بھی رجعت ہو جائے گی۔ یا کہا تو میرے نزدیک ویسی ہی ہے جیسے تھی یا میری عورت ہے۔ تو اگر بہ نیت رجعت یہ الفاظ کہے تو ہو گئی ورنہ نہیں اور نکاح کے الفاظ سے بھی رجعت ہو جاتی ہے۔
(عائیسری)

رجعت کے چند اہم مسائل

☆ رجعت اسی عورت سے ہو سکتی ہے جس سے وٹی کی ہوا اگر خلوت صحیح ہوئی مگر جماع نہ ہوا تو نہیں ہو سکتی اگرچہ اسے شہوت کے ساتھ چھوایا شہوت کے ساتھ فرج داخل کی طرف نظر کی ہو۔
(درستار، رد المحتار)

☆ شوہر دعویٰ کرتا ہے کہ یہ عورت میری مدخلہ ہے تو اگر خلوت ہو پہلی ہے رجعت کر سکتا ہے ورنہ نہیں۔
(عائیسری)

☆ شوہر نے رجعت کر لی مگر عورت کو خبر نہ کی اس نے عدت پوری کر کے کسی سے نکاح کر لیا اور رجعت ثابت ہو جائے تو تفریق کر دی جائے گی اگرچہ دوسرا شوہر دخول بھی کر چکا ہو۔
(درستار)

☆ جس عورت کو تین سے کم طلاق بائیں دی ہے اس سے عدت میں بھی نکاح کر سکتا ہے اور بعد عدت بھی اور تین طلاقیں دی ہوں یا الودعی کو رو تو بغیر حلالہ نکاح نہیں کر سکتا۔

حلالہ کا بیان

☆ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

”پھر اگر تیری طلاق اسے دی، تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے، پھر وہ دوسرًا اگر اسے طلاق دے دے، تو ان

دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ پھر آپس میں مل جائیں اگر صحیح ہوں کہ اللہ کی حدیں نبھائیں گے۔ (آیت ۲۳۰ سورہ بقرہ ترجمہ نظر الایمان)

☆..... سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

”ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاقیں دے دیں اس عورت نے دوسرے شوہر سے نکاح کر لیا لیکن اس نے بھی اسے طلاق دے دی (یعنی بغیر دخول کے) اپس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کیا اب وہ پہلے شوہر کے لئے حلال ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”نہیں، جب تک دوسرا شوہر اس کا اسی طرح شہد نہ چکھ لے، جیسے پہلے شوہرنے چکھا تھا۔“

محترم اسلامی بھائیو! جب کوئی شخص اپنی زوجہ کو تین طلاقیں دے دے تو یہ عورت اس پر حرام ہو جاتی ہے۔ شرعی اعتبار سے اس طریقہ کو ”حلالہ“ کہتے ہیں۔ اس کا ترتیب وار طریقہ کاری ہے:

☆..... طلاق یا وقتہ عورت اس شوہر کی طلاق کی عدت گزارے۔

☆..... پھر کسی دوسرے شوہر سے نکاح کرے۔

☆..... دوسرا شوہر اس سے ہم بستری کرے۔

☆..... پھر یہ شخص بھی اسے طلاق دے یا بالفرض دخول کے بعد اس کا انتقال ہو جائے۔

☆..... پھر یہ عورت اس دوسرے شوہر کی طلاق یا موت کی عدت بھی گزارے ان تمام امور کی تحریک کے بعد اب پہلے شوہر سے نکاح کیا جاسکتا ہے۔

حلالہ کے چند اہم مسائل

☆..... تین طلاقوں کے بعد عورت شوہر پر محنت مغلظہ حرام ہو جاتی ہے اب نہ اس سے رجوع ہو سکتا ہے نہ دوبارہ نکاح جب تک کہ حلالہ نہ ہو یعنی بعد عدت دوسرے سے نکاح کرے اور وہ صحبت کے بعد طلاق دے، پھر عدت گزرے۔

اگر عورت کے آگے اور پیچھے کا مقام ایک ہو گیا ہے تو محض وطنی کافی نہیں بلکہ شرط

یہ ہے کہ حاملہ ہو جائے۔ یونہی اگر ایسے شخص سے نکاح ہوا جس کا عضوت ناصل

کٹ گیا ہے تو اس میں بھی حمل شرط ہے۔ (عائیسری)

مجنون یا خصی سے نکاح ہوا اور وطنی کی تو شوہر اول کے لئے حلال ہو گئی۔ (دریخار) ☆

پہلے شوہرنے تین طلاقیں دیں۔ عورت نے دوسرے سے نکاح کیا بغیر وطنی اس

نے بھی تین طلاقیں دیں پھر عورت نے تیسرا سے نکاح کیا اس نے وطنی

کر کے طلاق دی تو پہلے اور دوسرے دونوں کے لئے حلال ہو گئی یعنی اب پہلے یا

دوسرے جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ (عائیسری)

بہت زیادہ عمر والے سے نکاح کیا جو وطنی پر قادر نہیں ہے اس نے کسی ترکیب سے

عضوت ناصل داخل کر دیا تو یہ وطنی حلالہ کے لئے کافی نہیں ہاں اگر آله میں کچھ

افتشار پایا گیا اور دخول ہو گیا تو کافی ہے۔ (بخار شریعت)

عورت سورہ تھی یا بے ہوش تھی، شوہر ثانی نے اس حالت میں اس سے وطنی کی

تو بیرونی حلالہ کے لئے کافی ہے۔ (دریخار)

خلع کا بیان

شرعی اصلاح میں کچھ روپیہ پیسہ دے کر یا مہر معاف کر کے عورت کا مرد سے رشد نکاح کاٹ لینے یا اس کی قوامیت کی قید سے نکل جانے کو خلع کہتے ہیں۔

آیت خلع:

”اس میں جو بدلہ دے کر عورت چھٹی لے یا اللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے نہ

برھو۔“ (ابقرۃ: ۲۲۹)

محترم اسلامی بحاسیو اور بہنو! شریعت اسلامیت نے جس طرح مرد کو یہ حق دیا ہے

کہ وہ اپنی بیوی کو ناپسندیدگی کی صورت میں طلاق دے دے۔ اسی طرح شریعت نے

عورت کو بھی ایک ناپسندیدہ ظالم ایانا کا رہ شوہر سے خصوصی حالات میں خلاصی حاصل کرنے

کا حق عطا کیا ہے۔ (اس کی تفصیل ہماری کتاب ”تحفہ دہن مع“ میں ملاحظہ فرمائیں)۔

ہے، پھر علمائے کرام کو پھر ان جیسے، پھر ان جیسوں جیسے۔

(بخاری شریف)

صبر کے فوائد و برکات

☆..... محترم اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر ہمیں آگاہ فرمادیا ہے کہ ہم مصائب والم اور رنج کے ساتھ ضرور تمہاری آزمائش کریں گے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ۖ وَلَا تَسْمَعُنَّ مِنَ الظِّينَ
أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ ۖ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذْيَى كَثِيرًا ۗ

”بے شک ضرور تمہاری آزمائش ہو گی تمہارے مال اور تمہاری جانوں میں اور یہ شک ضرور تم اپنے کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت کچھ برا سنبھالے گے“

☆..... مزید ارشاد ہوتا ہے (آل عمران: ۱۸۶)

وَرَانْ تَصْبِرُوا وَتَتَقْوِيَا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُُرِ ⑬

”اور اگر تم صبر کرو اور بچتے رہو یہ بڑی ہمت کا کام ہے“ (آل عمران: ۱۸۶)

محترم اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ فرمادیا ہے کہ تم اپنی جانوں کو اس بات پر بچتے کرو کہ میں قسم کی آزمائشوں میں تمہیں ضرور بتلا کروں گا اور مسلمانوں کو یہ خطاب اس لئے فرمایا گیا ہے کہ آنے والے مصائب پر انہیں صبر کرنا آسان ہو جائے۔

☆..... صبر ہی دنیا و آخرت کی بھلائی ہے اور اسی سے نجات اور فلاں انسان کے قدم پوچھی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَمَنْ يَتَّقِيَ اللَّهَ يَجْعَلُ لَهُ مَحْرَجاً ۚ وَيَرْزُقُهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۖ

”اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو“ (الطلاق: ۳، ۲)

مطلوب یہ ہے کہ جو صبر کے ذریعے خشیت الہی کا پیکر بنتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے مصائب والم سے نکلنے کی رائیں پیدا فرمادیتا ہے جس سے وہ دنیا و آخرت... کاغنوں سے خلاصی پائے اور ہر تنگی و پریشانی سے محفوظ رہے۔

☆..... صبر ہی سے بھلا انجام نصیب ہوتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

فَاصْبِرْ ۖ إِنَّ الْعَاقِيَةَ لِلْمُسْتَقِيَّينَ ⑤

”تو صبر کرو بے شک بھلا انجام پر ہیز گاروں کا“ (حود: ۴۹)

☆..... صبر سے ہی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے بشارات، رحمت اور مہربانی کا مژدہ جانفرما ملتا ہے۔

وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا
لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٌتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ
وَرَحْمَةٌ ۝ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهَدَّدُونَ ۝

”اور خوشخبری سن ان صبر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ علیکم کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھیرنا یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی درودیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں“

(ابقرہ: ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷)

☆..... صبر سے محبت الہی کی متاع عظیم نصیب ہوتی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے

وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ ⑥

”اور صبر والی اللہ کو محبوب ہیں“ (آل عمران: ۱۳۶)

☆..... صبر سے ہی جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات نصیب ہوتے ہیں جیسا کہ ارشاد مبارک ہے:

أُولَئِكَ يُجْرِيُونَ الْعُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا

”ان کو جنت کا سب سے اوپر چاہا بالا خانہ انعام ملے گا بدلہ ان کے صبر کا“

(فرقان: ۷۵)

☆..... صبر ہی کی بدولت اللہ نے انسان کو کرامت عظیمہ سے سرفراز فرماتا ہے جیسا کہ ارشاد مبارک ہے

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ

”سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ“ (ارعد: ۲۳)

☆..... صبر ہی کی بدولت بے انتہا ثواب حاصل ہوتا ہے اور اس قدر بے انتہا کہ جو مخلوق کے وہم و گمان اور ان کے شمار میں بھی نہیں آسکتا۔ فرمانِ خداوندی ہے:

إِنَّمَا يُؤْثِقُ الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِعَيْنِ حِسَابٍ ⑥

”صابرین ہی کو ان کا ثواب بھر پور دیا جائے گا بے کتنی“ (ازمر: ۱۰)

محترم اسلامی بھائیو! پاک ہے وہ ذات جس نے انسان پر احسانات کی بارش کرتے ہوئے کس قدر تاج کرامت و سیادت بخشنا اور صبر کے نتیجہ میں دنیا و آخرت کی ان برکتوں سے مالا مال فرمایا۔ (منہاج العابدین)

☆..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

”ہر نیکی کرنے والے کی نیکیوں کا وزن کیا جائے گا سوائے صبر کرنے والوں کے کہ انہیں بے اندازہ اور بے حساب دیا جائے گا۔

اور یہ بھی مردی ہے کہ ”مصیبت و بلا حاضر کے جائیں گے نہ ان کے لئے میزان قائم کی جائے نہ ان کے لئے دفتر کھولے جائیں ان پر اجر و ثواب کی بے حساب بارش ہوگی۔“ (تفسیر خزانہ العرفان: ۷۸۲ فیاء القرآن پبلیکیشنز)

محترم اسلامی بھائیو! ہمارے لئے دنیا و آخرت میں راحت و عظمت صبر ہی کی بدولت ہے لہذا ہمیں چاہیے کہ اس قابل تعریف اور عمدہ معزز عادت ”صبر“ کو غنیمت

سمجھتے ہوئے اس کے حصول میں حتی الامکان جدو جہد کریں تاکہ ہم کامیاب لوگوں کی صفت میں شامل ہو سکیں۔

☆..... ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے ایک رات اپنی زوجہ محترمہ سے پانی طلب فرمایا۔ جب وہ پانی لے کر آئیں، تو آپ کی آنکھ لگ چکی تھی، وہ پانی لئے سرہانے کھڑی رہیں۔ جب آنکھ کھلی تو فرمانبردار بیوی کو سرہانے دیکھ کر بے حد خوش ہوئے۔ فرمایا: ماںگ کیا مانگتی ہے؟

اس نے کہا: طلاق وہ صحابی بڑے حیران ہوئے، ناگوار بھی گزرا۔ عورت کہنے لگی: جو کچھ میں نے کیا وہ میرا فرض تھا، اگر آپ اس کا معاوضہ دینا چاہتے ہیں تو مجھے طلاق دے دیں، بات بڑھ گئی اور طے پایا کہ سرکار دو عالم نور جسم سُلْطَنِ عَالَم سے فیصلہ کرواتے ہیں۔ چنانچہ دونوں میاں بیوی دربار رسالت سُلْطَنِ عَالَم کی طرف چل دیئے، راستے میں وہ صحابی شدید ٹھوکر لگنے سے گرفتار ہوئے اور ان کا پاؤں ٹوٹ گیا۔

بیوی کہنے لگی: میرے سرتان! گھر واپس لوٹ چلئے!، اب مجھے طلاق نہیں چاہئے، آپ ہی نے تو مدینے کے سلطان، رحمت عالیان سُلْطَنِ عَالَم کا فرمان عالیشان سنایا تھا کہ

”اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے کسی نہ کسی مصیبت میں بتلا کر دیتا ہے۔“

میں کئی سالوں سے آپ کی زوجیت میں ہوں لیکن میں نے آپ کو کسی مصیبت میں بتلانہیں دیکھا۔ (یعنی آپ نہ کہیں یہاں ہوئے اور نہ کسی مصیبت میں گرفتار) لہذا میں گھبرا گئی تھی کہ اللہ عز وجل آپ سے محبت نہیں فرماتا۔ (ایسی لئے میں نے طلاق کا مطالبہ کیا تھا) اب جبکہ آپ کی ثانگ شدید زخمی ہے میرا دل مطمئن ہو گیا کہ اللہ عز وجل آپ سے ضرور محبت فرماتا ہے۔ (رسائل عطاریہ حصہ دوم) محترم اسلامی بھائیو! مسلمان کا رنج و الم میں گرفتار ہونا گناہوں کی تلافی اور قرب

اللّٰہ عزوجل کا سبب ہے۔ ایک بار مکی مدنی سرکار، دو عالم کے تاجدار، ہم غربیوں کے
غمخوار سُلَیْلِ اللّٰہ حضرت سیدہ اُمُّ السَّابِع رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور
فرمایا: تجھے کیا ہو گیا ہے جو کانپ رہی ہے؟
عرض کیا: حضور! بخار ہو گیا ہے اللّٰہ عزوجل اس میں برکت نہ دے۔

☆..... آپ سُلَیْلِ اللّٰہ نے ارشاد فرمایا:

”بخار کو برانہ کہو، یہ تو آدمی کی خطائیں اس طرح دُور کرتا ہے جس طرح
بھٹٹی لو ہے کے میل کو دُور کرتی ہے۔“

(رسائل عطاریہ حصہ دوم صفحہ نمبر ۵۸۔ بحوالہ ابن ماجہ شریف)

☆..... ارشادِ نبوی سُلَیْلِ اللّٰہ ہے:

”جو شخص رات بھر بیمار رہا اور صبر کر کے اللّٰہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہوا یا
شخص گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسا کہ پیدائش کے وقت تھا۔“

☆..... حضرت معاذ بن جبل رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ
”جب بندہ ہو سن یہاڑا ہو جاتا ہے تو اس کے باکیں کے فرشتے کو حکم ہوتا ہے
کہ اس کے گناہوں کو لکھنا بند کر دو اور دائیں والے سے کہا جاتا ہے بہترین
نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں درج کر۔“

☆..... حدیث پاک میں آیا ہے کہ

”جب کوئی یہاڑا ہوتا ہے تو اللّٰہ تعالیٰ اس کی طرف اسے دیکھنے کے لئے دو
فرشتے بھیج دیتا ہے جب یہاڑا الحمد للّٰہ کہتا ہے تو فرشتے اللّٰہ کی بارگاہ میں جا
کر اس کے الفاظ دہرا دیتے ہیں۔ اس پر ارشاد ہوتا ہے کہ اگر میں اس کو
یہاڑی میں موت دوں گا تو جنت میں داخل کروں گا۔ اگر صحت عطا کی تو
زیادہ ہو گی اور اس کے گناہ معاف کر دوں گا۔“

☆..... ارشادِ نبوی سُلَیْلِ اللّٰہ ہے:

”اللّٰہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے جو میری قضا پر راضی نہیں، نہ میری عطا پر

شکر کرتا ہے وہ میرے سوا کوئی اور رب تلاش کرے۔” (مکافحة القلوب)

☆..... حضرت ام سليم رضي اللہ تعالیٰ عنہا ہمارے پیارے نبی ﷺ کے سب سے چھوٹے خادم حضرت انس بن مالک رضي اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ہیں۔

ایک مرتبہ ان کا ایک بچہ شدید بیمار تھا۔ حضرت ابو طلحہ رضي اللہ تعالیٰ عنہ کام وغیرہ کی غرض سے باہر تشریف لے گئے۔ آپ کی غیر موجودگی میں بچے کی طبیعت بگزتی چلی گئی حتیٰ کی اس کا انتقال ہو گیا۔

حضرت ام سليم رضي اللہ تعالیٰ عنہا نے اس کی لاش کو ایک الگ کرے میں لٹا کر کپڑا اور ہدا دیا اور خود روزانہ کی طرح کھانا پکایا، پھر خوب اچھی طرح بنا و سنگھار کر کے شوہر کے آنے کا انتظار کرنے لگیں۔

جب حضرت ابو طلحہ رضي اللہ عنہ رات کو گھر تشریف لائے تو بچے کے بارے میں دریافت فرمایا، آپ نے جواب دیا، آج وہ بہت آرام ہے ہے، حضرت ابو طلحہ رضي اللہ تعالیٰ عنہ یہ سمجھ کر کہ بچے کی طبیعت سنبل گئی ہے، مطمئن ہو گئے پھر آپ فوراً کھانا لے آئیں حضرت ابو طلحہ رضي اللہ تعالیٰ عنہ نے اچھی طرح کھانا کھایا پھر آپ نے زوجہ سے صحبت فرمائی۔

جب سب کاموں سے فارغ ہو چکے تو بی بی ام سليمہ رضي اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ مجھے ایک سلسلہ تو بتائیے کہ اگر ہمارے پاس کسی کی کوئی امانت ہو اور وہ اپنی امانت ہم سے لے لے تو کیا ہم کو بر امان نے یا ناراض ہونے کا کوئی حق ہے؟ حضرت ابو طلحہ رضي اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہرگز نہیں امانت والے کو اس کی امانت خوشی خوشی لوٹا دینی چاہئے۔

شوہر کا یہ جواب سن کر حضرت ام سليمہ رضي اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: ”اے میرے سرتاج! آج ہمارے گھر میں یہی معاملہ پیش آیا کہ ہمارا بچہ یقیناً ہمارے پاس خدا کی امانت تھا آج اللہ تعالیٰ نے اپنی وہ امانت واپس لے لی اور ہمارا بچہ مر گیا۔“

یہ سن کر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبر کا گھونٹ بھرا اور شکوہ شکایت سے محفوظ رہے۔
(بخاری شریف)

☆..... سلسلہ عالیہ چشتیہ کے عظیم پیشوں "حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کسی نے کبھی مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔ جس دن آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شہزادے حضرت سیدنا علی بن فضیل رحمہما اللہ تعالیٰ نے جو کہ خود بھی ولایت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز تھے، نے وفات پائی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسکرانے لگے۔

لوگوں نے عرض کی: یہ کون ساخوٹی کا موقع ہے، جو آپ مسکارہ ہے ہیں!
فرمایا، میں اللہ عزوجل کی رضا پر راضی ہو کر مسکارہ رہا ہوں، کیونکہ اللہ عزوجل کی رضاہی کے سبب میرے بیٹے کو قضا آئی ہے۔
(تذكرة الاولیاء)

☆..... ایک دراز قد صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جن کا رنگ کالا تھا۔ بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے مرگ ہے جب دورہ پڑتا ہے تو میرا سر کھل جاتا ہے، لہذا میرے لئے دعائے شفای فرمادیجھے۔

پیارے آقا ﷺ نے فرمایا اگر تو صبر کرے تو تیرے لئے جنت ہے اور اگر چاہے تو تیرے لئے دعا کر دوں کہ تند رست ہو جائے۔

اس نے عرض کی: میں صبر کروں گی بس اتنی دعا فرمادیجھے کہ جب دورہ پڑے تو میری بے پردگی نہ ہو۔

پیارے آقا ﷺ نے اس کے حق میں دعا فرمائی۔
(بخاری شریف)

☆..... سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”جو ایک رات یہاں رہا، صبر کیا اور اللہ عزوجل کی رضا پر راضی رہا تو وہ گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہو۔“

☆..... حدیث پاک میں یہ مضمون ہے کہ
”بروز قیامت جب اہل بلا یعنی جو دنیا میں یہاں تکنگست اور طرح طرح

کی پریشانیوں میں بدل رہے ہوں گے، جب ان کو ثواب تقسیم کیا جا رہا ہو گا۔ اس وقت وہ لوگ جنہیں دنیا میں آسائش کی زندگی نصیب ہوئی تھی انہیں بڑا افسوس ہو گا اور وہ تمنا کریں گے کہ کاش! دنیا میں ہماری کھال کو قینچی سے نکل دے نکل دے کر دیا جاتا مگر ہمیں بھی یہ ثواب مل جاتا جو آج ابل بلا کو دیا جا رہا ہے۔“

☆.....حضرت سیدنا فحیا ک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ فرمان ہے:
”جو چالیس رات میں ایک مرتبہ بھی آفت یا پریشانی میں بدلانہ ہواں کے لئے اللہ عزوجل کے یہاں کوئی بھلانی نہیں۔“ (مکافحة القلوب)

محترم اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے یہاری اور آفت کتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کی برکت سے اللہ عزوجل بندے کے گناہ مٹاتا ہے اور درجات بڑھاتا ہے۔ لہذا آپ پریشان نہ ہوں۔

☆.....مرض ہو یا زخم

☆.....ذہنی میشن ہو یا گھبراءہت
☆.....نیند کم آتی ہو یا نفیاً امراض

☆.....گھر بیوناچاتی ہو یا خاندانی ناقصی

☆.....اولاد کے سبب غم ہیں یا کار و بار کا صدمہ

ان تمام مصائب پر ثواب ملتا ہے۔ بہر حال ہر صورت میں صبر و شکر سے کام لیں کہ بے صبری اور شکوہ و شکایت کرنے سے تکلیف تو جاتی نہیں البتا صبر کے ذریعے ہاتھ آنے والا ثواب ہی ضائع ہو جاتا ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! یاد رکھے کہ سب سے خطرناک یہاری کفر ہے اور گناہوں کی یہاری بھی بہت تشویش ناک ہے۔

☆.....حضرت سیدنا شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ایک دفعہ ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دریا کے کنارے پر تشریف فرماتھے،

ان کے پاؤں مبارک کو چیتے نے کاٹ لیا تھا اور زخم بے حد خطرناک صورت اختیار کر گیا تھا۔ لوگ جمع تھے اور ان پر رحم کھار ہے تھے۔

وہ فرماتے تھے: کوئی تشویش کی بات نہیں یہ تو مقام شکر ہے کہ مجھے جسمانی مرض ملا۔ اگر میں گناہوں کے مرض میں بتلا ہو جاتا تو یہ میرے لئے سب سے بڑیا دھن خطرناک صورت ہوتی۔“

محترم اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں بے شمار حکم تیس ہیں خواہ ہم کو معلوم ہوں یا نہ ہوں۔ سُنگدستی، بیماری، پریشانی اور فوٹکی کے موقع پر بعض لوگ صدمے یا اشتعال کے سبب کفریہ کلمات بول جاتے ہیں۔ اچھی طرح یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ اللہ عز و جل پر اعتراض کرنا، اس کو ظالم یا ضرورت مند یا محتاج یا عاجز سمجھنا یا کہنا سب کفر ہے۔ اس سے نکاح ثبوت جاتا ہے، بیعت ختم ہو جاتی ہے اور زندگی بھر کے نیک اعمال پر باد ہو جاتے ہیں۔ اگر حج کیا تھا تو وہ بھی گیا، اب بعد تجدید ایمان صاحب استطاعت ہونے پر نئے سرے سے حج فرض ہوگا۔ (رسالہ ۲۸ کفریہ کلمات)

اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرنا کفر ہے

☆..... اگر اللہ ہوتا تو میری دعا ضرور سنتا، یہ کہنے والا کافر ہے۔

☆..... اگر واقعی ہی اللہ ہوتا تو غریبوں کا ساتھ دیتا، مجبوروں کا سہارا ہوتا، یہ کہنے والا کافر ہے۔

☆..... کسی مسکین نے اپنی محتاجی کو دیکھ کر یہ کہا ”اے خدا فلاں بھی تیرا بندہ ہے اے تو نے کتنی نعمتیں دے رکھیں ہیں اور میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قدر رنج و تکلیف دیتا ہے آخر کیا یہ انصاف ہے؟“ ایسا کہنا کفر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف ظلم کی نسبت کرنا، اسے ظالم کہنا کفر ہے

☆..... اگر اللہ تعالیٰ نے میری بیماری کے باوجود مجھے عذاب دیا تو اس نے مجھ پر ظلم کیا یہ کہنے والا کافر ہے۔

☆..... اگر کسی نے یہاںی، غربت یا کسی مصیبت کی زیادتی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ پر اعتراض کیا مثلاً اس نے کہا ”اے میرے رب! تو مجھ پر کیوں ظلم کرتا ہے؟ حالانکہ میں نے تو کوئی گناہ کیا ہی نہیں“ تو وہ کافر ہے۔

☆..... جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی طرف ظلم کی تبست کی مثلاً کسی کا بینا مر گیا یا کوئی عظیم حادثہ ہو گیا تو اس نے یوں کہا کہ ”اللہ تعالیٰ نے یہ ظلم کیا“ یا یوں کہا کہ ”اللہ تعالیٰ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا“ تو کافر ہو گیا۔

محترم اسلامی بھائیو! جس نے کوئی بھی کفر یہ کلمہ بولا وہ اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا۔ اس کے تمام اعمال اکارت یعنی بر باد ہو گئے، پچھلی ساری نمازیں، روزے، حج وغیرہ نیکیاں ضائع ہو گئیں۔ شادی شدہ تھا تو نکاح بھی ٹوٹ گیا اگر کسی کا مرید تھا تو بیعت بھی ختم ہو گئی اس پر فرض ہے کہ اس نے جو کفر بولا ہے اس سے فوراً توبہ کر لے اور کلمہ پڑھ کر نئے سرے سے مسلمان ہو۔ مرید ہونا چاہیے تو اب نئے سرے سے کسی بھی جامع شرائط پر کا مرید ہو، اگر سابقہ یہوی کو رکھنا چاہیے تو دوبارہ نئے مہر کے ساتھ اس سے نکاح کرے۔ اللہ عز وجل ہمارے حال پر رحم فرمائے اور ہمیں عقل سیم و صبر جیل اور پنجی توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆..... تفسیر مدارک جلد نمبر 3، صفحہ نمبر 142 پر ہے۔

”جس کو یہ وہم ہو کہ مجھے توبہ کی حاجت نہیں اس کو توبہ سے زیادہ توبہ کی ضرورت ہے۔“

اے مصائب و آلام میں گرفتار اسلامی بھائیو! دنیاوی مصیبتوں صابرین کے لئے برکات و انعامات کا سبب ہوتی ہیں۔ لہ صبر و تحمل سے جینا سیکھ لیجئے کہ کہیں شیطان کی کوئی چال، یہاںی یا مصیبت پر بے صبری کا شکار نہ کر دے۔ یا معاذ اللہ! نمازیں قضا کروا کے آخرت کی نہ ختم ہونے والی مصیبت میں گرفتار نہ کر دے۔

ذراغور تو فرمائیے! ہمارے پیار سرکار، بے کسوں کے مددگار، غمزدوں کے غمگار سلسلہ اہل بیت کرام، صحابہ کرام علیہم السلام ارضیوان اور اولیائے کاملین، بزرگانِ دین رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے راہ خدا میں کتنی کتنی قربانیاں دیں، ان پر مصائب و آلام کے پھاڑنے کے مگر نہ ان کے قدم ڈگ گئے، نہ وہ راہ حق سے منحرف ہوئے، انہوں نے ہر دکھ درد کو برداشت کر لیا مگر صبر و تحمل کا دامن نہیں چھوڑا۔

الغرض جو جتنے بڑے مرتبے پر فائز ہوتا ہے اس پر آزمائش بھی اتنی بڑی آتی ہیں۔ جتنا بڑا کوئی امتحان دیتا ہے اسے ڈگری بھی اتنی ہی بڑی ملتی ہے۔

اللہ عز و جل نے اپنے محبوب پاک صاحب لولاک ﷺ کو امام الانبیاء بنایا۔ اپنی محبوبیت کا تاج پہنایا۔ یہاں تک کہ ارشاد فرمایا:

لَوَلَاثَ لِمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكُ

”اے محبوب! اگر میں تجھے پیدا نہ فرماتا تو آسمانوں کو بھی نہ بناتا۔“

رُتبہ اتنا عالی شان کہ اللہ عز و جل نے آپ کو اپنے خزانوں کی سنجیاں عطا فرمادیں۔

خالق کل نے اپنے حبیب کو ماں کل بنادیا۔

☆..... بادشاہ ایسے کہ دونوں عالم کی شہنشاہی کا تاج انہیں کے سر سجا یا گیا۔

☆..... شب محراج دیوارِ الہی عز و جل کرایا گیا۔

☆..... ڈوبا ہوا سورج آپ کا اشارہ پا کر واپس آ جاتا ہے۔

☆..... چاند انگلی کے اشارے پر چلتا ہے۔

☆..... بادل آپ کی اطاعت کرتے ہیں۔

☆..... پھر آپ کا کلمہ پڑھتے ہیں۔

☆..... آپ دونوں عالم کو نعمتیں بانٹنے والے

☆..... آپ زمانے بھر کو رحمتوں سے نوازنے والے

☆..... آپ مرادیں غریبوں کی برلانے والے

☆..... آپ روتے ہوؤں کو ہنانے والے

☆..... آپ سوئے بھاگ جگانے والے

☆..... آپ قسمتیں بنانے والے

☆..... بڑے بڑے بادشاہ آپ کے در کے گدا اور آپ کے در کے غلام
☆..... آپ خلق کے امام تھے

محترم اسلامی بھائیو! اس قدر ارفع و اعلیٰ مقام! سبحان اللہ! مگر جب کاشاہ نبوت پر نظر پڑتی ہے تو اللہ کی شان دیکھئے! گھر میں آسائش کا کوئی سامان نہیں۔ عیش و عشرت تو کجا خشک روٹی اور کھجوریں بھی وافر مقدار میں دستیاب نہیں، جو کے بے چھنے آئے کی روٹی بھی عمر پیٹ بھر کرنہ کھائی۔

شاہی لباس دیکھئے! سترہ سترہ پیوند لگے ہیں، پورا مہینہ گزر جاتا دولت سرانے اندس میں چولہا نہ جلتا، چند کھجوریں اور پانی ہی سے شکم سیری فرمائیتے۔ سرکارِ دو عالم، شہنشاہ بنی آدم ﷺ کا یہ فقر اختیاری تھا، آپ ہرگز ہرگز مجبو نہیں، آپ تو محبوب ربِ کریم ہیں، اگر آپ چاہتے تو آپ کی رضا کی خاطر آپ کا پروگرگار دنیا میں جنت اتنا دیتا۔

(ماخوذ من آمینہ تیامت صحیح نمبر ۱۰، ۱۱)

☆..... امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مردی ہے کہ رسول خدا، احمد بن جعفر علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”(اے لوگو!) اگر میں چاہتا تو تم سے اچھا کھانا کھاتا۔ اور تم سے بہتر لباس زیب تن فرماتا۔ مگر میں اپنا عیش و راحت آخرت کے لئے باقی رکھنا چاہتا ہوں۔“ (تفسیر خزانہ العرقان صحیح نمبر: ۹۰۷)

سبحان اللہ! ہمارے پیارے سرکار شفیع روز شمار ﷺ تو فقر و فاقہ میں بھی خوش ہیں۔ مگر ہماری حالت یہ ہے کہ ذرا سائز لہ زکام ہوا، معمولی سا بخار ہوا تو نماز ترک کر دی، تھوڑی سی تکلیف آئی تو ستوں بھرے اجتماع کی برکتوں سے محروم رہنے لگے، مصائب و آلام پرواہیا مچانے لگے، صبر و تحمل سے دامن چھڑانے لگے، حالانکہ سرکارِ عالیٰ وقارِ دو عالم کے تاجدار ﷺ کے جانشیر تو ہر وقت صبر و شکر سے سرشار نظر آتے ہیں۔ مصائب و آلام سے پریشان نہیں ہوتے بلکہ کلام اللہ عزوجل سے استفادہ کرتے ہوئے تعویذات و وظائف اور عملیات کے ذریعے رنج و الم سے نجات کا سامان کرتے ہیں۔ یہاری جسمانی ہو یا روحانی بلکہ ہر مشکل اور پریشانی میں تعویذات و وظائف کام آتے ہیں۔

☆..... حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے میرے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا جس کا چہرہ زرد تھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا: ”اس کے لئے دم کرنے والے کو بلا وہ اسے نظر بد لگی ہوئی ہے۔“
(نزہۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد ۵ صفحہ نمبر ۵۰۹)

☆..... خود نبی پاک صاحب لاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہ وسلم مریضوں کو دم فرمایا کرتے تھے۔ جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: کہ حضور مجی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کچھ پڑھتے اور مریض کو دم فرماتے تھے۔
(نزہۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد ۵ صفحہ نمبر ۵۱۲)

سرکارِ دو عالم نورِ جسم ﷺ کے صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی ہر مشکل کے وقت دربارِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوتے اور مصائب و آلام سے نجات پاتے۔

☆..... حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار مدینے کے تاجدار، ہم غربیوں کے عخنووار، سرکارِ عالیٰ و فقارِ ﷺ کی خدمت، سرایِ عظمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! ﷺ رات کو سوتے وقت میں اپنے گھر میں چکی چلنے کی آواز اور شہد کی مکھیوں کی بھینختا ہٹ کی آواز سنتا ہوں، کبھی کبھی بچلی کی سی چک نظر آتی ہے۔ ایک رات میں نے خوفزدہ ہو کر سرائھلیا تو صحن میں کالا سایہ نظر آیا جو اونچا اور لمبا ہوتا جا رہا تھا۔ میں نے اسے چھوٹا تو اس کی کھال کا نئے دار محسوس ہوئی پھر اس نے میرے چہرے پر آگ کا ایک شعلہ پھینکا اور مجھے ایسا لگ کہ میں جل جاؤں گا۔ یہ سن کر آقائے رحمتِ مالکِ کوثر و جنت ﷺ نے ارشاد فرمایا: قلم، دوات اور کاغذ لاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت علی المرتضی شیر خدا ﷺ کو چند کلمات لکھوائے اور اپنے صحابی حضرت ابو دجانہ ﷺ کو عطا فرمائے جس کی برکت سے ان کے گھر سے تمام اثراتِ بد زائل ہو گئے۔
(ملحق اخفاصِ کبریٰ جلد ۲ صفحہ نمبر ۹۸)

جعلی پیراء عامل اور نجومی

محترم اسلامی بھائیو! نہ کوڑہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ نظر بد سے بچتے، آسیب دور کرنے اور جنات کی نجومتوں سے محفوظ رہنے کے لئے تعویذات و وظائف سے استفادہ کرنا صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت مبارکہ ہے۔ مگر آج کل کے کچھ جعلی پیراؤں، عاملوں اور نجومیوں نے اس مقدس کام کو کاروبار بنالیا ہے اور ان جعلی پیراؤں، عاملوں اور نجومیوں نے دکھیارے لوگوں کو اور مصائب میں ڈال دیا ہے۔

ان کے اخبارات و جرائد میں ایسے ایسے اشتہارات پڑھنے کو ملتے ہیں۔

☆..... بولتا جادو، کالا جادو، جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔

☆..... جسے چاہوتا نیج بنا دے، پا مسٹری کی دنیا میں نام ہی کافی ہے۔

☆..... روحانی تسبیح اور روحانی کرامات۔

☆..... پریشان ہونا چھوڑیں جینا شروع کریں، آئیں خوش بختی آپ کی منتظر ہے۔

☆..... برا عظیم الشیاء میں ڈھایا علم کے واحد عامل سے اپنا کام کروئیں، کامیابی گارنی کے ساتھ۔

☆..... ستاروں کی بندش اور ملائپ کے بادشاہ کوئی چیز ناممکن نہیں۔

☆..... کالے جادو سے زندگی موت سے بدتر ہو سکتی ہے۔

☆..... پلک جھپکنے میں کامیابی آپ کے قدموں میں۔

☆..... تقدیر کو تدبیر سے بدل ڈالو۔

☆..... بگال کامنہ بولتا جادو، چیلنج کرتا ہوں وہ تمنا ہی کیا ہے جو پوری نہ ہو سکے۔

☆..... 5 لاکھ، 6 لاکھ، 7 لاکھ، 12 لاکھ نقد انعام کام نہ ہونے کی صورت میں۔

☆..... ساتویں آسمان کے موکلات سے ہم کلام۔

☆..... ہزار چڑیل، جنات، موکلات کی دنیا کے بے تاج بادشاہ کا کھلا چیلنج، کالے علم اور گلوکے خونی تعویذ سے موت بھی ہے اور زندگی بھی بشرطیکہ کوئی کرنے والا ہو۔

☆..... فارلانف گارنی ایک رات کے عمل سے اپنے تعویذ اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔

غلط رہنمائی

بہت سے پیر فقیر جعلی ہوتے ہیں انہوں نے تعویذ وں اور روحانی عملیات کو اپنی روزی کا جائزہ ذریعہ سمجھ کر اختیار کیا ہوتا ہے۔ لہذا وہ لوگوں سے صرف رقم حاصل کرنے کے لیے بہت ہی غلط رہنمائی کرتے ہیں۔

”اگر تم نے ایسا نہ کیا تو ایسا ہو جائے گا، اب یہ ہونے والا ہے تمہیں اس کی روک کے لیے اتنی رقم دینا ہو گی۔“

عموماً عورتیں یقین کر لیتی ہیں اور رقم اکٹھی کرنے کی ہمکن کوشش کرتیں ہیں بعض اوقات شوہر سے ڈیما نذر کرتی ہیں تو کبھی اپنا زیور فروخت کر دیتی ہیں یا زیور ہی پیر کے حوالے کر دیتی ہیں۔

شہوت کی تسلیمیں

کچھ پیر فقیر اپنے بھی ہیں جو اس ”پیری“ کی آڑ میں اپنی شہوت کی تسلیمیں کا سامان کر رہے ہوتے ہیں۔

”لی لی تم کو اپنے اس کام کے حل کے لیے یہ کام (زنا) تو ضرور کرنا ہو گا، ورنہ تمہارا کام نہیں ہو گا۔“

اب اس بے چاری ”پیر ماری“ کے پاس چونکہ کوئی دوسرا راستہ بھی نہیں ہوتا اور اکثر اوقات وہ اس پیر کے چنگل میں پھنس چکی ہوتی ہے۔ لہذا وہ مجبور ہو جاتی ہے۔ کیونکہ پیر جی، آخری عمل کے طور پر اس کو یہ راستہ تجویز کرتے ہیں۔

سونے پہاگایہ کہ پیر اور اس کے چیلے اس عورت کو سمجھاتے ہیں کہ ”یہ کوئی گناہ نہیں ہے۔ صرف آخری حل ہے دل مانے تو ٹھیک نہ مانے تو نقصان تمہارا ہی ہے۔“

جب پیر ہی اول و آخر ہو تو اس کی کبھی ہوئی بات بھی اول و آخر لگتی ہے۔ لہذا یہ گمراہ کن فعل سرزد ہو جاتا ہے۔ اس سے عورت کا مسئلہ حل ہو یا نہ ہو پیر کا مسئلہ حل ضرور ہو

جاتا ہے۔ مسئلہ حل ہو جائے تو پیر کی واہ، واہ، حل نا ہو تو پیر صاحب کا کہنا ہوتا ہے۔
”لبی بی یہ تو تیری قست کا لکھا ہے، برادشت کرہم نے تو اپنی آخری کوشش بھی کر
لی ہے۔“

تجرباتی نفیات

عام طور پر جو مسائل لوگ ان پیروں کے پاس لے کر آتے ہیں۔ وہ بھی مخصوص
نوعیت کے ہی ہوتے ہیں۔ لہذا یہ پیر صاحب پیر کم اور نفیات دان زیادہ ہوتے ہیں
انہیں مسائل سن سن کر تجربہ ہو جاتا ہے۔ کہ کون کس قسم کا مسئلہ بیان کرے گا اور کہاں تک
وہ اس کے حل کے لیے کیا کر سکتا ہے۔ لہذا پیر صاحب اپنی تجرباتی نفیات کے استعمال
سے اپنی واہ واہ کروا لیتے ہیں۔ اب ان کی پانچوں گھنی میں ہوتی ہیں۔

عموماً جو مسائل ان پیروں کے پاس آتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

☆..... الفت و محبت میں کامیابی

☆..... چدائی محبت روشن کرنا

☆..... صحبت زوجہ و شوہر

☆..... ساس و شندوں کے بھگڑے

☆..... شوہر کی بد اخلاقی

☆..... جاسیداد کے مسائل

☆..... بچوں کی نافرمانی و نا اہلی

☆..... خاؤند کرتا کچھ نہیں

☆..... رشتہ داروں کو مغلوب کرنا۔

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! اللہ علیک نے عقل تو مردو عورت دونوں کو عطا کی
ہے۔ جب وہ پیر کی دی کوئی شے یا تعویذ وغیرہ کسی کو کھلانے کے لیے عقل کا استعمال
کرتے ہے کہ کس چیز میں اور کیسے کھلایا جائے تو وہ پیر کی باتوں کو سمجھنے یا گھریلو مصائب
کی حقیقت جاننے کے لیے بھی عقل کا استعمال کر سکتے ہیں۔

لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنی اللہ عزوجل کی عطا کردہ عقل کا استعمال کرتے ہوئے یہ جانے کی کوشش کریں کہ ان کے مصائب کی وجہ ان کے آس پاس تو نہیں۔

☆..... ان کے مسائل کی اصل وجہ کیا ہے؟

☆..... پیر کیا کر رہا ہے؟

☆..... پیر کیا کہہ رہا ہے؟ اس کا باغور جائزہ لیں تو سب سمجھ میں آسکتا ہے۔

غلط مقاصد

ایک طرف تو عورتیں اپنے جائزہ مصائب کے حل کے لیے پیروں اور درگاہوں کو جاتیں ہیں تو دوسری طرف غلط مقاصد کے لیے بھی انہی سے رجوع کرتیں ہیں۔ مثلاً اگر وہ اپنے سرال والوں کے خلاف ہو گئی ہے تو ساس، ہندوں، دیور یا پھر دوسرے سرالی رشتہ داروں کے لیے غلط نوعیت کے تعویذوں کے حصول کے لئے جگہ جگہ پیروں اور عالموں کے پاس جاتی ہے۔

عالم یا پیر بھی اس کے جذبات کو بجا پ لیتے ہیں اور منہ مانگی رقم یا زیور وصول کر لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ کچھ عورتیں ان رشتہ داروں یا رقابت داروں کی 'موت' کے لیے تعویذ و اعمالیات کرواتیں ہیں۔

عمل کی آڑ میں

ایک گروہ پیروں کا ایسا بھی ہے جو عورتوں کو یہاں تک قائل کر دیتا ہے۔

"بی بی اس کام کا عمل تمہارے گھر بیٹھ کر ہی ہو گا"

اور عورت کسی طرح پیر صاحب کو گھر بلا لیتی ہے۔ وہ اس وقت ان پیر محترم کو گھر پہ بلاتی ہے جب گھر کا کوئی فرد گھر میں موجود نہیں ہوتا۔ اس طرح عمل کی آڑ میں یہ جعلی پیر اور اس کے چیلے گھر کا جائزہ لے لیتے ہیں۔

اس طرح بعض اوقات یا عورتوں کی عزت خراب ہو جاتی ہے یا ان کو خود بڑی رقم ادا کرنا پڑتی ہے یا تو پیر کا گروہ ہی چوری کروالیتا ہے۔

مضر صحبت اشیاء

بہت سی عورتیں خاوندوں کو اپنے زیر کرنے کے لئے تعویذ کا سہارا لیتی ہیں۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ بہت سے مرد بھی سخت مزاج یا صحیح اطوار کے مالک نہیں ہوتے۔ یہ ضروری نہیں کہ اس مسئلہ کا حل پیر جی کے پاس ہی ہو۔

یہ بھی ممکن ہے کہ اس مسئلہ کا حل آپ کے اپنے پاس ہو۔ لیکن یہ تمام غلط اعمال ایمان کی کمی و عدم توکل کا نتیجہ ہیں۔

بعض اوقات خاوند کو زیر کرنے والی عورتوں کو پیر کھلانے یا اپلانے کے لیے کچھ مضر صحبت اشیاء دے دیتے ہیں۔

ظاہر ہے اس کے کھلانے سے جب ایک بندے کی صحبت ہی جواب دیتی جائے گی تو وہ مجبوراً تابع ہوتا جائے گا۔

لیکن عورتیں ان کے استعمال سے بھی گریز نہیں کرتیں۔ اس طرح وقت کے ساتھ مسائل کم ہونے کی بجائے زیادہ ہو جاتے ہیں۔ جس کا الزام تقدیر پا آتا ہے۔

جو واقعی عالم ہوتے ہیں

کچھ پیر جو واقعی ”عالم“ ہوتے ہیں۔ جب کوئی عورت ان کے پاس کوئی گھر یاوتا زد لے کر آتی ہے۔ خاص طور پر میاں بیوی کا جھگڑا، ساس بہو، کے مسائل وغیرہ تو یہ عالم حضرات ان کو ایسے تعویذ و عمل تجویز کرتے ہیں جس سے عورت دماغی طور پر معاوف اور ان کے تابع ہو جاتی ہے۔ جب عورت ہر قسم کا ظلم ہر زیادتی باخوشی قبول کر لے تو خود بخود اسکن و جیکن ہو جاتا ہے۔

تیرا ہی بھلا ہے

پیروں کی ایک قسم وہ بھی ہے جو عورت کو سمجھاتے ہیں کہ ”لبی لبی وہ تیرا مجازی خدا ہے۔ اس کی مار پٹائی ہی تجھے جنت میں لے جائے گی۔ اس لیے اس کو برانہ سمجھو اس کے ظلم، اس کی بختی، اس کی زیادتی میں تیرا ہی بھلا ہے۔“

کالا علم

تعویذ گندوں کے زمرے میں ایک علم "کالا علم" کہلاتا ہے۔ اسی کا تعلق قریب
قریب جادوگری سے ہے۔ اس علم کو کرنے والے بے رحمانہ ظالمانہ کام بھی اپنے سائل
سے کرواتے ہیں۔

☆ کسی کوموت کے گھاث اتارنا

☆ اپنی نرینہ اولاد کے لیے کسی کی نرینہ اولاد کو مار دینا

☆ کسی محصول بچے کو مار کر اس کا خون حاصل کرنا

☆ قبروں سے ہڈیاں لانا اور قبروں میں بت دفن کرنا

اس سے زیادہ ہر طرح کا سفاک عمل کرتے ہیں اور کرواتے ہیں۔ اس علم میں کچھ
مخصوص اعمال صرف خواتین ہی کر سکتی ہیں اور وہی کرتی ہیں۔ ہم اس بارے میں کچھ
واقعات پیش کرتے ہیں بغور ملاحظہ فرمائیں:

نجومیوں کی کارستائیاں

کتاب "نجومیوں کی کارستائیاں" میں ہے کہ عاملوں کی ستائی ہوئی ایک خاتون
نے بتایا کہ اس کا اپنے شوہر کے ساتھ بھگڑا چل رہا ہے اور خدشہ ہے کہ اسے طلاق ہو
جائے گی۔ وہ اخبار میں بغلہ دلش سے آئے ایک بابا کے اشتہار سے متاثر ہوئی جس میں
دعویٰ کیا گیا تھا کہ

"ظالم شوہر ایک ہفتے کے اندر سر پتختا ہوا آ کے یوں کے قدموں میں گر جائے
گا۔" وہ بابا کے پاس گئی اپنا مسئلہ بتایا 14 ہزار روپے فیس طے ہوئی لیکن ظالم محبوب کو نہ
آنا تھا نہ آیا۔

خاتون نے دوبارہ اس بابا جی سے رابطہ کیا، دوسری ملاقات میں اکشاف ہوا کہ وہ
تو بابا جی کے نمائندے ہیں، اصلی بابا جی دوسری جگہ بیٹھتے ہیں آپ ان کے پاس تشریف
لے جائیں۔

خاتون اصلی بابا جی کے پاس جا پہنچی وہ خاتون کو دیکھتے ہی اس پر فریفہتہ ہو گئے اور مسلسلہ سن کر کہا:

”اب اس کام کی فیس ایک لاکھ روپیہ ہو گی اور تین دن میں مراد پوری ہو جائے گی۔ اگر خاتون یہ ادا نہیں کر سکتی تو دوسرا حل بھی ہے۔ خاتون اپنے شوہر سے طلاق لے کر بابا جی سے شادی کر لے۔“

بابا جی نے عورت کو متاثر کرنے کے لئے کہا:

”کہ تم پانچ گھنٹے یہاں میرے پاس بیٹھو اور دیکھو کہ میں کیسے اور کتنی دولت کھاتا ہوں۔“

خاتون کے بقول وہ خوفزدہ تھی اور کسی زیادتی سے بچنے کے لئے چپ چاپ بیٹھی رہی۔ اس دوران 7 لوگ آئے جس میں سے 3 نے 14,14 ہزار اور 4 نے ایک ایک لاکھ فیس کا ایڈوانس دے کر اپنے کاموں کے لئے بابا جی سے عمل کرنے کی درخواست کی۔

اس خاتون نے روپرٹ کو بتایا کہ وہ اس عامل کے خلاف تحریری شکایت یا پرچہ ہرگز درج نہیں کرنا تھا حتیٰ کہ انہوں نے غنڈے پال رکھے ہیں، جو اسے تقصیان پہنچا سکتے ہیں۔

عاملوں کا محبوب مشغلوں

محترم اسلامی بھائیو! فراڈ کے اس ”کاروبار“ کے حوالے سے بڑے بڑے علیین واقعات سامنے آتے ہیں۔ جن نکالنے کے نام پر بیمار بچیوں اور عورتوں کو مار کر جان سے مار دینا ان عاملوں کا محبوب مشغلوں ہوتا ہے۔

بی بی سی کی ایک روپرٹ کے مطابق:

☆ کئی جادو مقدس کتابوں پر بیٹھ کر کئے جاتے ہیں۔

☆ پلید رہنا اور بخس کھانا پڑتا ہے۔

☆ مخصوص بچے اذیتیں دے دے کر قتل کر دیئے جاتے ہیں۔

☆ بھارت سے ہندو مردوں کی راکھ سمجھل کی جاتی ہے۔

☆..... سیہے کا کانٹا، الو، سور، انسانی نعش کی ٹائگ اور چیل کا انڈہ ہزاروں روپے کے حساب سے بکتا ہے۔

رپورٹ کے مطابق پاکستان میں 84 قلم کے جادو ہیں جن کی آڑ میں ہزاروں پیروں، فقیروں اور عاملوں نے اپنے کاروبار چلا رکھے ہیں۔ (علم و آگہی)

100 لڑکیاں برپاو

محترم اسلامی بھائیو! عاملین کے کئی ایک لمبادے ہیں۔ مثلاً جاسوسیت، فقیری، پیری، مریدی، دشت شناسی، چہرہ شناسی وغیرہم۔ لیکن تعجب سے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ عاملوں نے اپنے آپ کو والیغا یہڈ کب سے بنانا شروع کر دیا ہے۔ کیونکہ ہر عامل کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے علاقے میں ایک اچھا پڑھا لکھا کے طور پر معروف ہو۔

جیسا کہ ابو بکر عامل نے ہمیو پیٹھک کو اپنا مشغلہ بنایا۔ علاقے میں اپنا سکہ منوایا اور اس کے ساتھ ڈاکٹر ابو بکر عامل نے ڈاکٹری کو وقار بناتے ہوئے، نجومیت کے روپ میں

☆..... 100 لڑکیوں کی عزتوں کو پامال کیا۔

☆..... 200 سے زائد خواتین کی برهنہ تصاویر اتاریں۔

☆..... 14 لڑکیوں کا حمل ضائع کروایا۔

☆..... متعدد کو طلاقیں دلوائیں۔

☆..... اس درندہ صفت انسان نے اپنی بھتیجی کو بھی اپنی ہوس کا نشانہ بنایا اور دوستوں کے بھی وارے نیارے کر داتا رہا۔

یہ ہے نجومیوں کی کوالیغا یہڈ ٹگ کا حال کہ جس میں حوا کی بیٹی بھی محفوظ نہیں۔

(نیا اخبار لاہور ۲۰ جنوری)

سارا قصور لڑکی کا تھا

سکھر سندھ سے صوبیدار میر لقی نے ایک تحریر لکھی ہے۔ اس مختصر تحریر کو انہی کے قلم

اے ملاحظہ فرمائیے:

رقم کو گزشتہ ماہ اپنے گاؤں جانے کا اتفاق ہوا۔ میں جیسے ہی اپنے گھر کے قرب پہنچا تو میرے گھر کے ساتھ پڑوس میں مردوں عورتوں کا اٹوڈھام لگا ہوا تھا۔ کرے سے رونے کی آوازیں آرہی تھیں۔ میں کچھ پریشان سا ہو گیا۔ میں نے اپنی والدہ سے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے؟

میری والدہ نے کہا: بیٹا! فلاں نجومی کا لڑکا گاؤں میں آیا ہوا ہے۔ اس کی دعا سے ہر مشکل اور پریشانی دور ہوتی ہے اور یہ ہاتھ دیکھ کر دن اور رات کا پھرنا بتاتا ہے اور یہ بھی اس کے پاس علم ہے کہ کل کیا ہو گا اور یہ جو حورت نجومی کے آستانے میں رورہی ہے اس پر جنات کا سایہ ہے اور نجومی صاحب جنات کو اپنے شخصی انداز میں نکال رہے ہیں۔

میری والدہ نے مجھے حکم دیا کہ جاؤ نجومی صاحب کو پہلے ہاتھ دکھاؤ۔ میں نے نال مثول سے کام لیا۔

لیکن والدہ نے کہا: میں خود آپ کے ساتھ چلتی ہوں، اگر تم شرم محسوس کرتے ہو۔ میں ول پر پھر رکھ کر والدہ کے ساتھ نجومی صاحب کے آستانے میں گیا۔ نجومی صاحب کی عمر 21 سال کے قریب تھی۔ جوان آنکھوں میں سرے کی لکیریں، چہرے پر جلال، لبے لبے بال، داڑھی غائب، موچھ غائب، چارپائی کے نزدیک میز پر شیپ ریکارڈر، منصور ملنگی، عطا اللہ عیسیٰ حیلوی کے مائیوں کی کیشیں، ایک ڈھوکی اور چمنا پڑا، ہوا ہے۔

نجومی صاحب کسی پر تشریف فرمائیں۔ گاؤں کی تمام جوان لڑکیاں قدموں میں بیٹھی ہوئی ہیں اور مرد بیٹھے سڑا جھکائے اللہ ہو کا ذکر کر رہے ہیں۔ کبرے کا گوشت، چاولوں کی دلکشی الگ پک رہی ہیں۔ لوگ کھاپی رہے ہیں۔

ان کھانے والوں میں میرے گاؤں کا عالم بھی تھا۔ جن کی تعلیم صرف کی روٹی تک ہے۔ جو ہر جحدہ مسجد میں سورہ یوسف علیہ السلام کا قصہ سن کر پورے گاؤں کو خوش کر دیتا ہے کہ زینخان کے عشق میں گرفتار تھی۔ جبکہ اصل سبق جو اس واقعہ سے ملتا ہے اتنے سنانے کی انہیں نہ توفیق ہے نہ ہمت۔ ہیر راجھا، سکی پنوں ان کا موضوع ہوتا ہے۔

میں نے نجومی صاحب کو سلام کیا، میری والدہ نے نجومی سے کہا کہ میرا بیٹا پنجاب سے آیا ہے اس کے ہاتھ کو دیکھوتا کہ ہمیں بھی اپنی ہونے والی بہو کے متعلق اکشاف ہو سکے کہ اس کا اخلاق و کردار کیا ہوگا اور میرا بیٹا شادی کے بعد اپنی ماں کی گود میں سر رکھے گا یا کہ اپنی نئی نویلی دہن کا تاج بن کر رہ جائے گا۔

نجومی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اماں یہ فوجی لوگ عقل سے پیدل ہوتے ہیں ان کو اپنی ماں تو کیا اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں ہوتی۔

مجھے یہ سن کر غصہ آیا، عصر کا وقت تھا۔ مسجد سے اللہ اکبر کی صدا آرہی تھی۔ ادھر نجومی صاحب نے بلند آواز سے کیسٹ لگا دی کہ تو چیز بڑی ہے مست مست! اور باہر جہالت میں ڈوبے تعلیم کی کمی کے باعث لوگ واہ واہ کے نعرے لگا رہے ہیں۔ یہ سین (Scene) دیکھ کر دل کی عجیب سی کیفیت ہوئی اور بلڈ پریشر بھی ہائی ہو رہا تھا۔

میں نے والدہ سے پوچھا کہ یہ قسم سوارنے والے کب سے پڑوس میں ٹھہرے ہوئے ہیں؟

انہوں نے کہا: یہ ایک ماہ سے گاؤں میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور یہ پہنچ ہوئے بزرگ کے بیٹے ہیں۔ ان کے ساتھ ایسی کوئی بات نہ کرنا۔ ان کی ناراضگی اللہ کی ناراضگی ہے کیونکہ یہ ایک ایسا آدمی ہے جو دلوں اور دنوں کے ہیر پھیر کے بتلانے پر قادر ہے۔ صاف بات ہے کہ اس سے ٹکر لیتا کوئی معمولی بات نہیں۔

بہر حال دوسرا دن جمعہ کا تھا ہمارے گاؤں کے مولوی نے ساری تقریر نجومیت کی تعریف اور شان میں کی اور نجومیت کو ثابت کرنے کے لئے اپنی طرف سے پیغمبروں کے قصص شروع کر دیئے جن کا ذکر قرآن و حدیث میں تو کجا کسی ضعیف یا اسرائیلی روایت میں بھی نہیں ملتا۔

ابھی میری تین دن کی چھٹی گزری تھی کہ صحیح یہ خبر آگ کی طرح گاؤں میں پھیل چکی تھی کہ نجومی صاحب نمبردار صاحب کی جوان لڑکی کو بھاگ کر لے جا رہے تھے کہ موڑ سائیکل کا ایکسٹر نٹ ہو گیا۔ نجومی صاحب کی دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئی ہیں اور لڑکی موقع پر

فوت ہو گئی ہے۔

گاؤں میں ہر جگہ عورتیں ناک پر انگلی رکھ رکھ کر باتیں کر رہی تھیں کہ نجومی صاحب کا قصور نہیں سارا لڑکی کا قصور تھا۔

یہ ہے لوگوں کی جہالت کی انتہا کہ نجومی کسی لڑکی کی عزت پر ہاتھ ڈالے تو قصور پھر بھی نجومی کا نہیں لڑکی کا سمجھا جاتا ہے۔

کیا عیسائی مسلمانوں کا مشکل کشا؟

مورخہ 9 اگست 98ء کے روزنامہ خبریں کے فرست یقچ پر ایک نجومی کی شوری چھپی، جسے تھانہ مرید کے پولیس نے گرفتار کر کے سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا اور اس کی گرفتاری پر ایسے ایسے اکشافات ہوئے جس سے ہر انسان ان کمزور اور کچے عقیدے والے مسلمانوں کے بارے میں حیرانی و استجابت کے سیندر میں ڈوب جاتا ہے کہ۔

آیا یہ لوگ اس قدر غور و فکر اور شعور و آگئی سے عاری ہو چکے ہیں جنہوں نے ایک عیسائی کو اپنا مشکل کشا تک قرار دے دیا۔ پھر اس نجومی کے قدموں میں جائیٹھے اور اس سے اپنی حاجات کے لئے دعا میں کروانے لگے۔

وہاں سے پولیس کو کئی ایک ایسے خطوط بھی ملے جن میں نجومیت کے پرستار، رب تعالیٰ کی چوکھت سے بھاگ کر در در کی خاک چھاننے والے توہم پرستوں نے اپنی حاجات و مشکلات کا تذکرہ کیا تھا۔

محترم اسلامی بھائیو! یہ سلسلہ ایسا ہے کہ جس کی آڑ میں
☆..... قتل کے بھاگے ہوئے مجرم پناہ لیتے ہیں۔

☆..... جاسوس اپنا جال پھیلاتے ہیں

☆..... دولت و شہرت کے بھوکے یہ بھیں بدلتے ہیں۔

نجومیت کا روپ دھارنے والے اس عیسائی وزیر سعیج نے اپنے نام کی پلیٹ بھی بنوائی تھی۔ جس پر لکھا تھا:

☆..... ہر مشکل کا حل چند لمحوں میں
☆..... محبوب کو گرائے قدموں میں۔

☆..... عاشقوں کو ملائے سپنوں میں، وغیرہ وغیرہ

وزیر مسیح کا یہ دعویٰ تھا کہ اس کے پاس آنے والے افراد کبھی بیکاری کا شکار نہیں ہوتے اور اس کا اپنا یہ حال تھا کہ گرفتاری کے وقت خود ٹھوکر کھا کر گر پڑا۔ لوگوں کی مشکلات حل کرنے والا اب قید تہائی میں خود مشکلات سے دوچار ہے۔
لیکن افسوس ہے تو ہم پرست مسلمانوں پر کہ وہ ان احوال و واقعات سے عبرت کیوں نہیں پکڑتے۔

☆..... اللہ رب العالمین الحکم الحاکمین کی طرف رجوع کیوں نہیں کرتے۔

☆..... وہ اللہ بزرگ و برتر جس نے پوری کائنات تخلیق فرمائی اور جواب پوری کائنات کا کنٹرول اور نظام سنبھالے ہوئے ہے۔

☆..... وہ ذات اقدس جو مگن فیضکوں کے وصف سے متصف ہے اور جس کا کوئی بھی شریک نہیں۔

محترم اسلامی بھائیو! کیا اس ذات بابرکات نے لوگوں کو پیدا کر کے کسی اور کے سپرد کر دیا ہے؟ (معاذ اللہ)

☆..... حقیقی بات یہ ہے کہ بزبان قرآن

وَمَا قَدَرَ اللَّهُ حَقًّا قَدْرِهِ

”کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی حقیقی قدر کی ہی نہیں“ (انعام: ۹۱)

یہ لوگ اللہ بزرگ و برتر کو پیچان ہی نہیں سکے ورنہ اس کا در چھوڑ کر انسان اولاد کے حصول، مشکلات کے حل اور کاروبار میں خیر و برکت کے لئے عیسائی کے پاس ہرگز ہر گز نہ بھکتا پھرتا۔

نجومیوں کے پنج تینی ٹو لے

دس جولائی ۹۱ء کے نوازے وقت کے مطابق

دس سال قبل راولپنڈی کا ایک شخص عبدالغنی لاپتہ ہو گیا۔ دس سال کی تلاش میں ناکامی کے بعد گھر والوں کو یقین ہو گیا کہ وہ زندہ نہیں ہے۔ اس لئے انہوں نے عبدالغنی کی بیوی کا نکاح لعل دین سے کر دیا۔

اور نجومی حضرات نے عبدالغنی کی جائیداد اور اس کی بیوی پروین کو ہٹھیانے کے لئے ایک چال چلی۔

☆..... عبدالغنی سے ملتی جلتی شکل کے ایک نوجوان کو خوب گھر کی معلومات دیں

☆..... عبدالغنی کی عادات اور گفتگو وغیرہ کا ماہر بنایا اور پھر مشہور کر دیا کہ عبدالغنی جو گم ہو گیا تھا وہ مل گیا ہے

☆..... یہ شخص پانچ روز تک عبدالغنی بنارہا اور پروین کی آبروریزی کرتا رہا

آخر کار پول کھل گیا اور یہ ڈرامہ رچانے والے پانچ معروف نجومیوں کو ایڈیشن سیشن نج سید متاز حسین شاہ نے چار چار سال قید با مشقت اور نیس بیس کوڑوں کا حکم سنایا اور جعلی خاوند کو دس سال قید با مشقت کی سزا سنائی۔

بوزھا نجومی کام دکھا گیا

بلوچستان کی بوزھی عورت نجمہ کی اندر ورنی یہاڑی میں جتنا ہو گئی اس نے اپنے ہی جیسے ایک بوزھے نجومی کو اپنی کایا پلٹنے کے لئے کہا تاکہ نجمہ اندر ورنی یہاڑی سے نجات حاصل کر سکے۔ لیکن بوزھے نجومی نے نجمہ بی بی کی ایسی کایا پلٹنی کہ اس نے خاوند کے پاس رہنے سے انکار کر دیا۔

معاملہ عدالت میں پہنچا اور 3 نومبر کے قومی اخبارات کے مطابق نج بڑھایا کو کہتا رہا کہ

☆..... اپنی بیٹیوں کا خیال کرلو

☆..... پہنچاں بھی عدالت میں ماں کی مفتیں سما جتیں کرتی رہیں

☆..... بیٹے بھی ہاتھ جوڑتے رہے

مگر بڑھیا نہ مانی اور اپنے خاوند، چار بیٹوں اور بیٹوں کو چھوڑ کر نجومی کے ساتھ چلی گئی۔

محترم اسلامی بھائیو! ہم نجمہ بی بی کے اس فعل پر کچھ تبصرہ نہیں کرنا چاہتے کیونکہ یہ نجومیت کے مقدس اسرار و حجابات ہیں۔ وہ الگ بات ہے کہ یہ اب کھلتے جا رہے ہیں اور سمجھنے والوں کے لئے اس میں عبرت کے بڑے سامان ہیں۔

نجومی جاسوس نکلا

نجومیت کے نام سے ٹھنگ بازیاں تو اس ملک میں زور شور سے جاری ہی ہیں مگر اس نام نہاد مقدس پر دے میں ہندو جاسوسوں کو بھی گل کھلانے کا موقع مل گیا ہے۔ ایسا ہی ایک نجومی گزشتہ سولہ سال سے لاہور کے ریلوے اسٹیشن پر موجود تھا۔ 27 دسمبر 2002ء کے نوائے وقت کے مطابق بڑے بڑے افراد سے اپنے ہاتھ کی لکیریں دکھاتے اور مستقبل کی توجیہیں سننے کے لئے ترستے نظر آتے، انہوں نے اسے قسمتوں کا ستوار نے والا سمجھا کہ جو بعد میں بھارتی جاسوس نکلا اور اس کو گرفتار بھی کر لیا گیا ہے۔ اس جاسوس کو فوج کے خفیہ ادارے کے اہلکاروں نے انڈیا وائرلیس کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں گرفتار کیا ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! نہ جانے ایسے کتنے ہی نجومی جاسوس ہیں جو نجومیت کی آڑ میں ملک و ملت کے عقائد و نظریات کو اپنی منشاء کے مطابق ڈھالنے کے لئے اپنا روپیہ پیسہ اور وقت لگا رہے ہیں اور پاکستان کی جاسوسی کر رہے ہیں۔

نجومی مژرے لوٹا رہا

حقیقت پر مبنی یہ سچا واقعہ مجھے ایک مولانا صاحب نے سنایا تھا ان کے قریبی دوست ایک قاری صاحب جو چند برس قبل فوت ہوئے ہیں فیصل آباد میں رہتے تھے اور جن نکالتے تھے ان کے پاس اکثر مریض آتے تھے۔

ایک روز ایک نوجوان عورت آئی اور کہنے لگی: میں جس سے شادی کرنا چاہتی

ہوں میرے گھر والے اس سے نہیں چاہتے اور انہوں نے میری شادی کی اور سے طے کر دی ہے اور دن بھی مقرر ہو گیا ہے لہذا آپ کچھ کہجئے کہ میری شادی میرے آشنا سے ہو جائے۔

قاری صاحب کہنے لگے: اس سے پہلے تم کسی کے پاس گئی تھیں؟
وہ عورت کہنے لگی: ہاں ایک نجومی کے پاس گئی تھی اس نے مجھ سے کہا اس کام کے لئے ایک "خاص عمل" کرنا پڑے گا اور "عمل" کے دوران تھمیں اپنا جسم میرے جسم کے ساتھ ملانا ہو گا۔ لہذا میں اس پر بھی راضی ہو گئی اور نجومی عامل اس "خاص عمل" کے بہانے مجھ سے مزے لوٹا رہا اور جس مقصد کیلئے میں نے یہ سب کچھ کیا تھا وہ نہ ہو سکا۔
اس پر قاری صاحب نے اس عورت کو کہا: آپ خواہ نخواہ اپنی زندگی بر بادنہ کریں اور جائیں ہم اس سلسلے میں معدود ہیں۔

محترم اسلامی بھائیو! یہ اور اس طرح کے بیسوں واقعات روپما ہوتے ہیں لیکن بہت کم لوگ عبرت حاصل کرتے ہیں۔

ہائے اولاد کے چکر میں نجومیوں سے لٹ گئی

لاہور کے ایک نو اجی دیہی علاقے میں جب ایک 7 سالہ بچہ اچانک غائب ہو گیا تو عام خیال ہی تھا کہ یہ اخوا برائے تادان کی واردات ہے، مسجد کے لاڈڈ پیکر پر اعلان کرنے کے باوجود بچے کا سراغ نہ مل سکا۔ اس کے غریب باپ نے سارا علاقہ چھان مارا لیکن یوں لگتا تھا کہ بچے کو زمین نگل گئی ہے یا آسمان کھا گیا ہے۔ بچہ آخری بار شام کو دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا دیکھا گیا تھا اس کے بعد جو نبی سورج غروب ہوا اور شام نے اپنے پر بھیلائے تو بچہ بھی نظروں سے غائب ہو گیا تین روز تک اس کا کچھ پتہ نہ چلا۔ چوتھے روز اس کی لاش ایک کھائی میں ملی جسے جانور چیر چھاڑ رہے تھے۔

غریب ماں باپ نے تو تھانے میں رپورٹ درج بھی نہ کروائی کیونکہ ان کی کسی کے ساتھ دشمنی نہ تھی اور پھر انہیں پولیس سے بھی انصاف کی توقع نہ تھی لیکن علاقے کے نمبردار نے اس کیس میں دلچسپی لینا شروع کر دی۔

اس نے اس محلے کے گھروں میں کام کرنے والی عورتوں کو اپنا جاسوں بنایا جو ہر گھر سے خبر لاتی تھیں۔ یہ واقعہ چونکہ ہر گھر میں زیر بحث تھا اس لئے جتنے منہ اتنی باتیں، لیکن انہی باتوں میں نمبردار کو نوکرانی نے بتایا کہ وہ جس گھر میں کام کرنے جاتی ہے وہاں کی مالکن نے بچے کو محلے کی ایک عورت کے ساتھ جاتے ہوئے دیکھا تھا، اس کے بعد ہی بچہ غالبہ ہوا تھا اس نے تو کرانی کو مزید تفصیلات جاننے پر مأمور کر دیا۔

تمن چار روز کی جاسوں کے بعد معلوم ہوا کہ جس عورت کے ساتھ بچہ آخری بار دیکھا گیا تھا وہ اولاد سے محروم تھی اور کئی سالوں سے عاملوں، نجومیوں کے چکر کاٹ رہی تھی، اس نے اپنے ملنے والوں سے ایک بار اس ٹوٹکے کا ذکر کیا تھا کہ اگر کسی نو عمر بچے کی لاش پر بیٹھ کر نہائے تو اس کی گود ہری ہو سکتی ہے۔ وہ اکثر کہتی کہ اس ٹوٹنے پر عمل کرنا بہت مشکل ہے لیکن پھر اس نے اس پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

علاقہ کے نمبردار کی روپورث پر تھانیدار نے عورت کو گرفتار کر لیا پہلے تو اس نے انکار کر دیا لیکن جب پولیس نے اپنا مخصوص طریقہ استعمال کیا تو اس نے اعتراف کر لیا کہ وہ بچے کو بہلا پھسلا کر اپنے گھر لے گئی تھی اس کا شوہر دوسرے گاؤں گیا ہوا تھا یہ نئے چاند کی پہلی جمعرات تھی اس نے بچے کا گلا گھونٹ دیا اور رات کو دو بچے چار پائی کے نیچے لاش رکھ کر غسل کیا اور صبح منہ اندر ہرے لاش ایک بوری میں ڈال کر ایک گھری کھائی میں ڈال دی۔

جہاں دو روز کے بعد راہ چلتے ہوئے ایک شخص کی اس پر نظر پڑ گئی۔ ملزمہ کے گھر سے بچے کا تعویذ بھی مل گیا جسے اس کی ماں نے پہچان لیا۔ مقتولہ نے اعتراف کیا کہ گود ہری کرنے کے لئے اسے یہ ٹوٹنا ایک نجومی نے بتایا تھا جو اس علاقے میں اپنا اڈہ بنائے بیٹھا ہے۔

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! جب کوئی شادی شدہ جوڑا اولاد جی نعمت سے محروم ہو

جاتا ہے تو اس کو حاصل کرنے کے لئے نہ جانے کیا کیا جتن کرتا ہے عاملوں، نجومیوں کے آستانوں پر جانا تو عام سی بات ہے بعض لوگ اس کے لئے گھناؤنا قدم اٹھانے سے بھی بازنیں آتے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ

☆..... کسی عامل کا اڈہ ہو یا چیر کا ڈیرہ

☆..... ڈاکٹر کا ٹکینک ہو یا حکیم کا مطب

☆..... جوگی کی کثیا ہو یا ملٹنگ کا سکول

آپ کو ان جگہوں پر جہاں دوسرے لوگ سر جھکائے اپنی خواہشات بیان کرتے دکھائی دیں گے وہاں ایسے مرد و خواتین بھی سر جھکائے نظر آئیں گے جن کی صرف ایک ہی مراد ہو گی اور وہ یہ کہ ان کی گود ہری ہو جائے۔

اسی طرح اولاد کے حصول کے نام پر وجود میں آنے والی ملٹی ملین اندھری کے اسرار درموز اپنی جگہ لیکن اگر آپ اولاد سے محروم کسی جوڑے سے ملیں تو ان کی مجبوریاں بھی اپنی جگہ صحیح نظر آئیں گی۔

جیسا کہ اقبال ناؤں لاہور میں مقسم ایک ایسے ہی میاں بیوی نے اپنی داستان سنتے ہوئے کہا: کہ ان کی شادی 10 سال پہلے ہوئی تھی۔ شادی کے تین سال بعد بھی بچہ پیدا نہ ہوا تو ساس اور سر کو فکر لاحق ہو گئی، ساس کا خیال تھا کہ بہو میں کوئی نقص ہے لیکن بٹ ہونے پر لڑکے میں نقص نکل آیا اس کے باوجود لڑکے کے والدین اس کی دوسری شادی پر بھند تھے۔

اصل مسئلہ جائیداد کا تھا میاں ہر صورت اپنی جائیداد کا وارث چاہتا تھا۔ بیوی الگ ذہنی مریضہ ہو گئی کیونکہ ساس اور سر نے اس کی زندگی کو عذاب بنا دیا تھا، طعنوں سے تجک آکر اس نے کئی بار خود کشی کے بارے میں سوچا لیکن شوہرنے حوصلہ دیا، اسے علم تھا کہ وہ خود قصوردار ہے۔ حقیقت کا علم ہونے کے باوجود میاں بیوی نے

ہر اس دروازے پر دستک دی جس کے بارے میں کہا گیا کہ یہاں سے ان کی مراد پوری ہوگی۔

شوہر نے بتایا کہ وہ علاج معالجے پر اب تک ڈاکٹروں، حکیموں، عطا سیوں، عاملوں، نجومیوں اور سنیاسیوں کے درپر کم از کم تین لاکھ روپے لٹا چکے ہیں لیکن ان کی گود آج بھی نجومیوں کی ہزار تسلیوں کے باوجود خالی ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس دن اس قسم کی خبریں عموم کی توجہ کا مرکز نہ بنتی ہوں۔ دیہاتوں اور شہروں میں کسی نہ کسی جگہ کوئی نہ کوئی پیر، فقیر، عامل ضرور ایسا بیٹھا ہے جس کے پاس بقول اس کے اولاد پانے کا مجرب نہ ہے اور موثر تعویذ موجود ہے۔ یہ لوگ سچلٹوں، ہند بلوں، اخباری اشتہاروں اور اپنے ایجنٹوں کے ذریعے یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ اولاد کا حصول ان کے باسیں ہاتھ کا کھیل ہے۔

یہی وجہ ہے کہ دیہات میں ان کا اڑہ ہو یا شہر کے کسی زرق برق علاقے میں فائیو شار قسم کا دفتر یہاں اولاد کے خواہش مند مردوں خواتین کا ججوم رہتا ہے اور وہ ایک عمل کے یا تعویذ کے ایک لاکھ روپے تک وصول کر لیتے ہیں جبکہ کسی خاتون سے 8,10 ہزار روپے ہتھیا لینا ان کے لئے معمولی بات ہے۔

(سنٹے میگزین نوائے وقت لاہور 2003ء بحوالہ نجومیوں کی کارستانیاں ص ۱۳۰ تا ۱۳۳)

اس شعبہ میں

تعویذ گندوں کا کام نہ صرف مرد کرتے ہیں بلکہ ایک بڑی تعداد عورتوں کی بھی اس شعبہ میں موجود ہے۔ عورت عالمہ کے پاس جانے کو اس لیے بھی ترجیح دیتیں ہیں کہ شاید اب تو وہ ہر طرح کے غیر شرعی عمل سے دور ہیں۔

انہی عالمہ عورتوں میں کچھ عورتیں گروہوں کی صورت میں بھی کام کر رہی ہیں۔ جس سے تمام وہی مسائل پیدا ہوتے ہیں جو مصائب گروہوں میں کام کرنے والے مردوں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

سچا پیر کے کہتے ہیں؟

محترم اسلامی بھائیو! سچا پیر تو حتی الامکان کوشش کرتا ہے کہ وہ ظاہرنہ کرے کہ وہ پیر ہے۔ کیونکہ وہ مومین کامل ہوتا ہے اور مومین کامل اپنی شہرت اور وادہ کا خواہش مند نہیں ہوتا اور جیسا کہ ہم اس باب کے شروع میں احادیث بیان کر آئے ہیں کہ خود تبی پاک لئے اللہ علیہم السلام مریضوں کو دم فرمایا کرتے تھے اور نظر بد سے بچتے، آسیب دور کرنے اور جنات کی خوستوں سے محفوظ رہنے اور مصائب و آلام سے نجات پانے کے لئے تعویذات و وظائف سے استفادہ کرنا صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت مبارکہ ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بعد تابعین، تبع تابعین، اولیاء کرام، بزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین بھی امت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی خیر خواہی کے لئے اخلاقی و روحانی تربیت فرماتے رہے اور دُکھیاری امت کی غنواری کے لئے تعویذات و وظائف عطا فرماتے رہے۔

اللہ علیکم کا کرم ہے کہ اس نے ہزار نے میں اپنے قلب و روح کے معالجین، اولیاء کاملین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو دنیا میں بھیجا جن کی حیات مبارکہ کا الحمد للہ اپنے اندر بے پناہ کرکش رکھتا ہے۔ محروم بر پر ان کی حکمرانی کے جلوے نظر آتے ہیں۔ یہ اللہ والے اللہ علیکم کی عطا سے مخلوق خدا کی فریادرسی فرماتے اور ہبی دامنوں کو مالا مال کرتے چلتے ہیں۔ بڑے بڑے کزوں فروالے حکمران ان کے آستانہ عالیہ پر آتے، سرجھکاتے اور ادب سے حاضری دیتے نظر آتے ہیں۔

یہ اللہ والے نور ایمان سے سینہ مدینہ بنائے، زندگی بھر را و خدا میں سفر کرتے، دین حق کی تبلیغ فرماتے اور مخلوق خدا کی فریادرسی فرماتے نظر آتے ہیں۔ عشق مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی شمع جلا کر، اعمال صالح پر استقامت پا کر ان اللہ والوں کا مقصد حیات یہ بن جاتا ہے کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ ان شاء اللہ علیکم اس مدنی مقصد کو دل میں سجائے، سلف صالحین کا طریقہ اپنائے شیخ طریقت قبلہ امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک وعوتوں اسلامی کو فروغ دیا، تاکہ بد عقیدگی اور بد

عملی کے اٹھتے ہوئے طوفان کا سڑہ باب ہوا اور فرنگی تہذیب کے دلدادہ مسلمانوں کو پھر سے سنت رسول مقبول ﷺ پر عمل کا جذبہ ملے۔

دور حاضر کے جامی، یا نی دعوتِ اسلامی قبلہ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قرآن و سنت کے لئے جہاں دوسرے بے شمار کاموں اور مجالس کی ترکیب بنائی، وہاں آپ نے مدنی آقا شیخ ﷺ کی ذکیاری امت کی غنخواری کے لئے مجلسِ مکتوبات و تعویذات عطاریہ کو بھی میدانِ عمل میں اتارا تاکہ عاشقانِ رسول ﷺ در بدر کی ٹھوکریں کھانے کی بجائے فیضانِ غوث و رضا سے مستفید ہو کر اپنی بیماریوں، قرضداریوں، گھریلو پریشانیوں اور ہر قسم کی آفتوں سے نجات حاصل کریں۔

اس مجلس نے مختلف اسلامی بجا ہیوں کا انتخاب فرمایا، تعویذات و وظائف کی تربیت و اجازت عطا فرمایا کہ ایک انفرادی کام میں معروف کر دیا۔ پھر مجلسِ مکتوبات و تعویذات عطاریہ کے ذمہ داران نے پورے ملک میں تعویذات عطاریہ کا فیضانِ عام کر دیا اور اللہ حمد و شکر اب تو دوسرے ممالک میں بھی تعویذات عطاریہ کے مکتب بن چکے ہیں جہاں روزانہ سینکڑوں مریض یا اُن کے عزیز آتے اور تعویذات عطاریہ سے فیض پاتے ہیں۔
ان تعویذات و وظائف کا کوئی معاوضہ نہیں لیا جاتا ہر کسی کو فی سبیل اللہ تعویذات عطاریہ ملتے ہیں۔

محترم اسلامی بجا ہیو اور بہنو! چونکہ شریعتِ اسلامیہ کی پاسداری ہر مسلمان کی فیمه داری ہے اس لئے بے پر دگی و بدنگاہی سیست دوسری خرافات سے بچنے کے لئے خواتین کو مکتب تعویذات عطاریہ پر آنے کی اجازت نہیں۔ خواتین اپنے مسائل کے حل کے لئے گھر کے کسی مرد کے ذریعے تعویذات عطاریہ منگوا سکتی ہیں۔

الحمد لله شیخ طریقت امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ تعویذات و وظائف کی برکت سے متعدد مریض شفا پا چکے ہیں۔ ان میں سے کچھ واقعات پیش خدمت ہیں ملاحظہ فرمائیں:-

برکات تعویذات عطاریہ اور وظائف

خوفناک بلا

باب السلام (سندھ) کے مشہور شہر حیدر آباد کے مبلغ دعوت اسلامی ڈاکٹر آفاق عطاری کے بھانجے محمد مکرم عطاری کا حلفیہ بیان ہے۔

ایک شب میں گاڑی پر سنان علاقے سے گزر رہا تھا ایک چھوٹی پلیا پر سے گزرتے ہوئے اچانک ایسا لگ جیسے کوئی بہت زیادہ وزنی چیز گاڑی پر لا دوئی گئی ہو۔ فل اسپیڈ دینے کے باوجود بھاری وزن کی بنا پر گاڑی بالکل آہستہ ہو گئی۔

کسی نہ کسی طرح گھر پہنچ کر جیسے ہی گاڑی سے اترتا تو ایک نادیدہ شے کا وزن کندھوں پر محسوس ہونے لگا، جیسے تبے میں نے کمرے میں پہنچ کر دروازہ بند کیا اور بستر پر جا گرا۔

رات کے کم و نیش 1:30 بجے کا وقت تھا، مجھ پر ایک عجیب خوف طاری تھا! میں سہا ہوا ہمت کر کے واش روم جانے کیلئے اٹھا تو کسی نادیدہ قوت نے میرا ہاتھ موڑ کر پر لگا دیا۔ میری چیخ نکل گئی میں اس نادیدہ قوت کے ہاتھ پوری رات اذیت پاتا رہا۔ کبھی میری نالگ موڑ دی جاتی تو کبھی اٹھا کر چیخ دیا جاتا۔ میں خوف و تکلیف میں چلاتا اور گھر والوں کو بلاتا رہا حیرت کی بات یہ تھی کہ گھر والوں کو میری آواز نہیں پہنچ رہی تھی۔

اذان فجر ہونے پر وہ نادیدہ قوت چلی گئی۔ پورا جسم پھوڑے کی طرح دکھ رہا تھا۔ اس خیال سے کہ گھر والے پریشان ہوں گے میں نے صبح کچھ نہ بتایا، لگی میں ایک باریش نمازی شخص جو جھاڑ پھوک کرتے تھے ان کے پاس پہنچا انہوں نے استخارہ کر کے بتایا کہ سخت جاں لیوا چیز تمہارے ساتھ ہے تم کسی کامل پیر کے مرید ہو اس لئے جان پنج گئی۔ اس کا علاج میرے بس میں نہیں ہے۔

دوسری رات پھر اس طرح 2:00 بجے کے قریب کسی نادیدہ قوت نے نیند کی حالت میں بستر سے اٹھا کر پنجے پھینک دیا اور میں اسی طرح پوری رات اذیت پاتا اور

گھروالوں کو مدد کیلئے بلا تارہ۔

دوسرے دن نماز عصر پڑھ کر میں سید عبدالوباب شاہ جیلانی المعروف بھی سلطان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے مزار پر حاضر ہوا آنکھیں بند کر کے عرض کی:
حضور! میرے مرشد کا واسطہ کم از کم اتنا تو ہو کہ جو نادیدہ قوت مجھے تکلیف دیتی ہے
وہ نظر آجائے۔

یہ عرض کر کے جیسے ہی آنکھیں کھولیں تو برادر میں بھی انکھ چہرے والی ایک خوفناک بلا جس کے دانت سینے تک نکلے ہوئے تھے، سرچھت سے ٹکرایا تھا، چہرہ سیاہ اور اس کی بڑی بڑی سرخ آنکھیں مجھے گھور رہی تھیں، میں گھبرا کر چلنے لگا تو وہ بلا بھی میرے ساتھ ہوئی۔
میں نے جب مزار کے احاطے میں دیکھا تو عجیب الخلق تخلوق، بچے اور مرد جن کے قد لبے، بال گھنٹوں تک اور چہرے انسانوں سے مختلف تھے ہاتھ باندھے مزار پر حاضر تھے اب چونکہ وہ نادیدہ قوت ظاہر ہو چکی تھی لہذا ماسنے آ کر مجھے مار لی۔

ایک صحیح دعوت اسلامی کے ایک مبلغ کو میں نے یہ تمام معاملہ بتایا تو انہوں نے پوچھا تم اپنے پیر و مرشد شیخ طریقت امیر ابلست دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ شجرہ عطاریہ میں سے اور ادو و طائف پڑھتے ہو؟
میں نے عرض کی کہ میرے پاس تو شجرہ نہیں ہے۔

انہوں نے شجرہ عطاریہ دیا اور کہا، اسے اپنے پاس رکھو اور اس کے اور ادو و طائف پڑھنے کا معمول بھی بناؤ اور فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن، حیدر آباد سے مجلسِ مکتوبات و تعلیمات عطاریہ کے کتب سے تعلیمات بھی لو ان شاء اللہ عز و جل اس خوفناک بلا سے نجات مل جائے گی۔

اس رات جب میں سویا تو شجرہ عطاریہ میری جیب میں تھا، عجیب پر اسرار آواز سے آنکھ کھلی دیکھا وہ بھی انکھ بلا کمرے میں ہے، میں چونکہ اب عادی ہو چکا تھا، لہذا خوف میں کمی آگئی تھی۔

میں نے محسوس کیا کہ آج وہ مجھ سے دور دور ہے اور قریب آنے سے کتراری ہے، دور سے بھی انک آواز میں کہنے لگی: تیری جیب میں کیا ہے؟ اس کو نکال کر رکھ دے میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گی۔

اب میری توجہ ہوئی کہ جیب میں شجرہ عطاریہ رکھا ہے۔ اس سے ہمت بڑھی۔ پوری رات وہ بلا دور دور کمرے میں شہلتی اور جیب سے شجرہ عطاریہ نکانے کا مشورہ دیتی رہی، رات میں سوتونہ سکا مگر دیگر اذیتوں سے محفوظ رہا۔

دوسرے دن فیضان مدینہ میں مجلس مکتبات و تعلیمات عطاریہ کے مکتب سے تعلیمات عطاریہ لئے اور لا کر ایک تعویذ کمرے میں لٹکا دیا۔ الحمد للہ عجلن تعویذ لٹکانے کی برکت سے اس بھی انک بلا کا کمرے میں داخل بھی بند ہو گیا، چند دن مختلف روپ میں آکر باہر دالاں ہے، کبھی کھڑکی سے آواز دیتی رہی۔

☆.....تعویذ ہٹادے

“THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT AND ISLAMAT”
☆.....مجھے دوستی کر لے

☆.....تجھے اب نہیں ماروں گا

پھر باہر بھی تعویذات لٹکا دیئے اور خود بھی تعویذ پہن لیا، کاث کا پانی بھی پیتا رہا۔ (یہ مخصوص پانی ہے جو عملیات کے ذریعے چھری سے کاث کر پیش کیا جاتا ہے) الحمد للہ عز و جل کچھ ہی عرصے میں تعویذات عطاریہ کی برکت سے اس جاں نیوا خوفناک بلا سے نجات مل گئی۔

پاؤں کا ناسور

ایک اسلامی بھائی نے حلفیہ بتایا کہ میرے پاؤں پیدا اپنی طور پر مژرے ہوئے ہیں، 5 سال کی عمر میں چپل کی وجہ سے ایک پاؤں میں معمولی ساز خم ہو گیا جو رفتہ رفتہ گہرا ہوتا گیا۔ علاج پر ہزاروں روپے خرچ کرنے کے باوجود ”مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی“

کے مصدق زخم صحیح ہونے کے بجائے مزید بگڑتا چلا گیا اور اس میں سے خون اور پیپ رستا رہتا۔ حتیٰ کہ میں چلنے پھرنے سے بھی معدود ہو گیا۔ ہر طرح کا علاج کروانے کی کوشش کی مگر بے سود۔ اسی حال میں کم و بیش 17 سال گزر گئے اور میری عمر کم و بیش 22 سال ہو گئی، اندیشہ تھا کہ شاید یہ کنسربن چکا ہے۔ میں علاج سے تقریباً مالیوس ہو چکا تھا۔ ایک دوست نے جو کہ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہیں، مشورہ دیا کہ فیضانِ مدینہ مجلس مکتوبات و تعویذات عطاریہ کے مكتب پر شیخ طریقت امیر اہل سنت دامت برکاتہم الغالیہ کے تعویذات مفت دیئے جاتے ہیں۔ وہاں رابطہ تکھے۔

لہذا میں نے تعویذات کے مكتب پر حاضری دی اُنہوں نے کافی حوصلہ دیا اور کات کامل کر کے پینے کے لئے پانی دیا اور پیش (مخصوص آیات جو پیشوں پر لکھ کر دی جاتی ہیں) بھی دیں۔ ابتداء میں خاص فرق محسوس نہیں ہوا مگر میں نے ہمت نہیں ہاری اور کم و بیش 6 ماہ تک پابندی سے علاج کرواتا رہا۔

الحمد للہ عزوجل پیش پابندی سے استعمال کرنے کی برکت سے میرے پاؤں کا 17 سالہ زخم بالکل سوکھ گیا اور بدبودار مواد بھی نکلنا بند ہو گیا۔

الحمد للہ عزوجل میں اب چلنے کے بھی قابل ہو گیا ہوں اور فیضانِ مدینہ میں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے شرکت کی کوشش بھی کرتا ہوں۔

حیرت انگیز برکت

صلح لاڑکانہ (تحصیل وا) کے ایک گاؤں خدا بخش مغیری کے اسلامی بھائی علی حسن عطاری نے حاجی برکت علی عطاری کو حلقہ بتایا کہ ہمارا ذریعہ معاش زمین کی فصل پر ہوتا ہے۔ ہوایوں کے یعنی کے حساب سے میرے والد صاحب نے زمین میں روکی چاول کا نیچ ڈالا، فصل جب بڑھی تو دیکھتے ہی دیکھتے چاول کی فصل پر کیڑوں نے حملہ کر دیا جس کے سبب فصل کا اکثر حصہ خالع ہو گیا۔ میرے والد نے جب فصل کو دیکھا تو ان کے پیروں تسلی سے زمین نکل گئی۔ کیونکہ

ہمارا اس کے سوا گزارے کا اور کوئی ذریعہ نہ تھا۔

والد صاحب گھر میں آئے تو میں دعوتِ اسلامی کے مدنی کام میں مشغول تھا، والد صاحب نے ناراض ہو کر مجھے بولا: آپ کو کوئی فکر نہیں فصل تباہ ہو گئی ہے اور آپ ہو کہ اور کاموں سے ہی فرصت نہیں، اگر اپرے کروالیتے تو یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔ میں بھی پریشان ہو گیا کیونکہ ہمارا ذریعہ معاش کا واحد ذریعہ یہ فصل ہی تھی۔

میرے ذہن میں اپنے مرشد امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کا دیا ہوا تعویذ والا پانی یاد آگیا جو میں نے اپنے مرض کے لئے مجلسِ مکتوبات و تعویذات عطاریہ سے حاصل کیا تھا۔ میں پہنچنے والے تعویذ کا کچھ پانی ایک لوٹے میں لے کر جانے لگا تو والد صاحب نے فرمایا کیا کرنے جا رہے ہو؟ فصل ہر طرف سے کیڑوں کی نذر ہو چکی ہے، اب یہ تعویذ کا پانی کیا کرے گا؟

میں نے عرض کیا اب اجان، ہمارے مرشد کامل ہیں ان شاء اللہ عزوجل بہتر ہو گا۔ میں جا کر لوٹے میں سے فصل کو چاروں طرف پانی لگانے لگا اور اپنے پیر و مرشد کو یاد کرنے لگا، بہر حال میں بھی فصل کو دیکھ کر سخت پریشان تھا کیونکہ فصل تقریباً ضائع ہو چکی تھی۔

دو دن بعد حیرت انگیز معاملہ ہوا الحمد للہ عزوجل امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے تعویذ کے پانی کی برکت سے فصل کے پتے دوبارہ کھڑے ہونا شروع ہو گئے اور کیڑے ختم ہو گئے۔

والد صاحب نے دیکھا تو انہیں یقین نہیں آ رہا تھا، بار بار کہتے تھے، واقعی تیر امرشد کامل ہے۔

گاؤں کے لوگ بھی پوچھ رہے تھے ہمیں بھی بتاؤ یہ کونا اپرے کروایا ہے کہ کیڑے بالکل ختم ہو گئے!

الحمد للہ عزوجل میرے والد صاحب اتنے متاثر ہوئے کہ امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے مرید بن کر عطاری بن چکے ہیں اور چھرے پرست کے مطابق ایک مٹھی دار ہی کھنے کا نیت بھی کر لی ہے۔

دعاۓ بلال مظلہ العالی

مرکز الاولیاء (لاہور) کے مตین محمد انور عطاری نے حلفیہ لکھ کر دیا کہ ہماری والدہ محترمہ (جن کا ذہنی توازن درست نہیں) 13 دسمبر 2003ء کو گھر سے چھوٹے بھائی کے بیہاں جانے کیلئے تکلیف اور واپس نہیں پہنچی، لاہور کے علاوہ گرد و نواح میں بھی تلاش کیا، اخبارات و اشتہارات سے لے کر جو بھی ممکنہ صورت نظر آئی اس کے ذریعے کوشش کی گئی مگر سراغ نہ ملا۔ دعائیں کروانے کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ تقریباً سوا ماہ بعد جب مایوسی ہونے لگی تھی، میں اس زمانے کے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے عظیم بزرگ شیخ طریقت امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں صفا کروانے کے لئے باب المدینہ (کراچی) پہنچا تو معلوم ہوا کہ آپ باب المدینہ کراچی میں موجود نہیں ہیں۔

خوش نصیبی سے شہزادہ عطار حاجی محمد بلال رضا عطاری مظلہ العالی سے ملاقات کی سعادت مل گئی، اپنا مدعای عرض کیا، انہوں نے بہت شفقت فرمائی، مکمل توجہ سے مسئلہ نہ اور ارورو کریم رئے مسئلے کے حل کے لئے دعا فرمائی، اور امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ تعویذات بھی دیئے۔

دوسرے دن ملاقات پر فرمایا، آپ مرکز الاولیاء واپس تشریف لے جائیں اور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں میرا سلام عرض کریں اور اپنا مدعای بھی پیش کریں، ان شاء اللہ عز و جل ۲۷ گھنٹے کے اندر اندر آپ کو خوشخبری مل جائے گی۔ اس وقت آپ کی والدہ خیریت سے ہیں اور اچھے لوگوں میں ہیں، میں مرکز الاولیاء واپس چلا آیا۔

الحمد للہ تَعَالَیٰ توجہ مرشد سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ایسا کرم ہوا کہ لاکھ کوشش کے باوجود تقریباً ڈیڑھ ماہ سے جس سلسلے میں ذرا بھی خبر نہ مل سکی تھی، صرف ۳۶ گھنٹوں کے اندر میری والدہ کی اطلاع مل گئی کہ وہ جھنگ میں کسی سید گھرانے میں ہیں۔

دراصل ان حضرات کی امی جان کا کچھ عرصے سے پہلے ہی انتقال ہوا تھا اور اتفاق سے

ہماری والدہ ان کو مل گئیں اور لاوارث سمجھ کر انہیں اپنی ماں کے طور پر رکھ لیا اور بہت خدمت کی۔

الحمد لله رب العالمين شہزادہ عطاء رکی دعا اور امیر الامم سنت دامت برکاتہم الغالیہ کے توعیدات کی برکت سے ہماری بیماری والدہ بخیر و عافیت گھر پہنچ گئیں۔

دم توڑتا مریض

فقیر رضا عطاری نے حلفیہ بتایا کہ مرکز الاولیاء (لاہور) میں ایک مبلغ دعوت اسلامی کے بچوں کے نانا جان (یعنی سر) غلام نبی صاحب کی عیادت کے لئے مجھے مجلس مکتوبات و توعیدات عطاریہ کے اسلامی بھائیوں کے ساتھ جانے کی سعادت ملی جب ازاں کو دیکھا تو بلا مبالغہ چکر آگئے، بیٹھنا مشکل ہو گیا، مریض کی بے بسی اور تنکیف دیکھی نہیں جا رہی تھی۔

غلام نبی صاحب اپنے وقت کے پبلوان تھے، اب بھی جسم بظاہر کافی صحت مند تھا، صوفی کا سہارا لئے پاؤں پھیلائے اُکھڑی اُکھڑی سانیں لے رہے تھے ایسا لگتا تھا جیسے آخری وقت ہے۔ دونوں پنڈلیوں پر شدید سوجن تھی اور زخم کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے گڑھے پڑ گئے تھے، جن سے خون اور پیپ رس رہا تھا شوگر بھی بہت بڑھی ہوئی تھی۔

مجلس مکتوبات و توعیدات عطاریہ کے اسلامی بھائیوں نے اسی وقت ۳۰ پیش کر دیں، جو روزانہ نہار منہ پلانا تھیں، مزید توعیدات عطاریہ بھی دیئے۔

کم و بیش ۳ ماہ بعد دوبارہ مرکز الاولیاء (لاہور) جانے کی سعادت ملی۔ یاد آنے پر مبلغ سے ان کے بچوں کے نانا جان کی بیماری سے متعلق دریافت کیا (ذہن میں ان کی نازک حالت کے پیش نظر خدشہ تھا کہ شاید انتقال ہو گیا ہو) انہوں نے یہ کہہ کر حیرت میں ڈال دیا کہ ابھی کچھ دیر پہلے بچوں کے نانا (یعنی سر) خود گاڑی پر گھروالوں کو چھوڑ کر گئے ہیں۔

الحمد لله عز وجل ۳۰ دن کے اندر ہی انہیں امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے تھویذات کی برکات سے کافی فائدہ ہو گیا تھا اور اب تو وہ بالکل صحت مند ہیں۔
(خوفناک بلا صفحہ نمبر ۲۲۶)

پر اسرار کتا

صوبہ مرحد کے مشہور شہر (کوہاٹ) کے مبلغِ دعوتِ اسلامی مختص عطاری نے حلفیہ بتایا کہ جس گھر میں پہلے غیر مسلم رہتے تھے اُس میں اب اسلامی بھائی رضوان علی عطاری رہائش پذیر ہیں وہاں ایک عجیب پر اسرار واقعہ پیش آیا۔

آدمی رات ڈھلنے یا کبھی دن میں گھر کے اندر ایک بھی انک کالا کتا داخل ہو جاتا، اسے کسی نہ کسی طرح باہر نکال دیتے، مگر وہ دوبارہ گھر میں آ جاتا، تمام دروازے کھڑکیاں احتیاط کے ساتھ بند کرنے کے باوجود بھی جب اُس کی آمد کا سلسلہ نہ رُکا تو ایک دن ان کے پچانے غصے میں پھر کر کتے کو گولی مار کر بلاک کر دیا اور اس کی لاش اٹھا کر باہر کوڑے دلان میں ڈال دی اور گھر کی طرف رواتہ ہو گئے۔ چند قدم ہی چلے تھے کہ پلٹ کر دیکھا تو حیرت انگیز طور پر کتے کی لاش غائب ہو چکی تھی۔

اس دن کے بعد سے گھر میں عجیب پر اسرار معاملات ہونے لگے، کبھی ایک خوفناک عورت بال کھولے روئی نظر آتی تو کبھی چھوٹے چھوٹے قد کے عجیب اخلاقت پرچے دوڑتے پھرتے دکھائی دیتے، ایسا اندازہ ہوتا ہے کہ وہ پر اسرار کتا کوئی جن تھا اور اس کو قتل کر ڈالنے کے سبب بطور انتقام مختول کے بال پرچے گھر میں خوف و ہراس پھیلا رہے تھے۔

ان کے پچا سخت خوفزدہ رہنے لگے اور سوکھ کر کاٹا ہو گئے۔ ان کے ہاں اولاد اگر بالکل صحیح پیدا ہوتی، مگر کچھ ہی عرصے میں نظر کمزور ہوتے ہوتے اس قدر کم ہو جاتی کہ رات میں ان بچوں کو بالکل دکھائی نہ دیتا۔ سخت اذیت میں بدلاتے، کافی عالمین کو دکھایا مگر حل نہ نکل سکا۔

مختص عطاری کا کہنا ہے کہ میں نے انہیں امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ سے

مرید ہونے کا مشورہ چیش کیا چنانچہ انہوں نے امیر اہل سنت سے بیعت ہونے کی سعادت حاصل کر لی اور ان کے عطا کردہ تعویذات و اوراد بھی استعمال کئے، الحمد للہ علیکن ایک ولی کامل کے دامن سے واپسی اور تعویذات عطاریہ کی برکت سے ان کا خوف جاتا رہا اور خوفناک عورت اور عجیب الخلقت بچوں کا دکھائی دینا بھی بند ہو گیا اور اولاد بھی صحیح سلامت پیدا ہونے لگی، ان کا گھر ایک بار پھر امن کا گھوارہ بن گیا۔

جنت سے چھٹکارا

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے میری چھوٹی بہن پر جنت کے آثرات تھے، ایک بار اس کی عجیب حالت ہو گئی، گردن مڑ گئی، آنکھیں سرخ انگاروں کے مانند ہو گئیں بار بار اوپر کی جانب دیکھتی، کبھی نہستی تو کبھی کھتی کہ میں مر جاؤں گی، اس کی عجیب حالت تھی ہم نے کئی عاملوں کو دکھایا مگر وقتی فائدہ ہوتا اور دوبارہ طبیعت خراب ہو جاتی اسی پریشانی کے عالم میں مجلس مکتوبات و تعویذات عطاریہ سے رابطہ کر کے تعویذ عطاریہ حاصل کیا اور جیسے ہی بہن کو پہنایا تو بہن پر کپکپا ہٹ طاری ہو گئی اور اس حالت میں زمین کی جانب جھکتی چل گئی، پھر ایک دم نارمل ہو گئی ایسا لگا جیسے جن چلا گیا، الحمد للہ علیکن تادم تحریر میری بہن اب تک بالکل ٹھیک ہے۔

خون کے پراسرار چھینٹے

جز انوالہ (سردار آباد) کے زاہد بھائی کے گھر پر کسی نے بڑا خت کا علم کرا رکھا تھا، روزانہ پورے صحن میں جیسے خون کی بارش ہوتی تھی، ان کا کہنا ہے کہ کافی عاملین سے تعویذات لئے مگر مسئلے کا حل نہ ہو سکا، کبھی سوتے میں، تو کبھی کھانا کھاتے وقت اچانک اوپر کی طرف سے یکبارگی کثرت سے خون بارش کی طرح برستا۔ پورا صحن اور ہمارے کپڑے تک خون میں تربت ہو جاتے، گھروالوں پر ہر وقت خوف طاری رہتا۔

میرے ابو جو کہ امام مسجد ہیں انہوں نے سردار آباد میں مجلس مکتوبات و تعویذات

عطاریہ سے رابطہ کیا اور تعویذات عطاریہ حاصل کر کے استعمال کئے۔

الحمد للہ عز و جل اس خطرناک کالے علم کا توڑ ہو گیا اور ہمارے گھروالے جو کہ خون کی بارش کی وجہ سے اکثر بیمار رہتے تھے امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے تعویذات کی برکت سے وہ بھی ٹھیک ہو گئے اور اس خون کی خوفناک پُر اسرار بارش سے بھی نجات مل گئی۔

نئی نو میلی دہن

ایک اسلامی بھائی کی اہلیہ شادی کے چند ہفتوں بعد ہی اچانک ایک ”پر اسرار بیماری“ میں مبتلا ہو گئی، بھیانک آوازیں نکال کر گھروالوں سے بدکلامی کرتی، آنکھیں بڑی بڑی اور سرخ ہو جاتیں۔ حتیٰ کہ ”بیماری“ اس قدر بڑھی کہ گھر میں رکھی چیزیں اٹھا اٹھا کر مارنا شروع کر دیں۔ پہنچنیں چلتا تھا کہ آسیب ہے یا ذہنی بیماری؟ کافی عاملوں وغیرہ کے ذریعے کوششیں کیں، کئی اپیشٹش کو بھی دکھایا مگر افاقت نہ ہوا۔ اسی اذیت میں کم و بیش ۲۲ ماہ گزر گئے۔

انہوں نے آخر کار پریشانی کے عالم میں تعویذات عطاریہ کے لئے مجلس مکتوبات و تعویذات عطاریہ سے رابطہ کر کے تعویذات عطاریہ حاصل کئے۔

عثمان عطاری کا حلقویہ بیان کہ جیسے ہی تعویذ عطاریہ پہنایا تو الحمد للہ علیکم الہیہ کی طبیعت بالکل درست ہو گئی اور تادم تحریر دوبارہ خراب نہیں ہوئی۔

ولی کامل کے تمک کی برکت

علاقہ ہیر آباد (حیدر آباد) کے مقیم فقیر رضا عطاری کا کہنا ہے کہ ایک مرتبہ سربراہ محمد عمر نقشبندی جو ایک خطرناک موزی مرض میں بیٹلا تھے، ملے اور گلے مل کر روئے گئے۔

انہوں نے بتایا کہ مجھے ڈاکٹروں نے جواب دئے دیا ہے وہ کہتے ہیں، جس مرض میں تم بیٹلا ہو۔ طب میں ابھی تک اس کا علاج دریافت نہیں ہو سکا ہے، ہم تمہیں

اندھیرے میں رکھنا نہیں چاہتے۔

میرے والدین مایوس ہو چکے ہیں اور میری بھی ہمت اب ثوث گئی ہے، کئی عاملوں کو بھی دکھایا کوئی کہتا ہے: کالا علم کروا دیا ہوا ہے، کسی کا کہنا ہے: کافر جن کا معاملہ ہے۔ ہزاروں روپے بر باد کر کے، معاشی طور پر اب بالکل ختم ہو چکا ہوں، قرض پر گزارہ ہے۔ میری بہن لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز آخری ملاقات کے لئے آئی ہوئی ہے، دیگر رشتہ دار بھی گھر پر جمع ہیں، پندرہ دن سے کچھ کھانا نہیں سکا ہوں، پانی بھی ہضم نہیں ہوتا، پیتا ہوں تو تڑپا کے رکھ دیتا ہے، میں اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو دیکھتا ہوں تو دل بھر آتا ہے۔ دورانِ گفتگو وہ مسلسل روتے رہے۔

اسلامی بھائی نے شفقت کرتے ہوئے سینے سے لگایا، سمجھایا کہ آپ مایوس نہ ہوں، اللہ عَزَّوجَلَّ کوئی بہتر سبب فرمادے گا۔ میرے پاس امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کا استعمال شدہ تبرک ہے۔

الحمد للہ عز وجل موسن کے جو شاخے میں شفاء ہے تو اللہ عز وجل کے ولی کے تبرک کی کیسی برکت ہوگی۔ یہ کہہ کر آم کی وہ گھٹکی جو امیر اہل سنت نے چوی تھی اور میں نے کسی طرح حاصل کر لی تھی، انہیں دے دی۔

تیرے دن محمد عمر نقشبندی نے فون کیا، الحمد للہ عَزَّوجَلَّ میں جو کہ پانی تک نہیں پی سکتا تھا، امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے تبرک کی برکت سے ایسا کرم ہو گیا ہے کہ اب میں نے لوکی شریف کے شوربے سے چپاتی بھگو کر کھانا شروع کر دی ہے۔ الحمد للہ عز وجل ورد میں بھی کمی ہے۔ دعا فرمائیں اللہ عَزَّوجَلَّ مجھے کامل شفاء عطا فرمائے۔ پھر انہوں نے مجلس مکتوبات و تعویذات عطاریہ کے مکتب سے تعویذات عطاریہ حاصل کئے اور پلیٹوں کا کورس بھی شروع کر دیا۔

الحمد للہ عز وجل تعویذات عطاریہ کی برکت سے انہیں اس موزی مرض سے نجات مل گئی اور وہ مکمل صحت یاب ہو گئے اور الحمد للہ عز وجل ربیع التور شریف ۱۴۲۵ھ کو جشن ولادت کی خوشی میں ہونے والے چراغاں و سجادوں میں بھر پور حصہ لیتے نظر آئے۔

ہمارے لئے کیا بہتر ہے؟

کاش آپریشن ہو جاتا

ایک شخص کے متعلق معلوم ہوا کہ ڈاکٹر نے انہیں بائی پاس (By Pass) آپریشن کے لئے کہا، مگر قم کا انتظام نہ ہونے کے سبب آپریشن نہ ہوسکا۔ کچھ عرصے کے بعد ان کا انتقال ہو گیا۔ بعد انتقال ان کی بیوہ کہنے لگیں، کہ کاش رقم ہوتی تو ان کا آپریشن ہو جاتا اور شاید یہ نجیج جاتے۔

کاش آپریشن نہ ہوتا

کچھ عرصے بعد مر جوم کے دوسرے بھائی کو (Heart) کی تکلیف ہونے پر..... ڈاکٹر نے انہیں بھی (by pass) آپریشن کا مشورہ دیا۔ سابقہ تجربے کو دیکھتے ہوئے بڑی مشکل سے کم و بیش تین لاکھ (3,00,000) کی خطیر رقم کا انتظام کیا لیا، آپریشن کا میاپ رہا۔

مگر کسی دو کے (Side Effect) سے ان کے دماغ پر فانج کا آثر ہو گیا، آہستہ آہستہ پورا جسم مفلوج ہو گیا، جسم پر پھوڑے نکلتے اور پھوٹ جاتے۔ اس سے بدبودار مواد نکلتا۔ کافی عرصے اس بے کسی کے عالم میں اہل خانہ کے لئے اذیت کا سامان بننے کے بعد، اپنے بیوی بچوں کو روتا بلکہ چھوڑ کر دنیاۓ فانی سے رخصت ہو گئے۔

ان کی بیوہ رو رو کریہ کہتی سنی گئیں کہ کاش میں ان کا آپریشن نہ کرواتی، شاید یہ نجیج جاتے۔

معلوم ہوا یہ اللہ عز و جل ہی جانتا ہے کہ ہمارے لئے کیا بہتر ہے۔

اللہ عز و جل قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: ”اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔“ (ابقرہ: ۲۱۶)

محترم اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! کہ دعا کا آثر یا تو یہاں ظاہر ہو جاتا ہے یا دعا کا آثر دوسری صورت میں نظر آتا ہے کہ کوئی آسانی یا دشمنی بلا اور مصیبت اس بندے پر نازل ہونے والی تھی وہ اس کی دعا سے دفع ہو گئی اور اس بندے کو اس بلا کی خبر بھی نہ ہوئی۔ یا اس کی دعا کا آثر قیامت میں ظاہر ہو گا۔ جو نہایت ضرورت کا وقت ہے۔ اس کی مزید معلومات کے لئے فیضانِ رمضان صفحہ ۱۲۰ تا ۱۳۳ کا مطالعہ ضرور کیجئے۔

شیطانی وسوسہ اور اس کی کاش

ہو سکتا ہے کبھی کسی نے اپنے یا کسی اور کے مرض یا پریشانی کے حل کے لئے، اور اد و وظائف پڑھے، مزارات پر حاضری دی، یا اپنے پیر و مرشد کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دعا بھی کروائی اور تعویذات بھی لئے، مگر اس کی پریشانی دور نہ ہوئی ہو، تو معلومات نہ ہونے کے باعث شیطان وسوسہ ڈال سکتا ہے کہ اتنا عرصہ گزر گیا، میری مصیبت تو دور نہیں ہوئی؟ میرا یا عزیز کا مرض تو مزید بروختا ہی جا رہا ہے۔ محترم اسلامی بھائیو! امیر اہل سنت و امت برکاتهم العالیہ ”فیضانِ رمضان“ میں تحریر فرماتے ہیں کہ بظاہر تاخرے گھبراانا نہیں چاہئے۔ رب عزوجل کی مصلحتیں ہم نہیں سمجھ سکتے، دیکھئے!

☆..... دعائے سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا و علیہ السلام کے چالیس برس بعد فرعون غرق ہوا۔

☆..... دعائے سیدنا یعقوب علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسی برس بعد سیدنا یوسف علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی۔ (فیضانِ رمضان، ص ۱۲۲)

یہ بات بھی ذہن میں رہے! کہ پریشانی دور ہونا یا کسی مريض کا صحت یا ب ہونا بارگاہِ الہی عزوجل میں منظور ہوتا ہے تو اس کیلئے دنیا میں کوئی نہ کوئی سبب بن جاتا ہے۔

☆..... حضرت سیدنا عبد القادر عسکری شاذلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ عزوجل جس چیز کا ارادہ فرماتا ہے، تو اس کے اسباب مہیا فرمادیتا ہے۔“

(حقائق عن التحوف ص ۲۹)

اولیاء کرام رحمہم اللہ سے مشکلات کے حل کے لئے کرامات کا ظاہر ہونا یا تعویذات

سے شفامنا بھی ایک ایسا ہی سبب ہے۔

یہ بھی یاد رہے! کہ اللہ عزوجل ہی بہتر جانتا ہے کہ کس کے لئے کیا بہتر ہے۔ مثلاً کسی کا روزگار نہیں یا گھر میں کھانسی کا مرض ہے۔ دعا کی گئی یا توعید لیا۔ مگر کھانسی رکتی ہی نہیں تو گھبرا کر شکوہ شروع نہ کر دے، کیا معلوم اس میں کیا مصلحت ہو، کیا بعید کہ اسے کینسر کا مرض ہونا تھا، مگر کھانسی کے ذریعے بدل دیا گیا ہو۔

☆..... کسی کو کینسر ہے، علاج کے لئے رقم نہیں، یا دعا کروائی یا توعید استعمال کیا، مگر مرض صحیح نہیں ہوا، تب بھی ہرگز بیزارہ ہوں، عین ممکن ہے کہ کینسر کا مرض دے کر اس کے بد لے ایمان و عافیت کی موت اور جنت میں پیارے پیارے آقا اللہ عزوجل کا پڑوس نصیب میں لکھ دیا گیا ہو۔

اہم بات:

بہر حال توعیدات کے ذریعے علاج کرواتے وقت جلدی نہ مچائیے اور علاج بھی نہ چھوڑیے کیونکہ علاج مرض کی نوعیت کے حساب سے ہوتا ہے کسی مرض کے لئے چند دن علاج کافی ہوتا ہے اور کئی امراض کا علاج سالوں پر محیط بھی ہو سکتا ہے۔ لہذا توعیدات عطاریہ بتائے گئے پہیز کے ساتھ، پابندی سے استعمال کروائیں ان شاء اللہ عزوجل شفاء لکھی ہوگی تو دری سوری ضرور ملے گی۔

ہماری تو یہی دعا ہے کہ اے پاک پرودگار! عزوجل ہمارے گناہوں کو غیکوں میں تبدیل فرمائے بغیر آزمائش کے ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائیاں عطا فرمائے ہر بلا و مصیبت سے محفوظ فرمائے اور ایمان و عافیت کے ساتھ مدینے میں موت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں پیارے پیارے آقا اللہ عزوجل کا پڑوس عطا فرمائے۔ آمین

الحمد لله عَلَيْكَ شَيْخُ طَرِيقَتِ امِيرِ الْمُلْكِ سُنْتُ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَّهُ كَعَطَا كَرَدَه توعیدات و وظائف کی برکت سے متعدد مریض شفا پا چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں مکتبۃ البہینہ کے شائع کردہ رسائل ”برکات توعیدات عطاریہ“ اول تا پنجم کا مطالعہ فرمائیجئے۔ ان شاء اللہ عَلَيْكَ ایمان افروز واقعات پڑھ کر آپ کا دل خوشی سے جھوم اٹھے گا۔

دعا اور اراد و وظائف

محترم اسلامی بھائیو! آپ بھی اپنے عزیزوں، آس پاس کے مرضیوں کو توعیدات عطاریہ کی برکات سنا کر کتب توعیدات عطاریہ پر بجھوائیں اور دکھیاروں کے ذکر درد بانشیں۔ لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کسی کے پاس نہیں جاتے اور دعا پر یقین رکھتے ہیں۔ اس لئے ہم ذیل میں دعا کے فضائل اور کچھ اور اراد و وظائف پیش کرتے ہیں لہذا مسئلہ کے مطابق وظائف پڑھ کر خود ہی دعا کریں کیونکہ دعا انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔ جب انسان مصائب، مشکلات، معاشی معاشرتی اور خاندانی الجھنوں اور انفرادی پریشانیوں میں کھپس جاتا ہے تو بے اختیار اس کے ہاتھ دعا کے لئے بارگاہ الہی عزوجل میں اٹھ جاتے ہیں۔

جو اطمینان قلب کا سب سے بڑا اوسیلہ ہے۔ ہر انسان اپنی حاجات اور ضروریات اپنے پروردگار عزوجل ہی کی جتاب میں پیش کرتا ہے۔ دعا مسلمان کا ہتھیار ہے۔ دعا کرنے سے بندے کا رب کریم سے خاص تعلق بندگی قائم ہوتا ہے۔

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں اس کی ترغیب، تاکید اور آداب کی تفصیل موجود ہے:

☆ اللہ عَزَّلَ کا ارشادِ گرامی ہے:

وَ قَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونَّكُمْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الظِّينَ

يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَّدُ الْحُلُونَ جَهَنَّمَ دُخِرِينَ ۝

”اور تمہارے رب نے فرمایا کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ بیشک جو میری عبادت سے تکبر میں بنتا ہو جاتے ہیں وہ بہت جلد ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔“
(المومن: ۲۰)

☆ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

أَبْحِبْ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ

”دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔“ (ابقرہ: ۱۸۶)

محترم اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل نے بندوں کو محلی رعایت عطا فرمائی ہے کہ جب چاہو میری بارگاہ میں دعا کرو۔ مگر انہوں! ہماری حالت یہ ہے کہ بعض لوگ نماز کا سلام پھیرتے ہی دعا کئے بغیر مسجدوں سے نکل جاتے ہیں یا سنتیں وغیرہ پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ فرض نمازوں کے بعد کی جانے والی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔

کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کون سے دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے؟ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”رات کے وقت (یعنی تہجد کے وقت) کی دعا اور فرض نمازوں کے بعد کی دعا۔“ (ترمذی، الترغیب والترہیب)

☆..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

”جو فرض پڑھے گا اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور جو شخص قرآن مجید ختم کرے گا اس کی دعا بھی قبول ہوتی ہے۔“ (مجموع الزدائد، الحجۃ الکبیر للطبرانی)

یعنی فرض نماز کے بعد اور ختم قرآن مجید کے بعد جو دعا کی جاتی ہے اللہ عزوجل اسے جلد قبول فرماتا ہے۔

دعا کرنا، عبادت ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

☆..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”دعا عبات ہے۔“ (ابوداؤد، ترمذی، مشکوٰۃ)

☆..... اور فرمایا:

”تمہارا پروردگار فرماتا ہے تم میری عبادت کرو میں قبول کروں گا۔“

(مدارک، معالم و خازن، مستدر حاکم، روح البیان، مظہری، جلالین، مندادیم، فتح الباری)

☆..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”دعا عبادت کا مغز ہے۔“ (ترمذی)

- ☆..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد مقدس ہے:
- ”اللہ عزوجل کے نزدیک دعا سے زیادہ پسندیدہ کوئی چیز نہیں۔“ (ابن ماجہ)
- ☆..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
- ”جو شخص اللہ عزوجل سے دعائے کرے، اللہ عزوجل اس سے ناراض ہوتا ہے۔“ (ابن ماجہ، ترمذی)
- ☆..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا:
- ”قضا نہیں ملتی مگر دعا سے مل جاتی ہے اور نیک سلوک کے سوا کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھاتی ہے۔“ (ترمذی)
- ☆..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
- ”دعا نازل شدہ آفت میں بھی نفع دیتی ہے اور اس بلا میں بھی جونہ اتری ہو۔ تو اللہ عزوجل کے بندو! دعا کو مضبوطی سے پکڑو۔“ (مشکوٰۃ، ترمذی)
- ☆..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا:
- ”اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا سے (زیادہ) اہم کوئی چیز نہیں۔“ (ترمذی، ابن ماجہ)
- ☆..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا:
- ”دعا (ما نکنے) سے عاجز نہ ہو جاؤ کیونکہ دعا کی موجودگی میں کوئی شخص ہرگز تباہ نہیں ہوتا۔“ (ترمذی، مسدرک للحاکم)
- ☆..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا:
- ”جس کو یہ بات پسند ہو کہ خوبیوں اور مصیبتوں کے وقت اس کی دعا قبول ہو، اسے خوشی (اور آرام) کی حالت میں کثرت سے دعا کرنی چاہئے۔“ (ترمذی، صحیح ابن حبان، مصنف ابن ابی شیبہ)
- ☆..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا:
- ”دعا موسمن کا ہتھیار، دین کا ستون اور آسمان و زمین کا نور ہے۔“ (مسدرک للحاکم)

شادی کے لئے اوراد و وظائف لڑکوں کی شادی کے لئے

محترم اسلامی بھائیو! یہ آیت ۱۹۱ مرتبہ روزانہ بعد نماز فجر پڑھیں اول آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھیں جب تک رشتہ نہ آئے پڑھتے ہی رہیں۔ بعد شادی شیرینی پر حضور ﷺ کے نام کی نیاز دلائیں۔

(واضحتی: ۲، ۱)

وَالضُّحَىٰ ۝ وَالْيَلِ إِذَا سَجَىٰ ۝

☆..... بعد نماز عشاء سورہ اخلاص ۲۱ مرتبہ پڑھ کر دعا مانگیں، ان شاء اللہ عجلت کا میابی حاصل ہوگی۔

☆..... اس آیت کا اور دوسر وقت لڑکی کو رکھنا چاہیے۔

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَاءً وَصَدِّيقًا وَكَانَ
مرثیہ قریبی ۵۳ (الفرقان: ۵۳)

اول آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ۔ بعد شادی ۳ نفل پڑھے اور خشوع و خضوع سے اچھے مستقبل کی دعا کرے۔

شادی جلد کروانے کے لئے

محترم اسلامی بھائیو! اگر کسی شخص کے بیٹھے یا بیٹی کی شادی نہ ہوتی ہو اور وہ چاہیے کہ اچھی جگہ اور جلدی شادی ہو جائے تو وہ حاجت مند ۳۳۱۳ مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد ۲۱ روز تک اس آیت کو پڑھے۔ اور اول و آخر میں جو درود یاد ہو گیارہ گیارہ بار پڑھے۔ آیت یہ ہے:

نوٹ: دعا کے آداب، دعا کی قبولیت کے اوقات، دعا کے قبول ہونے کی حالتیں، دعا کی قبولیت کے مقامات، جن لوگوں کی دعا میں جلد قبول ہوتی ہیں، ان کی تفصیل جانتے کے لئے ہماری کتاب ” قادری عطاری مجموعہ وظائف“ کا مطالعہ فرمائیں۔

سُبْحَنَ الَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ وَجْهُهَا مَنَّا تُنْتَثِرُ الْأَرْضُ وَمِنْ
أَنْقِسِهِمْ وَمِنَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾

شاوی بیاہ کی خیر و خوبی کے لئے

محترم اسلامی بھائیو! لڑکی کا رشتہ نہ ہوتا ہو تو روزانہ گیارہ مرتبہ نکاح کے دن تک پڑھے۔ اگر لڑکی خود پڑھے تو نام لینے کی ضرورت نہیں۔ البتہ کوئی دوسرا پڑھے تو ان ترزوں کی بجائے ان ترزوں پڑھ کر لڑکی کا نام لے۔

اللَّهُمَّ بِحَقِّ قَوْلِكَ هَذَا وَبِحُرْمَةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرْزُقَنِي (یہاں لڑکی کا نام لے) زَوْجًا صَالِحًا مُوَافِقًا غَيْرَ مُخَالِفٍ بِحَقِّ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ ۝

.....اگر شادی میں رکاوٹ ہوتی ہو تو روزانہ ہر نماز کے بعد دوسرا بیس مرتبہ اللہ الطیف، الرحیم پڑھتے ہیں۔ ہر دعا کے اول و آخر درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔

اگر کسی لڑکی کا رشتہ نہ ہوتا ہو

محترم اسلامی بھائیو! اگر کسی لڑکی کا رشتہ نہ ہوتا ہو اور بڑی کوشش کے باوجود رکاوٹ ہوتو یہ عبارت لکھ کر لڑکی کے گلے میں ڈالیں تو ان شاء اللہ عجل کوئی نہ کوئی مناسب رشتہ مل جائے گا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ
خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ اللَّهُمَّ بِحَقِّ قَوْلِكَ
هَذَا وَبِحُرْمَةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ أَنْ تَرْزُقَ فلان بنت فلان زَوْجًا مُوَافِقًا

غَيْرُ مُخَالِفٍ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ۔

رشتہ ہو کر رہے

محترم اسلامی بھائیو! اگر کسی کو رشتہ درکار ہو مگر دوسرا فریق نہ مانتا ہو تو اس کے دل میں محبت پیدا کرنے کے لئے دوسرے فریق کے گھر کے کسی فرد کے دامنے پاؤں کے نیچے کی مٹی لا کر اس پر بروز اتوار سات بار یہ دعا پڑھ کر دم کرے۔

اللَّهُمَّ يَارَبَّ جَبْرَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَمِيكَائِيلَ
وَعِزْرَائِيلَ وَحَمَلَةِ الْعَرْشِ وَالْكُرْسِيِّ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ
يَتَخَذُّلُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَوْلَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذِرْوْنَ
الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ

الحب فلاں بن فلاں علی قلب فلاں بن فلاں۔

پھر اس مٹی کو آگ میں ڈالے ان شاء اللہ عز و جل رشتہ ہو جائے گا۔

پسند کی شادی کے لئے

محترم اسلامی بھائیو! اگر کوئی کسی سے پاک محبت کرتا ہو اور لوگوں کا اس سے شادی کرنا چاہتا ہو اور عورت نہ مانتی ہو تو اس صورت میں یہ عزمیت تہائی میں کثرت سے پڑھیں اور زعفران سے لکھ کر لڑکا اپنے پاس رکھے ان شاء اللہ عز و جل محبوب خود بخوبی شادی پر رضا مند ہو جائے گا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ بِسْتَمْ دَلْ وَجَانْ
فلاں بنت فلاں رَبِّ الْعَالَمِينَ بِسْتَمْ كَامِرَزَنْ فلاں
بنت فلاں أَرَّحْمَنِ بِسْتَمْ دُوْكُوشْ فلاں بنت فلاں
الرَّحِيمِ بِسْتَمْ دُوْبَازوئَيْ فلاں بنت فلاں مَالِك بِسْتَمْ
حلقَوْمْ فلاں بنت فلاں يَوْمِ الدِّينِ بِسْتَمْ دُوْچَشْمْ

فلاں بنت فلاں ایاک نَعْبُدُ بِسْتَمْ خواب فلاں بنت
 فلاں وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ بِسْتَمْ عنق فلاں بنت فلاں
 إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ بِسْتَمْ چھار پا استخوان فلاں
 بنت فلاں صِرَاطَ الَّذِينَ بِسْتَمْ شصت دور گ فلاں
 بنت فلاں آنَعْمَتَ عَلَيْهِمْ بِسْتَمْ دوزانوئے فلاں بنت
 فلاں غَيْرُ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ فرج فلاں بنت
 فلاں وَلَا الضَّالِّينَ آمِينُ بِسْتَمْ بسلم هفت اندام
 فلاں بنت فلاں تامن نکشایم کس نکشاید بحق
 العجل العجل العجل الساعة الساعة برحمة رحمتك

یا رحم الرحمین۔

نوت: طالب و مظلوب کے نام کے اعداد کا کرتہ ہائی میں اس تعداد کے موافق پڑھے
 ان شاء اللہ عجیت اسی دن کام بنتا دیکھیے گا۔ فلاں بنت فلاں کی جگہ لڑکی اور اس کی ماں کا
 نام لکھیں۔ پہلا فلاں لڑکی کا نام اور دوسرے فلاں کی جگہ ماں کا نام۔ مجبوب ہے۔

مخالف فریق کوشادی پر آمادہ کرنے کا عمل

محترم اسلامی بھائیو! حسب حاجت نمک پاکیزہ لے اور اس پر اول آخر ۱۱ بار درود شریف
 اور ایک ہزار ایک مرتبہ یساو دو دو پڑھ کردم کرے خیال رہے کہ یہ نمک زمین پر ہرگز نہ گرے
 بہت احتیاط رکھی جائے جو سے کھائے گا باذن اللہ تعالیٰ مطیع و فرمانبردار ہو جائے گی۔

نوت: جس کی نیت سے پڑھا ہے اسی پر اثر ہو گا دوسرے کھائیں تو بھی فائدہ ہو گا آپس
 میں خلوص و محبت ہو گا۔

حسب منشاء شادی کے لئے

محترم اسلامی بھائیو! جو لڑکا یا لڑکی اپنی حیثیت اور قابلیت کے اعتبار سے حسب منشاء شادی

کرنا چاہے تو مندرجہ ذیل آیات کو صحیح کی نماز کے بعد 61 مرتبہ، ظہر کی نماز کے بعد 71 مرتبہ، عصر کی نماز کے بعد 81 مرتبہ، مغرب کی نماز کے بعد 91 مرتبہ اور عشاء کی نماز کے بعد 101 مرتبہ پڑھے۔

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ عَلَيْهِمْ ۝

يَعْلَمُ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝

(آل عمران: ۷۳، ۷۴)

حصول رشتہ کا وظیفہ و نوافل

محترم اسلامی بھائیو! جس لڑکے یا لڑکی کے لئے رشتہ نہ ملتا ہو یا رشتے کی بات چل کر ختم ہو جاتی ہو یا رشتے کا پیغام آتا ہو لیکن مناسب رشتہ نظر نہ آتا ہو تو اس صورت میں لڑکے یا لڑکی یا اس کے گھروالوں میں سے کسی کو چاہئے کہ وہ عشاء کی نماز کے بعد 2 رکعت نفل شادی ہونے کی تیزی سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ قاتمہ کے بعد سورۃ اخلاص گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے، نفل مکمل کرنے کے بعد اسی مقام پر بیٹھ کر مندرجہ ذیل آیات کو 66 مرتبہ پڑھے:

وَتَرَسِي الْأَرْضَ حَامِدَةً فَإِذَا آتَيْتُ لَنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَرَّتْ وَرَبَّتْ

وَأَتَبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بِهِيْجٌ ۝ ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ

يُحِيِّ الْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا

رَأْيَبِ فِيهَا ۝ وَأَنَّ اللَّهَ يَعْثُثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝ (حج: ۵، ۶)

پیغام نکاح

محترم اسلامی بھائیو! اگر کسی کے گھر نوجوان بیٹی ہو اور وہ چاہتا ہو کہ اس کی بیٹی کی شادی جلد ہو جائے تو اسے چاہئے کہ عصر کی نماز کے بعد حسب ذیل آیات کو 141 مرتبہ بڑی عاجزگی سے پڑھے اور اس پڑھائی کو 21 یوم تک جاری رکھے، پہلے روز ہی سے ان آیات

کو لکھ کر یا ان کی فتوٹ کا پی کردا کہ لڑکی کی شادی ہونے تک اپنے پاس رکھے۔

حَمَّٰ عَسْقٌ ۝ ۚ كَذِلِكَ يُوحَى إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ

قَبْلِكَ ۝ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي

الْأَرْضِ ۝ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ (شوریٰ: ۳، ۴)

نیک عورت سے شادی کے لئے

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! جو شخص نیک عورت سے شادی کرنے کا خواہش مند ہو تو اسے چاہئے کہ اپنے گھر میں پاک صاف جگہ مقرر کرے اور عشاء کی نماز کے بعد مندرجہ ذیل آیت کو 303 مرتبہ پڑھے۔

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسِيًّا وَصَهْرًا ۝ وَكَانَ

سَرْبِلَكَ قَدِيرًا ۝ (فرقان: ۵۳) "THE NATURAL PHENOMENON OF AHLESUNNAT WAJAMAAAT"

رُکی شادی ہونے کا مجرب ورو

محترم اسلامی بھائیو! جن لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیاں رک جاتی ہیں ان کے والدین کو چاہئے کہ مندرجہ ذیل آیات کو 21 یوم تک بلا ناخن فجر کی نماز کے بعد 111 مرتبہ پڑھے اور اس کے بعد 101 مرتبہ ہی یا اللہ یافتاؤ کا ذکر کرے۔ اس ورد کو لڑکا اور لڑکی خود بھی پڑھ سکتے ہیں۔

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هُبْ لَنَا مِنْ أَرْزَاقِنَا وَذُرِّيَّتِنَا قَرَّةَ

أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلشَّقِيقَيْنَ إِمَامَانِ ۝ أُولَئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِسَا

صَبَرْوَا وَيُلْقَوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلِيماً ۝ خَلِدِينَ فِيهَا طَرَحَتْ

مُسْقِرًا وَمَقَاماً ۝ (فرقان: ۷۳، ۷۵)

خانگی امور کے متعلق وظائف میاں بیوی میں سلوک و اتفاق کرنے کے لئے

محترم اسلامی بھائیو! میاں بیوی میں سلوک پیدا کرنے کے لئے نماز فخر کے بعد ان آیات کو 111 مرتبہ پڑھا جائے پڑھائی کے بعد پانی دم کر کے میاں بیوی کو پلا یا جائے اگر پانی نہ پلا سکتے ہوں تو پھر کسی کھانے والی چیز پر دم کر کے کھلادیا جائے اس عمل کو 11 دن تک کیا جائے۔ بفضل باری تعالیٰ دونوں میں نرمی پیدا ہو کر سلوک و اتفاق ہو جائے گا۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا⑩

فَإِنَّمَا يَسِّرُنَا بِإِلْسَانِكَ لِيُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَقِّيُّونَ
(مریم: ۹۷، ۹۶)

میاں بیوی اور گھر میلو افراد میں سلوک و اتفاق کے لئے

محترم اسلامی بھائیو! اگر کبھی خدا نخواستہ میاں بیوگی کے درمیان ناگوار تعلقات پیدا ہو جائیں تو مرد یا عورت کو چاہئے کہ اپنے گھر کو آباد رکھنے کے لئے ان آیات کو فخر کی نماز کے بعد 41 مرتبہ، ظہر کی نماز کے بعد 51 مرتبہ، عصر کی نماز کے بعد 61 مرتبہ، مغرب کی نماز کے بعد 71 مرتبہ اور عشاء کی نماز کے بعد 81 مرتبہ پڑھا جائے۔

وَلَا يَلْتَفِثُ مِنْكُمْ أَحَدٌ وَّ امْضُوا حَيْثُ تُؤْمِرُونَ⑪

وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذِلِكَ الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ هُؤُلَاءِ مَقْطُوعٌ

مُصِيرُهُنَّ⑫

ساس اور بہو میں سلوک و اتفاق کے لئے

محترم اسلامی بھائیو! ساس اور بہو کا رشتہ انتہائی مقدم اور قریبی رشتہ ہوتا ہے اس لئے ان میں سلوک اور اتفاق کا رہنا انتہائی ضروری ہے کیونکہ انکے باہمی تعاون اور سلوک سے گھر کا سکون وابستہ ہوتا ہے اس لئے ان میں سلوک و اتفاق کے لئے حسب ذیل آیت

بڑی موثر ہے لہذا گھر کے کسی فرد کو چاہئے کہ وہ اس آیت کو شام کی نماز کے بعد 127 مرتبہ بڑی توجہ اور اخلاص کے ساتھ پڑھے اور اس عمل کو 21 یوم تک کیا جائے۔ آخری دن پانی دم کر کے کسی طرح ساس اور بہو کو پلا دیا جائے۔

اللَّٰهُمَّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَرْوَاجُهُمْ أَمْهُمْ وَأَوْلُوا
الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِيَعْنَىٰ فِي كِتْبٍ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ
الْمُهَاجِرِينَ إِلَّا أَنْ تَقْعُلُوا إِلَى أَوْلِيَّكُمْ مَعْرُوفًا ۖ كَانَ ذَلِكَ فِي
الْكِتْبِ مَسْطُورًا ①

(احزاب: ۶)

ناراض بہن بھائیوں میں صلح کرانے کے لئے

محترم اسلامی بھائیوں! بہنوں بھائیوں میں سلوک واتفاق قائم کرنے کے لئے اس آیت کو سورج ڈھلنے کے بعد 11 یوم تک روزانہ 141 مرتبہ پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہنوں اور بھائیوں میں ناراضگی ختم ہو جائے گی اور ایک دوسرے کے لئے دلوں میں پیار محبت کی فضاقائم ہو جائے گی۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَآصِلُوهُوَا بَيْنَ أَخْوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ
لَعَلَّكُمْ تُرَحَّمُونَ ②

(جرات: ۱۰)

خاوند کی بڑی عادات کی اصلاح کے لئے

محترم اسلامی بہنو! بعض اوقات یوں ہوتا ہے کہ کسی نیک عورت کا خاوند آوارہ اور بدچلن ہو جاتا ہے اور وہ اپنی بیوی کی طرف توجہ نہیں دیتا اور اکثر اوقات خرچ سے بھی تنگ کرتا ہے۔ ایسے خاوند کی اصلاح کے لئے عورت کو چاہئے کہ وہ اس آیت کو بلا ناغہ 40 یوم تک 313 مرتبہ روزانہ پڑھے اور پڑھائی کے آخری دن پانی دم کر کے اسے پلائے اگر ایمانہ کر سکے تو اس آیت کو لکھے اور اس کے نیچے اس مرد کا نام لکھ دے اور اس

کاغذ کو کسی بہتے پانی میں بہادے۔ اللہ عز و جل کے فضل سے مردراہ راست پر آجائے گا اور بد چلنی کو ترک کر کے اپنے گھر کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔

**قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَيْثُ وَالظَّيْبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كُثْرَةُ الْخَيْثِ
فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولَئِكَ لَعَلَّكُمْ تُغْلِبُونَ**

ازدواجی زندگی کو پر لطف بنانے کے لئے

محترم اسلامی بھائیو! جس شخص میں مردانہ کمزروی ہوتا سے چاہئے کہ اس آیت کو 17 یوم تک صبح کی نماز کے بعد 100 مرتبہ پڑھے اور پھر عشاء کی نماز کے بعد 141 مرتبہ ورد کرے اور جب یہ پڑھائی ختم ہو جائے تو 3 روزے رکھے اور روزے کی افطاری میٹھے دودھ سے کرے اور پھر رات کے پہلے حصے میں آرام کرے اور رات کے پچھلے پھر میں اٹھئے اور باوضو ہو کر اپنے دامیں باتحفہ پر اس آیت کو زعفران اور گلاب سے لکھ کر چاٹ لے اور تینوں روزوں کی شب میں اسی طرح کرے اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے وہ اس خوراک کے ذریعے اس کے جسم میں مردانہ قوت کو از سر نوبحال کر دے گا اور اس عمل کو سال میں 7 مرتبہ کر لیا جائے تو پورا سال ازدواجی لحاظ سے خوشحال گزرے گا۔

إِنَّمَا يَسْعِيُّ الظِّيْنَ يَسْمَعُونَ وَالْمُؤْمِنُ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ

(انعام: ۳۶)

خوشحال اور مطمئن ازدواجی زندگی

محترم اسلامی بھائیو! جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی بیوی اس سے مطمئن ہو جائے تو اسے چاہئے کہ ہر نماز کے بعد بڑی توجہ اور یکسوئی کے ساتھ ان آیات کو 101 مرتبہ بلا ناتھ 41 یوم تک پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے خوشحال اور مطمئن ازدواجی زندگی گزارنے کی دعا کرے۔

فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأُتْهُنَ مِنْ حَيْثُ أَمْرَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ

الثَّوَابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۝ نِسَاءٌ كُلُّهُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ
فَأُتُوا حَرْثَكُمْ أَلَّا شَيْشُمْ وَقَدْ مُؤَلَّا نُفْسِكُمْ ۝ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَ
اعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُّلْقُوْهُ ۝ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ (بقرہ: ۲۲۳، ۲۲۲)

خاوند کی اخلاقی اصلاح کے لئے

محترم اسلامی بھنو! جس عورت کا خاوند اپنی عورت پرختی کرتا ہو اور ناقابل برداشت باشیں کہتا ہو اس عورت کو چاہئے کہ وہ اس آیت کو صبح اور شام کے بعد 101 مرتبہ پڑھے اور پانی دم کر کے اپنے خاوند کو کسی طرح پلا دے اللہ تعالیٰ خاوند کو راہ راست پر لے آئے گا اور وہ برے اعمال کو جھوٹ دے گا۔

قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زُوْجِهَا وَتَسْتَكِنَ إِلَى اللَّهِ وَ
اللَّهُ يَسْمِعُ تَحَاوُرَكُمَا إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ۝ (مبارک: ۱)

بیوی کی اخلاقی اصلاح کے لئے

محترم اسلامی بھائیو! عورت میں خاوند کا ادب پیدا کرنے کے لئے ان آیات کو 21 یوم تک روزانہ 170 مرتبہ پڑھا جائے۔

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا كَطَفَ ۝ لَقَدْ رَايَ مِنْ آيَتِ رَبِّهِ الْكَبِيرِ ۝
(بسم: ۱۸، ۱۷)

بیوی بچوں میں تابعداری اور محبت پیدا کرنے کے لئے

محترم اسلامی بھائیو! بیوی اور بچوں کو فرمابردار اور مطیع کرنے کے لئے اس آیت کو صبح اور شام 100 مرتبہ پڑھا جائے اور 40 دن تک اس پڑھائی کو جاری رکھا جائے۔

زَيْنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ

الْمَقْتَرَةُ مِنَ الدَّهْبِ وَالْفِضَاةِ وَالْحَيْلِ السَّوْمَةُ وَالْأَعْامِ
وَالْحَرْثُ ۖ ذَلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۗ وَإِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ حُسْنٌ
(آل عمران: ۱۳)

الہاپ⑤

ناراض مال باپ کو راضی کرنے کے لئے

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! اولاد کو اپنے ماں باپ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ان آیات کو فجر اور شام کی نماز کے بعد 100 مرتبہ پڑھنا چاہئے اور اس عمل کو 17 روز تک کیا جائے اور روزانہ پڑھائی کے بعد سرجدے میں رکھ کر اللہ عز و جل سے دعا کی جائے کہ میرے والدین کو راضی کر دے۔

قُلْ إِنَّمَا آتَيْنَا مُنْذِرًا ۚ وَمَا أَمْنَى إِلَّا إِنَّ اللَّهَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝
رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا يَبْيَهُمَا الْعَزِيزُ الرَّغَافِرُ ۝ قُلْ هُوَ
نَبِيُّ اعْظَمٍ ۝ أَنَّمَّا عَنْهُ مُعْرِضُونَ ۝ (ص: ۶۵، ۶۸)

عورت کو شوہر کا فرمانبردار بنانے کے لئے

محترم اسلامی بھائیو! عاملین کا کہنا ہے کہ اگر کوئی عورت بد زبان ہو اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری نہ کرتی ہو اور گھر میں جھوٹ اور چغل خوری کا ماحول پیدا کرتی ہو تو اس کی اصلاح کے لئے درج ذیل آیات بڑی لاجواب ہیں گھر کے کسی فرد کو چاہئے کہ وہ ان آیات کو گھر میں رات کے وقت کھلے آسمان تک 40 یوم تک روزانہ 101 مرتبہ پڑھے۔ پڑھائی کے آخری دن تھوڑا اسپانی دم کرے اور اس عورت کو پلا دے۔

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْ اِجَاهِلِيَّةَ الْأُولَى وَاقْمِنَ
الصَّلَاةَ وَاتَّبِعْنَ الرَّكُوْنَ وَأَطْعُنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۖ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ
لِيُذْهَبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطْهِرَكُمْ تَطْهِيرًا ۝

وَإِذْ كُنَّ مَا يُشَلِ فِي بُيُوتٍ كُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللَّهَ
كَانَ لَطِيفًا حَبِيبًا ﴿٣٢، ٣٣﴾

عورت میں اخلاق حسنہ پیدا کرنے کے لئے

پیارے اسلامی بھائیو! جو شخص 40 دن تک اس آیت کو کسی عرق پر پڑھے یا کسی اور چیز پر پڑھے اور دم کر کے اپنی عورت کو کسی طریقے سے استعمال کروادے اس کلام الہی عَجَلَتْ کی برکت سے عورت کی بدنگاہی ختم ہو جائے گی اور وہ اپنے خاوند کی ہر لمحاظ سے تابعداری کرنے لگے گی۔

الرِّجَالُ قَوْمُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَصَلَ اللَّهُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَ
إِنَّمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالصِّدَّاحُ قَبِيلٌ لَحِفْظَتِ الْغَيْبِ بِمَا
حَفِظَ اللَّهُ وَالَّتِي تَخَافُونَ نُسُورٌ هُنَّ فَعُظُومُهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي
الْمَضَاجِعِ وَأَفْسِرُوهُنَّ فَإِنْ أَظْفَكْمُ فَلَا تَبْعُوا عَلَيْهِنَّ
سَبِيلًا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْهَا كَبِيرًا ﴿٣٢﴾

ہر ایک کو فرمانبردار کرنے کا عمل

محترم اسلامی بھائیو! یہ عمل زن و شوہر، برادر اور فرزند و پدر کی محبت نیز آپس میں اتفاق و اتحاد کے لیے بہت مجبوب ہے کہ جن دو میں محبت کرانی ہو تو ان دونوں کے پہنچنے ہوئے کپڑے کی تقریباً دو دھائی بالشت لمبی اور چھٹکلی کے برابر چوڑی پٹی پھاڑ لیں دونوں کو ملا کر ڈوری کی طرح بٹ لیں پھر یہ دعاسات مرتبہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ طَ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا
وَلَا تَقْرَبُوا أَذْكُرُ وَانْعَمَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءَ فَالَّفَ
بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَاصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَا

خَلَقْنَاكُم مِّنْ ذَرَّةٍ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِيلَ
لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتَقْرَبُكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ
اللَّهُمَّ فِلاَنْ بَنْ فِلاَنْ بَنْتَ فِلاَنْ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ
طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابَتْ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتَى أُكْلَهَا كُلَّ
حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
يَتَذَكَّرُونَ۔

یہاں تک پڑھ کر اس ڈور میں ایک گردگامیں اسی طرح سات مرتبہ پڑھ کر سات
گردگامیں جہاں فلاں بن فلاں لکھا ہے وہاں طالب اور اس کی ماں کا نام لیں نیز
مطلوب اور اس کی ماں کا نام لیں اس کے بعد دوڑی کو گلے میں باندھیں دونوں میں ایسی
محبت ہو جائے گی کہ دیکھنے والے رشک کریں گے۔

عمل برائے موافقت زوجین

محترم اسلامی بھائیو! سورہ الحمد شریف فلائل کے سودانوں پر پڑھتا جائے اور مطلوب کا نام
لے کر جلاتا جائے محظوظ بے قرار ہو گا۔ عمل بروز جھرات طلوع آفتاب سے ایک گھنٹہ
بعد تک ہے۔

عمل الحمد شریف موافقت زوجین

محترم اسلامی بھائیو! سورہ الحمد شریف ایک سو ایک بار تہائی میں پڑھ کر کسی کھانے
کی چیز پر دم کر کے کھلانا مجرب ہے اس کا وقت بھی وہی ہے جو گذشتہ وظیفہ میں بیان
ہوا ہے۔

محبت پیدا کرنے کا عمل

محترم اسلامی بھائیو! محبت پیدا کرنے کے لئے اس کا اور دبہت موثر ہے ۳۱ دن تک
روزانہ ۱۱۱ مرتبہ پڑھئے:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، فَجَمِعُهُمْ يُحِبُّونَهُمْ كَحْبِ
 اللَّهِ وَالَّذِينَ أَمْنُوا أَشَدُ حُبَّ اللَّهِ طَوْلَيْرَى الَّذِينَ
 ظَلَمُوا إِذِيرُونَ العَذَابَ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُمْ اللَّهُمَّ إِنَّ
 بَيْنَهُمَا كَمَا الْفُتَّ بَيْنَ اَدَمَ وَحَوَاءَ اللَّهُمَّ إِنَّ
 بَيْنَهُمَا كَمَا الْفُتَّ بَيْنَ يُوسُفَ وَزُلِيْخَةَ اللَّهُمَّ إِنَّ
 بَيْنَهُمَا كَمَا الْفُتَّ بَيْنَ إِبْرَاهِيمَ وَسَارَ اللَّهُمَّ إِنَّ
 بَيْنَهُمَا كَمَا الْفُتَّ بَيْنَ مُحَمَّدَ وَخَدِيْجَةَ اللَّهُمَّ إِنَّ
 بَيْنَهُمَا كَمَا الْفُتَّ بَيْنَ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ صَلَّى اللَّهُ
 تَعَالَى عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ يَأْسِيدِي يَأْسِيدِي
 يَأْسِيدِي الْحَبْ قَلَّا بْنَ قَلَّا عَلَى قَلْبِ قَلَّا بْنَ قَلَّا۔

بچے کی ولادت میں آسانی کے لئے

محترم اسلامی بھائیو! وضع حمل کے لئے اگر کوئی سورہ واقعہ کو 7 مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم
 کر کے عورت کو درد زہ کے وقت پلاۓ تو بچہ پیدا ہونے میں آسانی پیدا ہو جائے گی ان شاء
 اللہ عزیز اپنے اس کلام کے باعث عورت کو بلا تکلیف بچہ جننے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

قرار حمل کا وظیفہ

محترم اسلامی بھائیو! منقول ہے کہ حمل قرار پانے کے لئے 3 کھجوریں لی جائیں ہر ایک
 کھجور پر 121 مرتبہ ان آیات کو پڑھ کر دم کیا جائے اور پھر تینوں کھجوریں عورت کو کھلا دی

جاں میں اس عمل کو 7 دن تک کیا جائے۔

وَاللَّهُ يُرِيْتَ دَرْدًا فَالْحِمْلَةِ وَقَرَاءَةُ الْجُرْيَةِ يُسْرًا

فَالْمُقْسِمَةِ أَمْرًا إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِقًا وَإِنَّ الِّذِينَ

(الذاريات: ۲۰، ۲۱)

الْقَعْدَةُ

بچے خوبصورت پیدا ہونے کا عمل

محترم اسلامی بہنو! جس عورت کی یہ خواہش ہو کہ اس کی اولاد خوبصورت پیدا ہو تو اسے چاہئے کہ جب حمل کے آثار نظاہر ہو جائیں تو اس آیت کو سونے سے پہلے 336 مرتبہ پڑھے اور بچے کی ولادت تک اس پڑھائی کو جاری رکھے۔ اللہ تعالیٰ جو بچہ یا پچی عطا فرمائے گا وہ صحیح سلامت ہو گا اور اس کے چہرے کے نقش خوبصورت ہوں گے۔

☆..... ایسے ہی جس عورت کا حمل نہ شہرتا ہو تو اسے چاہئے کہ عصر کی نماز کے بعد اس آیت کو 200 مرتبہ پڑھئے اور اس پڑھائی کو 21 یوم تک جاری رکھے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حمل شہر جائے گا۔

هُوَ الَّذِي يُصُوِّرُ كُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَسْأَءُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ①

بچے کے صحیح سلامت پیدا ہونے کا وظیفہ

محترم اسلامی بہنو! جو عورت یہ چاہے کہ اس کی اولاد صحیح سلامت پیدا ہو وہ اس آیت کو حمل سے لے کر بچے کی پیدائش تک ہر جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ 11 مرتبہ پڑھے، ان شاء اللہ العز و جل ایسا کرنے سے بچہ بالکل صحیح سلامت پیدا ہو گا۔

إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّي إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي

مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ② فَلَمَّا

وَصَعِّبَهَا قَالَتْ رَبِّي إِنِّي وَصَعِّبَهَا أُنْثىٰ ۖ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا
وَصَعَّبَتْ ۖ وَلَيْسَ الدُّكْرُ كَالْأُنْثىٰ ۖ فَإِنِّي سَيِّدُهَا مَرِيمٌ وَإِنِّي
أُعِذُّ بِهِابِكَ وَذَرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ ۚ فَمَقْبَلَهَا رَأَيْهَا
يُقْبِلُ حَسِّينٌ وَأَنْبَيْهَا نَبَّاتٌ حَسِّينٌ وَلَقَلَهَا زَكِيرٌ ۗ كُلَّهَا دَخَلَ
عَلَيْهَا زَكِيرٌ الْمُحَرَّابُ ۖ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۗ قَالَ لِمَرِيمَ أَنِّي لَكِ
هَذَا ۗ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ
(آل عمران: ۳۷، ۳۸)

حساب④

اولاد زینہ کا حصول

محترم اسلامی بھائیو! جن کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو تو ان کو اللہ عَجَلَت کی رحمت سے
نا امید نہیں ہونا چاہئے بلکہ مندرجہ ذیل دعا کثرت سے پڑھنی چاہئے ان شاء اللہ عَجَلَت
جلد ہی اولاد سے بہرہ ورہوں گے۔ اگر عورت رمضان المبارک میں اعتکاف میں بیٹھے
کرسارے اعتکاف میں یہی دعا پڑھئے تو ان شاء اللہ عز و جل اسے اولاد زینہ ملے گی۔

رَبِّي هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ دُرْرِيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَيِّدُ الدُّعَاءِ ۚ

(آل عمران: ۳۸)

اولاد زینہ کے لئے

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! یہ آیات اولاد زینہ کے حصول کے لئے بہت اکسیر ہیں
اگر کسی عورت کے ہاں پہلے بیٹیاں ہی ہوں اور اسے یہ خواہش ہو کہ اس کے
گھر لڑکا پیدا ہوتا سے چاہئے کہ رات کے پچھلے پھر اٹھے اور نماز تہجد ادا کرے اور اس کے
بعد 100 مرتبہ ان آیات کا ورد کرے۔

فَقَرَبَةٌ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ﴿٦﴾ فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً قَالُوا
لَا تَخْفِ ﴿٧﴾ وَبَشَّرُوهُ كُلُّ عَلِيمٍ ﴿٨﴾ فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ
فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُونٌ عَقِيمٌ ﴿٩﴾ قَالُوا كَذَلِكٌ ﴿١٠﴾ قَالَ
رَبُّكِ ﴿١١﴾ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿١٢﴾ (زاریات: ۲۷، ۳۰)

نافرمان اولاد کو مطیع کرنے کے لئے

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! اگر کسی کی اولاد نافرمان ہو اور ان کا کہنا نہ مانتی ہو اور بوڑھے والدین کی ضروریات کو پورانہ کرتی ہو تو اس صورت میں عصر کی نماز کے بعد درج ذیل آیات کو 66 مرتبہ پڑھا جائے۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُلُّ هَا وَوَضَعَتْهُ
كُلُّ هَا وَحَمَلَهُ وَقَصَلَهُ شَلَّوْنَ شَهْرًا حَتَّىٰ إِذَا بَدَأَ أَشْدَدَهُ وَ
بَدَأَهُ أَرْبَاعِينَ سَنَةً ﴿١﴾ قَالَ رَبُّهُ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَ الرَّحْمَنِ
أَلْعَمْتَ فَقَرَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضِهُ وَأَصْلِحَ لِي
فِي دُرْرَيَّتِي ﴿٢﴾ إِنِّي تُبَتِّ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣﴾ (احقاف: ۱۵)

حصول اولاد کا عمل

محترم اسلامی بھائیو! اگر کسی شخص کے ہاں اولاد نہ ہو تو وہ مندرجہ ذیل آیت کو 717 مرتبہ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد پڑھے اور ایک سال اس ورود کو جاری رکھے، اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے نیک اور صالح اولاد پیدا ہوگی۔

وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَطَّعُوا وَيُنَشِّرُ رَحْمَةً
وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ﴿١﴾ (شوری: ۲۸)

بچوں میں اچھی عادات پیدا کرنا

محترم اسلامی بحائیو! بچپن میں بچوں میں اچھی عادات پیدا کرنے کے لئے اس آیت کا اور دکرنا بڑا مفید ہو گا لہذا بچوں کی صالح اور نیک تربیت کے لئے والدہ یا گھر کے کسی اور فرد کو چاہئے کہ اس آیت کو 111 مرتبہ روزانہ پڑھے اور پانی دم کر کے یا کوئی اور چیز دم کر کے بچوں کو کھلانے اس عمل کو ہر ماہ 3 یوم تک کیا جائے اور ایک سال تک جاری رکھا جائے۔ ان شاء اللہ عز و جل بچوں کی عادات اچھی ہوں گی۔

لَقَدْ كَانَ لِكُلِّمٍ فِي رَأْسُؤْلِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ

وَالْيَوْمَ الْآخِرُ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ﴿٢١﴾ (احزاب: ۲۱)

مردانہ امراض

علاح نامردی

محترم اسلامی بحائیو! اگر کسی شخص میں نامردی پائی جاتی ہو تو بعد تماز فجر روز چینی کی رکابی پر مشک وزعفران سے حسب ذیل عبارت لکھ کر پلاٹیں پھر خدا کی قدرت کا منظر دیکھیں۔

روز اول : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا أَيُّهُ يَأْتِيَوْمٌ صَلَى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ إِلَهِي بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَينِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنْ تُعَافِنِي مِنَ الْعَنَّةِ وَتَعْدِيرَنِي عَلَى الْجَمَاءِ الْعَنَّةِ وَصَلَى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ۔

روز دوم : لَحْمَ عَسْقٍ يَاصَمَدُ يَأْفِرُ دِيَادَ الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَنَكَ اتَّقِيٌّ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ أَنْ تُعَافِنِي مِنَ الْعَنَّةِ تَعْدِيرَنِي عَلَى الْجَمَاءِ الْعَنَّةِ وَصَلَى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ۔

روزِ سوم: كَلَمْيَعْصَمْ يَا حَمْيَيْمُ يَا أَحَدْ يَا صَمْدْ يَا فَرْدُوْنْ تَعَافِنْيُ مِنْ الْعَنَّةِ
وَتَقْدِيرَنِي عَلَى الْجَمَاءِ الْعَنَّةِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ۔

عمل دافع احلام

محترم اسلامی بھائیو! جس شخص کو احلام کثرت سے ہوتا ہو اسے چاہیے کہ سوتے وقت اپنے دل پر انگشت شہادت سے عمر لکھ لیا کرے، ان شاء اللہ عز وجل احلام سے محفوظ رہے گا۔

احلام روکنے کا اور و

محترم اسلامی بھائیو! جس شخص کو احلام کا مرض ہوتا ہے چاہیے کہ رات کو سونے سے پہلے اس آیت کو 111 مرتبہ پڑھئے اور پانی دم کر کے پے اور اس عمل کو 27 دن تک جاری رکھا جائے۔

"لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ"

اللَّهُۤ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۤ

(یس: ۲۳)

زنانہ امراض

حیض کی بے قاعدگی کا اعلان

محترم اسلامی بھنو! اس مرض کی انتہا، لی پر ہوتی ہے اس لیے اس پر زیادہ توجہ دینی چاہیے، اس کے لئے سات سلام، اصحاب کہف کے امامے گرامی، آیات شفاء، نقش بسم اللہ شریف، درود شفاء وغیرہ بہت مفید ہیں۔

عورت کی تمام بیماریوں کا اعلان

قرآن شریف کے درج ذیل سات سلام مشک وزعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھ کر خواہ کسی مريض کو خصوصاً زچ کو دھو کر پلاۓ

تمام بیماریوں سے نجات ہوا اور تمام فاسد مواد نہایت آسانی سے خارج ہو کر مریض بالکل تند رست ہو جانتا چاہیے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد اگر یہ موادر ک جائے یا کم خارج ہو تو زچہ کو دق ہو جاتی ہے۔

☆..... یا وہ غریب اس قابل نہیں رہتی کہ بچہ تند رست پیدا ہو سکے

☆..... یا حمل میں ہی اس بچہ کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

☆..... یا بچہ پیدا ہو کر چند روز میں طرح طرح کی بیماریوں میں بٹلا ہو کر مر جاتا ہے۔

تو یہ سات سلام ان شاء اللہ عَزَّوجَلَّ ان تمام شکایات سے مریض کو پاک صاف کر کے تند رستی کے راستے پر لے آئیں گے اور وہ سلام یہ ہیں:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

- (٥٨) سَلَامُ قَوْلًا قِنْ ثَابِتٍ تَرْجِيْمٌ
- (صافات: ٢٩)
- (صافات: ١٠٩)
- (صافات: ١٢٠)
- (صافات: ١٣٠)
- (زمر: ٧٣)
- (١٨١، صافات: ٥، تدریج: ٥)
- (٦) سَلَامٌ عَلَىٰ تُوْجِ فِي الْعَلَمَيْنَ
- (٧) سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيْمَ
- (٨) سَلَامٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهُرُودَ
- (٩) سَلَامٌ عَلَىٰ اٰلِ يَٰسِينَ
- (١٠) سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طَبِيْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَلِيْدَيْنَ
- (١١) سَلَامٌ شَهِيْحٌ حَتَّىٰ مَظَاهِعِ الْفَجَرِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ الْمُرْسَلِيْنَ

یہ عمل زچہ بلکہ ہر مریض کے ہر مرض میں کارآمد و مجبوب ہے۔

حمل مٹھرانے کا عمل

محترم اسلامی بھائیو! اگر کسی عورت کو حمل نہ مٹھرتا ہو تو یہ عبارت ہر ن کی جھلکی پر لکھ کر عورت کو پہنانے تو انشاء اللہ عَزَّوجَلَّ صاحب اولاد ہو جائے گی۔

وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًاً سَيَرَثُ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلَّمَ

بِهِ الْمُؤْتَلُ بَلْ لِلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا أَفَلَمْ يَايُكُنَ الَّذِينَ آمَنُوا

أَنَّ لَوْيَسَاءُ اللَّهُ بَذَقَى النَّاسَ جَمِيعًا (رعد: ٣)

عمل برائے استقرار حمل

محترم اسلامی بھائیو! جب عورت حیض سے فارغ ہو جائے تو غسل کے بعد تین روپیوں پر یہ عبارت لکھ کر عورت کو کھلائیں اور پھر رات کو ہم بستر ہوں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا ذَا الْعَرْشِ وَالْمُلْكِ إِلَهِ الْقَدِيرِ
يَارَ حَمْنَ يَا سَتَارِيَا غَفَارِيَا حَدِيَا صَمَدُ وَصَلَى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ

خَلْقِهِ مُحَمَّدٌ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ

اسقاط حمل کی حفاظت

محترم اسلامی بھائیو! اگر کسی عورت کے کچھ حمل گر جاتے ہیں تو سیاہ مرچ اور اجوائے پر ۰۷ بار ٹھم خلقنا (پارہ ۱۸ ارکوוע ۱) پوری آیت پڑھے۔

☆..... پھر سورہ کافرون و سورہ مزمل ۷ بار

☆..... اللَّمَّا نَشَرَّحَ || ابَار پڑھ کردم کرے۔

مقدار خوراک: ۷ دانہ مرچ سیاہ اور تھوڑی اجوائے با نجھ عورت کو کھلائے اور حاملہ تاوضع حمل کھاتی رہے۔ نہایت مجبوب ہے۔

حمل خام کی روک تھام

محترم اسلامی بھائیو! حمل خام کی روک تھام کیلئے یہ آیت لکھ کر پراندھے:

إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّهَا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ فَلَيَبْتَغِي إِلَّا إِنَّمَا مِمَّا خُلِقَ ۝

خُلِقَ مِنْ مَآءٍ دَافِقٍ ۝ يَحْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالثَّرَآءِ ۝

(طارق: ۷۳)

فَإِنَّ اللَّهَ حَيْثُ لَحِظَتْ أَوْلَادُهُمْ وَهُوَ أَرَحَمُ الرَّحْمَنِينَ

حمل گرنے سے حفاظت کا عمل

محترم اسلامی بھائیو! جس عورت کا حمل خام گر جاتا ہو تو اس کے قد کے برابر سات تار سرخ کچاؤ دے اور ہر گره پر یہ آیت کریمہ پڑھ کر دم کرے اور شکم پر باندھ دے پچھے ہونے سے ایک ساعت پہلے کھول ڈالے۔ آیت یہ ہے:

وَاصْبِرْ وَمَا صَبَرْتَ كَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُونْ
فِي صَيْقٍ فِيمَا يَمْكُرُونَ ⑤ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقُوا
وَالَّذِينَ هُمْ مُّحْسِنُونَ ⑥

(خل: ۱۲۸، ۱۲۷)

⑤ ⑥

بچے نہ ہونے کے اسباب و علاج

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! حضرت علامہ اقبال احمد فوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شمع شبستان رضاۓ اس فرماتے ہیں کہ یہ عمل حضرت سیہان علیہ السلام کو پریوں نے بتایا کہ اولاد سے محروم رہنے کی سات علتیں ہیں جو مع علامات و علاج کے درج ہیں۔
 ☆..... پہلی علت یہ ہے کہ عورت کا رحم یعنی پچ دالی الٹ جاتی ہے۔

علامت: صحبت کرنے کے بعد عورت کے سر میں درد ہوتا ہے۔

طریقہ و علاج: مغز بولہ اور مرغ کی بیٹ آپس میں حل کر کے حیض سے فارغ ہو کر تین روز روئی تر کر کے شیافہ لے۔ بعد تین یوم کے جماع کرے۔

☆ دوسری علت یہ ہے کہ عورت کے رحم کامنہ بند ہو جاتا ہے۔

علامت: جماع کے بعد اندام نہائی کے ساتھ تمام بدن درد کرتا ہے چہرہ زرد ہو جاتا ہے۔

طریقہ و علاج: ہیراپینگ ہلی کے تیل میں حل کر کے بعد حیض تین روز شیافہ لے اس کے بعد جماع کرے۔

☆..... تیری علت یہ ہے کہ رحم کے منہ پرورم یا گوشت آجانے سے حمل قرار نہیں پاتا۔

علامت: صحبت کرنے کے بعد کمر میں درد ہوتا ہے۔

طریقہ و علاج: زیرہ سفید اور ہاتھی کا ناخن باریک پیس کر گائے کے گھی میں ملکر شیافہ لے تین یوم کے بعد صحبت کرے۔

☆..... چوتھی علت یہ ہے کہ رحم کے سر پر کپڑا پیدا ہو جاتا ہے جو نطفہ کو کھا جاتا ہے۔
علامت: ہڈیوں میں درد ہوتا ہے۔

طریقہ و علاج: صابن، ہجی کھار قدرے پانی میں ہم وزن مکس کر کے بعد حیض تین روز شیافہ لے پھر جماع کرے۔

☆..... پانچوں علت یہ ہے کہ اعتدال سے زیادہ رحم میں گرمی کا پیدا ہو جانا۔
علامت: دل کا دھڑکنا اور دل کے مقام پر درد ہونا۔

طریقہ و علاج: گائے کے گھی میں مخربنیب (نیم) گل گلاب پیس کر شیافہ لے۔ تین یوم کے بعد صحبت کرے۔

☆..... چھٹی علت یہ ہے کہ اعتدال سے زائد سردی جمع ہو جائے۔

علامت: جماع کرنے کے بعد چھاتی میں درد ہوتا ہے۔

طریقہ و علاج: کلوچی، زیرہ سیاہ ہم وزن پاؤ سیرتل کے تیل میں پکائیں جب نصف رہ جائے روئی ترکر کے شیافہ لے پھر جماع کرے۔

☆..... ساتویں علت یہ ہے کہ دیوبندی ام صبیان کا اثر ہونا۔

علامت: صحبت کرنے کے بعد کسی قسم کا درد نہ ہونا۔

طریقہ و علاج: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تَلْسُونَ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وَالْمُلْكِ الْقَدِيرِ
وَالْعَطَاءِ الْعَظِيْمِ وَالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ نیک ساعت میں مشک وزعفران سے لکھ کر غسل حیض کے بعد کمر پر باندھے اور ہم بستر ہوں۔

امتحان قسمت کہ اولاد ہوگی یا نہیں؟

محترم اسلامی بھائیو! اکثر بے اولاد حضرات اپنی زندگی کا شردیکھنے کی خواہش میں بڑی بڑی رقمیں برپا کر دیتے ہیں اکثر عورتوں کی کشتی حیات بھنوں کی نذر ہو جاتی ہیں مگر گوہ مراد سے محروم ہی رہتی ہیں، اس لئے تندرتی اور پیے کو دا اور لگانے سے پہلے امتحان قسمت ضروری ہے جو درج ذیل ہیں:

طریقہ: بروز جمعرات کو روزہ رکھے اور سورہ مزمُّل شریف بہتر ہے کہ عورت خود پڑھ اگر صحیح نہ پڑھ سکے تو کسی حافظ قرآن سے پڑھوایا کرتے دو دو دھ پردم کرالے کہ شکم سیر ہو جائے اور اس میں سے کچھ بھی نہ بچے۔ نماز کسی وقت کی قضانہ ہو، بیہودہ گفتگو سے پرہیز کرے بہتر ہے کہ زیادہ وقت تلاوت قرآن کریم میں گزارے اور شام کو افطار میں اسی عمل کو دوبارہ کر کے دو دو دھ پی لے

اگر دو دو دھ ہضم نہ ہو تو صبر کرے اور اگر دو دو دھ ہضم ہو جائے تو مذکورہ امور کی طرف توجہ کرے۔ ساتھ ہی حمل کے لیے یہ عمل کر لے بہت ہی مجبوب ہے۔

طریقہ: مرد اچھی قسم کا انار لے کر ۲۳ نکڑے کرے اور پاؤ بھر کشش پاؤ بھر بھنے چنے رکھے۔ اس کے بعد سورہ یسین شریف پڑھے ہر مُبِین پر انار کے نکڑوں پر دم کرتا جائے جب سورہ یسین ختم ہو تو انار اور کشش نیز چنوں پر بھی دم کر دے اور فاتحہ دے کرسات سلاطین کی روح پاک کو بخشن کر کشش اور چنے بچوں کو تقسیم کر دے اور انار کا ایک نکڑا مرد کھائے اور دوسرا عورت کو کھلائے شب کو ہم بستر ہوں۔

اس کے بعد باقی دو نکڑے دونوں عورت و مرد کھالیں اور غسل کر کے نماز فجر ادا کریں۔ فجر کی سنت پڑھنے کے بعد گیارہ بار مردوں عورت یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَاذَا الْعَرْشِ وَالْمُلْكِ الْقَدِيرِ
يَارَحْمَنُ يَا سَتَارُ يَا غَفَارُ يَا حَدُّ يَا صَمَدُ هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُ كُمْ فِي
الْأَرْضِ كَيْفَ يَشَاءُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ بِحُرْمَةٍ

فَيُكُونُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٌ وَآلُهُ أَجْمَعِينَ۔

اگر دونوں میں ایک پڑھا ہو تو وہ زور سے پڑھے دوسرا ان کر دہراتا جائے، پھر فخر
کے فرض ادا کرے۔

☆..... اگر دونوں ان پڑھ ہوں تو کسی سے پڑھوا کر پانی پر دم کرا کے رکھ لیں جو فخر کی
سنن اور فرض کے درمیان پی لیں مولیٰ تعالیٰ اپنے کرم سے نوازے گا۔

ان شاء اللہ لڑکا ہی ہو گا

محترم اسلامی بھائیو! حضرت علامہ اقبال احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ
بزرگان دین رضویت کا پی شریف کامشہرو و مجرب عمل ہے جو بطور تخفہ حضرت والد ماجد
صوفی عزیز احمد صاحب مداح الرسول مدظلہ کو عطا فرمایا کہ

جس کے ہاں اولادت ہوتی ہویا لڑکیاں ہی ہوں لڑکا نہ ہویا حمل ساقط ہو جاتے
ہوں یا پیدائش کے بعد انتقال کر جاتے ہوں تو

طریقہ: پچھے سوت کے سات تاریخ عورت کی پیشانی کے باال سے پاؤں کی انگلی تک ناپ
لیں اور ساتوں تاروں کو ملا کر ان پر گیارہ بار آئیے الکری شریف اس طرح پڑھیں کہ ہر بار
ایک گردہ لگاتے جائیں اور دم کرتے جائیں۔

اس ڈوری کو عورت کی کمر پر باندھ دیں اور جب تک بچہ پیدا نہ ہو عورت ڈوری
ہرگز نہ کھو لے یہاں تک کہ وقت غسل بھی جدا نہ کرے۔

جب آثار حمل ظاہر ہوں تو گھر کی پکائی ہوئی سفید میٹھی چیز پر حضور سیدنا غوث پاک
رضی اللہ عنہ و شیخ محمد افضل صاحب کانپوری رحمۃ اللہ علیہ اور سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی
فاتحہ دلائیں۔ اور دور کعت نماز نفل ادا کرے پھر کھڑے ہو کر بغداد شریف کی طرف منہ
کر کے عرض کرے حضور میرے ہاں لڑکا ہو تو حضور کی غلامی میں دے دوں گی اور اس کا
نام غلام مجی الدین رکھوں گی اس کے بعد یقین رکھئے کہ لڑکا ہی ہو گا۔ ان شاء اللہ عَزَّلَ

جب بچہ پیدا ہو تو غسل دیے کر کانوں میں اذان کہیں اور وہ ڈوری ماں کی کمرے

کھول کر بچے کے گلے میں ڈالیں بچہ کی پیدائش کے بعد ہر سال دعوتِ اسلامی کے مدرسہ الدینہ میں تھوڑا بہت نذرانہ ڈالتے رہیں بچہ جب گیارہ سال کا ہو جائے تو گیارہ روپیے کی شیرینی یا اس میں آپ جتنا چاہے زیادہ ڈال کر نیاز دلائے اور اس ڈوری کو حفظ جگہ دفن کر دیں۔

دودھ بڑھانے کا بہترین عمل

محترم اسلامی بھائیو! عورتوں کا دودھ اکثر نظر اور کبھی خون کی کمی یا بیماری کی وجہ سے سوکھ جاتا ہے یا اتنا کم ہو جاتا ہے کہ بچے کی شکم سیری نہیں ہو پاتی اس کے لئے دودھ بڑھانے کے کئی عمل ہیں جو مجبوب ثابت ہوئے ہیں مگر یہاں ایک ایسا عمل تحریر کیا جاتا ہے جو عورتوں اور جانوروں نیز گائے بھیں سب کے لیے مفید ہے۔

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا أَدْرِكَ مَا لَيْلَةُ
 الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ حَيْثُمْ قِنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ
 الْمُلْكَةُ وَ الرُّؤُوفُ . فِيهَا يُرَاذُنَ رَأْيَهُمْ ۝ مِنْ كُلِّ
 أَمْرٍ ۝ سَلَامٌ شَهِي حَتَّىٰ مَطْبَعِ الْفَجْرِ ۝

(قدر: ۱۵)

طریقہ: یہ آیت ۲۱ بار پڑھ کر تین دن کسی کھانے کی چیز پر دم کر کے کھلانے اور جانوروں کو نمک پر دم کر کے دے۔

عورت کی چھاتی میں درد ہو تو

محترم اسلامی بھائیو! جس عورت کی دائیں چھاتی میں درد ہو تو دم کرنے والا اپنی بائیں چھاتی میں سات مرتبہ پڑھ کر دم کرے، اگر بائیں چھاتی میں تھنیلا ہو تو اپنی دائیں چھاتی پر دم کرے، اپنے گھر پر یہ عمل کرے یا دردمند کے مکان پر چلا جائے جہاں لفظ قلانی ہے وہاں عورت کا نام ہر دفعہ لیتا رہے عمل یہ ہے۔

”عہدہ پہ عہدہ کھائے قلانی کا تھنیلا پانی پت ہو جائے۔“

حمل قرار پانے کا عمل

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! جس عورت کو حمل نہ ٹھہرتا ہو یا حمل ٹھہر کر کچھ عرصے کے بعد گر جاتا ہو تو یہ عورت ان آیات کو 17 روز تک خود عشاء کی نماز کے بعد خلوت میں بیٹھ کر 111 مرتبہ پڑھے۔ اور پانی دم کر کے پے اللہ تعالیٰ مہربانی فرمائے گا۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلْطَانٍ طَينٍ ۚ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي
قَرَارٍ مَكِينٍ ۚ ثُمَّ خَلَقْنَا النُطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَالَقَةَ مُضْعَةً
فَخَلَقْنَا الْمُضْعَةَ عِظِيمًا فَكَسَوْنَا الْعِظَمَ لَحْمًا ثُمَّ أَشَانَهُ خَلْقًا
أَخْرَى ۖ فَتَبَرَّكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَلِيقَيْنَ ۝

(مؤمنون: ۱۲، ۱۳)

پانچھ عورت کا علاج

محترم اسلامی بھائیو! اگر کوئی عورت پانچھ ہو تو اس کے خاوند کو چاہئے کہ وہ ان آیات کو روزانہ 11 مرتبہ 4 ماہ تک پڑھے اللہ عجلک کو منظور ہو تو عورت کا پانچھ پن ختم ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے نیک اور صاحب اولاد سے نوازے گا۔

إِلَهٌ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۖ يَهْبِطُ لِمَنْ
يَشَاءُ إِنَّا أَنَا وَيَهْبِطُ لِمَنْ يَشَاءُ اللَّهُ عَزَّ ذِيَّجُهُمْ ذُكْرًا ۝
وَإِنَّا ۖ وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا ۖ إِنَّهُ عَلِيهِمْ قَدِيرٌ ۝

(شوریٰ: ۵۰، ۳۹)

حمل ساقط ہونے سے بجاوے

محترم اسلامی بھائیو! اگر کسی عورت کا حمل ساقط ہو جاتا ہو تو چاہیے کہ حمل قائم و سلامت رکھنے کے لئے ماہ چاند کے ابتدائی دنوں میں جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کو میاں بیوی

دونوں روزہ رکھیں اور روزہ افطار کرنے کے بعد ان آیات کو نماز مغرب میں پڑھیں، اس کے بعد 100 مرتبہ پڑھیں اور تینوں دن اسی طرح کریں اس عمل کے کرنے کے بعد جو حمل نہ ہرے گا وہ صحیح سلامت رہے گا۔

لَا أَقِسْمُ بِيَوْمِ الْقِيَمَةِ ۝ وَلَا أَقِسْمُ بِالْتَّقْسِيسِ اللَّوَامَةِ ۝
أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنَّنَجَمَعَ عَظَامَهُ ۝ بَلْ قَدِيرٌ يُنَعَّلَ أَنْتُسُوَىَ
بَنَائَهُ ۝ بَلْ يُرِيدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ ۝ (قیامت: ۵۶)

حافظت حمل کا درو

محترم اسلامی بخایو! اگر کسی عورت کا حمل قرار پاتا ہو مگر چند ہفتوں کے بعد گر جاتا ہو تو حمل کی حفاظت کے لئے ان آیات کا اور دیرہ امفید ہے۔

طریقہ: جب عورت کو حمل قرار پاتا ہو تو ان آیات کو روزانہ 66 مرتبہ پڑھا جائے اور پانی دم کر کے حاملہ عورت کو پلاپا جائے اور اس عمل کو 7 دن تک کیا جائے۔ وضع حمل تک جتنے ماہ آئیں اس عمل کو ہر ماہ 7 یوم تک کرتے رہنے سے حمل قائم رہے گا۔

اللَّهُ نَخْلُقُكُمْ مِّنْ مَاءٍ مَّهِينٍ ۝ فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَابَةٍ مَّكِينٍ ۝

إِلَى قَدَرٍ مَّعْلُومٍ ۝ فَقَدَرْنَا قَنْعَمَ الْقَدِيرُونَ ۝

(مرسلات: ۲۳۶۲۰)

پچھے کو ہر بلا سے بچانے کا عمل

محترم اسلامی بخایو! یہ چار بزرگ جو سلاطین اربعہ کہلاتے ہیں۔

۱) خواجہ عبدالکریم مغربی ۲) خواجہ عبدالرحیم مشرقی

۳) خواجہ عبدالرشید شہابی ۴) خواجہ عبدالجلیل جنوبی

ہر ماہ کی نو چندی جمعرات کو ان چاروں سلاطین کی میدے یا حلقوے پر یا کسی مٹھائی پر حشیثت نیاز دلائے اور پچھے اس وقت موجود ہوں۔ ان سلاطین کے دستیہ سے ان

بچوں کی سلامتی کی اور وسعت رزق کی، ہر بلاسے امن و امان کی دعائیں گے اور چونکہ ۲ تا
رنج ان سلاطین کے وصال کی ہے اس روز زیادہ اہتمام کرے یہاں تک کہ بچے کی
عمر ۱۲ سال ہو جائے پھر چاہے ترک کرے چاہے عمر بھراں کا ورود کرے۔

یہ عمل ان لوگوں کے لئے انتہائی کار آمد ہے جن کے بچے پیدا ہونے کے بعد طرح
طرح کی بیماریوں یا خلل مسان یا نمونیہ یا سوکھاپن میں بستلا ہو کر مر جاتے ہیں۔

ماں باپ اپنی اولاد کی زندگی کے لئے اکثر ناجائز کام کر گزرتے ہیں جیسا کہ قدیم
دور میں بعض افراد اپنے بچوں کے سر پر چوٹی رکھتے تھے جیسی ہندو کے ہوتی ہے۔ وہ اس
مقصد کے لیے رکھتے تھے کہ بچے جیتے نہیں تھے اور کہتے کہ چار پانچ بچے دو دو ڈھائی
ڈھائی برس کے ہو کے مر گئے جب سے یہ فلاں بزرگ کے نام کی چوٹی رکھی ہے اللہ
رکھے اب دیکھئے اس کی عمر ۳ سال کی ہے اور کیا تدرست ہے، کہنا یہ ہے کہ اولاد کی
خاطر آدمی اپنے دین ایمان تک کاپاس نہیں کرتا۔

یہ عمل اس کام کے لئے ان شاء اللہ عَجَلَ بہترین ثابت ہو گا نیز نقش "حافظت
جان" کو نہ بھولنا چاہیے امیر اہلسنت امیر دعوت اسلامی کے نقش ہر شہر کے فیضان مدینہ
سے مل جاتے ہیں، حفاظت کا نقش پاس رکھیے اور ایک نقش مہربوہ، دوسرا خل اقدس کا
نقش اپنے گھر میں لگالیتا چاہیے۔

بچے کے سوکھے پن کا اعلان

محترم اسلامی بھائیو! بعض اوقات چھوٹے بچوں کو سوکھنے کا مرض لاحق ہو جاتا ہے
اور شروع شروع میں مرض محسوس نہیں ہوتا لیکن جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے بچہ
سوکھتا چلا جاتا ہے اور کچھ مدت کے بعد اتنا کمزور ہو جاتا ہے کہ وہ چلنے پھرنے سے بھی لاغر
ہو جاتا ہے۔

طریقہ: اس مرض میں کسی نیک اور زاہد و عابد آدمی کو چاہئے کہ اس آیت کو چند دنوں میں
ایک ہزار مرجبہ پڑھے اور سرسوں کے تیل پردم کرے پھر اس تیل کو تھوڑا تھوڑا ہر روز

مریض کے بدن پر ملا جائے تو اللہ تعالیٰ نبیریانی سے بچ کا سوکھنا ختم ہو جائے گا اور اس کے جسم میں از سر نوقوت پیدا ہو جائے گی اور وہ تھوڑے عرصے میں تند رست و توانا ہو جائے گا۔

فَإِنْظُرْ إِلَى أَثْرِ رَحْمَتِ اللَّهِ كَيْفَ يُحْيِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۖ إِنَّ
ذَلِكَ لَهُحْيٌ الْمُوْتٌ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ (پ 21 روم 50)

امراض بچگان کا علاج

محترم اسلامی بھائیو! اگر بچہ کثرت سے روتا ہو اور اسے بظاہر کوئی جسمانی مرض نہ ہو تو اس کیلئے اس کی والدہ کو چاہئے کہ ان آیات کو 41 مرتبہ پڑھے اور پانی پر دم کر کے بچے کو پلانے اور بچے کا رونا بند کرنے کے لئے اللہ سے دعا کرے۔

☆..... ایسے ہی اگر کسی عورت کا بچہ دودھ نہ پیتا ہو اور بہت تنگ کرتا ہو تو اسے چاہئے کہ ان آیات کو 33 مرتبہ پڑھ کر دودھ پلانے سے پہلے دودھ پر دم کرے۔ بچہ دودھ پینے لگ جائے گا۔

☆..... ایسے ہی کسی بچے کو نیند نہ آئی ہو تو ان آیات کو 27 مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے بچے کو پلانے میں تو بچہ آرام سے سونے لگ جائے گا۔

وَهَذَا كِتَبٌ مُّصَدَّقٌ لِسَانًا عَرَبِيًّا لِيُبَيِّنَ الرِّزْقَنَ ظَلَمُوا ۝

وَبُشِّرُوا بِالْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ قَاتَلُوا أَرْبَابَنَا اللَّهُ شُئْمَ أَسْتَقَامُوا

فَلَا خُوفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْرَثُونَ ۝ أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ

خَلِيلِنَ فِيهَا جَزَآءٌ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ (پ 26 احتفاف 14-12)

بچے کا ڈر دور کرنے کا عمل

محترم اسلامی بھائیو! یہ سورہ مبارکہ لکھ کر مومن جامد کر کے بچے کے گلے میں ڈالیں ان شاء اللہ وحیثی بچہ دن رات آرام سے رہے گا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالْعَصْرِ ۚ إِنَّ الْإِثْمَانَ لَفِي حُسْرٍ
إِلَّا الَّذِينَ أَمْسَوْا وَعِمِلُوا الصِّلْحَةَ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا
بِالصَّبَرِ (وَالْعَصْرِ: ۱، ۲، ۳)

اٹھرا کا اسم نبی سے علاج

محترم اسلامی بھائیو! اٹھرا ایک موزی مرض ہے اس مرض میں یا تو پچھے دور ان حمل ہی ضائع ہو جاتا ہے یا پیدا ہونے کے بعد مر جاتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس تکلیف دہ مرض کے دفعیہ کے لئے انتہائی شافعی علاج تجویز فرمایا:

☆..... حضرت ابن ابی ملیکہ نے برداشت ابن جرج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ ”جس کے ہاں حمل ہو اور وہ پختہ ارادہ کر لے کہ میں اس پچے کا نام (جو پیش میں ہے) محمد رکھوں گی تو اللہ تعالیٰ اسے لڑکا عطا فرمائے گا۔“ سبحان اللہ وجل جل

☆..... حضرت جلیلہ بنت عبدالحلیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! وجل جل میں ایک اسی

عورت ہوں کہ میرے پچے زندہ نہیں رہتے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کے حضور نذر مان کہ میرے ہاں جو پچھے پیدا ہوگا میں اس کا نام محمد رکھوں گی۔“ اس نے ایسا ہی کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ وہ زندہ رہا، جوان ہو کر کفار سے جنگ کی اور مال غنیمت حاصل کیا۔ (نذر الجالس)

درود سے بجاو کا علاج

☆..... ابن سینا نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کہ حضرت فاطمة الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو درد زدہ کی تکلیف تھی۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت زینب بنت خوشی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حکم دیا کہ وہ حضرت

فاطمة الزهراء رضي الله تعالى عنها کے پاس جا کر آیت الکرسی، سورۃ
الفلق اور سورۃ الناس پڑھیں۔
(تفسیر نعیمی جلد سوم)

بانچھے پن کا استغفار سے علاج

☆..... حضرت سیدنا امام حسن رضی الله تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ کے پاس تشریف لے گئے تو آپ سے حضرت امیر معاویہ کے ایک ملازم نے کہا کہ ”میں ایک مالدار آدمی ہوں مگر میرے ہاں کوئی اولاد نہیں ہے۔ کوئی ایسی چیز بتائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اولاد عطا فرمائے۔“ آپ نے فرمایا، استغفار پڑھا کرو۔ اس نے استغفار کی اتنی کثرت کی کہ روزانہ سات سو مرتبہ پڑھنے لگا اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اسے دس بیٹے عطا فرمائے۔
(خواکن العرقان حاشیہ، ہجری: ۵۲)

☆..... بانچھے پن کے تحت حضرت امام حسن رضی الله تعالیٰ عنہ سے اس جگہ کوئی خاص دعائے استغفار منقول نہیں ہے۔ اس لئے ذیل میں وہ دعائے استغفار درج کی جاتی ہے جس کے متعلق وحی ترجمان سے سید الاستغفار یعنی تمام استغفاروں کا سردار ارشاد ہوا۔

☆..... حضرت شداد بن اوس رضی الله تعالیٰ عنہ تاجدار مدینہ شہنشاہی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ شہنشاہی نے فرمایا سب استغفاروں کا سردار یہ استغفار ہے کہ انسان یوں کہے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ
وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعَدْتَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
مَا صَنَعْتُ اَبُوءَ لَكَ بِنَعِيمِكَ عَلٰى وَابُوءَ بِذَنِبِي فَاغْفِرْلِي
لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبُ إِلَّا اَنْتَ۔

☆..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اس استغفار کو صدق دل سے دن میں پڑھا۔ وہ اگر اس روز شام سے پہلے مر گیا تو جنتی ہے اور جس نے رات کو اسے صدق دل سے پڑھا اور صحیح ہونے سے پہلے مر گیا تو جنتی ہے۔
(صحیح بخاری شریف)

خانگی امور کے متعلق اسماء الحسنی سے علاج اور مشکلات کا حل

رشتہ کے لئے

یارِ حُمنُ: محترم اسلامی بھائیو! اگر کوئی رشتہ ملنے کی غرض سے اس اسم کو ۳۱۲۵ مرتبتہ چالیس روز تک پڑھے گا تو اسے مناسب رشتہ مل جائے گا۔

شوہر کو بد اخلاقی سے روکنے کے لئے

یامُؤْمنُ: شوہر کو بد اخلاقی سے روکنے کے لئے اس اسم کو ۲۰۰۰۰ مرتبتہ روزانہ ۲۱ دن تک پڑھا جائے تو خاوند کا روایہ درست ہو جائے گا۔

بے اولاد اور بانجھ عورت کے لئے

یامُتَكَبِّرُ: محترم اسلامی بھائیو! بے اولاد اور بانجھ عورت کے لئے یہ اسم نہایت مجزب ہے۔

بیوی کے پاس جاتے وقت دس مرتبتہ یہ اسم پڑھا جائے تو ان شاء اللہ عَزَّوجَلَّ فرزند نیک صالح عطا ہو گا۔

فرزند صالح پیدا ہو گا

یامصُورُ: محترم اسلامی بھائیو! بانجھ عورت کو چاہئے کہ سات دن روزہ رکھے۔ افطار کے وقت ایکس بار اس اسم کو پڑھ کر پانی پر دم کرے اور اسی پانی سے افطار کرے ان شاء اللہ تعالیٰ حمل قرار پائے گا اور فرزند صالح پیدا ہو گا۔

رکی ہوئی شادی کے لئے

یافتَاح: محترم اسلامی بھائیو! رکی ہوئی شادی کے لئے اس اسم کا ورد بہت لا جواب ہے۔

اگر کوئی شادی کا خواہش مند ہو

یَاسَمِیْعُ: محترم اسلامی بھائیو! اگر کوئی شادی کا خواہش مند ہو تو اسے چاہیے کہ 40 دن تک روزانہ اس اسم کا 11000 مرتبہ یہ وظیفہ پڑھ کر آخری دن اللہ کے حضور شادی کی دعا کرے ان شاء اللہ تعالیٰ قبول ہوگی۔

کنواری لڑکی کی شادی کیلئے

یَالَّطِیْفُ: محترم اسلامی بھائیو! کنواری لڑکی کی شادی کیلئے اس کا وظیفہ بے حد مجزب ہے۔ لڑکی کے والدین میں سے کوئی اس اسم کو 150 مرتبہ بعد نمازِ عشاء باوضو پڑھے اور اول آخر 3 مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ ان شاء اللہ عز و جل رشتہ مل جائے گا جب تک شادی نہ ہو پڑھتے رہیں۔

جو بچہ بد اخلاق ہو

یَاحَلِیْمُ: محترم اسلامی بھائیو! جو بچہ بد اخلاق ہوا سے 8800 مرتبہ روزانہ یہ اسم پڑھ کر پانی دم کر کے 11 روز تک پلاں میں ان شاء اللہ تعالیٰ پنجن بچے کی بد اخلاقی ایجھے اخلاق میں بدل جائے گی۔

بیوی کو تابع کرنے کے لئے

یَاعَلِیُّ: محترم اسلامی بھائیو! جو شخص بیوی کو تابع کرنے کی غرض سے اس اسم کو 1100 مرتبہ 40 روز تک پڑھے گا اس کی بیوی اس کے تابع ہو جائے گی۔

ضدی بچے کے لئے

یَامُقِیْمُ: محترم اسلامی بھائیو! اس اسم کو 550 مرتبہ پڑھ کر پانی دم کر کے ضدی بچے کو پلاں میں ان شاء اللہ تعالیٰ ضد ترک کر دے گا۔

شب عروی کے لئے

یا جَلِیلُ: محترم اسلامی بھائیو! شب عروی میں 1100 مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر کسی چیز پر دم کر کے دہن کو کھلانا میاں بیوی میں محبت کا موجب بنے گا اور آئندہ زندگی میں سکون پیدا ہوگا۔

حافظتِ حمل کے لئے

یا رَقِیبُ: محترم اسلامی بھائیو! اس اسم کا ورد خاص کر حفاظتِ حمل کے لئے ہے، مال واولاد کی حفاظت کے لئے بھی مجبوب ہے۔

ان شاء اللہ بچہ صائم نہ ہوگا

یا مُحِیبُ: محترم اسلامی بھائیو! اگر حمل صائم ہونے کا خطرہ ہو تو عورت 7 روز تک اپنے بچی پر ہاتھ رکھ کر سات مرعیہ پڑھے انشاء اللہ عَزَّلَ بچہ صائم نہ ہوگا۔
یا اسم تاراض بیوی کو میکے سے واپس لانے کے لئے بھی مجبوب ہے۔☆

میاں بیوی میں بے پناہ محبت کے لئے

یا وَدُودُ: محترم اسلامی بھائیو! یہ اسم 1000 بار کھانے پر پڑھ کر بیوی کے ساتھ کھانا کھائے تو میاں بیوی میں بے پناہ محبت ہوگی۔

گم شدہ بچے کو واپس لانے کے لئے

یا بَاعِثُ: محترم اسلامی بھائیو! گم شدہ بچے کو واپس لانے کے لئے اس اسم کو میل کر 125000 مرتبہ پڑھا جائے تو گم شدہ بچہ مل جائے گا۔

اولاد نیک کردار اور پرہیز گارہو

یا شَهِیدُ: محترم اسلامی بھائیو! یہ اسم صحیح کے وقت آسمان کی طرف منہ کر کے 21

مرتبہ پڑھا جائے تو اولاد نیک کردار اور پہیزگار ہو جائے گی۔

☆..... اگر بیوی کے سر پر ہاتھ رکھ کر پڑھتے تو اس کے دل میں بے حد محبت پیدا ہوگی۔

اگر عورت کا دودھ کم ہو

یَا هَمَّتِينُ : محترم اسلامی بھائیو! اگر عورت کا دودھ کم ہو تو یہ اسم کا غذ پر لکھ کر پانی میں گھول کر بچے کو پلایا جائے اور کچھ چھاتی پر لگایا جائے تو ان شاء اللہ تعالیٰ عز وجل دودھ میں زیادتی ہوگی۔

☆..... اگر اولاد فتن و فجور میں بنتا ہو جائے تو اس اسم کو 10 مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کریں اور بچوں سے بھی اس کا ورد کروائیں۔

اگر بیوی یا اولاد بدقاری کی طرف مائل ہو

یَا وَلَبِيْ : محترم اسلامی بھائیو! اگر بیوی یا اولاد بدقاری کی طرف مائل ہو تو اس کے سامنے 40 روز تک اس اسم کو پڑھتے رہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ عز وجل پارسائی اور پہیزگاری پیدا ہو جائے گی۔

حمل محفوظ ہوگا

یَا مُبِدِّی : محترم اسلامی بھائیو! حمل ظاہر ہونے کے بعد جو شخص اپنی بیوی یا محروم کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ایک ہفتہ تک 99 مرتبہ یہ اسم پڑھ کر دم کرے تو حمل محفوظ ہوگا۔ اور اگر حمل نوماہ سے زیادہ ہو جائے تو بھی اس کے ورد سے جلد لڑ کا پیدا ہوگا۔

جس کی شادی نہ ہوتی ہو

یَا وَاجْدُ : محترم اسلامی بھائیو! جس کی شادی نہ ہوتی ہو وہ اسے 1414 مرتبہ سوتے وقت پڑھتے انشاء اللہ عز وجل شادی ہو جائے گی۔

جس کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو

یَابِرُ: جس شخص کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو وہ اس اسم کو 7 مرتبہ پڑھ کر بچہ پر دم کرے اور اللہ کے پر درکر دے۔ بچہ تمام بلااؤں سے محفوظ رہے گا۔

گرم مزاج خاوند کو نرم کرنے کے لئے

یَاعَفُو: محترم اسلامی بھائیو! گرم مزاج خاوند کو نرم کرنے کے لئے اس اسم کو 11 دن تک روزانہ 12500 مرتبہ پڑھنا بہت مفید ہے۔

جب کوئی ولہن رخصت ہو

یَارَهُ وُفُ: محترم اسلامی بھائیو! جب کوئی ولہن رخصت ہو تو اسے چاہیے کہ اس اسم کو پڑھتی جائے اور خاوند سے خلوت تک پڑھتی رہے خاوند ہمیشہ مہربان رہے گا۔

جس شخص کی بیوی نافرمان ہو

یَامَانِعُ: محترم اسلامی بھائیو! جس شخص کی بیوی نافرمان ہو تو سوتے وقت یہ اسم 100 مرتبہ پڑھیں بیوی کے دل میں محبت پیدا ہو گی۔

☆..... کسی بد خصلت شخص کو اس کی بُری عادت سے روکنے کے لئے اس کا ورد کر کے 7 دن تک اسے دم شدہ پانی پلا کیں۔ ان شاء اللہ عزوجل بری عادت ختم ہو جائے گی۔

بیوی سے محبت اور اولاد صالحہ کے لئے

یَانَافِعُ: محترم اسلامی بھائیو! بیوی سے محبت اور اولاد صالحہ کے لئے سوتے وقت یہ اس اسم 100 مرتبہ پڑھا جائے۔

ساس بہو کا جھگڑا اور اس کا علاج

بر صغیر پاک و ہند کا یہ ایک بہت قابلِ افسوس اور دردناک سانحہ ہے کہ تقریباً ہر گھر میں صدیوں سے ساس اور بہو کی لڑائی کا معزک جاری ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ساس بہو کی لڑائی میں ساس بہو اور بیٹا تینوں کا کچھ نہ کچھ قصور ضرور ہوتا ہے۔ لیکن اس لڑائی میں سب سے بڑا ہاتھ ساس کا ہوا کرتا ہے۔ اس کی تفصیل ہماری کتاب ”تحفہ الہم“ میں ملاحظہ فرمائیں۔

میرے خیال میں اس لڑائی کے خاتمے کی بہترین صورت یہی ہے کہ اس لڑائی کے تینوں فریق یعنی ساس، بہو اور بیٹا تینوں اپنے اپنے حقوق و فرائض کو ادا کرنے لگیں تو انشاء اللہ ہمیشہ کے لئے اس لڑائی کا خاتمہ یقینی ہے۔ ان تینوں کے حقوق و فرائض کیا ہیں؟ ان کو بغور پڑھیں۔

ساس کے فرائض

ہر ساس کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی بہو کو اپنی بیٹی کی طرح سمجھے اور ہر معاملہ میں اس کے ساتھ شفقت و محبت کا برداشت کرے۔ اگر بہو سے اس کی کمی یا تجربہ کاری کی وجہ سے کوئی غلطی ہو جائے تو طعنہ مارنے اور کونسے کے بجائے اخلاق و محبت کے ساتھ اس کام کو صحیح طریقہ اور ڈھنگ سے کرنا سکھائے اور ہمیشہ اس کا خیال رکھئے کہ یہ کم عمر اور نا تجربہ کار لڑ کی اپنے ماں باپ سے جدا ہو کر ہمارے گھر آئی ہے، اس کے لئے یہ گھر نیا اور اس کا ماحول نیا ہے۔ اس کا یہاں ہمارے سوا کون ہے؟ اگر ہم نے اس کا دل دکھایا تو اس کو تسلی دینے والا، اور اس کے آنسو پوچھنے والا یہاں دوسرا کون ہے؟ بس ہر ساس یہ سمجھے اور ٹھان لے کہ مجھے اپنی بہو سے ہر حال میں شفقت و محبت کرنی ہے۔ بہو مجھے خواہ کچھ بھی سمجھے مگر میں تو اس کو اپنی بیٹی ہی سمجھوں گی۔ تو پھر سمجھے لیجئے کہ ساس بہو کا جھگڑا آدھے سے زیادہ ختم ہو گیا۔

بہو کے فرائض

ہر بہو کو لازم ہے کہ اپنی ساس کو اپنی ماں کی جگہ سمجھے اور ہمیشہ اس کی تعظیم اور اس

کی فرمانبرداری و خدمت گزاری کو اپنا فرض سمجھے۔ ساس اگر کسی معاملہ میں ڈاٹ ڈپٹ کرے تو خاموشی سے سن لے اور ہرگز کبھی ساس کو پلٹ کرالا سیدھا جواب نہ دے بلکہ صبر کرے۔ اسی طرح اپنے سر کو بھی اپنے باپ کی جگہ جان کر اس کی تعظیم و خدمت کو اپنے لئے لازم سمجھے۔ اور ساس و سر کی زندگی میں ان سے الگ رہنے کی خواہش نہ ظاہر کرے اور اپنی دیوارائیوں، اور جھانجھوں اور نندوں سے بھی حسب مراتب اچھا برتاو رکھے اور یہ ٹھان لے کر مجھے ہر حال میں ان ہی لوگوں کے ساتھ زندگی بسر کرنی ہے۔

بیٹے کے فرائض

ہر بیٹے کو لازم ہے کہ جب اس کی دہن گھر میں آجائے تو حسب دستور اپنی دہن سے خوب پیار و محبت کرے لیکن ماں باپ کے ادب و احترام اور ان کی خدمت و اطاعت میں ہرگز بال برابر بھی فرق نہ آنے دے۔ اب بھی ہر چیز کا لین دین ماں ہی کے ہاتھوں کرتا رہے۔ اور اپنی دہن کو بھی یہی تاکید کرتا رہے کہ بغیر میری ماں اور میرے باپ کی رائے لئے ہرگز نہ کوئی کام کرے، تاہم بغیر ان دونوں سے اجازت لئے گھر کی کوئی چیز استعمال کرے۔ اس طرز عمل سے ساس کے دل کو سکون و اطمینان رہے گا کہ میرا بیٹا اور بہو دونوں میرے فرمانبردار ہیں۔ پھر ہرگز کبھی بھی وہ بیٹے اور بہو سے نہیں لڑے گی۔ جو اڑ کے شادی کے بعد اپنی ماں سے لاپرواہی برتنے لگتے ہیں اور اپنی دہن کو گھر کی مالکہ بنالیا کرتے ہیں۔ عموماً اسی گھر میں ساس بہو کی لڑائیاں ہوا کرتی ہیں۔ لیکن جن گھروں میں ساس بہو اور بیٹے اپنے مذکورہ بالا فرائض کا خیال رکھتے ہیں ان گھروں میں ساس بہو کی لڑائیوں کی نوبت نہیں آتی۔ اس لئے بے حد ضروری ہے کہ سب اپنے فرائض اور دوسروں کے حقوق کا خیال ولیاظر کھیں۔ خداوند کریم سب کو توفیق دے اور ہر مسلمان کے گھر کو امن و سکون کی بہشت بنادے۔ آمين۔

ماں باپ کے حقوق

ہر مرد و عورت پر اپنے ماں باپ کے حقوق کو ادا کرنا فرض ہے۔ خاص کر یخچ لکھے ہوئے چند حقوق کا تو بہت ہی خاص طور پر دھیان رکھنا بے حد ضروری ہے۔

- ☆ خبردار اپنے کسی قول و فعل سے ماں باپ کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ دیں۔
 ☆ ماں باپ اولاد پر اگر کچھ زیادتی بھی کریں تو پھر بھی اولاد پر فرض ہے کہ وہ ہرگز
 کبھی بھی اور کسی بھی حال میں ماں باپ کا دل نہ دکھائیں۔
 ☆ اپنی ہربات اور اپنے ہر عمل سے ماں باپ کی تعظیم و تکریم کریں اور ہمیشہ ان کی
 عزت و حرمت کا خیال رکھیں۔
 ☆ ہرجائز کام میں ماں باپ کے حکموں کی فرمانبرداری کریں۔
 ☆ ماں باپ کی کوئی بھی حاجت ہو تو جان و مال سے ان کی خدمت کریں۔
 ☆ ماں باپ اگر اپنی ضرورت کے لئے اولاد کے مال و سامان میں سے کوئی چیز لے
 لیں تو خبردار برانہ نہ مانیں۔ نہ اظہار ناراضگی کریں بلکہ یہ سمجھیں کہ میں اور میرا مال
 سب ماں باپ ہی کا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ایک
 شخص سے یہ فرمایا کہ ”تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔“
 ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
 فرمایا۔ کوئی اپنے ماں باپ کا حق ادا کر ہی نہیں سکتا سوائے اس صورت کے کہ
 اپنے باپ کو کسی کاغلام پائے پھر اسے خرید کر آزاد کرے۔ (مسلم، ترمذی)
 ☆ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے بارگاہ و رسالت میں عرض کیا۔ ایک راہ میں ایسے گرم پتھر تھے کہ
 اگر گوشت کاٹکر ان پر ڈالا جائے تو کباب ہو جائے۔ چھ میل تک اپنی ماں کو سوار کر
 کے لے گیا ہوں۔ سرکار نے ارشاد فرمایا تیری ولادت کے وقت جس قدر جھٹکے تیری
 ماں نے برداشت کئے شاید اس میں سے ایک جھٹکے کا بدله ہو سکے۔ (طرانی)
 ☆ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے ماں باپ
 بوڑھے ہو چکے ہیں۔ میرے لئے ان کے حقوق کی ادائیگی کا کوئی طریقہ ہے تاکہ
 میں اپنی بچپن کی تربیت کا حق ادا کر سکوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تم ان کا کوئی
 حق ادا نہیں کر سکتے اس لئے کہ انہوں نے تیری زندگی کی بقاء میں کوشش کی۔ اور تم
 ان کی خدمت ان کی موت کی خوشی (انتظار) میں کرو گے۔ (تفہیم روح البیان)
 ☆ حدیث میں ہے کہ خدا کی خوشی باپ کی خوشی میں اور خدا کی ناراضگی باپ کی

نارِ نصگی میں ہے۔

(مکمل و شریف) ☆ فقیرہ ابواللیث سرقندی رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں۔ ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ سے میری والدہ بہت ضعیف ہیں۔ میں اسے کھلاتا ہوں، پلاتا ہوں۔ وضوا کرواتا ہوں، کندھوں پر اٹھاتا ہوں، کیا میں نے حق ادا کر دیا؟ ارشاد فرمایا نہیں ایک فیصد بھی نہیں لیکن کام اچھا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جبھے اس کا کثیر اجر دے گا۔ (تنبیہ الغافلین)

محترم اسلامی بھائیو! آج کل اولاد مان باپ کے حقوق سے بالکل ہی جاہل اور غافل ہیں۔ ان کی تعظیم و تکریم اور فرمان برداری و خدمت گزاری سے منہ موزع ہوئے ہیں۔ بلکہ کچھ تو اتنے بڑے بد بخت اور نالائق ہیں کہ ماں باپ کو اپنے قول و فعل سے اذیت اور تکلیف دیتے ہیں۔ اور اسی طرح گناہ کبیرہ میں پتلا ہو کر قهر قہار و غضب جبار میں گرفتار اور عذاب جہنم کے حقدار و بن رہے ہیں۔

ماں باپ کے نافرمان کا عذاب

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ تم انعام ایسے ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے نیک انعام فائدہ نہیں دیتے۔ 1 اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک۔ 2 ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا۔ 3 میدان جہاد سے بھاگ جانا۔ (الترغیب والترہیب) فقیرہ ابواللیث سرقندی رضی اللہ عنہ "قرۃ العین" میں نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مجھے کوئی شے اس قدر غمگین نہ کرے گی جس قدر ماں باپ کے نافرمانوں کا عذاب رنج و محن میں ڈالے گا، میں جنت میں ہوں گا اور وہاں ان کی مار اور عذاب سے چینوں کی آواز سنوں گا تو میرے دل میں ان کی شفقت بھرائے گی، میں عرش کے نیچے سجدہ کروں گا اور ان کے لئے شفاعت کروں گا۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے محمد ﷺ! آپ اپنے سر کو اٹھائیے، میں ماں باپ کے نافرمانوں کو اس وقت تک جہنم سے نہ کالوں گا جب تک کہ ان کے ماں باپ ان سے راضی نہ ہو جائیں، اس کے بعد میں اپنی جگہ واپس آ جاؤں گا، اور ان سے توجہ ہٹا لوں گا، میں

و اپس آ کر دوبارہ ان کی تیج و پکار اور روناسن تو دوبارہ عرش کے نیچے جمدہ کروں گا۔
اللہ فرمائے گا، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اپنا سرا اٹھائے جو آپ مانگیں گے میں آپ کو عطا کروں گا لیکن ماں باپ کے نافرمانوں کے سوا، کیوں کہ ان کو جہنم سے نہیں نکالا جائے گا جب تک ان کے ماں باپ ان سے راضی نہ ہو جائیں۔ پھر میں اپنی جگدلوٹ آؤں گا اور وہ مجھے بھلا دیئے جائیں گے۔

میں ایک دفعہ پھر اس طرف آؤں گا اور ان کی آہ و ذاری اور روناسن کراللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کروں گا، اے اللہ علیہ وسلم! مالک غلیاثہ (داروغہ جہنم) کو حکم دے کہ ان کے طبقہ کا دروازہ کھولے تاکہ میں ان کے عذاب کو دیکھ سکوں۔ کیونکہ میں ان کی بہت زیادہ آہ و ذرا کس روپا ہوں۔
اللہ علیہ وسلم فرمائے گا میں مالک کو اس کا حکم دے چکا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ میں داروغہ جہنم مالک کے پاس جاؤں گا وہ میرے لئے دروازہ کھول دیں گے، میں دیکھوں گا۔ بہت سے لوگ آگ کی شاخوں پر لکھے ہوئے ہیں اور عذاب کے فرشتے ان کی رانوں اور پیٹھوں پر آگ کے کوڑے مار رہے ہیں اور ان کے پاؤں کے نیچے ساتھ اور پچھو دوڑ رہے ہیں۔ جو انہیں اس رہے ہیں۔ میں یہ دیکھ کر ان کی شفقت میں روپڑوں گا اور تیسری مرتبہ عرش کے نیچے جمدہ کروں گا۔
تواللہ علیہ وسلم فرمائے گا۔ یہ ماں باپ کی رضامندی کے بغیر جہنم سے نہیں نکل سکتے۔

تو میں عرض کروں گا یا اللہ علیہ وسلم ان کے ماں باپ کہاں ہیں؟
اللہ علیہ وسلم فرمائے گا۔ جنت میں اپنے ٹھکانوں میں ہیں ان میں سے بعض مقام اعراف (جنت کے درمیان ایک مقام) میں ہیں اور بعض جنت الماؤ میں ہیں اور بعض ان کے علاوہ دوسری جگہوں میں ہیں۔

پھر میں عرض کروں گا، اے میرے مالک و مولی! مجھے ان کے جنتی ماں باپ کی پیچان عطا فرماء تواللہ علیہ وسلم مجھے پیچان عطا فرمائے گا تو میں ان کے پاس پہنچ کر کھوں گا کاش تم اپنی اولاد کو دیکھو جن پر عذاب کے فرشتے مقرر ہیں اور انھیں عذاب دے رہے رہے ہیں۔ میرا دل تو ان کے چینخے چلانے کی وجہ سے بھرا آیا ہے۔ یہ سن کر ان کے والدین ان شکایف کو یاد کریں گے جو ان کی اولاد کی طرف سے ان کو دنیا میں پہنچی۔

ایک کی ماں کہے گی۔ اس کو عذاب ہی میں رہنے دیجئے، اس نے میری اہانت کی اور میرا دل پاش پاٹ کیا ہے اس کے پاس مال و دولت کی کمی نہیں تھی لیکن میں رات بھوکی گزارتی تھی، میرے پاس پہنچنے کے لئے بھی کچھ نہیں تھے اور اس کی بیوی زرق برق لباس پہنچتی تھی۔ ان میں دوسرا کہے گا۔ اس کو عذاب میں ہی رہنے دیجئے۔ اس لئے کہ میں اگر ان کے اصلاح و اعمال کے لئے بات کرتا تھا تو یہ مجھے مارتا تھا اور مجھے گھر سے نکال دیتا تھا۔ وہ ایسا سلوک میرے ساتھ برابر کرتا رہتا تھا۔

الغرض دنیا میں جو بیتا اس کی رنجش ان کے دلوں میں باقی رہے گی، میں ان سے کہوں گا۔ دنیا تو گزر چکی ہے اور جو ہونا تھا وہ ہو چکا، اب انہیں معاف کرو میں نے تمہارے پاس قدم رنجافرمائے تھیں عزت دی ہے۔ لہذا تم ان سے درگزر کرو۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے محمد مصطفیٰ بن علیؑ! آپ ﷺ کی وجہ سے مشقت نہ اٹھائیں قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی میں جہنم سے ان کی اولاد کو اس وقت تک نہیں نکالوں گا جب تک ان کے والدین ولی راضی نہ ہو جائیں۔

” میں عرض کروں گا۔ اے میرے ربِ عالم! ان کے والدین کو حکم دے کہ وہ میرے ساتھ چل کر اپنی اولاد کا عذاب دیکھیں امید ہے کہ انہیں ان پر رحم آجائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں میرے ساتھ چلنے کا حکم فرمائے گا تو وہ جہنم کی طرف آئیں گے اور دارونہ جہنم مالک علیہ السلام ان کے لئے جہنم کا دروازہ کھولیں گے، جب وہ اپنی اولاد اور ان کے عذاب کی طرف دیکھیں گے تو وہ روپڑیں گے۔

عرض کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم ہمیں معلوم نہ تھا کہ وہ اتنے شدید عذاب میں ہیں والدین میں سے ہر ایک اپنی اولاد کے لئے چیخ و پکار کرے گا اور جب اولاد اپنے والدین کے رونے کی آواز سے گی تو ہر ایک رورو کر اپنی ماں سے کہنے لگے گا۔

اے میری ماں! آگ نے میرے جگر کو جلا دیا ہے اور عذاب نے مجھے ہلاک کر دیا ہے۔ اے میری ماں! تم تو اس کو کبھی پسند نہیں کرتی تھیں کہ میں دھوپ میں بیٹھوں یا ایک گھڑی اس کی حرارت میں رہوں یا مجھے کا نشاچبھ جائے۔

اے میری ماں! اب تم نے میری تکلیف کو کیسے سن کر اس پر صبر کر لیا، کیا تم میرے

جسم اور میری ہڈیوں پر رحم نہیں کروگی۔ یہ سن کر ان کے ماں باپ سب روئے لگے اور عرض کریں گے۔ اے ہم سے محبت فرمانے والے یا رسول اللہ ﷺ ان کی شفاعت کیجئے۔ اللہ ﷺ کے والدین سے فرمائے گا جو نکہ میں نے ان پر غصب تمہاری وجہ سے کیا۔ لہذا ب تمہاری ہی سفارش سے ان کو جہنم سے نکالوں گا۔ وہ عرض کریں گے ہاے ہمارے معبد عز و جل، اے ہمارے مالک ﷺ ہماری اولاد کو جہنم سے نکال کر ہم پر فضل و احسان فرم۔

اللہ ﷺ والدین سے فرمائے گا کیا تم اپنی اولاد سے راضی ہو گے؟

وہ عرض کریں گے جی ہاں۔ اللہ ﷺ حکم فرمائے گا۔ جس کے والدین اسے نکالنے پر راضی ہو گئے ہیں اس کو جہنم سے نکال دو۔ جس کے والدین کا یہ مطالبہ نہیں اس کو جہنم میں ہی رہنے دو، یہاں تک کہ میں ان کے بارے میں جو چاہوں فیصلہ نہادوں، مالک ﷺ اس حال میں نکال لیں گے کہ وہ جل کر کوکلہ ہو چکے ہوں گے۔ پھر ان پر نہر حیات کا پانی بہایا جائے گا۔ جس کی وجہ سے ان کے جسموں پر گوشت اور بال اُگ آئیں گے پھر وہ اپنے والدین کے ساتھ جست میں داخل ہو جائیں گے۔

OF AHLSUNNAT WAL JAMAAT

بدلصیریب بیٹا

جب تو پیدا ہوا تو کتنا مجبور تھا یہ جہاں تیری سوچوں سے بھی دور تھا
 ہاتھ پاؤں بھی تب تیرے اپنے نہ تھے تیری آنکھوں میں دنیا کے سپنے نہ تھے
 تجھ کو آتا تھا جو صرف رونا ہی تھا دودھ پی کے تیرا کام سونا ہی تھا
 ماں کے سائے میں پروان چڑھنے لگا وقت کے ساتھ قد تیرا بڑھنے لگا
 دھیرے دھیرے تو کڑیل جوان ہو گیا تجھ پے سارا جہاں مہربان ہو گیا
 زور بازو پہ تو بات کرنے لگا خود ہی سخن لگا خود ہی سنونے لگا
 اک دن ایک حسنہ تجھے بجا گئی بن کے دہن وہ پھر تیرے گھر آگئی
 فرض اپنے سے تو دور ہونے لگا شج نفرت کا خود ہی بونے لگا
 پھر تو ماں باپ کو بھی بھلانے لگا تیر باتوں کے پھر تو چلانے لگا
 یاد کر تجھ سے ماں نے کہا اک دن اب ہمارا گزارا نہیں تیرے بن

سن کہ یہ بات تو طیش میں آگیا تیرا غصہ تیری عقل کو کھا گیا
 جوش میں آکے تو نے یہ ماں سے کہا میں تھا خاموش سب دیکھتا ہی رہا
 آج کہتا ہوں پیچھا میرا چھوڑ دو
 جاؤ جا کے کہیں کام دھندا کرو
 جیسے کہ آہیں بھرتے تھے وہ رات بھر
 ایک دن باپ تیرا چلا روٹھ کر
 پھر وہ بے بس اجل کو بلا تی رہی
 اشک آنکھ میں تھے وہ روانہ ہوئی
 اک سکون اس کے چہرے پہ چھانے لگا
 مدین ہوئیں آج بوڑھا ہے تو جزو ڈا ٹوٹی کھٹیا پہ کوڑا ہے تو
 تیرے پچھی اب تجھے سے ڈرتے نہیں
 درد میں تو پکارے کہ او میری ماں تیرے دم سے ہی روشن تھے دونوں جہاں
 وقت چلتا ہی رہتا ہے رکتا نہیں ٹوٹ جاتا ہے وہ جو کہ جھلکتا نہیں
 یاد کر کے تو دور اپنا رونے لگا کل جوتونے کیا آج تجھے سے ہونے لگا
 موت مانگے تجھے موت آتی نہیں ماں کی صورت نگاہوں سے جاتی نہیں
 تو جو کھانے اولاد ڈانے تجھے تو ہے ناسور، سکھ کون بانے تجھے
 قدر ماں باپ کی اگر کوئی جان لے اپنی جنت کو دنیا میں پہچان لے
 اور لیتا رہے وہ بڑوں کی دعا اس کے دونوں جہاں اس کا حامی خدا
 یاد رکھو! تم اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھایا بر اجیسا سلوک بھی کرو گے ویسا ہی
 سلوک تمہاری اولاد بھی تمہارے ساتھ کرے گی اور یہ بھی جان لو کہ ماں باپ کے ساتھ اچھا
 سلوک کرنے میں رزق میں ترقی اور عمر میں خیر و برکت نصیب ہوتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے
 سچے رسول ﷺ کا فرمان ہے جو کہ ہرگز ہرگز کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔